Code 8603

صدائے انقلاب

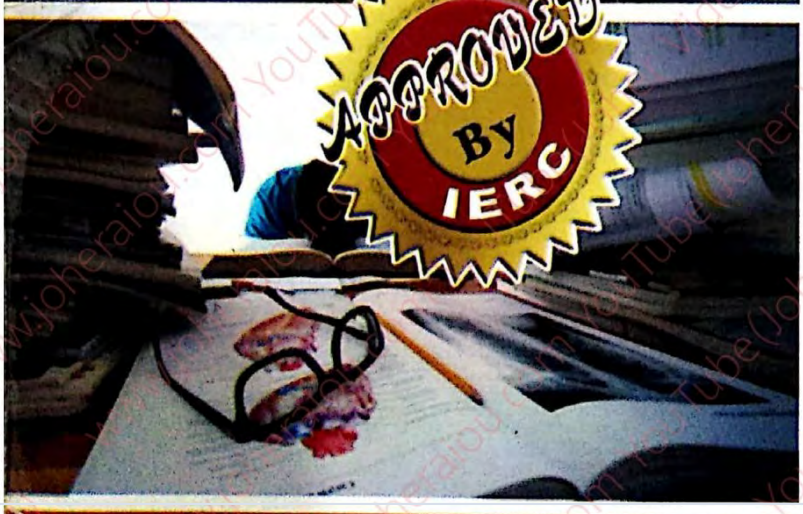
Elmas Ali

کریکولم ڈویلپمنٹ

(تدوین نصاب)

CURRICULUM DEVELOPMENT





بی۔ایڈ

نگرانی ونظرثانی: شمس العالم

ڈائریکٹر: انقلاب ایجوکیشنل ریسرچ سنٹر

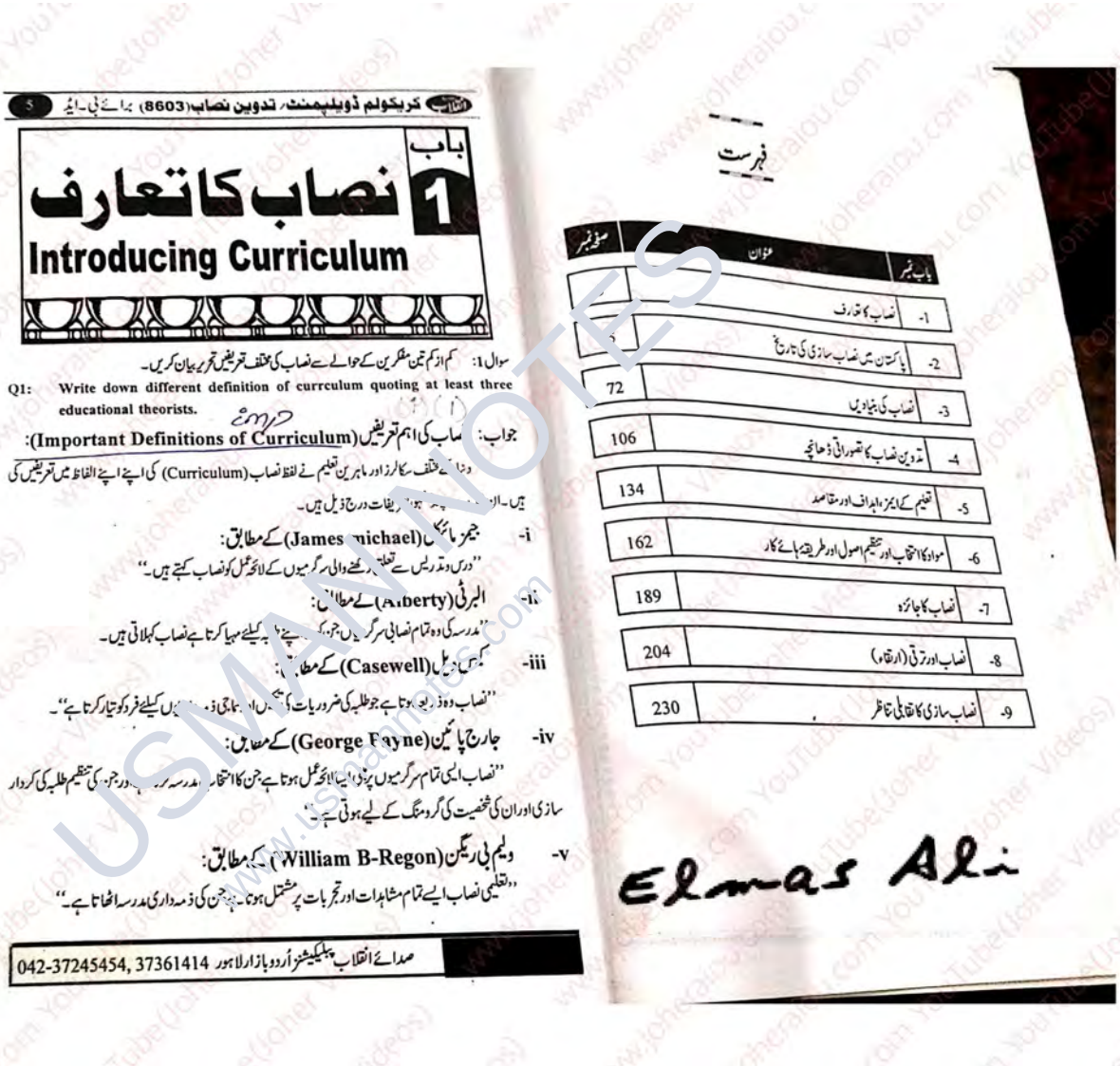
ترتیب وتدوین

بورڈ آف انقلاب ایجوکیشنل ریسرچ سنٹر

صدائے انقلاب پبلیکیشنز

اُردو بازار لاہور (پاکستان) 042-37245454-3736141

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



باب 1

نصاب کا تعارف
Introducing Curriculum

سوال 1: کم از کم تین مفکرین کے حوالے سے نصاب کی مختلف تعریفیں تحریر بیان کریں۔

Q1: Write down different definition of curriculum quoting at least three educational theorists.

جواب: نصاب کی اہم تعریفیں (Important Definitions of Curriculum):

مختلف سکالرز اور ماہرین تعلیم نے لفظ نصاب (Curriculum) کی اپنے اپنے الفاظ میں تعریفیں کی ہیں۔ ان میں سے چند تعریفات درج ذیل ہیں۔

i- جیمز مائیکل (James Michael) کے مطابق:

"درس و تدریس سے تعلق رکھنے والی سرگرمیوں کے لائحہ عمل کو نصاب کہتے ہیں۔"

ii- البرٹی (Alberty) کے مطابق:

"مدرسہ کی وہ تمام نصابی سرگرمیاں جو اپنے طلبہ کیلئے مہیا کرتا ہے نصاب کہلاتی ہیں۔"

iii- کیسی ویل (Casewell) کے مطابق:

"نصاب وہ ذریعہ ہوتا ہے جو طلبہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے سماجی ذمہ داریوں کیلئے فرد کو تیار کرتا ہے۔"

iv- جارج پائین (George Payne) کے مطابق:

"نصاب ایسی تمام سرگرمیوں پر مبنی ایسا لائحہ عمل ہوتا ہے جس کا انتخاب مدرسہ کرتا ہے اور جو کی تنظیم طلبہ کی کردار سازی اور ان کی شخصیت کی گرومنگ کے لیے ہوتی ہے۔"

v- ولیم بی ریگن (William B-Regon) کے مطابق:

"تعلیمی نصاب ایسے تمام مشاہدات اور تجربات پر مشتمل ہوتا ہے جن کی ذمہ داری مدرسہ اٹھاتا ہے۔"

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

فہرست

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1-	نصاب کا تعارف	
2-	پاکستان میں نصاب سازی کی تاریخ	
3-	نصاب کی بنیادیں	72
4-	تدوین نصاب کا تصوراتی ڈھانچہ	106
5-	تعلیم کے ایمز، اہداف اور مقاصد	134
6-	مواد کا انتخاب اور تنظیم اصول اور طریقہ ہائے کار	162
7-	نصاب کا جائزہ	189
8-	نصاب اور ترقی (ارتقاء)	204
9-	نصاب سازی کا انقلابی تناظر	230

Elmas Ali

USMAN NOTES www.usmannotes.com

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) کے مطابق:

vi- جی۔اے بیچ (G.A Beachamp) کے مطابق:

"نصاب ایک ایسا منظم منصوبہ بندی ہوتا ہے جو کوئی معاشرہ مدرسے میں اپنے بچوں کی تعلیمی سرگرمیوں کیلئے تیار کرتا ہے۔ وہ تمام تعلیمی سرگرمیاں جو مدرسہ کی راہنمائی میں انفرادی صورت میں یا اجتماعی شکل میں سکول کے اندر یا سکول کے باہر منعقد کی جاتی ہیں نصاب کہلاتی ہیں۔"

"A Curriculum is a designed plan of a social group for the educational experiences of their children in school."

vii- جے۔ایف کر (J.F. Kerr) کے مطابق:

"وہ تمام تعلیمی سرگرمیاں جو سکول کی راہنمائی میں انفرادی شکل میں یا اجتماعی طور پر، سکول کے اندر یا سے باہر منعقد کی جاتی ہیں۔"

Elmas Ali

viii- ایچ رگ (H.Rugg) کے مطابق:

نصاب حقیقت میں مدرسہ کی سرگرمیوں کا مربوط پروگرام ہوتا ہے یہ تعلیم کا انتہائی ضروری اور اہم جزو ہے اس میں ہر وہ بات شامل ہوتی ہے جو آپ یا آپ کے معلم کرتے ہیں لہٰذا یہ بنیادی طور پر دو طرفہ طرز عمل ہوتا ہے۔ تعلیمی سرگرمیاں یا ان سرگرمیوں میں استعمال ہونے والے تمام عناصر یا اشیاء۔"

ix- کروا ینڈ کرو (Crow and Crow) کے مطابق:

نصاب طلبہ کے سکول کے اندر یا باہر وقوع پذیر ہونے والے تجربات پر مبنی ایک باقاعدہ پروگرام ہوتا ہے جو اس کی پیشہ جسمانی اور روحانی جذباتی اور اخلاقی پہلوؤں کی گروتھ میں معاونت کرتا ہے۔"

x- گڈ (Good) کے مطابق:

نصاب ایک خاص قسم کے مدرسی مواد پر مبنی ایک جامع منصوبہ ہوتا ہے۔ جس کے ذریعے مدرسہ طلبہ کو کوئی ڈگری یا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے قابل بناتا ہے۔ تاکہ وہ کسی شعبے یا پیشے کا انتخاب کر سکیں۔"

xi- رالف ٹیلر (Ralph Tyler) کے مطابق:

تعلیمی مقاصد حاصل کرنے کیلئے مدرسہ اپنے طلبہ کو جو کچھ بھی ایک منصوبے اور ہدایات کے مطابق پڑھاتا ہے وہ نصاب کہلاتا ہے۔"

xii- ارگانگ (Irrgang) کے مطابق:

"نصاب معلومات اور مہارتوں کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جو ممکن حد تک طلبہ کی گروتھ کے حصول میں راہنمائی کرتا ہے۔ یہ انہیں ایسی معلومات فراہم کرتا ہے اور مہارتیں سکھاتا ہے جن سے طلبہ ایک ذمہ دار شہری بن کر اپنا وجود برقرار رکھ سکتے ہیں۔"

نصاب (Curriculum) کی مندرجہ بالا تعریفوں کے جائزے سے نصاب سے متعلق چند اہم امور جو ہمارے سامنے آتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- نصاب ہر قسم کی تعلیمی، نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں پر مشتمل باضابطہ پروگرام کا نام ہوتا ہے۔

2- یہ تمام سرگرمیاں سکول کے اندر یا باہر ہوں اساتذہ کی رہنمائی سے اور طلباء کے اشتراک و تعاون سے ہی سرانجام پاتی ہیں۔

3- نصاب کی ترتیب اور منصوبہ بندی کا بڑا مقصد طلباء کی تعلیم و تربیت اور ان کے اخلاق و کردار کی تعمیر و تشکیل کرنا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 2۔ نصاب کی مختلف تعریفیں اور نظریات سامنے رکھتے ہوئے نصاب کے مفہوم کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

Q:2 After considering various definitions and views of curriculum, write down your own ideas about meaning of curriculum

جدید تعلیم کے جدید تصور کے مطابق نصاب سے مراد محض درسی کتابوں کا علم یا معلومات کی منتقلی نہیں ہوتا۔ بلکہ تعلیم و تعلم اور درس و تدریس کے لئے منظم کی گئی ایسی سرگرمیاں ہوتی ہیں جو استاد اور شاگرد مل کر عمل میں لاتے ہیں۔ اس طرح نصاب (Curriculum) کا جدید تصور ایک سرگرم اور متحرک نظریہ ہے۔ اور نصاب (Curriculum) سے مراد وہ پورا ماحول ہے جس کے مطابق مدرسہ حاصل کرتا ہے۔ اس میں وہ تمام نصابی اور ہم نصابی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں۔ جو بچے کی متوازن شخصیت کی نشوونما کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں لفظ نصاب (Curriculum) ان تمام سرگرمیوں پر پھیلا ہوا ہے۔ جس سے اندر، مدرسہ یا بیرون مدرسہ بچے کی زندگی متاثر ہوتی ہے۔

1- نصاب کا تصور (Concept of Curriculum):

نصاب کی اصطلاح شروع ہی سے مختلف مفہوم میں استعمال ہوتی چلی آ رہی ہے اسی وجہ سے ہر ایک نے اسے اپنے اپنے نقطہ نظر کے مطابق بیان کیا ہے۔

اس مرحلے پر نصاب کی نوعیت، تصور اور حدود کا شعور حاصل کرنے کے لیے یہ بڑی اہمیت کا حامل ہو سکتا ہے کہ ماضی اور حال کے کچھ مستند اور معتبر ماہرین تعلیم کی طرف سے پیش کردہ تعریفوں کا جائزہ لیا جائے، مثلاً:

1- جان ڈیوی (John Dewy):

"نصاب، تعمیر نو کا ایک ایسا مسلسل عمل ہوتا ہے۔ جو بچے کی موجودہ سرگرمیوں میں سے اخذ کیا جاتا ہے اور اسے سچائی کے منظم اداروں کے ذریعے منعکس کیا جاتا ہے جسے ہم پڑھائی کہتے ہیں۔۔۔ مختلف علوم کے مضامین کی تعلیم۔۔۔ بذات خود ایک تعلیمی اور نصابی تجربہ ہوتی ہے۔"

2- ہولس کاسویل (Hollis Caswell) کے مطابق

"نصاب ایسی تمام تعلیم کی سرگرمیوں پر مبنی ہوتا ہے جو بچہ استاد کی راہنمائی میں انجام دیتا ہے۔۔۔ لہٰذا، نصاب کو ایک ایسا شعبہ تعلیم تصور کیا جاتا ہے جو لازمی طور پر پیچیدار مندرجات کے ایک مجموعے پر پھیلا ہوا ہے بلکہ ایک عمل یا طریقہ بھی ہے۔"

USMAN NOTES www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ

-2 نصاب کا قدیم تصور (Concept of old Curriculum):

بنیادی تعلیمی نظریے اور قدیم تصور کے مطابق پڑھنے، لکھنے اور حساب کتاب کو ہی نصاب سمجھا جاتا تھا یعنی استاد اپنے طالب علم کو لکھنا اور مار پیٹ سے جو کچھ پڑھا دیتا یا زبانی یاد کراتا اور طالب علم رٹ کر علم کا جتنا ذخیرہ جمع کر لیتا اسی کو نصاب سمجھا جاتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں نصاب سے مراد "درسی کتاب" کا علم تھا۔ جس میں جسمانی، جذباتی یا معاشرتی گروہنگ کو کوئی دخل حاصل نہ تھا۔ اس لئے ماضی قریب تک کھیل کود یا دوسری پروگراموں کو غیر نصابی سرگرمیوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ قدیم تصور نصاب کے مطابق نصاب کا دائرہ انتظام محض چند سرگرمیوں تک محدود تھا مثلاً

- ہیڈ طلباء کی یادداشت اور قوت حافظہ کو تیز کرنا تاکہ وہ رٹا لگا کر سبق یاد کر سکیں اور استاد کے کہنے پر فر فر سنا سکیں۔
- ہیڈ مختلف مضامین مثلاً انگلش، ریاضی، معاشرتی علوم اور سائنس وآرٹ وغیرہ کے مضامین میں مہارت حاصل کرنا۔
- ہیڈ تعلیمی عمل کا محور اور مرکز استاد تھا اور طالب علم کی پسند و ناپسند، ذہنی صلاحیت یا طبعی میلان سے کوئی سروکار نہ تھا۔
- ہیڈ تمام طلباء کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جاتا تھا اور ان کے انفرادی اختلافات کو بھی نظر انداز کر دیا جاتا تھا۔
- ہیڈ استاد کا کام محض درسی مواد کی منتقلی اور معلومات کی فراہمی تھا۔
- ہیڈ طریقہ تدریس زیادہ تر کتاب خوانی، تقریری یا املا پر مشتمل ہوتا تھا۔ اور درسی مواد یاد کروانے کے لئے جبر و تشدد سے بھی کام لیا جاتا تھا۔

-3 نصاب کا جدید تصور (Concept of Modern Curriculum):

شروع شروع میں ایک طویل عرصے تک نصاب سے مراد مطالعاتی پروگرام (Program of Studies) ہی لیا جاتا رہا ہے۔ حتیٰ کہ 1950ء کے عشرے میں جب روس نے خلائی تحقیقات میں امریکہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ تو امریکیوں نے اپنے تعلیمی معیارات پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا اور تعلیمی اداروں میں تدوین نصاب کے عمل کو منفرد جامع اور جدید ضروریات سے ہم آہنگ کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ پیش رفت شروع کر دی۔ جس کے مثبت اثرات دیگر ممالک پر بھی پڑے اور دنیا بھر میں نصاب کے تصور اور تدوین میں وسعت اور پھیلاؤ پیدا ہوا۔ جدید تصور کے مطابق نصاب سے مراد صرف درسی کتاب کا علم یا معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ تعلیم تعلم کے دوران طلبہ و طالبات کے لئے منظم کی گئی ایسی تمام سرگرمیاں ہوتی ہیں جو اساتذہ شاگرد عمل میں لاتے ہیں۔ اس طرح نصاب (Curriculum) کا جدید تصور ایک متحرک نظریہ ہے۔ اور نصاب (Curriculum) سے مراد وہ پروگرام ہے جس میں ایک طالب علم تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اس میں وہ تمام نصابی اور غیر نصابی سرگرمیاں شامل ہیں۔ جو بچے کی توازن شخصیت کی نشوونما کے لئے ضروری ہیں۔ دوسرے لفظوں میں لفظ نصاب (Curriculum) ان تمام سرگرمیوں پر پھیلا ہوا ہے جو مدرسہ کے اندر اور مدرسہ یا بیرون مدرسہ کی زندگی متاثر ہوتی ہے۔

سوال 3: نصاب سازی کے اہم اصول کون سے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

Q3. What are the principles of curriculum construction? Explain.

جواب: نصاب سازی کے اہم اصول (Basic Principles of Curriculum Development):

جدید دور میں بچوں کو معاشرے میں مل جل کر زندگی گزارنے کا فن سکھانے کیلئے نصاب استاد کی دسترس میں

کریکولم ڈویلپمنٹ/تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ

-3 رالف ٹیلر (Ralph Tyler) کے مطابق:

"نصاب ایسی تمام تعلیمی سرگرمیوں پر مشتمل ہوتا ہے جو منصوبہ بندی کے ذریعے وجود میں آتی ہیں اور انہیں سکول کی راہنمائی میں انجام دیا جاتا ہے تاکہ سکول اپنے تعلیمی مقاصد حاصل کر سکے"۔

-4 کیتھرین کارنبلیتھ (Catherine Cornbleth):

نصاب کوئی ٹھوس چیز نہیں ہوتی بلکہ یہ تو طلباء، اساتذہ اور کمرہ جماعت کے درمیان ہونے والا تعامل یا اشتراک عمل ہوتا ہے"۔

-5 ہلدا تابا (Hilda Taba) کے مطابق:

"نصاب میں مقاصد اور مخصوص اہداف شامل ہوتے ہیں۔ اس کے لئے وہ اس سے متعلقہ مواد کے انتخاب اور تنظیم کی نشاندہی بھی ہوتی ہے، اس سے تدریس و تعلم کے مخصوص قسم کے طریقوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ نیز نصاب میں نتائج کے تجزیوں کے ایک منصوبے پر بھی مشتمل ہوتا ہے"۔

-6 جے۔ایف۔کر (J.F.Kerr) کے مطابق:

"ہر قسم کی تعلیمی سرگرمیاں جن کی منصوبہ بندی سکول کی جانب سے کی جاتی ہے اور انہیں انجام بھی سکول کی طرف سے دیا جاتا ہے، خواہ یہ سرگرمیاں کسی گروہ کے لیے یا کسی ایک فرد کے لیے ہوں، نصاب میں شامل ہیں، اس کے علاوہ یہ سرگرمیاں سکول کے اندر یا باہر بھی انجام پا سکتی ہیں۔

-7 جی۔اے۔بیچمپ (G.A.Beanchamp) کے مطابق:

"نصاب کسی سماجی گروہ کا ایک ایسا طریقہ کار ہوتا ہے جو سکول میں اس گروہ کی تعلیمی سرگرمیوں کے لیے انجام پاتا ہے"۔

پیلوؤں کے لحاظ سے نصاب کی تعلیمی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کے جائزے کے علاوہ ان تمام سرگرمیوں پر بھی مشتمل سمجھا جاتا ہے جو سکول کے اندر اور باہر وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ نصاب کی ایک تعریف کے مطابق نصاب ان تمام سرگرمیوں پر مبنی ہوتا ہے جو اساتذہ اور طلبہ انجام دیتے ہیں۔

بہرحال، نصاب سکول کی ان تمام کوششوں کا مجموعہ ہوتا ہے جو کمرۂ جماعت، کھیل کے میدان یا سکول سے باہر انجام پائیں اور بچے کے تعلم اور رجحانات پر اثر ڈالیں۔ حقیقت میں نصاب کو ایک متحرک اور سرگرم ماحول کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ دوسری طرف آج کا بچہ کل کا معمار ہوتا ہے۔ محض ایک بہتر طور پر وضع کردہ اور موثر طور پر نافذ کردہ نصاب کے ذریعے ہی بچے میں وہ صلاحیت پیدا کی جا سکتی ہے جس کے ذریعے وہ اپنی خوابدہ صلاحیتوں کا شعور حاصل کرنے کے علاوہ قومی ترقی میں ایک بامقصد کردار بھی ادا کر سکتا ہے۔ طالبعلم کی جمالیاتی، جذباتی، اخلاقی، ذہنی، طبعی، سماجی، روحانی اور پیشہ ورانہ گروہنگ کے لیے نصاب ایک بنیادی عنصر ہے۔ اگر استاد راہنما ہے تو نصاب ایک لائحہ عمل ہے۔ بہرحال مختصر طور پر تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ نصاب، سکول کا ایک ایسا منصوبہ ہوتا ہے جس میں طلبہ کی تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جو علم کے مقاصد کے حصول کا باعث بھی بنتا ہے۔ طلبہ کو مفید تعلیمی اور تعلمی سرگرمیوں کی فراہمی کے سلسلے میں سکول کا عمل ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ نصاب کے ذریعے ایک ایسی دیرپا بنیاد رکھی جا سکتی ہے جس کے ذریعے طلبہ زیادہ سے زیادہ مستعد اور ذمہ دار افراد کی صورت میں ڈھل جائیں گے۔



انتخاب کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) 10

موجود اہم ذریعہ ہوتے ہے۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ذریعہ ان اخلاقی معیارات کو اجاگر کیا جاسکتا ہے جن کے بغیر کامیاب معاشرتی زندگی کا تصور ممکن نہیں ہوتا۔ انہی کی وجہ سے فرد معاشرتی فوائد سے استفادہ کرتا ہے اور سکون محسوس کرتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انہیں اصولوں پر نصاب (Curriculum) تیار کیا جائے تو مندرجہ ذیل اصولوں کو ضرور ذہن میں رکھیں۔

جب بھی کوئی نصاب (Curriculum) کی تشکیل کی جائے۔

i- قدامت واعتدال کا اصول:

(The Con...ativ and Moderate Principle):

دانشوروں کا کہنا ہے کہ قوم میں اپنے مستقبل کے لئے ماضی کی بنیاد پر حال میں ... اس کا مطلب یہ ہے کہ حال میں خاص طور پر ماضی اور مستقبل کی ضروریات کا خاص طور پر خیال رکھا جانا چاہئے۔ حال کے لئے ... بہترین راہنمائی کرتا ہے، اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کون سے اقدامات جدید دور کیلئے مفید ہوتے اور کون سے بیکار ... "Handbook of Suggestion for Teachers" میں اس اصول کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا ... تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ کسی بھی نصاب میں پیش کئے گئے مضامین میں کئی مہارتیں اور علوم ایسے ہوتے ہیں جو کہ خصوصی نسلوں کے تجربات میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں اس لئے انہیں نئی نسل تک منتقل کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔'' اس نقطہ نظر کی بنا پر ... کے مطابق دیکھا جائے تو مدرسے پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسی سماجی روایات، علوم اور معاشیات جن پر تجربہ ... کی بنا رکھی ہے، کا تحفظ کرتے ہوئے اسے آگے منتقل کرے۔

یہ اصول بھی معاون ثابت ہوسکتا ہے جب ہم بڑی احتیاط کے ساتھ ماضی کی ایسی چیزوں کا انتخاب کریں گے جو واقعی جدید دور میں مفید اور کارگر ہوں گی۔ کیونکہ تمام روایات ایسی نہیں ہوتیں جو کہ بدلتے ادوار میں بھی ماضی کی طرح موزوں ترین رہیں، اس لئے ہمیں صرف ان روایات اور تجربات کا انتخاب کرنا پڑتا ہے جو کہ نئے دور میں نئی نسل کی واقعی ضرورت بن سکیں۔

اس اصول کو مختلف ماہرین تعلیم نے کافی تنقید کا نشانہ بھی بنایا ہے، ان کا سب سے اعتراض یہ ہے کہ یہ اصول طلبہ سے زیادہ مضمون کو اہمیت دیتا ہے۔ جالفسن کا کہنا ہے کہ جدید دور میں جب یہ تسلیم کیا جاچکا ہے کہ تعلیم، سکولز اور نصاب ایسے ہونے چاہئیں جن میں بچوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہو تو کیا یہ اصول ہمیں اپنے اس مقصد سے دور نہیں کردے گا؟ ناقدین کا جواب دیتے ہوئے بعض ماہرین کہتے ہیں کہ ایک نقطے کو بنیاد بنا کر پورے اصول کو ہی ٹھکرا دینا مناسب نہیں ہوتا، خاص کر جب ہم ایسی اقوام میں نصاب کی تشکیل کر رہے ہوں، جن کا ماضی انتہائی شاندار رہا ہے تو ہمیں اسی اصول کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی غلط ہے کہ ماضی میں دوران تعلیم بچے کو مرکزی اہمیت بالکل نہیں دی گئی۔ ہاں ماضی میں کچھ غلط کام بھی ہوئے ہوں گے اس لئے انہیں چھوڑ کر اچھی روایات کو اپنانے میں کوئی مضائقہ نہیں، اس اصول میں انتخابات کو اہمیت دی گئی ہے، جب ہم اچھی اور بہترین روایات کا انتخاب کرنے اور انہیں آگے منتقل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے تو یقیناً ہمیں اور نئی نسل کو اس سے فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

ii- مستقبل بینی کا اصول(The Forward-looking Principle):

حقیقتاً ہم سمجھتے ہیں کہ جدید نصاب میں مستقبل کی ضروریات کا بھی خیال رکھا جانا چاہئے اور انہیں جائز مقام ملنا

چاہئے۔ چونکہ آج کی نوجوان نسل نے ہی مستقبل میں ملک کی باگ دوڑ سنبھالنی ہے اس لئے انہیں عملی زندگی کے لئے تیار کرنا ہر دور کی ضرورت رہی ہے۔ اس لئے تعلیم کو ایسا ہونا چاہئے جس سے بچوں میں ترقی پسند سوچ فروغ پائے، انہیں ایسے احساسات خیالات اور علم کی ایسی بنیاد فراہم کی جائے جس پر وہ عمل کرکے مستقبل میں اپنے ماحول کو اپنی ضروریات کے مطابق تبدیل کرسکیں۔

Elmas Ali

iii- تخلیقی اصول(The Creative Principle):

نصاب سازی کے وقت نصاب میں ایسی سرگرمیاں شامل کی جانی چاہئے جس سے بچے کو اپنی تخلیقی اور تعمیری صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا موقع مل سکے۔ تعلیم کا مقصد فردکی خصوصی دلچسپیوں اور رجحانات کو تلاش کرنا اور ان کی صحیح ... میں نشوونما کرنا ہوتا ہے۔ ویلر (Weeler) کا کہنا ہے "کسی بھی ذہنی رجحان کے فرد کی آمادگی آہستہ آہستہ غائب ہوجاتی ہے جب تک کہ آمادگی کے ساتھ مواقع فراہم نہیں کئے جاتے، ایک ایسا نصاب جو کہ دور حاضر اور مستقبل کی ضروریات کو پورا کرتا ہو کو تخلیقی سرگرمیوں سے ضرور مزین ہونا چاہئے۔

iv- ... اصول(The Activity Prinpile):

... نصاب ... سرگرمیوں اور تجربات کی صورت میں غور وفکر کیا جانا چاہئے، بجائے اس کے کہ یہ دیکھا جائے کہ کتنا علم دیا جارہا ہے اور کیسے جانچا اور محفوظ کئے جارہے ہیں۔ کیونکہ نشوونما اور تعلم بھی وقوع پذیر ہوتا ہے جب کوئی سرگرمی انجام دی جاتی ہے۔ "John De...ey" کے ... سے بھی یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ذہنی ترتیب اور کتابوں کے ذریعہ مضامین کی تشکیل اور تعلیم کا رجحان اب تبدیل ... کیونکہ ... کو سامنے رکھتے ہوئے انفرادی سرگرمیوں پر تجدید کی جاتی ہے۔

تشکیل کے میدان ... اور ... میں صرف نوجوانوں کے رجحانات اور رویوں کو ایک نئی سمت دیتی ہیں بلکہ اس سے ... بالغ اور باہمی تعاون کو بھی فروغ ملتا ہے۔

ایبٹ (Abbott) اور وڈ (Wood) نے ... اپنی رپورٹ میں سرگرمی کے اصول پر زور دیا ہے، انتہائی اہم بات یہ ہے کہ بچوں کو زیادہ عرصے تک ایک جگہ پر بٹھانا ضروری نہیں ... یقیناً بچوں کو آرام کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن کھیلنا، اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرنا اور جسمانی طور پر متحرک رہنا بھی ... کے لئے انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ مختصراً بالعلم کو تربیت اور ہدایات ... سرگرمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ نصاب میں جسمانی اور ذہنی دونوں قسم ... کو ... کی اہمیت دی جائے۔ تدریس کے تمام جدید طریقے مثلاً کنڈرگارٹن، ڈوئے ... پروجیکٹ وغیرہ سرگرمی کے اصول پر ... ہیں۔

v- عملی زندگی کی تیاری کا اصول(...rinciple of Preparation for Life):

نصاب کی تشکیل کے حوالے سے یہ انتہائی اہم اصول ہے کہ تعلیم کو ایسا ہونا چاہئے کہ ... پورا انداز میں زندگی گزارنے کے لئے تیار کردے، اس کے لئے ضروری ہے کہ نصاب میں خاص طور پر ایسی سرگرمیوں کو شامل کیا جائے جسے انجام دینے سے طلبہ میں ایسی صلاحیتیں پیدا ہوں جن سے وہ بلوغت کو پہنچ کر زیادہ مؤثر انداز میں اور امن واشتی کے ساتھ معاشرتی زندگی گزار سکیں۔ طلبہ کی تعلیم وتربیت اس انداز کے ساتھ ہونی چاہئے کہ وہ مستقبل کی عملی زندگی میں پیش آنے والے چیلنجز اور مسائل ومشکلات کا جوانمردی اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کرسکیں۔



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 12

-vi مرکزی حیثیت کا نصاب (Child-Centred Curriculum):

یقیناً طلبہ و مستقبل کی عملی زندگی کیلئے تیار کرنا انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ [illegible] ی جائے، پچپن کو بہتر مستقبل کے لئے قربان کر دیا جائے۔ اچھی زندگی گزارنے کیلئے بچے کو تیار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ [illegible] جائے بلکہ اس کی عمر کے مطابق بھرپور زندگی گزارنے میں اس کی معاونت کی جائے۔ اس طرح طالبعلم خود بخود اگلے مرحلے میں بھرپور اور عملی زندگی گزارنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے، ہیریسن (Harrison) کے مطابق تعلیم فرد کو اس کے اپنے ماحول کی بہترین حاصل کرتا ہے، اس میں کسی بالغ کی نقل نہیں کرتا بلکہ اپنا بچپن بھرپور انداز میں گزارتا ہے۔

-vii پختگی کا اصول (Principle of Maturaity):

اس مرحلے پر ہمیشہ طلبہ کے گرد اور ذہنی و جسمانی نشوونما کو مدنظر رکھتے ہوئے نصاب اختیار کیا جانا چاہئے کیونکہ نوعمری میں بیباکی، شدت اور جرات کا عنصر غالب ہوتا ہے اس لئے مضامین میں ایسی سرگرمیاں شامل ہونا چاہئیں جن میں یہ احساسات بدرجہ اتم موجود ہوں۔ بچے جب کچھ بڑے ہو جاتے ہیں تو وہ عملی امور میں دلچسپی لینے لگتے ہیں اس لئے سیکنڈری سطح پر عملی مسائل پیش کئے جانے چاہئیں۔ اگلے مرحلے یعنی سیکنڈری سطح پر بچے عمومیت یعنی "Generalization" کی طرف راغب ہوتے ہیں لہٰذا ان کے نصاب میں ویسی ہی سرگرمیاں شامل ہونا چاہئیں، اس مرحلے پر طلبہ پختگی کی جانب گامزن ہوتے ہیں اور حقائق کو تلاش کرنے اور نئے حقائق پر بحث کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، چونکہ نشوونما کے مختلف مدارج پر طلبہ کی دلچسپیاں مختلف ہوتی ہیں اس لئے نصاب کو اختیار کرتے ہوئے ان کا خصوصی خیال رکھا جانا چاہئے۔ اس کے علاوہ نصاب میں جو تجربات بھی متعارف کرائے جائیں انہیں طلبہ کے شعور کے مطابق ہونا چاہئے۔

-viii انفرادی اختلاف کا اصول (Principle of Individual Differences):

فطری طور پر ہر فرد اپنی جبلی صلاحیتوں، جنس، رجحانات، تجربات، مزاج اور مہارتوں میں دوسرے سے مختلف ہوتا ہے، اس درجے کیلئے نصاب تیار کرتے ہوئے انفرادی اختلافات کی گنجائش کا خیال بھی رکھنا چاہئے، یعنی اسے غیر لچکدار نہیں ہونا چاہئے۔

-ix عمودی و افقی ترتیل (Vertical and Horizontal Articulation):

اس اصول میں ہر سال کے کورس کو جہاں پچھلے سال کی کارکردگی کی بنیاد پر تشکیل دیا جانا ضروری ہوتا ہے وہیں اگلے سال متعارف کرائے جانے والے امور اور علوم کو بھی سامنے رکھا جائے۔ پورے نصاب کا آپس میں باہم مربوط ہونا بہترین تعلیم کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

-x عملی زندگی سے تعلق کا اصول (Principle of Linking with Life):

ہمیشہ نصاب سازی کے دوران معاشرتی زندگی کی ضروریات اور خصوصیات کو مدنظر رکھا جانا چاہئے۔

-xi جامعیت اور توازن کا اصول (Principle of Comprehension and Balance):

جامعیت کے حوالے سے نصاب میں زندگی کے تمام پہلوؤں مثلاً معاشی تعلقات، سماجی سرگرمیوں، پیشہ ورانہ

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 13

زندگی اور روحانیت وغیرہ پر متوازن انداز میں توجہ دینا چاہئے۔

-xii وفاداریوں کا اصول (Principle of Loyalties):

نصاب سازی فی منصوبہ بندی ایسی کی جائے جس سے طلبہ خاندان، سکول، کمیونٹی، ٹاؤن، صوبے، ملک اور دنیا کے ساتھ معاملات میں حق وفاداری ادا کرنے کا سبق سیکھیں اور پورے خلوص کے ساتھ مختلف دنیاوی امور انجام دے سکیں۔

-xiii لچک کا اصول (Principle of Flexibility):

نصاب میں طلبہ کی مخصوص ضروریات اور مخصوص حالات کے پیش نظر ردوبدل کی گنجائش رکھنی چاہئے۔ لڑکیوں کے لئے تیار کردہ نصاب ہمیشہ لڑکوں جیسا نہیں ہونا چاہئے۔ دونوں اصناف کی خصوصیات کا ان کے نصاب میں احاطہ کیا جانا چاہئے۔ عموماً دیہی شہری علاقوں کے سکولوں کا نصاب بھی ایک جیسا ہونا چاہئے مگر ہر ایک کے ماحول کے مطابق تھوڑا بہت ردوبدل ضروری ہے۔

Elmas Ali

-xi خصوصی یا عمومی نوعیت کے مضامین کا اصول:

(Principle of Core or Common Subjectis:

علم کی وسیع شعاعوں [illegible] تعلیمی نصاب میں ایسے مضامین شامل ہوتے ہیں جنہیں ہر طالبعلم کے سامنے متعارف کرانا ضروری ہوتا ہے، ان کو عمومی مضامین کہا جاتا ہے۔ سیکنڈری کی سطح پر اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس مرحلے پر مختلف قسم کے مضامین پیش کئے جاتے ہیں البتہ کچھ مضامین ایسے ہوتے ہیں جن کے بارے میں علم حاصل کرنا ہر گروپ کے لئے ضروری ہے، ایسے مضامین کو "Core Subjects" کہتے ہیں۔ مادری یا علاقائی زبان، معاشرتی علوم (جنرل کورس) اور جنرل سائنس شامل ریاضی "Core Subjects" تصور کئے گئے ہیں۔

-xv فرصت کا اصول (Principle of Leisure):

فرصت کے حوالے سے نصاب میں ایسی چیزیں شامل کی جانی [illegible] جن سے بچوں کو فرصت کو استعمال کرنے کا پتہ چلے۔ ہربرٹ سپنسر (Herbert Spencer) کے مطابق ادب، موسیقی اور دیگر فنون زندگی میں فرصت کے لمحات کا اہم حصہ ہوتے ہیں لہٰذا دوران تعلیم بھی فرصت [illegible] سے متعارف کرانا چاہئے۔ فرصت کے لمحات سے حظ اٹھانے کی استعداد کو تعین آدمی کے کام کرنے کی صلاحیت پر ہوتا ہے۔ اگر فرصت کے لمحات جوا کھیلنے، سرنوشی، اخلاق باختہ فحش مواد پڑھنے میں گزارے جائیں تو اس سے نہ صرف فرد کا کردار بلکہ پوری سوسائٹی متاثر ہوتی ہے، ایسے مشاغل کے عام ہونے سے پوری قوم کی اخلاقیات انحطاط کا شکار ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا تدریس [illegible] ایسا ہونا چاہئے جس سے طلبہ کو فرصت کے لمحات بہترین اور مثبت انداز کے ساتھ گزارنے کا درس ملے۔ خیال رہے تفریح وقت ختم نہیں ہونا چاہئے اسے صرف درست سمت دینے کی ضرورت ہے۔

-xvi فرد کی ہمہ جہت نشوونما کا اصول:

(Principle of All-round Development of Body, Mind and Spirit:

نصاب میں طلبہ کیلئے مختلف سرگرمیوں کا تعین کرتے ہوئے اس بات کا خیال ضرور رکھیں کہ اس میں فرد کی نشوونما

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

سوال 4: نصاب کے مفہوم اور خصوصیات کا تذکرہ کیجیے۔

جواب:1- نصاب کے مفہوم (Meanings of Curriculum):

انگریزی کا لفظ کریکولم (Curriculum) لاطینی زبان کے لفظ کیریئر (Carrere) سے ماخوذ ہے۔ وسیع تر معنی میں۔ "راستہ یا راستے پر دوڑنا" یعنی ایک ایسا راستہ جس پر چل کر کوئی فرد اپنی منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔ تعلیم میں نصاب سے مراد وہ مضامین (Subjects) یا درسی مواد ہے جو کہ تعلیمی اداروں میں اساتذہ اپنے طلباء کو پڑھاتے ہیں۔ آکسفورڈ ایڈوانس لرنرز ڈکشنری (Oxford Advanced Learners Dictionary) کے مطابق لفظ "Curriculum" یا نصاب کے معنی میں مطالعاتی کورس کے وہ مضامین جو کسی سکول یا کالج میں پڑھائے جاتے ہیں۔ عام طور پر ہائی سکولوں اور کالجوں میں اب بھی لفظ "نصاب" (Curriculum) سے مراد مضامین یا تعلیمی کورسز کا وہ مجموعہ سمجھا جاتا ہے جو طلباء کے پڑھنے کیلئے تیار کیا گیا ہو۔ اسی لئے سائنس کا نصاب (Science Curriculum) یا پری میڈیکل کا نصاب (Pre-Medical Curriculum) جیسے الفاظ عام استعمال ہوتے ہیں۔ ایک طویل عرصے تک نصاب سے مراد مطالعاتی پروگرام (Program of Studies) ہی لیا جاتا رہا۔ لیکن 1950ء کے عشرے میں دنیا بھر میں نصاب کے تصور میں وسعت اور گہرائی پیدا ہوئی۔ رسمی طور پر نصاب کے مختلف مضامین اور درسی مواد پر مشتمل ایک منظم منصوبہ ہوتا ہے جو جزوی طور پر یا پورے کا پورا ایک یا اختیار ادارے کی طرف سے تیار اور فراہم کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ پاکستان میں جنٹل کریکولم ونگ یعنی قومی اور صوبائی نصاب اور برطانیہ میں نیشنل کریکولم فار انگلینڈ نصاب ساز ادارے ہیں۔

نصاب کی خصوصیات (Characteristics of Curriculum):

i- سرگرمیوں کی مجموعیت (Totality of Activities)

معیاری نصاب سے مراد سکول کی وہ تمام سرگرمیاں ہیں جو کہ طلب کی گروتھ کو فروغ دینے کیلئے انجام دی جاتی ہیں۔ اس میں نفس مضمون، ہم نصابی سرگرمیاں اور تجربات شامل ہوتے ہیں جو کہ طلبا کی سکول کی زندگی کو تشکیل دیتے ہیں۔ نتائجیت پسندوں (Pragmatists) نے بھی نصاب میں متعلمین کی تمام سرگرمیوں کو شامل کیا ہے کیونکہ ان کے خیال میں بچے جب کوئی کام کرتے ہیں تبھی سیکھتے ہیں۔

ii- حصول مقصد کا ذریعہ (A Means to an End):

ہم جانتے ہیں کہ نصاب بذات خود کوئی مقصد نہیں بلکہ مقصد کی طرف بڑھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ نصاب حقیقت میں تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے تشکیل دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے جس کی بنیاد پر ماہرین تعلیم تعلیم کا سبب بننے والے عوامل اور اہداف کی تکمیل کیلئے مختلف قسم کے نصاب تجویز کرتے ہیں۔ یوں جب مقاصد میں کسی قسم کی تبدیلی وقوع پذیر

ہوتی ہے تو نصاب میں بھی تبدیلی ضروری ہو جاتی ہے۔

iii- مکمل مدرسہ کا ماحول (Total School Environment):

سکول کا پورا ماحول نصاب پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کام کے دوران متعلم کے اردگرد موجود اشیاء سے ہی نصاب تشکیل پاتا ہے۔ اس سے مراد سکول کا مکمل تعلیمی پروگرام ہے جس میں تمام تجربات، سرگرمیاں اور تعلم شامل ہوتا ہے۔ اسی کی بنیاد پر متعلم سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس پر عملدرآمد کرتے ہوئے ترقی پائے گا اور تعلیمی مقاصد کو حاصل کر لے گا۔

iv- تجربات کی مجموعیت (Totality of Experiences):

نصاب کا تعلق سکول و بیرون سکول میں متعلم کو حاصل ہونے والے تمام تر تجربات سے ہوتا ہے جبکہ سکول میں کلاس روم، لائبریری، لیبارٹری، ورکشاپ، کھیل کا میدان اور اساتذہ شاگرد کے درمیان ہونے والے متعدد غیر روایتی روابط نصاب کا حصہ ہوتے ہیں۔ یہ تجربات متعلم کی شخصیت سازی میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ کریکولم (Curriculum) سے مراد محض سلیبس (Syllabus) اور کتب نہیں بلکہ سکول کے اندر اور باہر متعلمین کو جن تجربات اور مشاہدات سے واسطہ پڑتا ہے وہ بھی نصاب میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے حکام کی طرف سے طے کردہ سلیبس (Syllabus) کو نصاب (Curriculum) قرار نہیں دیا جا سکتا۔

v- نصابی و ہم نصابی رجحانات کا آئینہ:

(Mirror of Curriculum and Co-curricular Trends):

نصاب (Curriculum) نصابی و ہم نصابی رجحانات کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ جو کہ تدریسی اداروں میں رائج نصابی و ہم نصابی رجحانات کی عکاسی کرتا ہے۔ اس لئے ہر پورے پروگرام کو نصاب کہتا ہے۔ ان رجحانات میں مطالعہ کے کورسز، تعلیم کے مقاصد اور اہداف، تدریسی حکمت عملی، تعلیمی ادارے کے جائز۔ ہم نصابی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں۔

vi- تعلیمی رجحانات کا آئینہ (Mirror of Educational Trends):

نصاب (Curriculum) تعلیمی رجحانات کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ یہ معاشرے کے نظام کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔ تعلیمی نظام کے پیچھے موجود مقاصد پروگرامات روشنی ڈالتے ہیں جو کہ نصاب میں پیش کئے جاتے ہیں۔

vii- متوازن شخصیت کی تشکیل (Development of Balanced Personality):

متوازن شخصیت کی تشکیل میں نصاب (Curriculum) کافی معاون ثابت ہوتا ہے۔ نصاب میں شامل جسمانی، عقلی، جذباتی، سماجی، معاشرتی، جمالیاتی اور نظاری نشوونما سے تعلق رکھنے والی سرگرمیاں متوازن شخصیت سازی میں بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔

viii- جینے کا عمل (Process of Living):

نصاب ایک طرح کا جینے کا عمل ہے۔ جس میں فرد اور ماحول کے درمیان معاملات وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ نصاب کا فرد کی زندگی اور اس کے ماحول دونوں سے تعلق ہوتا ہے۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

ix- متحرک و اثر آفرین(Dynamic):

اچھا نصاب (Curriculum) وہ ہوتا ہے جو متحرک اور اثر آفرینی کے لحاظ سے مؤثر ہو۔ وقت کے ساتھ ساتھ متعلمین کی ضروریات اور دلچسپیاں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ ان بدلتی ضروریات کے پیش نظر مختلف قسم کی سرگرمیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس رجحان کی وجہ سے ضرورت اس امر کی ہے کہ نصاب میں تبدیلی لائی جائے۔ نصاب کبھی بھی ساکن و جامد نہیں ہوتا، اسے مختلف طلباء، مختلف کلاسز اور مختلف سکولوں کیلئے مختلف ہونا چاہئے۔ یہ ضروری ہے کہ طلبہ کی بدلتی ضروریات، دلچسپیوں، اہلیتوں اور رجحانات اور زندگی کے اطوار کا احاطہ کرنے کیلئے نصاب کا ہو۔

x- فلسفۂ زندگی کا آئینہ (Mirror of Philosophy of Life):

نصاب کو زندگی کے فلسفے کا آئینہ بھی کہا جاتا ہے۔ زندگی کا جمہوری یا آمرانہ انداز نصاب میں جھلکتا ہے۔ زندگی کے انداز کے پیچھے اگر کسی فلسفہ کا فرما ہوتا ہے جس کی وجہ سے تعلیم کے مقاصد اور اہداف بھی اسی فلسفے کی روشنی میں ہوتے ہیں۔

xi- اہداف کا حصول (Achievement of Goals):

تعلیم کے طے شدہ مقاصد اور اہداف کو حاصل کرنے کیلئے نصاب (Curriculum) تشکیل دیا جاتا ہے۔ یہ وہ اہداف ہوتے ہیں جنہیں معاشرہ طے کرتا ہے اور انہیں حاصل کرنے میں نصاب (Curriculum) مدد فراہم کرتا ہے۔

سوال5۔ نصاب کی اہمیت کے بارے میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

Q5. Discuss an importance of curriculum.

جواب:

Elmas Ali

نصاب کی ضرورت و اہمیت

1- نصاب۔ تدریسی عمل کی بنیاد:

ہم نصاب کی تعریفات سے نصاب کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اساتذہ طلباء کو کیا پڑھائیں، کیسے پڑھائیں؟ اور کن مقاصد کے تحت پڑھائیں؟ ان سارے سوالات کا جواب "نصاب" فراہم کرتا ہے نصاب کا مسئلہ سارے تعلیمی عمل کا مرکزی مسئلہ ہے اور مدرسے کا سب سے بڑا اور اہم ترین فریضہ نصاب میں طے کردہ اہداف کا حصول ہوتا ہے۔ مدرسے کے تعلیمی مقاصد اس وقت تک حاصل نہیں کئے جا سکتے جب تک اس کے سامنے کوئی متعین نصاب نہ ہو۔

2- مقاصد کا تعین:

آج کی معاشرتی زندگی میں تعلیم محکمہ تعلیم کی ذمہ داری ہے۔ ہر ملک میں تعلیمی پالیسی بنتی ہے اور ہر جگہ اس بات کا تعین سب سے پہلے کیا جاتا ہے کہ (ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک) ہم اپنے معاشرے کے افراد کو کن مقاصد کیلئے تعلیم دیں۔ آج کے دور کے تقاضے کیا ہیں اور کس سطح کے طلبہ کیلئے کونسا تعلیمی نصب العین مقرر کیا جائے۔ نصب العین مقرر کئے بغیر تعلیمی سفر یا کوئی بھی سفر شروع کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح قومی اور عملی سطح پر قومی اہداف کا مقرر کرنا، پھر اس کو حاصل کرنے کا لائحہ عمل، اس کا مواد اور پڑھانے والے اساتذہ کے فرائض کی ادائیگی کے قوائد و ضوابط تیار کئے بغیر تعلیمی سفر شروع نہیں ہو سکتا۔ اگر مقاصد تعلیم واضح نہ ہوں تو ان کے حصول کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ گویا نصاب ایک ایسا

راستہ ہے جس پر گامزن ہو کر کوئی قوم اپنی منزل کی طرف بڑھتی ہے۔ مختلف تعلیمی ادارے اور تنظیمیں بھی نصاب کے ذریعے ہی اپنے مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ تعلیمی عمل میں اگرچہ اساتذہ، امارات، وسائل اور دیگر تعلیمی سہولتوں کی اپنی اپنی اہمیت ہے۔ مگر بچے کی تربیت میں مرکزی حیثیت نصاب کو حاصل ہے۔ نصاب ان مختلف ذہنی، جسمانی، معاشرتی اور مذہبی سرگرمیوں کا مجموعہ ہے۔ جن کا کوئی تعلیمی ادارہ انتظام کرتا ہے۔ نصاب نظام تعلیم میں ایک ایسا لائحہ عمل ہے جس سے نظام تشکیل پاتا ہے۔ یہ انفرادی زندگی سے اجتماعی قومی زندگی کے مقاصد زیست، اعتقادات، معیشت، معاشرے کے تقاضوں سے ہم آہنگی کا تقاضا کرتا ہے۔ اس لئے نصاب سازی کے عمل میں سب سے پہلے مقصدیت کو پیش نظر رکھا جاتا ہے اور اسے دستاویز کی شکل میں مرتب بھی کیا جاتا ہے۔

3- تدریسی منصوبہ بندی:

معیاری نصاب قومی ضروریات و ترجیحات کا آئینہ دار اور نصب العین تک پہنچنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ نصاب ایک [illegible] کا پہلا حصہ مقاصد کا تعین ہے۔ اس کے بعد طلبہ کی ذہنی سطح (ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ) کے مطابق تدریسی منصوبہ بندی [illegible] ول درجی مواد اور سکول، اساتذہ اور دیگر سہولیات کا خاکہ تیار ہوتا ہے۔ جب ہم اس بات کو سمجھنے لگتے ہیں کہ طلباء کے تعلیمی [illegible] ضروریات کس طرح بڑھتی جا رہی ہیں تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ یقیناً ایک خاص نظام یا خاص عمل کے تحت [illegible] یا جا سکتا ہے اور یہ سب کچھ کئے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس طرح ہم پر نصاب کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ نصاب اس [illegible] راہم ہے کہ اس کے بغیر طلبہ کی ذہنی، علمی، نصابی، ہم نصابی سرگرمیوں کا تعین کرنا ناممکن ہے۔ تدریسی مواد، مدرسے کے نظام الاوقات، اساتذہ کی تربیت یہ سب کچھ نصاب کے بغیر ناممکن ہے۔ مختصر انہیں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نصاب ہی ہے ممکن ہے کہ تعلیمی [illegible] یت اور مقصدیت کے مقاصد پورے ہوتے ہیں۔

4- منزل کی جانب رہنمائی:

معیاری تعلیم کے عمل میں استاد کی [illegible] سے کسی کو انکار نہیں لیکن اساتذہ کے حدود کار اور مختلف سطحوں پر تعلیم کے انداز اور مقاصد کا تعین بھی نصاب میں کیا جانا ضروری ہے۔ طلباء اور اساتذہ کو منزل مقصود پر پہنچنے کیلئے نصاب ہی رہنمائی کرتا ہے۔ طلباء [illegible] نصب العین کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور [illegible] اپنے طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق نصاب کی تفصیلات سے نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ [illegible] ب کی روشنی میں تدریسی رکاوٹوں کا حل تلاش کر کے تدریس اور طریقہ تدریس کو [illegible] بدل کر مقاصد تعلیم اور اہداف حاصل [illegible] ہیں۔ نصاب تعلیمی عمل میں طلبہ اور اساتذہ کیلئے ہمہ جہت راہنمائی کا سامان مہیا کرتا ہے۔

5- مرحلہ وار اور ہمہ پہلو نشوونما:

مثالی نصاب میں افراد کی عمر کے حوالے سے ذہنی، نفسیاتی، معاشرتی اور معاشی پہلو کو [illegible] ظ رکھا جاتا ہے۔ ماہرین تعلیم جانتے ہیں کہ ان تمام پہلوؤں کی نشوونما ضروری ہے۔ اور ان کو مکمل احاطہ کئے بغیر تعلیمی سرگرمیوں کا چناؤ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے نصاب اس ذمہ داری کو قبول کرتا ہے۔ نصاب کی روشنی میں اساتذہ، سکول یا نظام تعلیم طلبہ کی ذہنی سطح، فطری تقاضوں، انفرادی اختلافات اور طبعی میلانات کے پیش نظر سرگرمیوں کا انتخاب کرتے ہیں تاکہ بچے کی صلاحیتوں میں فطری نشوونما ہو اور بچہ مختلف درجات میں تسلسل کے ساتھ نشوونما پائے۔ اس طرح طلبہ ایک درجے سے دوسرے



ورہے میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں اور ان کی شخصیت کی تکمیل کے مراحل طے ہوتے ہیں۔ اس طرح جامع اور متوازن نشوونما کیلئے نصاب انتہائی ضروری ہے۔

6- تدریس کا جائزہ:

تدریس کیلئے اور سے قائم کرنا ایک بامقصد عمل ہے۔ اس سے خاطر خواہ فوائد حاصل کرنے اور کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے نصاب سب سے اہم عنصر ہے جس سے تدریس کا مقصد حاصل کیا جاتا ہے۔ اس تدریسی عمل سے آگاہی کیلئے نہ صرف طلبہ بلکہ تدریسی مواد، طریقہ کار اور اساتذہ کے کردار کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس جائزہ کی روشنی میں طلبہ کے درجوں میں بلندی، مواد تعلیم و تدریس کا ماحول، اساتذہ کی کارکردگی کے بارے میں مزید بہتری کیلئے منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ جائزہ نصاب ہی کا حصہ ہے اور اہم سرگرمی ہے۔ جائزہ سے نصابی عمل سے قومی مقاصد کے حصول میں مدد ملتی ہے اور آئندہ کا لائحہ عمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ یہ سب مل کر نصاب کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

7- معاشی اور معاشرتی ضروریات کی تکمیل:

فی زمانہ تعلیم کے اولین مقاصد میں معاشی اور معاشرتی ضرورت سب سے اہم مقصد ہے جس کیلئے درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ملکی اور قومی سطح کے لحاظ سے دیکھا جائے تو نظام تعلیم اور اس کے اداروں کا ملک میں پھیلاؤ ہو، اس کو پورا کرنے کیلئے بچھایا گیا ہے جس کی کامیابی کا دارومدار نصاب پر ہے۔ انفرادی طور پر طلبہ ان کے والدین اور معاشرہ معاشی اور معاشرتی ضروریات کی تکمیل کیلئے تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں داخلہ لیتے ہیں، علم اور مہارتیں سیکھتے ہیں۔ ان کی تکمیل علم و فن کا دارومدار نصاب پر ہے۔ نصاب ہی افراد کو معاشی و معاشرتی ضروریات سے آگاہ کرتا ہے اور پیداواری سرگرمیوں میں شامل ہونے کے قابل بناتا ہے۔ اچھے نصاب ہی کی بدولت انفرادی و قومی مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔ معاشی و معاشرتی لحاظ سے مسلمانوں کے مسائل میں اسلامی تعلیمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ دینی تعلیمات دینی اصول فراہم کرتی ہیں جن کے بغیر دین و دنیا کی ترقی ممکن نہیں ہے۔ اس لئے ہمارے نصاب کے تمام عمل میں اسلامی نظریہ حیات شامل رہتا ہے۔

8- مدرسے اور سماج کے درمیان تعاون کا ذریعہ:

اچھے نصاب میں دو تمام سرگرمیاں موجود ہوتی ہیں جو اعلیٰ تعلیمی مقاصد کی تکمیل کرتی ہیں۔ جو مدرسے اور معاشرے کے درمیان تعاون بڑھاتی ہیں۔ اور جو افراد اور معاشرہ دونوں کی ترقی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ نصاب تعلیم ہی وہ محور ہے جس پر تعلیم کا سارا نظام قائم ہے۔ یہ قوم کے نوجوانوں کی تربیت بھی کرتا ہے۔ اور ان کی سماجی ضرورتوں کو پورا بھی کرتا ہے۔ نصاب اس منزل تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ جس کی طرف پورا معاشرہ بڑھ رہا ہوتا ہے۔ نصاب کے مختلف عناصر طلبہ کو اپنے اردگرد کے ماحول کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ اگر مدرسے کا نصاب کسی وجہ سے معاشرتی زندگی سے لاتعلق ہو جائے تو مدرسے کی تعلیم بے مقصد اور بے روح ہو جاتی ہے۔ اگر مدرسے کے پاس معاشرے کی ضروریات سے ہم آہنگ اور اچھا ترتیب دیا ہوا نصاب نہ ہو تو بہت ممکن ہے کہ مدرسہ اور طلبا ایک بے مقصد اور بے منزل سرگرمی میں مشغول ہو جائیں اور اگر نصاب تخصیص کر دیا جائے تو منزل متعین ہو جائے گی۔ اور بھٹکنے کا اندیشہ ختم ہو جائے گا۔

9- معلم کی حدود کا تعین:

ایک جامع اور معیاری نصاب ہی معلم کی حدود کا تعین کرتا ہے۔ نصاب ہی کو مدنظر رکھ کر معلم اپنے طلباء کے لئے سرگرمیوں کا انتخاب کرتا ہے۔ نصابی تفصیلات معلم کو اس بات سے آگاہ کرتی ہیں کہ مخصوص مقاصد کے حصول کے لئے کس قسم کی تدریسی سرگرمیوں طریقہ تدریس اور تدریسی لوازمات کی ضرورت ہوگی۔ نصاب کی وجہ سے ہی معلم کو مختلف کلاسز کے طلباء کی نفسیاتی ضروریات اور ذہنی معیار کا اندازہ ہوتا ہے۔ جس کو مدنظر رکھ کر وہ تدریسی مواد کو مؤثر انداز میں پیش کر سکتا ہے۔

10- جدید تقاضے اور ان کی تکمیل:

دنیا کے حالات لمحہ بہ لمحہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ قدیم اور جدید کی اصطلاحیں بھی پرانی لگنے لگتی ہیں۔ موجودہ دور کی سائنسی ترقی نے انسان کی ضروریات اور سوچ تک کے انداز بدل کر رکھ دیئے ہیں۔ آج سے کچھ سال پہلے یا ایک سال پہلے کا نصاب جو اچھی جدید ہی تھا قدیم سمجھا جانے لگا ہے۔ اس کی وجہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں پر [illegible] کی ضرورت ہے۔ انسان، معاشرہ اور قوم کیلئے وقت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ اس کیلئے سب سے پہلے انفرادی و اجتماعی تعلیم و تربیت کیلئے نصاب کی اہمیت پر نظر رکھی جاتی ہے۔ نصاب میں موجود چاہے کا عمل فوری تو چاہتا [illegible] اور اسی طرح تکنیکی و سائنسی ترقی کے مطابق قومی مقاصد حاصل کرنے کیلئے نصاب میں تبدیلیاں [illegible]

11- ضروریات کا تعین (Satisfaction of Needs):

نصاب میں اس بات کی [illegible] ہے کہ وہ تعلیم کی تعلیمی، نفسیاتی اور پیشہ وارانہ ضروریات کو پورا کر سکے۔ طلبہ کی ضروریات، رجحانات، صلاحیتوں اور ضرورتوں مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔ اچھا نصاب وہی ہوتا ہے جو نصاب کیلئے موزوں ہو۔

12- موزوں اساتذہ کا معیار (Criteria of Suitable Teacher):

[illegible] نصاب ہی بتاتا ہے کہ سکول میں کس [illegible] ہے۔ جس پر یہ ہونا چاہئے کہ استاد سکول میں کیسی ذمہ داریاں انجام دے گا۔ تعین نصاب سے ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ [illegible] نصاب کے مطابق ہی ادا کی جاتی ہیں۔

13- شخصیت سازی (Development of Personality):

نصاب طلبہ میں جسمانی، ذہنی، جذباتی، اخلاقی، سماجی، مذہبی، پیشہ وارانہ [illegible] ہوتا ہے۔ شخصیت کی مکمل اور متوازن نشوونما کیلئے موزوں ترین نصاب کی اشد ضرورت [illegible]

14- ایجادات اور دریافتیں (Discoveries and Inventions):

اعلیٰ تعلیم اور ریسرچ سٹیٹز میں نصاب کا اہم ترین مقصد علم کو بڑھانا، ایجادات اور تحقیق کے لئے [illegible] ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا نکات سے واضح ہوتا ہے کہ نصاب سکول کے [illegible] پروگرام میں دل کش حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی کوششوں کو منظم کرنے میں یہ افادیت کردار ادا کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Elmas Ali

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



سوال6: نصاب کی مؤثر منصوبہ بندی پر تبصرہ کریں؟

Q6. Write a note on Effective curriculum planning.

جواب

نصاب کی مؤثر پابندی۔یا۔کریکولم پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ

نصاب کی طرح نصاب کی منصوبہ بندی (Curriculum Planning) کی [illegible] طریقوں سے تعریف کی گئی ہے۔جیسا کہ:۔

-1 نصاب کی منصوبہ بندی (Curriculum Planning) ایک ایسا عمل ہے جس میں ماہرین مختلف درجات پر اس بات کا فیصلہ کرتے ہیں کہ تعلیم کے مقاصد کیا ہونے چاہئیں؟ تدریس و تعلم کا تصور کہاں تک [illegible] کیسے حاصل کیا جائے گا؟ نیز مقاصد اور ان کو حاصل کرنے والے ذرائع دونوں کیا ضرور [illegible] ترتیب دیتے ہیں؟

-2 نصاب کی منصوبہ بندی میں وہ تمام امور شامل ہیں جو کہ نصاب کی منصوبہ بندی اور اسے مؤثر بنانے کیلئے ضروری ہیں۔

-3 کریکولم پلاننگ مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی متعلقہ معلومات کے اجتماع، ترتیب، انتخاب، توازن اور ترکیب کا نام ہے تاکہ اس سے ایسی سرگرمیاں مرتب کی جاسکیں جو کہ نصاب کے اہداف کو حاصل کرنے میں طلبا کی مدد کریں۔

-4 نصاب کی منصوبہ بندی بیان کردہ مقاصد کی روشنی میں بڑے سلیقے سے کیے گئے مطالعہ اور سکولنگ کی بہتری کا نام ہوتا ہے۔

-5 نصاب کی منصوبہ بندی نصاب کی تیاری کا ابتدائی مرحلہ ہے جس میں نصاب کیلئے کام کرنے والے کارکن فیصلہ سازی کرتے ہیں اور طلبا اور اساتذہ سے قبول کرانے کیلئے منصوبہ تشکیل دینے کا کام کرتے ہیں۔

-6 نصاب کی منصوبہ بندی ایک ایسا عمل ہے جس میں تعلیمی مواقعوں کے انتظامات کیے جاتے ہیں یا پھر نصابی منصوبے تشکیل دیے جاتے ہیں۔

Elmas Ali

-1 کریکولم پلاننگ کی خصوصیات:

(Characteristics of Curriculum Planning):

نصاب کی منصوبہ بندی یعنی کریکولم پلاننگ کی خصوصیات مندرجہ ذیل نکات کی صورت میں بیان کی جاسکتی ہیں۔

-i نصاب کی منصوبہ بندی کا بنیادی طور پر معلمین کے تجربات سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔

-ii نصاب کی منصوبہ بندی میں منصوبہ بندی اور اشاعتی مواد دونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔

-iii نصاب کی منصوبہ بندی میں اور بھی کئی طرح کے مسائل کے بارے میں فیصلے کیے جاتے ہیں۔

-iv نصاب کی منصوبہ بندی کا عمل کئی سطحوں پر وقوع پذیر ہوتا ہے۔

-v نصاب کی منصوبہ بندی میں مختلف قسم کے گروہ شامل ہوتے ہیں۔

-vi نصاب کی منصوبہ بندی ایک مسلسل اور لگاتار جاری رہنے والا عمل ہے۔

-2 نصاب سازی کا لائحہ عمل (Process of Curriculum Development):

نصاب سازی کا عمل مندرجہ ذیل طریق کار سے شروع ہوتا ہے۔

-i سب سے پہلے تعلیم کے مقاصد طے کئے جاتے ہیں، جن کا دارومدار بنیادی طور پر زندگی کے مقصد، سیاسی و سماجی فلسفے اور ملک کی بدلتی ہوئی ضروریات پر ہوتا ہے۔

-ii سکول ایجوکیشن کے مختلف درجات، مضامین، سرگرمیوں کے حوالے سے تعلیمی مقاصد کی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔

-iii مطالعے کی سکیم اور سلیبس وغیرہ تعین کیا جاتا ہے۔

-iv تربیتی مواد و متعلقہ درسی کتب، مطالعے کی اضافی کتب، عملی کام کی کتابیں، رہنمائے اساتذہ وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔

-v سکولوں میں معیاری نصاب کو نافذ کیا جاتا ہے۔

-vi نصاب میں موزوں ردوبدل کیلئے اور معیار قائم رکھنے کیلئے نصاب کے جائزے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

-3 نصاب سازی کا طریقہ کار:

نصاب سازی کا عمل مندرجہ ذیل طریق کار کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔

-i سب سے پہلے تعلیم کے مقاصد طے کئے جاتے ہیں، جن کا دارومدار بنیادی طور پر زندگی کے مقصد، سیاسی و سماجی فلسفے اور ملک کی بدلتی ہوئی ضروریات پر ہوتا ہے۔

-ii مدرسے کی تدریس کے مختلف درجات، مضامین، سرگرمیوں کے حوالے سے تعلیمی مقاصد کی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔

-iii مطالعے کی سکیم اور سلیبس وغیرہ تعین کیا جاتا ہے۔

-iv تربیتی مواد و متعلقہ درسی کتب، مطالعے کی اضافی کتب، عملی کام کی کتابیں، رہنمائے اساتذہ وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔

-v سکولوں میں نصاب کو نافذ کرایا جاتا ہے۔

-vi معیار قائم رکھنے، میں موزوں ردوبدل کیلئے اور معیار قائم رکھنے کیلئے کریکولم کے از سر نو جائزے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

-4 نصاب کی مؤثر منصوبہ بندی (Effective Curriculum Planning):

نصاب کی مؤثر منصوبہ بندی میں جن عوامل کا اہم کردار ہے، درج ذیل ہیں۔

-i معیاری نصاب کی منصوبہ بندی زندگی کو بہتر بنانے کے واضح تصور مبنی ہونی چاہیے۔

-ii نصاب کی پلاننگ میں معاشرے کے ماضی اور حال کا خصوصی خیال رکھا جاتا ہے۔ مستقبل میں ہونے والی متوقع تبدیلیوں کو مدنظر رکھ کر نصاب کی بہتر منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

-iii معیاری نصاب کے ایسے اہداف متعین کئے جانے چاہئیں، جو کہ فرد اور معاشرے کی ضروریات اور دلچسپیوں کا مکمل طور پر احاطہ کر سکیں۔

-iv نصاب کی منصوبہ بندی میں متعلمین میں پائے جانے والے تنوع کو تسلیم کرنا چاہیے اور حوصلہ افزائی بھی کرنی چاہیے۔

-v نصاب کی منصوبہ بندی میں تدریس و تعلم کی ہر طرح کی صورتحال کیلئے خاص اقدامات تجویز کئے جانے چاہئیں۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



منصوبہ سازوں کو چاہیے کہ وہ مختلف موضوعات، مواد، وسائل اور آزمائشی آلات کو بھی اس میں شامل کریں۔

vi- نصاب کی منصوبہ بندی میں تعلیمین کی خصوصیات کی روشنی میں کی جانی چاہیے۔

vii- نصاب کی منصوبہ بندی میں متعین سے ہٹ کر بھی طریق کار اختیار کرنا چاہیے۔

viii- نصاب کی منصوبہ بندی میں لچک کا عنصر موجود رہنا چاہیے تاکہ اساتذہ اور طلبہ وقت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق اس میں ردوبدل اور تبدیلی کر سکیں۔

ix- نصاب کی معیاری منصوبہ بندی میں دوران تعلیم استاد اور متعلم کے درمیان باہمی اشتراک کے ذریعے اچانک سامنے آنے والے خیالات کا نچوڑ پیش کیا جانا چاہیے۔

x- نصاب کی منصوبہ بندی کو متعلم کی شعوری اور نفسیاتی حرکی ضروریات میں توازن کی عکاسی کرنی چاہیے۔

xi- معیاری نصاب کی منصوبہ بندی میں غور و فکر، اتحاد اور قدر شناسی، عزت نفس اور جمہوری خودی کو فروغ دینے کے اقدامات شامل کیے جانے چاہئیں۔

xii- نصاب کی منصوبہ بندی میں تجربات کے ادوار مشاہدہ پر توجہ دینی چاہیے بجائے اس کے کہ یہ منصوبے انداز میں سرگرمیوں کا مجموعہ پیش کر دیا جائے۔

xiii- نصاب کی منصوبہ بندی میں نصاب کے تمام پہلوؤں کا مسلسل جائزہ پیش کیا جانا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

سوال 7۔ نصاب سازی کے اصول بیان کریں، موجود نصاب میں خامیوں کی بھی وضاحت کیجئے؟

جواب: نصاب سازی کے بنیادی اصول:

(Basic Principles of Curriculum Development):

بنیادی طور پر کلاس روم کی تلخ تلخ معاشرے کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں معاشرے میں موجود مشکلات منعکس ہوتی ہیں۔ نصاب کی تشکیل میں درج ذیل اجزا شامل ہوتے ہیں۔

1- فلسفہ:

بنیادی طور پر فلسفہ کے بغیر نصاب ترتیب نہیں دیا جا سکتا۔ یہ ہمیں جواب مہیا کرتا ہے کہ کس طرح سے اچھی زندگی گزاری جائے؟ فلسفہ کچھ نظریات رکھتا ہے جو پورے سسٹم کو کنٹرول کرتے ہیں اگر مدون نصاب کا کام کرنے والوں کے درمیان فلسفہ کے بارے میں اختلافات پائے جاتے ہوں تو نصاب ہمیشہ ناپائیدار ہوگا۔ فلسفہ کی روح کے مطابق نصاب کا بنیادی مقصد فرد میں تبدیلی لانا ہوتا ہے۔ اگر فلسفہ کو سامنے نہ رکھا جائے تو یہ فیصلہ کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے کہ کلاس روم میں کیا کام کروانا ہے، کس چیز پر زور دینا ہے کون سا مواد منتخب کرنا ہے اور یہ کہ کن تعلیمی تجربات کا مشاہدہ کرنا ہے؟

معیاری تعلیمی مقاصد قومی تصورات اور نظریات سے اخذ کئے جاتے ہیں۔ اگر تعلیمی مقاصد واضح انداز میں بیان کئے جائیں گے تو مختلف ادوار میں پائے جانے والے تصورات کا انتخاب کرنے میں مدد حاصل ہوگی۔

Taba کے مطابق: "مقاصد کیلئے پلیٹ فارم ضروری ہے تاکہ مختلف قسم کی سرگرمیوں پر یکساں، مستقل طور پر فوکس کیا جا سکے اور انہی سرگرمیوں کو ہم نصاب کہتے ہیں"۔

یہ بات حیران کن ہے کہ گزشتہ پندرہ برسوں میں کسی بھی تناظر نے نصاب میں اتنی توجہ حاصل نہیں کی جتنا مقاصد کی قدر و قیمت نے کی ہے اور وہ طریقہ جس کے مطابق مقاصد بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک فلسفیانہ مسئلہ ہے۔

1- تعریف: یہ ہے کہ مقصد رویے کو ظاہر کرے جس کا سیکھنے والا یعنی طالب علم آخر میں مظاہرہ کرتا ہے۔

2- تشکیل: مقصد کو اس رویے یا پیداوار کی نشاندہی ضرور کرنی چاہیے جو یہ ظاہر کرے کہ مقصد حاصل ہو چکا ہے یا نہیں۔

Elmas Ali

2- مواد:

ہمیشہ مقاصدی تجزیاتی عمل میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ تدوین نصاب میں کیا پڑھانا ہے کس طریق کار کے ساتھ پڑھانا ہے؟ اور تجزیہ سے کیا نتائج اخذ کئے جاتے ہیں؟ جیسے سوالات بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ عام طور پر تجزیہ کی وسعت یا دائرہ کار مقاصد کی وسعت سے کم ہوتا ہے۔ مواد کا چناؤ تعلیمی تجربات اور مقاصد کے درمیان ایک گہرا تعلق ہونا چاہیے مگر اس عمل کے دوران بھی مشکلات حائل ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اس بات کا جائزہ لینا کہ کیا مواد منتخب کئے گئے مقاصد کے حصول کے لئے کام کرے گا اور اسی طرح سے نافذ ہوگا۔ جس طرح سے ترتیب دیا گیا ہے مواد کی نوعیت، خاصیت، معاشرتی حقائق کے ساتھ تسلسل، توازن، گہرائی اور گنجائش یہ وہ تمام معاملات ہیں جس میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

مواد کی تنظیم کے مسائل بھی انتہائی اہم ہوتے ہیں۔ تعلیم کی اقسام اور اُن کے نفاذ کے بارے میں پائے جانے والے اختلافات، غلط فہمیاں بھی مختلف مسائل کا سبب بن سکتی ہیں۔

Taba نے اس بارے میں درج ذیل سوالات اُٹھائے ہیں۔

1- مواد کی منطق سے کیا مراد ہے؟

2- منطق یا دلیل اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ تعلیمی عمل میں نفسیات کا انتہائی اہم کردار ہوتا ہے۔

3- معیاری تعلیمی مواد کس طرح منظم کیا جائے تاکہ ایک وقت میں مختلف قسم کے رویے اور مقاصد تشکیل دیے جا سکیں۔

4- ذہنی رجحان کے ساتھ معیار پیدا کرنے میں مواد و ٹیچر کی ذمہ داریاں کیا ہیں جن کی پیمائش کی جا سکے؟

تدوین نصاب کے دوران کئی دیگر مشکلات کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر:

1- تعلیمی مواقع طالب علم کے ماحول اور اس کی ذہنی صلاحیت کے معیار کے مطابق نہیں ہوتے۔

2- نئے تجربات، حقائق، سرگرمیاں اس طرح فراہم نہیں کی جاتیں جیسا کہ طالب علم عمل کرنا چاہتا ہے۔

3- ہمت افزا اصول جیسے McNail نے کہا ہے کہ جب تک مناسب مواد فراہم نہ کیا جائے تشکیل نہیں دیے جاتے انتخاب، سرگرمیاں، دوسری قدر و قیمت سے تعلق، پیش نمونے وغیرہ کو کامیابی کی شرائط نہیں دیکھا جا سکتا۔

4- مدرسین کی دلچسپیاں اور صلاحیتیں معیاری مواد کے مطابق نہیں ہوتیں۔

3- دیگر متنازعہ امور:

ان مشکلات کا تعلق فلسفیانہ، نفسیاتی، ٹیکنیکل، سیاسی اور دیگر شعبہ جات سے بھی ہو سکتا ہے جن کو مدنظر نہیں رکھا

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 24

جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ نصاب کی منصوبہ بندی میں ایک بڑی خامی تعلیمی سرگرمیوں کے نمونوں کے بارے میں خیالات کا
اساتذہ کی تیاری کے بارے میں رہنمائی کے خیالات کے درمیان فاصلہ بھی ہے۔ مدرسین کے بارے میں مثالیں عموماً
مخصوص حالات سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ اسی طرح اساتذہ کی تربیت کے لئے مراحل اساتذہ کو اس انداز سے تربیت نہیں دیتے
جو تعین شدہ نصاب پڑھانے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ اسی طرح ابتدائی میدان کے اضافات سے بھرپور ہوتا ہے۔
ماہرین نصاب، اساتذہ اور انتظامیہ اکثر تجزیہ کے لئے استعمال ہونے والے طریقہ کار سے آگاہی نہیں کرتے۔

4- ماہرین تعلیم اور اساتذہ کی تربیت:

نصاب سازی انتہائی پیچیدہ عمل ہوتا ہے اور اس عمل میں کسی بھی طبقے یا معاشرے میں پائے جانے والے تمام
پیشہ ور اور دیگر تمام اسٹیک ہولڈرز (متعلقہ افراد اور ادارے) شامل ہوتے ہیں اور مختلف گروپس کی مدد کرتے ہیں
مقاصد، نصاب کے اہم حصوں کا چناؤ، سیکھنے کے تجربات کا انتخاب اور جائزہ کے عمل کے بارے میں فیصلے کئے جاتے
یہ فیصلے مختلف سطح پر کئے جاتے ہیں یہ کام مختلف شخصیات سرانجام دیتی ہیں۔ نصاب کے تصور میں پھیلاؤ پیدا ہونے
یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اس کی تدوین کی ذمہ داری پروفیشنلز یعنی ماہرین تعلیم کے سپرد کی جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ
مدرسین نصابی تھیوری اور معاشرتی تبدیلیوں کے بارے میں واضح واقفیت رکھتے ہوں اگر ایک اُستاد نصاب سازی کے سلسلے
میں صلاحیت اور مہارت نہیں رکھتا ہو گا تو معاشرہ میں پائے جانے والے ذرائع کو استعمال میں نہیں لا سکے گا۔ لہٰذا ضروری
ہے کہ اُستاد کو مطلوبہ تربیت فراہم کی جائے۔ تاکہ نصاب سازی کے ہر مرحلہ پر اُستاد حقائق جمع کرنے اور حکمت عملی وضع
کرنے کا کام بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکے۔

5- معلم بطور رابطہ کار:

انتہائی اقدار کو سکھانے کے عمل کے ہر مرحلہ میں استاد کو شامل کیا جاتا ہے جیسے کہ تعلیمی مقاصد اور مواد کا چناؤ
وغیرہ۔ اس لئے ایک استاد میں اتنی بصیرت ہونی چاہئے کہ وہ نصابی پیچیدگیوں کو سمجھ سکے۔ ایک اُستاد کا اصل کام صرف یہ
نہیں ہے کہ کیا کرنا ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ کیسے کرنا ہے؟ عام طور پر کلاس روم میں اُستاد کو صرف اُستاد ہی نہیں سمجھا جاتا بلکہ وہ
ایک Communicator، یعنی سیکھنے کے عمل کو آسان بنانے والا، سیکھنے کے لئے مواد اکٹھا کرنے والا، ایک ٹیم کا رکن،
تجربہ کرنے والا، منتظم اور رہنمائی مہیا کرنے والے کا مقام بھی رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اُستاد کو معاشرے کے ایک
طالب علم ہونے کے طور پر بھی کام کرنا ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اُسے نہ صرف معاشرتی ڈھانچے کے بارے میں بلکہ
اقدار، معیشت اور رجحانات کے بارے میں بھی خصوصی واقفیت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ اس سے دو رسمی اور غیر رسمی تعلیم کے
لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تشریحی عمل میں بھی ایک استاد کا اہم کردار ہوتا ہے اور وہ یہ کردار کس طرح ادا کرتا ہے؟ ایک نصابی
ڈیزائنر کے لئے یہ جاننا خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

6- قبل از ملازمت یا دوران سروس اساتذہ کی تعلیم و تربیت:

ملازمت کے دوران تربیت اہم بھی ہے اور متنازعہ امور میں شامل بھی ہے۔ مگر نصاب بنانے والے اس کی
اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کچھ کے نزدیک قبل از ملازمت تربیت نہایت ضروری ہے۔ ان کے بقول ٹریننگ کے بغیر
ایک فوجی کو محاذ جنگ پر بھیجنا بڑا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے جبکہ بعض دوسروں کے نزدیک دوران سروس تربیت کو زیادہ

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 25

اہم سمجھا جاتا ہے۔
کیونکہ درس و تدریس کا عمل ایک ماہرانہ عمل ہے۔ ہر انسان خواہ وہ کسی بھی سطح پر کیوں نہ ہو وہ سیکھتا بھی ہے اور
دوسروں کو سکھاتا بھی ہے تاہم ایسے افراد جو تدریس کے شعبہ کو باقاعدہ طور پر اختیار کرتے ہیں اور انہیں نصاب سازی جیسی
انتہائی اہم ذمہ داریوں سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے اُن کے لئے دوران سروس تربیت کے عمل کو اور بھی زیادہ اہم سمجھا جاتا
ہے۔ بلاشبہ اساتذہ دوران سروس اپنے طلبہ اور دیگر اساتذہ کے ساتھ ہونے والے interaction اور معاشرتی نظام
جہاں سکول واقع ہوتا ہے، سے بھی سیکھتے ہیں۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ ایسے پروگرامز بھی وضع کئے جاتے ہیں کہ جن کے
ذریعے عملی طور پر اساتذہ سے تدریس کا کام لیا جاتا ہے۔ عام طور پر دوران سروس اساتذہ کی تدریس کے لئے جو تکنیک عملی
اپنائی جاتی ہے اُس کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

Elmas Ali

7- ورکشاپس:

اساتذہ کی تدریس کے حوالے سے ورکشاپس کا طریق کار وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض سکول سسٹم
اپنے اساتذہ کو تعلیمی عرصہ کے دوران بھی ورکشاپس کے لئے بھیجتے ہیں۔ یہ ایک انتہائی موثر طریقہ ہے۔ جس میں گروپس کی
شکل میں اساتذہ حصہ لیتے ہیں۔ ورکشاپس کے دوران منتخب اساتذہ کو اعلیٰ یونیورسٹیوں کے پروفیسرز، محقق اور ماہرین تعلیم
لیکچر دیتے ہیں جو کہ دوران طریقہ تدریس کو مزید موثر بنانے کے لئے نئے طریق کار پر بحث کی جاتی ہے۔ بعض بڑے
تعلیمی اداروں کے پاس دوران سروس اساتذہ کی تدریس اور تربیت کے لئے سٹاف موجود ہوتا ہے لہٰذا وہ کسی بیرونی ذرائع
کا سہارا نہیں لیتے۔ ان ورکشاپس میں اساتذہ اپنے گروپ میں شامل دیگر افراد سے ملتے ہیں جس سے وہ اپنے
نظریات و تصورات پر تبادلہ خیال بھی کر سکتے ہیں۔ اساتذہ کو ان ورکشاپس کے لئے مختلف ادارے جن میں این جی اوز بھی شامل
ہوتی ہیں ان ورکشاپس کا انتظام باقاعدگی سے کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اساتذہ کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

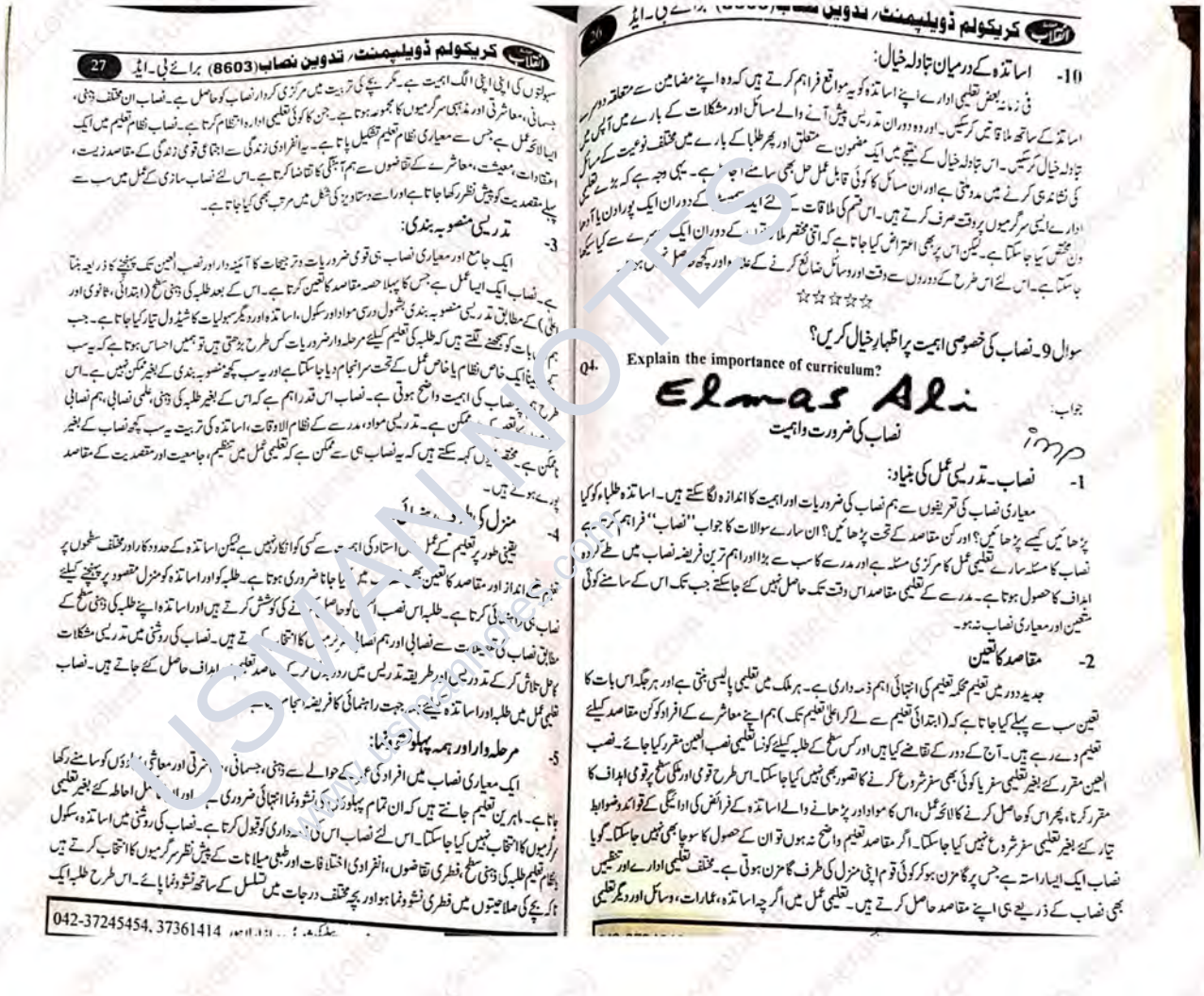
8- ورکشاپس کا تصور:

ورکشاپس کے انعقاد کا تصور بہت عرصہ پہلے متعارف ہوا۔ Ralph Tyler اور دوسرے محققین نے
اساتذہ کو ایک گروپ کی شکل میں اکٹھے ملنے کا موقع مہیا کیا تاکہ وہ ایک دوسرے سے اپنے تجربات اور مشاہدات کا تبادلہ
کر سکیں تاکہ کوئی قابل عمل تعلیمی منصوبہ بنایا جا سکے جس کی مدد سے تعلیمی نظام، نصاب میں بہتری اور نیا پن
پیدا کیا جا سکے۔ اس گروپ میں ماہرین نصاب بھی شامل ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں ایسی ورکشاپس کا انعقاد بھی کیا جاتا
ہے جو طویل المدتی تدریس اساتذہ کا انتظام کرتی ہیں۔

9- ورکشاپس کے انعقاد پر تنقید:

ورکشاپس کا انعقاد ایک انتہائی موثر طریق کار ہے لیکن اس دور میں ان پر اعتراض بھی کیا جاتا ہے۔ ورکشاپس
کی افادیت بہت محدود ہے۔ اساتذہ اور انتظامیہ دونوں ہی اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ ان کا انعقاد سنجیدگی کی بجائے غیر
سنجیدگی کے ساتھ کیا جاتا ہے اور اس میں شرکت کرنے والے اساتذہ کسی بڑے منصوبے پر کام نہیں کرتے۔ دوسری طرف
ایسے افراد کو لیکچرز کیلئے بلایا جاتا ہے جن کا اکثر تعلیم کے شعبے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ وہ ان ورکشاپس کے دوران
اپنے کاروبار یا فرم کی تشہیر کا کام کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 27

سبھوں کی اپنی اپنی الگ اہمیت ہے۔ مگر بچے کی تربیت میں مرکزی کردار نصاب کو حاصل ہے۔ نصاب ان مختلف ذہنی، جسمانی، معاشرتی اور مذہبی سرگرمیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جن کا کوئی تعلیمی ادارہ انتظام کرتا ہے۔ نصاب نظام تعلیم میں ایک ایسا لائحہ عمل ہے جس سے معیاری نظام تعلیم تشکیل پاتا ہے۔ یہ انفرادی زندگی سے اجتماعی قومی زندگی کے مقاصد، زیست، اعتقادات، معیشت، معاشرے کے تقاضوں سے ہم آہنگی کا تقاضا کرتا ہے۔ اس لئے نصاب سازی کے عمل میں سب سے پہلے مقصدیت کو پیش نظر رکھا جاتا ہے اور اسے دستاویز کی شکل میں مرتب بھی کیا جاتا ہے۔

3- تدریسی منصوبہ بندی:

ایک جامع اور معیاری نصاب ہی قومی ضروریات و ترجیحات کا آئینہ دار اور نصب العین تک پہنچنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ نصاب ایک ایسا عمل ہے جس کا پہلا حصہ مقاصد کا تعین کرتا ہے۔ اس کے بعد طلبہ کی ذہنی سطح (ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ) کے مطابق تدریسی منصوبہ بندی یعنی نصول درسی مواد اور سکول، اساتذہ اور دیگر سہولیات کا شیڈول تیار کیا جاتا ہے۔ جب ہم ان باتوں کو سمجھنے لگتے ہیں کہ طلبہ کی تعلیم کیلئے مرحلہ وار ضروریات کس طرح بڑھتی ہیں تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ایک خاص نظام یا خاص عمل کے تحت سرانجام دیا جاسکتا ہے اور یہ سب کچھ منصوبہ بندی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس طرح نصاب کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ نصاب اس قدر اہم ہے کہ اس کے بغیر طلبہ کی ذہنی، علمی نصابی، ہم نصابی [illegible] ممکن ہے۔ تدریسی مواد، مدرسے کے نظام الاوقات، اساتذہ کی تربیت یہ سب کچھ نصاب کے بغیر ممکن ہے۔ مختصر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نصاب ہی سے ممکن ہے کہ تعلیمی عمل میں تنظیم، جامعیت اور مقصدیت کے مقاصد پورے ہوتے ہیں۔

4- منزل کی [illegible]

یقینی طور پر تعلیم کے عمل میں استاد کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے لیکن استاذہ کے حدود کار اور مختلف سطحوں پر تعلیم کے انداز اور مقاصد کا تعین بھی [illegible] یا جانا ضروری ہوتا ہے۔ طلبہ کو اور اساتذہ کو منزل مقصود پر پہنچنے کیلئے نصاب ہی راہنمائی کرتا ہے۔ طلبہ اس نصاب کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اساتذہ اپنے طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق نصاب کی تفصیلات سے نصابی اور ہم نصابی [illegible] کرتے ہیں۔ نصاب کی روشنی میں تدریسی مشکلات کا حل تلاش کر کے مدرسین اور طریقہ تدریس میں ردوبدل کر کے مقاصد تعلیم [illegible] اہداف حاصل کئے جاتے ہیں۔ نصاب تعلیمی عمل میں طلبہ اور اساتذہ کیلئے [illegible] جہت راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔

5- مرحلہ وار اور ہمہ پہلو نشوونما:

ایک معیاری نصاب میں افراد کی [illegible] کے حوالے سے ذہنی، جسمانی، [illegible] شرتی اور معاشی [illegible] وؤں کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ ماہرین تعلیم جانتے ہیں کہ ان تمام پہلوؤں کی نشوونما انتہائی ضروری ہے۔ اور [illegible] عمل احاطہ کئے بغیر تعلیمی سرگرمیوں کا انتخاب نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے نصاب اس کی ذمہ داری کو قبول کرتا ہے۔ نصاب کی روشنی میں اساتذہ، سکول نظام تعلیم طلبہ کی ذہنی سطح، فطری تقاضوں، انفرادی اختلافات اور طبعی میلانات کے پیش نظر سرگرمیوں کا انتخاب کرتے ہیں تاکہ بچے کی صلاحیتوں میں فطری نشوونما ہو اور بچہ مختلف درجات میں تسلسل کے ساتھ نشوونما پائے۔ اس طرح طلبہ ایک

042-37245454, 37361414

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب [illegible] برائے بی۔ایڈ 26

10- اساتذہ کے درمیان تبادلہ خیال:

فی زمانہ بعض تعلیمی ادارے اپنے اساتذہ کو یہ مواقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ اپنے مضامین سے متعلقہ دوسرے اساتذہ کے ساتھ ملاقاتیں کرسکیں۔ اور وہ دوران تدریس پیش آنے والے مسائل اور مشکلات کے بارے میں آپس میں تبادلہ خیال کرسکیں۔ اس تبادلہ خیال کے نتیجے میں ایک مضمون سے متعلق اور پھر طلبا کے بارے میں مختلف نوعیت کے مسائل کی نشاندہی کرنے میں مدد ملتی ہے اور ان مسائل کا کوئی قابل عمل حل بھی سامنے آجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے تعلیمی ادارے ایسی سرگرمیوں پر وقت صرف کرتے ہیں۔ اس قسم کی ملاقات [illegible] کے دوران ایک پورا دن یا آدھا دن مختص کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ اتنی مختصر ملاقات کے دوران ایک [illegible] سے کیا کچھ حاصل ہوسکتا ہے۔ اس لئے اس طرح کے دوروں سے وقت اور وسائل ضائع کرنے کے علاوہ اور کچھ [illegible] نہیں ہوتا۔

☆☆☆☆☆

سوال 9۔ نصاب کی خصوصی اہمیت پر اظہار خیال کریں؟

Q4. Explain the importance of curriculum?

جواب: Elmas Ali

نصاب کی ضرورت واہمیت

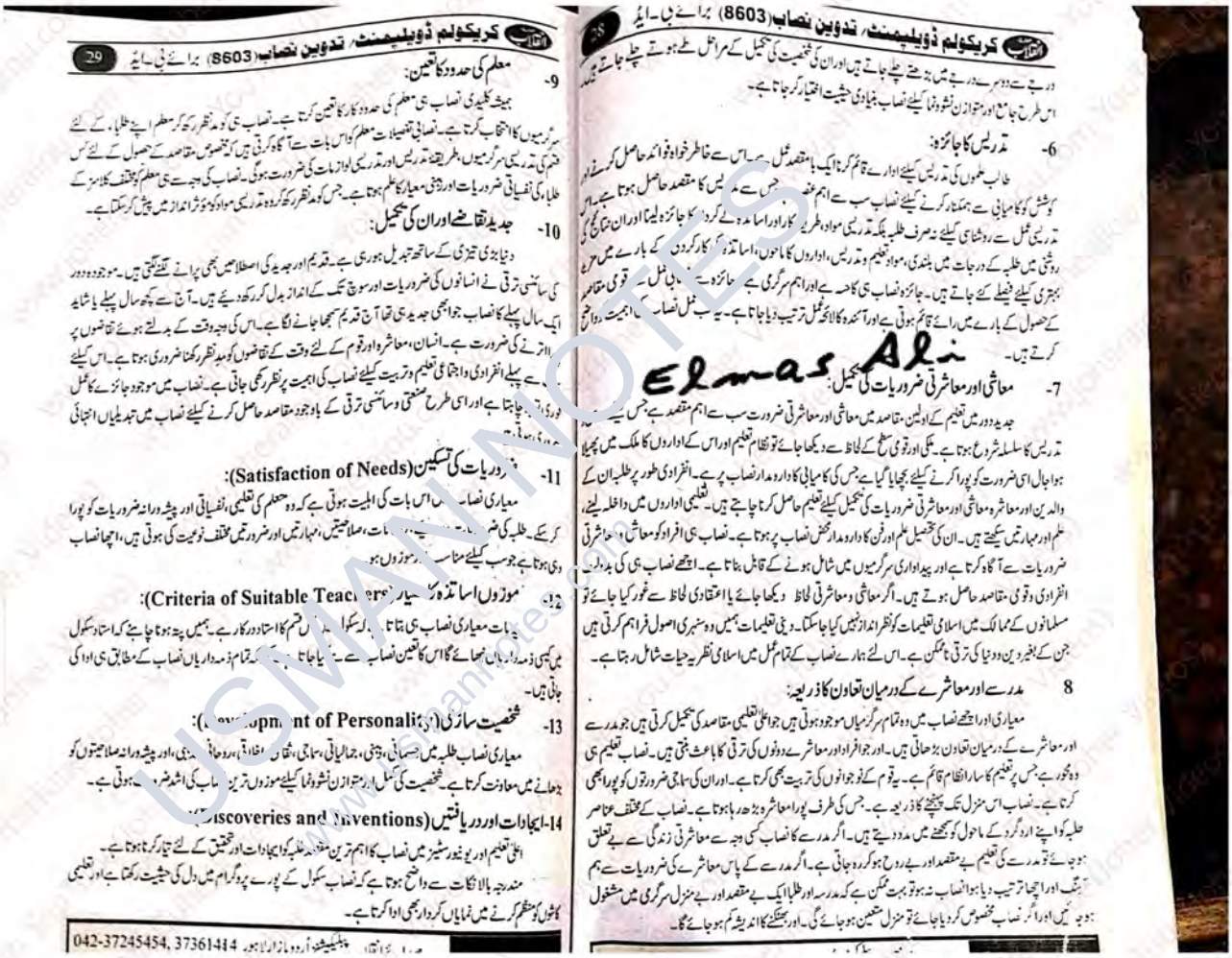
1- نصاب۔ تدریسی عمل کی بنیاد:

معیاری نصاب کی تعریفوں سے ہم نصاب کی ضروریات اور اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اساتذہ طلباء کو کیا پڑھائیں کیسے پڑھائیں؟ اور کن مقاصد کے تحت پڑھائیں؟ ان سارے سوالات کا جواب "نصاب" فراہم کرتا ہے۔ نصاب کا مسئلہ سارے تعلیمی عمل کا مرکزی مسئلہ ہے اور مدرسے کا سب سے بڑا اور اہم ترین فریضہ نصاب میں طے کردہ اہداف کا حصول ہوتا ہے۔ مدرسے کے تعلیمی مقاصد اس وقت تک حاصل نہیں کئے جاسکتے جب تک اس کے سامنے کوئی متعین اور معیاری نصاب نہ ہو۔

2- مقاصد کا تعین

جدید دور میں تعلیم محکمہ تعلیم کی انتہائی اہم ذمہ داری ہے۔ ہر ملک میں تعلیمی پالیسی بنتی ہے اور ہر جگہ اس بات کا تعین سب سے پہلے کیا جاتا ہے کہ (ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک) ہم اپنے معاشرے کے افراد کو کن مقاصد کیلئے تعلیم دے رہے ہیں۔ آج کے دور کے تقاضے کیا ہیں اور کس سطح کے طلبہ کیلئے کونسا تعلیمی نصب العین مقرر کیا جائے۔ نصب العین مقرر کئے بغیر تعلیمی سفر یا کوئی بھی سفر شروع کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس طرح قومی اور ملکی سطح پر قومی اہداف کا مقرر کرنا، پھر اس کو حاصل کرنے کا لائحہ عمل، اس کا مواد اور پڑھانے والے اساتذہ کے فرائض کی ادائیگی کے قواعد وضوابط تیار کئے بغیر تعلیمی سفر شروع نہیں کیا جاسکتا۔ اگر مقاصد تعلیم واضح نہ ہوں تو ان کے حصول کا سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ گویا نصاب ایک ایسا راستہ ہے جس پر گامزن ہو کر کوئی قوم اپنی منزل کی طرف گامزن ہوتی ہے۔ مختلف تعلیمی ادارے اور تنظیمیں بھی نصاب کے ذریعے ہی اپنے مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ تعلیمی عمل میں اگرچہ اساتذہ، عمارات، وسائل اور دیگر تعلیمی

USMAN NOTES



کریکولم ڈویلپمنٹ، تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 28

درجے سے دوسرے درجے میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور ان کی شخصیت کی تکمیل کے مراحل طے ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اس طرح جامع اور متوازن نشوونما کیلئے نصاب بنیادی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔

6- تدریس کا جائزہ:

طالب علموں کی تدریس کیلئے ادارے قائم کرنا ایک بامقصد عمل ہے۔ اس سے خاطر خواہ فوائد حاصل کرنے اور کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے نصاب سب سے اہم عنصر ہے جس سے مدرس کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ اس تدریسی عمل سے روشناسی کیلئے نہ صرف طلبہ بلکہ تدریسی مواد، طریقہ کار اور اساتذہ کے کردار کا جائزہ لینا اور ان بنیادی روشنی میں طلبہ کے درجات میں بلندی، مواد تعلیم و تدریس، اداروں کا ماحول، اساتذہ کے کارکردگی کے بارے میں حتمی بہتری کیلئے فیصلے کئے جاتے ہیں۔ جائزہ نصاب ہی کا حصہ ہے اور اہم سرگرمی ہے جائزہ سے حاصل شدہ قومی مقاصد کے حصول کے بارے میں رائے قائم ہوتی ہے اور آئندہ کا لائحہ عمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ یہ سب عمل نصاب کی اہمیت روشن کرتے ہیں۔

Elmas Ali

7- معاشی اور معاشرتی ضروریات کی تکمیل:

جدید دور میں تعلیم کے اولین مقاصد میں معاشی اور معاشرتی ضرورت سب سے اہم مقصد ہے جس کیلئے تدریس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ملکی اور قومی سطح کے لحاظ سے دیکھا جائے تو نظام تعلیم اور اس کے اداروں کا ملک میں پھیلاؤ ہوا جال اسی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے بچھایا گیا ہے جس کی کامیابی کا دارومدار نصاب پر ہے۔ انفرادی طور پر طلبہ ان کے والدین اور معاشرہ معاشی اور معاشرتی ضروریات کی تکمیل کیلئے تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں داخلہ لیتے، علم اور مہارتیں سیکھتے ہیں۔ ان کی تحصیل علم اور فن کا دارومدار محض نصاب پر ہوتا ہے۔ نصاب ہی افراد کو معاشی و معاشرتی ضروریات سے آگاہ کرتا ہے اور پیداواری سرگرمیوں میں شامل ہونے کے قابل بناتا ہے۔ اچھے نصاب ہی کی بدولت انفرادی و قومی مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔ اگر معاشی و معاشرتی لحاظ دیکھا جائے یا اعتقادی لحاظ سے غور کیا جائے تو مسلمانوں کے ممالک میں اسلامی تعلیمات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ دینی تعلیمات ہمیں وہ سنہری اصول فراہم کرتی ہیں جن کے بغیر دین و دنیا کی ترقی ناممکن ہے۔ اس لئے ہمارے نصاب کے تمام عمل میں اسلامی نظریہ حیات شامل رہتا ہے۔

8 مدرسے اور معاشرے کے درمیان تعاون کا ذریعہ:

معیاری اور اچھے نصاب میں وہ تمام سرگرمیاں موجود ہوتی ہیں جو اعلیٰ تعلیمی مقاصد کی تکمیل کرتی ہیں جو مدرسے اور معاشرے کے درمیان تعاون بڑھاتی ہیں۔ اور جو افراد اور معاشرے دونوں کی ترقی کا باعث بنتی ہیں۔ نصاب تعلیم ہی وہ محور ہے جس پر تعلیم کا سارا نظام قائم ہے۔ یہ قوم کے نوجوانوں کی تربیت بھی کرتا ہے۔ اور ان کی سماجی ضرورتوں کو پورا بھی کرتا ہے۔ نصاب اس منزل تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ جس کی طرف پورا معاشرہ بڑھ رہا ہوتا ہے۔ نصاب کے مختلف عناصر طلبہ کو اپنے اردگرد کے ماحول کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ اگر مدرسے کا نصاب کسی وجہ سے معاشرتی زندگی سے بے تعلق ہو جائے تو مدرسے کی تعلیم بے مقصد اور بے روح ہو کر رہ جاتی ہے۔ اگر مدرسے کے پاس معاشرے کی ضروریات سے ہم آہنگ اور اچھا ترتیب دیا ہوا نصاب نہ ہو تو بہت ممکن ہے کہ مدرسہ اور طلبا ایک بے مقصد اور بے منزل سرگرمی میں مشغول ہو جائیں اور اگر نصاب مخصوص کر دیا جائے تو منزل متعین ہو جائے گی۔ اور بھٹکنے کا اندیشہ کم ہو جائے گا۔

کریکولم ڈویلپمنٹ، تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 29

9- معلم کی حدود کا تعین:

ہمیشہ کلیدی نصاب ہی معلم کی حدود کار کا تعین کرتا ہے۔ نصاب ہی کو مدنظر رکھ کر معلم اپنے طلبا کے لئے سرگرمیوں کا انتخاب کرتا ہے۔ نصابی تفصیلات معلم کو اس بات سے آگاہ کرتی ہیں کہ خصوص مقاصد کے حصول کے لئے کس قسم کی تدریسی سرگرمیوں، طریقہ تدریس اور تدریسی لوازمات کی ضرورت ہوگی۔ نصاب کی وجہ سے ہی معلم مختلف کلاسز کے طلبا کی نفسیاتی ضروریات اور ذہنی معیار کا علم ہوتا ہے۔ جس کو مدنظر رکھ کر وہ تدریسی مواد کو موثر انداز میں پیش کر سکتا ہے۔

10- جدید تقاضے اور ان کی تکمیل:

دنیا بڑی تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہی ہے۔ قدیم اور جدید کی اصطلاحیں بھی پرانے لگنے لگتی ہیں۔ موجودہ دور کی سائنسی ترقی نے انسانوں کی ضروریات اور سوچ تک کے انداز بدل کر رکھ دیئے ہیں۔ آج سے کچھ سال پہلے یا شاید ایک سال پہلے کا نصاب جو اچھی جدید ہی تھا آج قدیم سمجھا جانے لگا ہے۔ اس کی وجہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں پر اترنے کی ضرورت ہے۔ انسان، معاشرہ اور قوم کے لئے وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کیلئے [illegible] سے پہلے انفرادی و اجتماعی تعلیم و تربیت کیلئے نصاب کی اہمیت پر نظر رکھی جاتی ہے۔ نصاب میں موجود جائزے کا عمل [illegible] چاہتا ہے اور اسی طرح صنعتی و سائنسی ترقی کے باوجود مقاصد حاصل کرنے کیلئے نصاب میں تبدیلیاں انتہائی [illegible]

11- ضروریات کی تسکین (Satisfaction of Needs):

معیاری نصاب اس بات کی اہلیت ہوتی ہے کہ وہ متعلم کی تعلیمی، نفسیاتی اور پیشہ ورانہ ضروریات کو پورا کر سکے۔ طلبہ کی ضروریات [illegible] صلاحیتیں، مہارتیں اور ضرورتیں مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں، اچھا نصاب وہی ہوتا ہے جو سب کیلئے مناسب [illegible] موزوں ہو۔

12- موزوں اساتذہ کا معیار (Criteria of Suitable Teachers):

[illegible] معیاری نصاب ہی بتاتا ہے کہ [illegible] کس قسم کا استاد درکار ہے۔ ہمیں پتہ ہونا چاہئے کہ استاد سکول میں کیسی ذمہ داریاں نبھائے گا اس کا تعین نصاب سے [illegible] جاتا ہے کہ تمام ذمہ داریاں نصاب کے مطابق ہی ادا کی جاتی ہیں۔

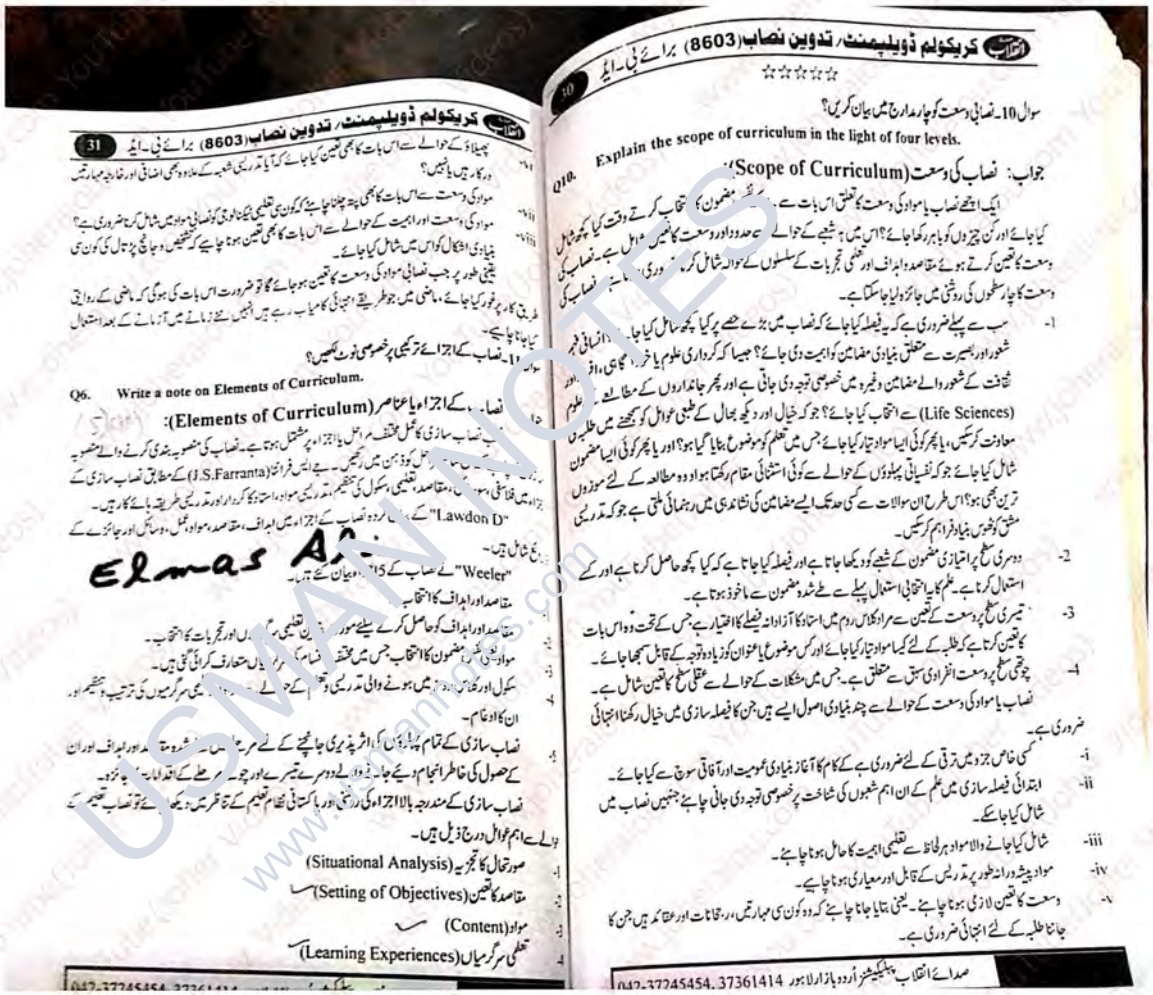
13- شخصیت سازی (Development of Personality):

معیاری نصاب طلبہ میں جسمانی، جذباتی، سماجی، ثقافتی، روحانی، ذہنی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بڑھانے میں معاونت کرتا ہے۔ شخصیت کی مکمل اور متوازن نشوونما کیلئے موزوں ترین نصاب کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

14- ایجادات اور دریافتیں (Discoveries and Inventions):

اعلیٰ تعلیم اور یونیورسٹیز میں نصاب کا اہم ترین مقصد طلبہ کو ایجادات اور تحقیق کے لئے تیار کرنا ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا نکات سے واضح ہوتا ہے کہ نصاب سکول کے پورے پروگرام میں دل کی حیثیت رکھتا ہے اور تعلیمی کاموں کو منظم کرنے میں نمایاں کردار بھی ادا کرتا ہے۔

042-37245454, 37361414 پبلیکیشنز اردو بازار لاہور



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 31

پہلوؤں کے حوالے سے اس بات کا بھی تعین کیا جائے کہ آیا تدریسی شعبہ کے علاوہ بھی اضافی اور خارجی مہارتیں درکار ہیں یا نہیں؟

مواد کی وسعت سے اس بات کا بھی پتہ چلنا چاہئے کہ کون سی تعلیمی ٹیکنالوجی کو نصابی مواد میں شامل کرنا ضروری ہے؟

بنیادی اشکال کو اس میں شامل کیا جائے۔

یقینی طور پر جب نصابی مواد کی وسعت کا تعین ہو جائے گا تو ضرورت اس بات کی ہوگی کہ ماضی کے روایتی طریق کار پر غور کیا جائے، ماضی میں جو طریقے اپنائے کامیاب رہے ہیں انہیں نئے زمانے میں آزمانے کے بعد استعمال کیا جانا چاہیے۔

سوال 6۔ نصاب کے اجزائے ترکیبی پر خصوصی نوٹ لکھیں؟

Q6. Write a note on Elements of Curriculum.

نصاب کے اجزاء یا عناصر (Elements of Curriculum):

ہر نصاب سازی کا عمل مختلف عناصر یا اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ نصاب کی منصوبہ بندی کرنے والے منصوبہ ساز [illegible] ذہن میں رکھیں۔ ہے ایس فرانٹا (J.S.Farranta) کے مطابق نصاب سازی کے اجزاء میں فلاسفی، مقاصد، تعلیمی، مشمول کی تنظیم، تدریسی مواد، استعمال کردہ کردار اور تدریسی طریقہ ہائے کار ہیں۔

"Lawdon D" کے [illegible] کردہ نصاب کے اجزاء میں اہداف، مقاصد، مواد، عمل، وسائل اور جائزے کے [illegible] شامل ہیں۔

Elmas A[illegible]

"Weeler" نے نصاب کے 5 [illegible] بیان کئے ہیں۔

1. مقاصد اور اہداف کا انتخاب
2. مقاصد اور اہداف کو حاصل کرنے کیلئے مواد [illegible] تعلیمی سرگرمیوں اور تجربات کا انتخاب۔
3. مواد/تعلیمی سرگرمیوں کا انتخاب جس میں مختلف [illegible] کو مدنظر رکھا جائے۔
4. سکول اور کلاس [illegible] میں ہونے والی تدریسی و تعلیمی [illegible] کے حوالے سے سرگرمیوں کی ترتیب و تنظیم اور ان کا ادغام۔
5. نصاب سازی کے تمام پہلوؤں کا اثر پذیری جانچنے کے لئے مرحلہ وار [illegible] شروع سے مقاصد اور اہداف اور ان کے حصول کی خاطر انجام دیئے جانے والے دوسرے تیسرے اور چوتھے مرحلے کے تقاضوں کا جائزہ۔

نصاب سازی کے مندرجہ بالا اجزاء کی درستی اور پاکستانی نظام تعلیم کے تناظر میں دیکھنے سے تو نصاب تعلیم کے درج ذیل اہم عوامل درج ذیل ہیں۔

1. صورتحال کا تجزیہ (Situational Analysis)
2. مقاصد کا تعین (Setting of Objectives)
3. مواد (Content)
4. تعلمی سرگرمیاں (Learning Experiences)

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 30

☆☆☆☆☆

سوال 10۔ نصابی وسعت کو چار مدارج میں بیان کریں؟

Q10. Explain the scope of curriculum in the light of four levels.

جواب: نصاب کی وسعت (Scope of Curriculum):

ایک اچھے نصاب یا مواد کی وسعت کا تعلق اس بات سے ہے کہ منتخب مضمون کا انتخاب کرتے وقت کیا کچھ شامل کیا جائے اور کن چیزوں کو باہر رکھا جائے؟ اس میں ہر شعبے کے حوالے سے حدود اور وسعت کا تعین شامل ہے۔ نصاب کی وسعت کا تعین کرتے ہوئے مقاصد و اہداف اور تعلمی تجربات کے سلسلوں کے حوالہ شامل کرنا ضروری ہے۔ نصاب کی وسعت کا چار سطحوں کی روشنی میں جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

-1 سب سے پہلے ضروری ہے کہ یہ فیصلہ کیا جائے کہ نصاب میں بڑے حصے پر کیا کچھ شامل کیا جائے۔ انسانی فہم شعور اور بصیرت سے متعلق بنیادی مضامین کو اہمیت دی جائے؟ جیسا کہ کرداری علوم یا خرد افزا گاہی، افہام اور شناخت کے شعور والے مضامین وغیرہ میں خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور پھر جانداروں کے مطالعے کے علوم (Life Sciences) سے انتخاب کیا جائے؟ جو کہ خیال اور دیکھ بھال کے طبعی عوامل کو سمجھنے میں طلبہ کی معاونت کر سکیں، یا پھر کوئی ایسا مواد تیار کیا جائے جس میں تعلم کو موضوع بنایا گیا ہو؟ اور یا پھر کوئی ایسا مضمون شامل کیا جائے جو کہ نفسیاتی پہلوؤں کے حوالے سے کوئی استثنائی مقام رکھتا ہو او وہ مطالعہ کے لئے موزوں ترین بھی ہو؟ اس طرح ان سوالات سے کسی حد تک ایسے مضامین کی نشاندہی میں رہنمائی ملتی ہے جو کہ تدریسی مشق کو ٹھوس بنیاد فراہم کر سکیں۔

-2 دوسری سطح پر امتیازی مضمون کے شعبے کو دیکھا جاتا ہے اور فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کیا کچھ حاصل کرنا ہے اور کسے استعمال کرنا ہے۔ علم کا یہ انتخابی استعمال پہلے سے طے شدہ مضمون سے ماخوذ ہوتا ہے۔

-3 تیسری سطح پر وسعت کے تعین سے مراد کلاس روم میں استاد کا آزادانہ فیصلے کا اختیار ہے جس کے تحت وہ اس بات کا تعین کرتا ہے کہ طلبہ کے لئے کیسا مواد تیار کیا جائے اور کس موضوع یا عنوان کو زیادہ توجہ کے قابل سمجھا جائے۔

-4 چوتھی سطح پر وسعت انفرادی سبق سے متعلق ہے۔ جس میں مشکلات کے حوالے سے عقلی سطح کا تعین شامل ہے۔

نصاب یا مواد کی وسعت کے حوالے سے چند بنیادی اصول ایسے ہیں جن کا فیصلہ سازی میں خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

-i کسی خاص جزو میں ترقی کے لئے ضروری ہے کے کام کا آغاز بنیادی عمومیت اور آفاقی سوچ سے کیا جائے۔

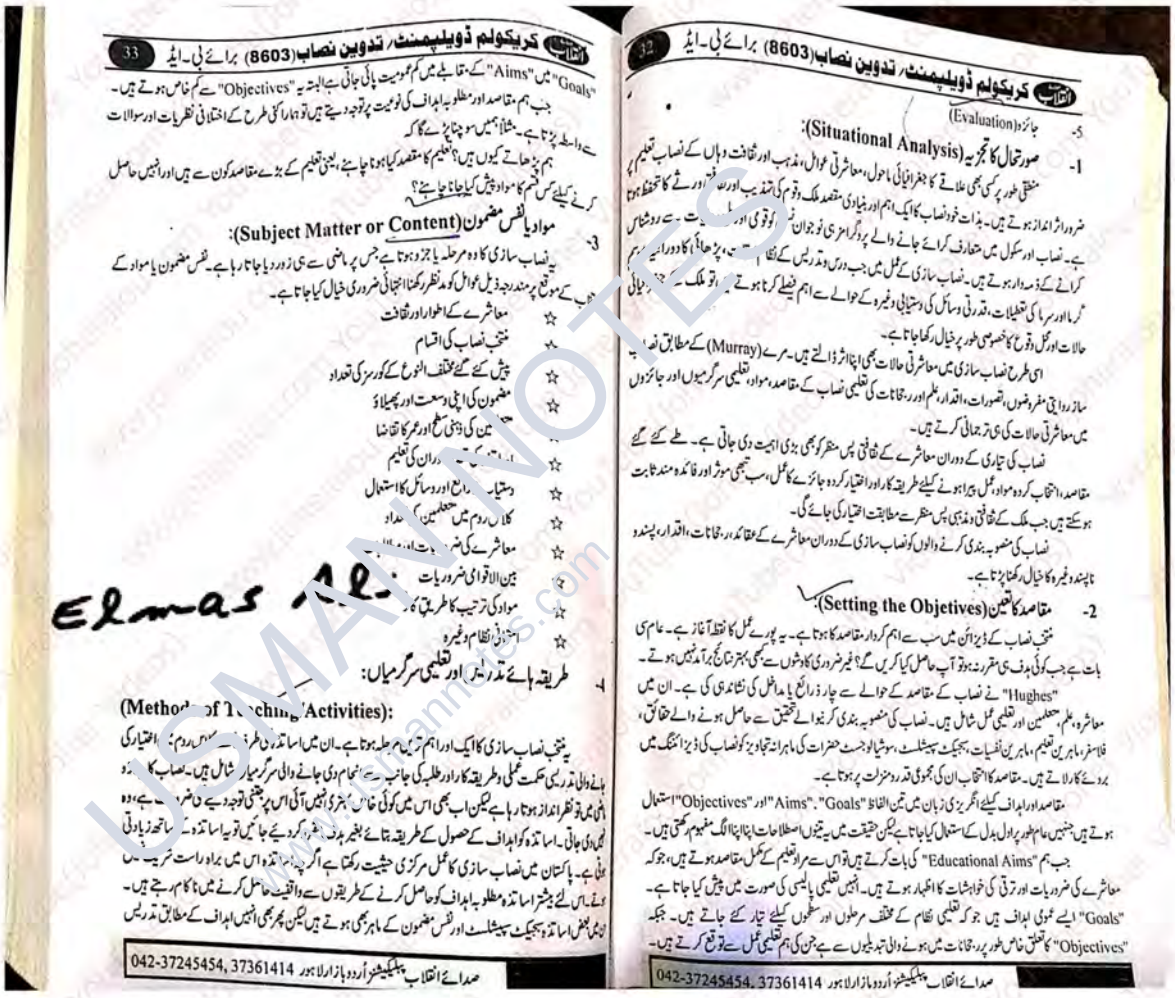
-ii ابتدائی فیصلہ سازی میں علم کے ان اہم شعبوں کی شناخت پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے جنہیں نصاب میں شامل کیا جائے۔

-iii شامل کیا جانے والا مواد ہر لحاظ سے تعلیمی اہمیت کا حامل ہونا چاہئے۔

-iv مواد پیشہ ورانہ طور پر تدریس کے قابل اور معیاری ہونا چاہیے۔

-v وسعت کا تعین لازمی ہونا چاہئے۔ یعنی بتایا جانا چاہئے کہ وہ کون سی مہارتیں، رجحانات اور عقائد ہیں جن کا جاننا طلبہ کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 32

-5 جائزہ(Evaluation)

-1 صورتحال کا تجزیہ(Situational Analysis):

منطقی طور پر کسی بھی علاقے کا جغرافیائی ماحول، معاشرتی عوامل، مذہب اور ثقافت وہاں کے نصاب تعلیم پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں۔ بذات خود نصاب کا ایک اہم اور بنیادی مقصد ملک و قوم کی تہذیب اور ورثے کا تحفظ ہوتا ہے۔ نصاب اور سکول میں متعارف کرائے جانے والے پروگرامز ہی نوجوان نسل کو قومی اور [illegible] سے روشناس کرانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ نصاب سازی کے عمل میں جب درس و تدریس کے نظام، پڑھائی کا دورانیہ، سرمائی تعطیلات، قدرتی وسائل کی دستیابی وغیرہ کے حوالے سے اہم فیصلے کرنا ہوتے ہیں تو ملک کے [illegible] حالات اور محل وقوع کا خصوصی طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔

اسی طرح نصاب سازی میں معاشرتی حالات بھی اپنا اثر ڈالتے ہیں۔ مرے (Murray) کے مطابق نصاب سازی روایتی مفروضوں، تصورات، اقدار، علم اور رجحانات کی تعلیمی نصاب کے مقاصد، مواد، تعلیمی سرگرمیوں اور جائزوں میں معاشرتی حالات کی ہی ترجمانی کرتے ہیں۔

نصاب کی تیاری کے دوران معاشرے کے ثقافتی پس منظر کو بھی بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ طے کئے گئے مقاصد، انتخاب کردہ مواد، عمل پیرا ہونے کیلئے طریقہ کار اور اختیار کردہ جائزے کا عمل، سب تبھی موثر اور فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں جب ملک کے ثقافتی و مذہبی پس منظر سے مطابقت اختیار کی جائے گی۔

نصاب کی منصوبہ بندی کرنے والوں کو نصاب سازی کے دوران معاشرے کے عقائد، رجحانات، اقدار، پسند و ناپسند وغیرہ کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔

-2 مقاصد کا تعین(Setting the Objetives):

منتخب نصاب کے ڈیزائن میں سب سے اہم کردار مقاصد کا ہوتا ہے۔ یہ پورے عمل کا نقطہ آغاز ہے۔ عام سی بات ہے جب کوئی ہدف ہی مقرر نہ ہو تو آپ حاصل کیا کریں گے؟ غیر ضروری کاوشوں سے بھی بہتر نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ "Hughes" نے نصاب کے مقاصد کے حوالے سے چار ذرائع یا مداخل کی نشاندہی کی ہے۔ ان میں معاشرہ، علم، متعلمین اور تعلیمی عمل شامل ہیں۔ نصاب کی منصوبہ بندی کرنیوالے تحقیق سے حاصل ہونے والے حقائق، فلاسفر، ماہرین تعلیم، ماہرین نفسیات، سبجیکٹ سپیشلسٹ، سوشیالوجسٹ حضرات کی ماہرانہ تجاویز کو نصاب کی ڈیزائننگ میں بروئے کار لاتے ہیں۔ مقاصد کا انتخاب ان کی مجموعی قدر و منزلت پر ہوتا ہے۔

مقاصد اور اہداف کیلئے انگریزی زبان میں تین الفاظ "Goals"، "Aims" اور "Objectives" استعمال ہوتے ہیں جنہیں عام طور پر ادل بدل کے استعمال کیا جاتا ہے لیکن حقیقت میں یہ تینوں اصطلاحات اپنا اپنا الگ مفہوم رکھتی ہیں۔ جب ہم "Educational Aims" کی بات کرتے ہیں تو اس سے مراد تعلیم کے مکمل مقاصد ہوتے ہیں، جو کہ معاشرے کی ضروریات اور ترقی کی خواہشات کا اظہار ہوتے ہیں۔ انہیں تعلیمی پالیسی کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ "Goals" ایسے عمومی اہداف ہیں جو کہ تعلیمی نظام کے مختلف مرحلوں اور سطحوں کیلئے تیار کئے جاتے ہیں۔ جبکہ "Objectives" کا تعلق خاص طور پر، رجحانات میں ہونے والی تبدیلیوں سے ہے جن کی ہم تعلیمی عمل سے توقع کرتے ہیں۔

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 33

"Goals" میں "Aims" کے مقابلے میں کم عمومیت پائی جاتی ہے البتہ یہ "Objectives" سے کم خاص ہوتے ہیں۔

جب ہم مقاصد اور مطلوبہ اہداف کی نوعیت پر توجہ دیتے ہیں تو ہمارا کئی طرح کے اختلافی نظریات اور سوالات سے واسطہ پڑتا ہے۔ مثلاً ہمیں سوچنا پڑے گا کہ

ہم پڑھاتے کیوں ہیں؟ تعلیم کا مقصد کیا ہونا چاہئے، یعنی تعلیم کے بڑے مقاصد کون سے ہیں اور انہیں حاصل کرنے کیلئے کس قسم کا مواد پیش کیا جانا چاہئے؟

-3 مواد یا نفس مضمون(Subject Matter or Content):

یہ نصاب سازی کا وہ مرحلہ یا جزو ہوتا ہے جس پر ماضی سے ہی زور دیا جاتا رہا ہے۔ نفس مضمون یا مواد کے [illegible] کے موقع پر مندرجہ ذیل عوامل کو مدنظر رکھنا انتہائی ضروری خیال کیا جاتا ہے۔

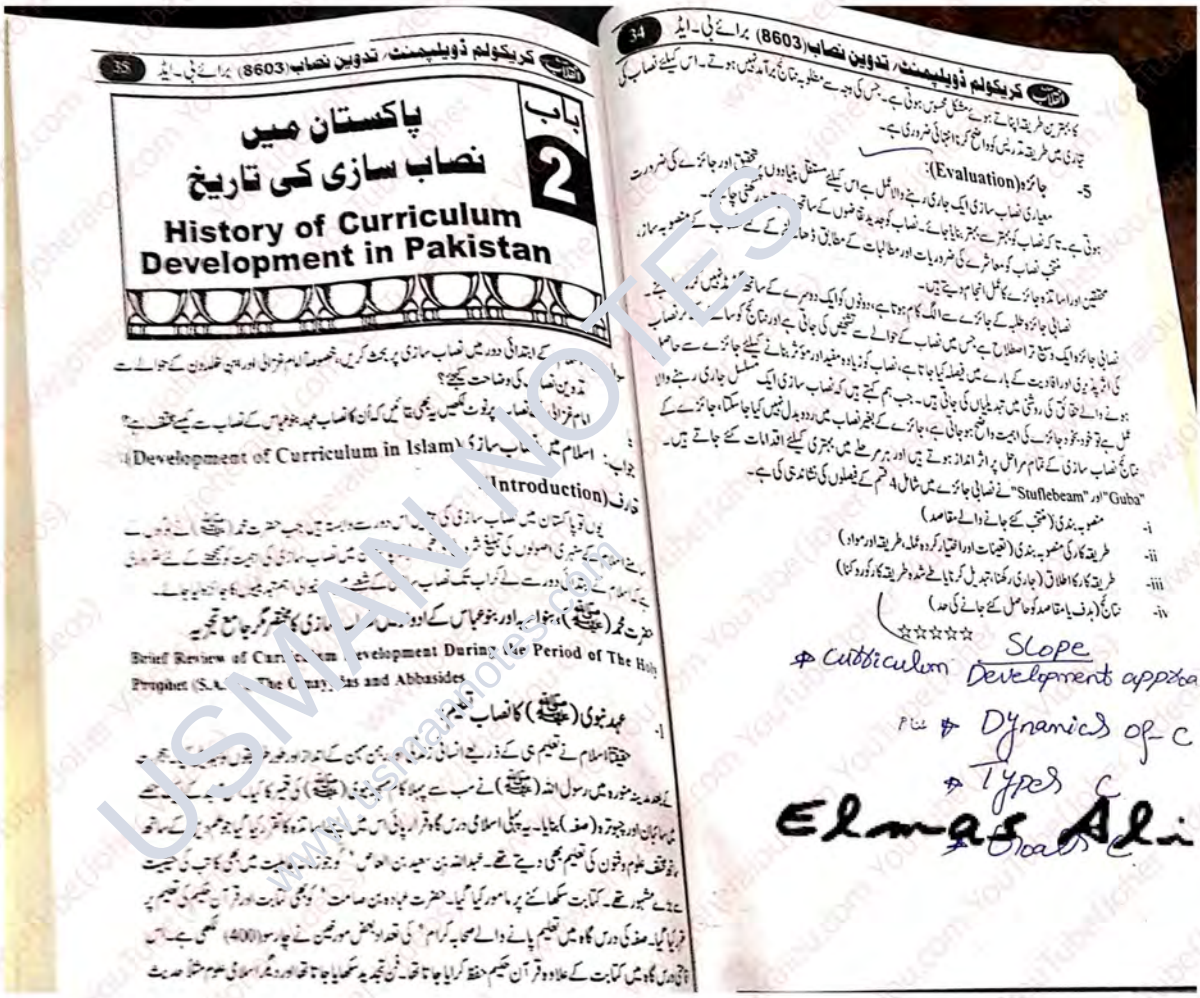
- ☆ معاشرے کے اطوار اور ثقافت
- ☆ منتخب نصاب کی اقسام
- ☆ پیش کئے گئے مختلف النوع کے کورسز کی تعداد
- ☆ مضمون کی اپنی وسعت اور پھیلاؤ
- ☆ [illegible] کی ذہنی سطح اور عمر کا تقاضا
- ☆ [illegible] دوران کی تعلیم
- ☆ دستیاب [illegible] اور وسائل کا استعمال
- ☆ کلاس روم میں متعلمین کی تعداد
- ☆ معاشرے کی ضروریات [illegible]
- ☆ بین الاقوامی ضروریات
- ☆ مواد کی ترتیب کا طریقہ کار
- ☆ امتحانی نظام وغیرہ

-4 طریقہ ہائے تدریس اور تعلیمی سرگرمیاں:

(Method of Teaching/Activities):

یہ منتخب نصاب سازی کا ایک اور اہم ترین مرحلہ ہوتا ہے۔ ان میں اساتذہ کی طرف سے کلاس روم میں اختیار کی جانے والی تدریسی حکمت عملی و طریقہ کار اور طلبہ کی جانب سے انجام دی جانے والی سرگرمیاں شامل ہیں۔ نصاب کا یہ حصہ بھی اہمیت میں تو نظر انداز ہوتا رہا ہے لیکن اب بھی اس میں کوئی خاص بہتری نہیں آئی اس پر جتنی توجہ دینے کی ضرورت ہے، وہ نہیں دی جاتی۔ اساتذہ کو اہداف کے حصول کے طریقہ بتائے بغیر بدقسمتی سے [illegible] کر دیئے جاتے ہیں تو یہ اساتذہ سے ناانصافی ہوتی ہے۔ پاکستان میں نصاب سازی کا عمل مرکزی حیثیت رکھتا ہے اگر یہ اساتذہ اس میں براہ راست شریک ہوتے۔ اس لئے بیشتر اساتذہ مطلوبہ اہداف کو حاصل کرنے کے طریقوں سے واقفیت حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ [illegible] میں بعض اساتذہ سبجیکٹ سپیشلسٹ اور نفس مضمون کے ماہر بھی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی انہیں اہداف کے مطابق تدریس

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

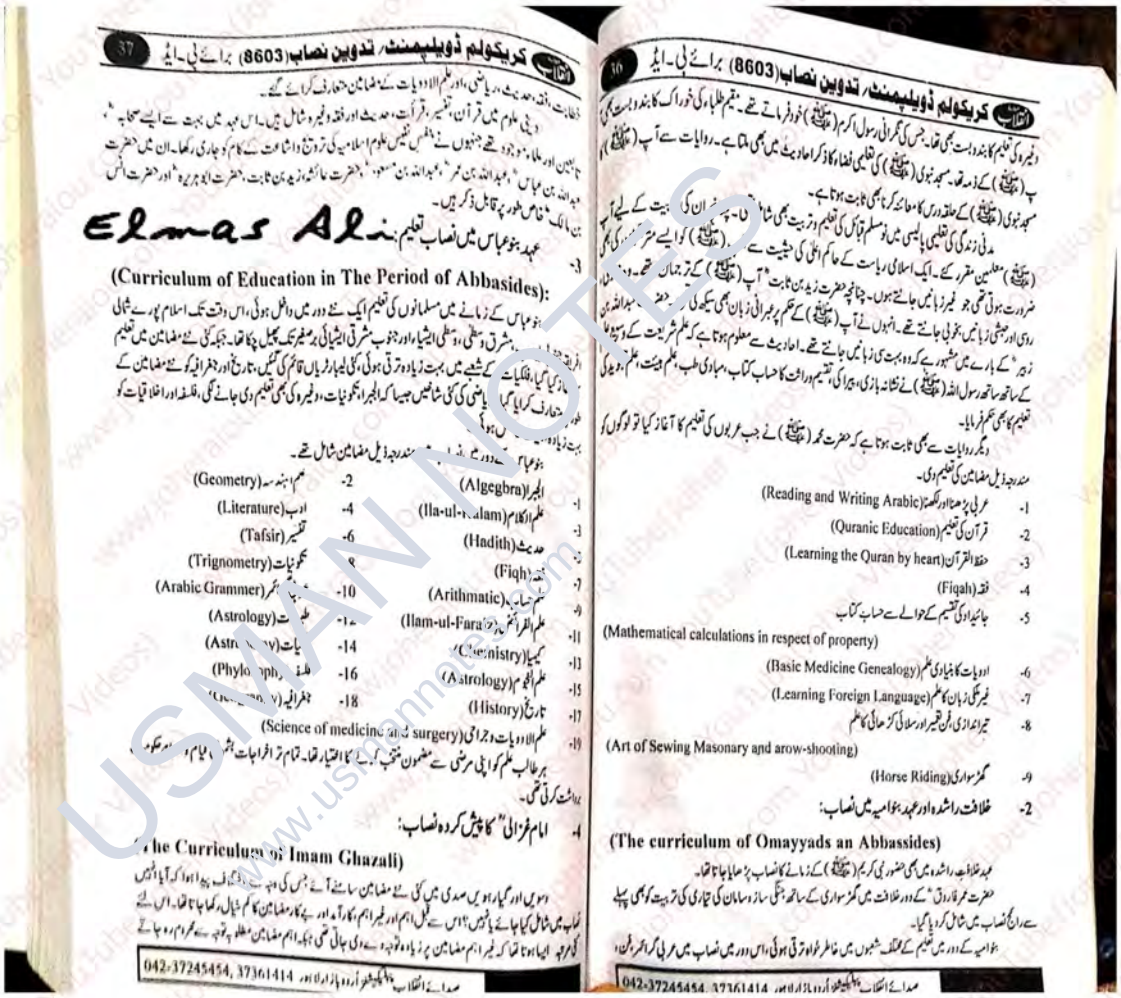


باب 2

پاکستان میں نصاب سازی کی تاریخ

History of Curriculum Development in Pakistan

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



Elmas Ali

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 38

تھے۔ امام غزالیؒ نے اس مسئلے کا یہ حل تجویز کرتے ہوئے نصاب میں نئی نئی اصلاحات متعارف کرائیں۔ انہوں نے مضامین کو "فرض کفایہ" میں تقسیم کیا۔ ہر مسلمان کے لئے لازم تھا کہ وہ فرض عین مضامین کا جن میں کلمہ، نماز، روزہ وغیرہ شامل تھے، علم حاصل کرے۔ جبکہ فرض کفایہ میں انہوں نے قرآن، حدیث، علم الکلام اور اسلام کے دیگر بنیادی علوم شامل ہوتے تھے۔ علم حاصل کرے۔ جبکہ فرض کفایہ میں انہوں نے ایسے مضامین شامل کئے جن کے پڑھنے سے زیادہ بہتر زندگی گزاری جا سکتی ہے تاہم ان کا علم حاصل کرنا لازمی نہیں تھا۔

طلبہ کی آسانی کے لئے امام غزالیؒ نے مضامین کی تین اقسام بیان کیں، لا: مضامین میں بنیادی گرائمر وغیرہ میں علم القرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، اخلاقیات اور فلسفہ شامل تھا۔ جبکہ اختیاری مضامین جیسا کہ پرانے زمانہ میں عربی گرائمر، ادویات اور جراحی، ریاضی، سیاست، ادب، تاریخ، جغرافیہ اور پیشہ ورانہ مضامین جیسا کہ پرانے زمانہ میں شعبدہ بازی، زائچہ وغیرہ شامل تھے۔ تیسری قسم میں وہ مضامین شامل تھے جو سیکھے جانے کے لائق نہیں تھے جیسا کہ (Mesmerism) وغیرہ۔

Elmas Ali

5- ابن خلدون کا نصاب
(The Curriculum of Ibn-e-Khaldoon):

ابن خلدون نے اپنے معروف "مقدمہ" میں نصاب بھی پیش کیا ہے، جس میں انہوں نے مندرجہ ذیل مضامین شامل کئے ہیں۔

-1	عربی زبان (Arabic Language)	-2	عربی گرائمر (Arabic Gramer)
-3	تفسیر (Tafsir)	-4	فقہ (Fiqah)
-5	حدیث (Hadith)	-6	ادب (Literature)
-7	علم الکلام (Ilam-ul-Kalam)	-8	فن خطابت (Rhetaric)
-9	تصوف (Tasawaf)	-10	علم الفرائض (Ilam-ul-Fraiz)
-11	ریاضی (Mathematics)	-12	الجبرا (Aljebra)
-13	جیومیٹری (Geometry)	-14	تکونیات (Trignometry)
-15	فلکیات (Astronomy)	-16	اخلاقیات (Ethics)
-17	فلسفہ (Philosophy)	-18	نباتیات (Botany)
-19	جغرافیہ (Geoghraphy)	-20	تاریخ (History)
-21	ادویات (Medicine)		

سوال 2۔ برصغیر میں مسلم دور حکومت میں ہونے والی نصابی تبدیلیوں پر نوٹ لکھیں، نیز شاہ ولی اللہؒ نے نصاب میں کیا کیا اصلاحات متعارف کرائیں اور ان کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

جواب: 1- برصغیر میں مسلم دور حکومت میں نصاب سازی:

(Development of Curriculum in the Sub-Continent Under Muslim Rule):

برصغیر پاک و ہند میں مسلم دور حکومت میں نصاب میں وقتاً فوقتاً مختلف قسم کی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں، تاکہ نصاب

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 39

کو اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق ترتیب دیا جا سکے۔ ان میں سے چند ایک اہم ترین تبدیلیاں درج ذیل ہیں:۔

i- تیرہویں صدی میں متعارف کرائے جانے والے نصاب میں عربی زبان، عربی گرائمر، ادب اور ابتدائی ریاضی شامل تھی۔ ان مضامین کے ساتھ ساتھ طلبہ کو اس دور کے معروف فنون اور دستکاریوں کی بھی عملی تربیت دی جاتی تھی۔

ii- سترھویں صدی میں درس نظامی پیش کرنے والے ادارے قائم ہوئے، جن میں عربی گرائمر، فن خطابت، فقہ، اصول فقہ، اخلاقیات، اسلامی فلسفہ، علم الکلام، ریاضی اور فلکیات کے مضامین پڑھائے جاتے تھے۔

iii- مغل اعظم یعنی اکبر نے جو نصاب متعارف کرایا اس میں اخلاقیات، ریاضی، الجبرا، جیومیٹری، تکونیات، طبیعات، فلکیات، عربی گرائمر، زراعت، تاریخ، جغرافیہ، سیاسی انتظام، علم الاخلاق، فلسفہ اور الہیات شامل تھے۔ اکبر کا پیش کردہ نصاب زیادہ دنیاوی نوعیت کا تھا اس میں وہ مضامین شامل تھے جو کہ روزمرہ کی زندگی کیلئے کارآمد اور مفید تھے۔

...ولی اللہؒ کی نصابی اصلاحات:

(The Reforms of Curriculum Introduced by Shah Wa... Ullah):

...ب برصغیر میں مغلیہ خاندان کو زوال آ گیا تو مسلمانوں کی عظمت پہلے جیسی قائم نہ رہی، وہ ہر شعبہ زندگی میں پسماندگی کا ... شکست دینے کے بعد برطانوی حکمرانوں نے جب اقتدار پر قبضہ کر لیا تو انہوں نے اسلامی مدارس کو بند کر کے مسلمانوں سے ان کی شناخت پہچان اور تشخص چھیننے کی کوشش کی۔ اس دور میں شاہ ولی اللہؒ وہ پہلے مسلم مفکر ہیں جنہوں نے تعلیم کے ذریعے مسلمانوں کے احیاء کی کوششیں شروع کیں۔ انہوں نے اپنے والد بزرگوار ... کروہ مدرسہ رحیمیہ میں خدا... مسلمانوں کی اخلاقی تعلیم پر اپنی توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے ... اور بندوانہ رسوم کی اصلاح کر... کی۔ ان کے پیش کردہ نصاب میں قرآن، حدیث، فقہ، عربی، فارسی زبان اور اخلاق تعلیم بھی شامل تھی۔ ... میں اردو زبان، دینی علوم پر کم اور دنیاوی علوم پر زیادہ زور دیا جانے لگا تھا، شاہ ولی اللہؒ نے نصاب میں تبدیلی کر کے قوم کے ... قرآن و حدیث اسلامی تعلیمات سے جوڑنے کی کوشش کی۔

3- شاہ ولی اللہ کی تعلیمی اصلاحات کے نتائج:

(Educational Reforms of Shah wali Ullena):

شاہ ولی اللہؒ کی ... اصلاحات کی بدولت برصغیر ... شعور حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی، جس کی وجہ سے قرآن و سنت کی تعلیمات کو ... ہوئے جو پسندیدہ رسومات مسلمانوں میں بھی رائج ہو گئی تھیں ... شاہ ولی اللہؒ کے مشن کو ... پسندیدہ رسومات مسلمانوں میں بھی رائج ہو گئی تھیں ... شاہ ولی اللہؒ کے مشن کو ... ہوئے ... علماء نے دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلماء، لکھنؤ اور مدرسہ حسینیہ ... تعلیم پر خصوصی توجہ دینے کے علاوہ روزمرہ کی زندگی کے خصوصی مسئلہ میں ... نصاب متعدد خصوصیات کا حامل تھا، سر سید احمد خان نے علی گڑھ تحریک کے ... تعلیم کے ساتھ ساتھ پاکستانی علوم اور انگریزی زبان و ادب پر ... ذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ پاکستانی علوم اور انگریزی زبان و ادب پر ... ذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ پاکستانی علوم اور انگریزی زبان و ادب پر ... ذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ پاکستانی علوم اور انگریزی زبان و ادب پر ...

USMAN NOTES www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ، تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 41

فارسی کی زبردستی کو ختم کرنے پر مجبور کر دیا تھی کہ آزادی حاصل کر لینے کے بعد بھی برصغیر کے لوگ انگریزوں کی اپنی مادری زبان سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر سکے۔ یہ سب اس نظام تعلیم ہی کا نتیجہ تھا جو انگریزوں نے برصغیر کے لوگوں کے لیے خاص طور پر رائج کیا تھا۔ برصغیر کا یہ نظام تعلیم برطانیہ میں رائج نظام تعلیم سے بالکل مختلف تھا۔ ظاہر ہے کہ انگلستان میں جاری تعلیم کا مقصد ایک آزاد قوم کی تشکیل تھا، جبکہ برصغیر میں قائم نظام کا مقصد محکوم قوم پیدا کرنا تھا۔ کیونکہ انگریزوں کو ہندوستان میں سول کا کام چلانے کے لئے چھوٹے درجے کے اہلکاروں کی ضرورت تھی جو کہ اعلیٰ افسران برطانیہ سے ہی آتے تھے۔ اس نظام تعلیم کا بنیادی مقصد حکومت برطانیہ کے لیے وفادار ملازمین کی مہیا کرنا تھا۔

5- انگریزی نصاب تعلیم (English Education System):

مطلوبہ سیاسی اہداف اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے یہ ضروری تھا کہ انگریز برصغیر کے مقامی تعلیمی نظام کو ختم کر دیتے، لہٰذا انہوں نے ملازمتوں کو حکومت کے منظور شدہ ان تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کرنے والے افراد کے لیے مخصوص کر دیا جن کا نصاب حکومت کی طرف سے متعین کیا جاتا تھا جس میں انگریزی زبان و ادب اور مغربی علوم و فنون بھی شامل تھے۔ ان میں زیادہ تر مشنری ادارے تھے جو عام طور پر گرجا گھروں سے متصل ہوتے تھے۔ ان میں سلیبس ہوتا تھا جبکہ عیسائیت کی تعلیم لازمی تھی۔ اساتذہ پادری تھے جو ایک مخصوص لباس پہنتے تھے۔ غرض تعلیمی اداروں کا ماحول مسیحی ہوتا تھا جبکہ عیسائیت کی تعلیم لازمی تھی۔ تعلیم میں سیکولر پالیسی کا مطلب یہ تھا کہ عیسائیت کے علاوہ کسی بھی دوسرے مذہب کو نظام تعلیم میں ولی اہمیت نہ دی جائے۔

سکولوں کا نصاب تین آر ز (3 Rs) یعنی پڑھنا (Reading) لکھنا (Writing) اور حساب کرنا (Arithmatics) اور مسیحی مذہب کی تعلیم پر مشتمل ہوتا تھا۔

برصغیر پاک و ہند میں [illegible] کے شعبے میں کام کا آغاز 1780ء کی دہائی میں شروع کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں پہلا تعلیمی ادارہ "کلکتہ سکول" [illegible] 1781ء میں قائم کیا گیا۔ یہ طلبہ کے لئے اعلیٰ تعلیم کا ادارہ تھا، کلکتہ سکول کا نصاب حسابی جیومیٹری (Arithmatic Geometry)، قرآنی ادبیات، قانون، منطق، گرامر اور قومی فلسفہ پر مشتمل تھا، یعنی یہ نصاب اکبر کے نصاب سے کافی کم تر تھا۔ [illegible] میں اعلیٰ تعلیم کے لئے قائم مدارس میں اخلاقیات، ریاضی، کھاتہ داری (Accountancy)، زراعت، [illegible] طبیعیات، منطق، فطری فلسفہ اور ہنسری میں جدید تعلیم کا اضافہ کیا جاتا تھا۔ ان کے علاوہ مسلمانوں [illegible] تعلیم بھی شامل تھی۔ جبکہ ہندو طلبا کو "ویدانتا" اور "پتا جلی کی" "یوگا" پر تعلیم پڑھائی جاتی تھی۔

تعلیمی نصاب میں برطانوی دور حکومت میں استعمال ہونے والی اصطلاحات [illegible] موجودہ دور کے پرائمری سکول کے تصور سے بالکل مختلف تھیں۔ اس وقت پرائمری سکول کے نصاب میں آر (Three Rs) یعنی پڑھنا، لکھنا اور حساب کرنا، تاریخ (انگلستان و برصغیر)، جغرافیہ، اقلیدی ہندسہ (Euclidean Geometry) اور مثلثیات (Trignometry) کے مضامین شامل تھے۔ ان سکولوں میں چھٹی سے [illegible] تک کی کلاسیں پڑھائی جاتی تھیں۔

6- انگریزی زبان کی تدریس (Teaching of English Language):

لارڈ میکالے کی یادداشتوں کے ساتھ ہی جو کہ اس نے 1853ء میں لکھی تھیں، برصغیر میں تعلیم نے نیا رخ

دلی تحریکیں حقیقت میں شاہ ولی اللہ کی کاوشوں کا تسلسل تھا، ان تمام تحریکوں کا مقصد تعلیم کے ذریعے امت مسلمہ کو [illegible] پر پہنچانا تھا، اور یہی مقصد شاہ ولی اللہ نے تعلیمی و تبلیغی مذہبی خدمات کا آغاز کیا تھا۔

سوال 3- برصغیر میں برطانوی دور حکومت میں تعلیمی نظام اور نصاب سازی میں انگریزی کے خصوصی کردار پر اظہار خیال کیجئے۔

یا

1853ء کی میکالے کی یادداشتوں "Macaulay Minutes" کو برصغیر میں تعلیم کی تاریخ میں اہم ترین دستاویز قرار دیا جاتا ہے، آخر کیوں؟ بحث کریں۔

جواب:1- برطانوی دور اقتدار (British Rule):

مغلیہ سلطنت جب زوال پذیر ہوئی تو اس وقت 1600ء میں برصغیر میں ایسٹ انڈیا کمپنی، [illegible] کے لئے قائم ہوئی، جس کا تعلیم سے کوئی تعلق نہیں تھا تاہم 1868ء میں چارٹر ایکٹ (Charter Act) کے تحت [illegible] کمپنی کے انڈین ملازمین کے لئے سکول قائم کئے جائیں گے۔ اس ایکٹ کے تحت کمپنی نے کچھ سکول قائم کئے جنہیں خیراتی یا چیریٹی سکولز (Charity Schools) کا نام دیا گیا، یہ سکول ممبئی، مدارس اور کلکتہ جیسے اہم شہروں میں قائم کئے گئے۔

Elmas Ali

2- برصغیر میں برطانوی نظام تعلیم کا نفاذ:

(Implementation of The British Education System in Sub Continent):

برطانوی حکومت کے اقتدار میں برصغیر میں قائم شدہ نظام تعلیم اور اس کے ارتقاء کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ انگریزوں کا قائم کردہ یہ نظام بنیادی طور پر مقامی نظام تعلیم یعنی مسلمانوں کے اس نظام تعلیم کو ختم کرنے کی کوشش تھا جو مسلمان حکمرانوں کے دور سے ہندوستان میں رائج تھا، جس میں تعلیم عام اور مفت تھی، تعلیمی ادارے مالی طور پر آزاد، خود مختار اور حکومتی اثرات سے بھی آزاد تھے۔

3- عیسائیت کی تبلیغ (Preaching of Chrisianity):

برطانوی حکومت کا نظام تعلیم اپنی اساس اور طریقہ کار کے لحاظ سے مقامی نظام تعلیم خصوصاً مسلمانوں کے تعلیمی ورثہ کے صریحاً خلاف تھا۔ کمپنی کے ابتدائی دور میں تبلیغ عیسائیت کے حوالے سے عیسائی مشنریوں کا تعلیم میں براہ راست عمل دخل بالواسطہ انداز میں جاری رہا۔ سکولوں کے نصاب میں بظاہر عیسائیت کی تعلیم و تبلیغ تو شامل نہ تھی لیکن عملی طور پر تعلیمی پالیسیوں میں مغربی علوم و فنون، تہذیب و ثقافت اور گرجا گھروں کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔

4- مقاصد تعلیم (Goals of Education):

سب لوگ جانتے ہیں کہ برطانوی حکومت کے ماتحت برصغیر کی حالت ایک نوآبادی ریاست کی تھی۔ اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے انگریزوں نے ہر وہ طریقہ استعمال کیا جس کے ذریعے وہ مقامی لوگوں پر زیادہ سے زیادہ عرصے کیلئے حکومت قائم رکھ سکیں۔ تاجر کی حیثیت سے آنے والی یہ قوم فاتح بن کر ہندوستان کی قسمت کی مالک بن بیٹھی۔ برطانوی حکومت نے اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے محکوم ہندوستانیوں کو ایسے نظام تعلیم سے متعارف کرایا جس نے انہیں

USMAN NOTES | AIOU Code 8603 Helping Key Book (Curriculum Development (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

اختیار کیا، میکالے نے برصغیر میں تعلیمی سرگرمیوں کو ایک نئی سمت دی، اس نے برصغیر کے لئے ایک نیا نظام تجویز کیا جو
میں انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا گیا تھا، اور تعلیم کے لئے مختص تمام فنڈز انگریزی تعلیم کی ترویج پر صرف کرنے کی تجو
پیشکی۔ فروری 1834ء کے مراسلے میں بورڈ آف ڈائریکٹرز نے مشرقی ادب کی تدریس کی افادیت اور اہمیت پر شکوک
شبہات کا اظہار کیا، البتہ کمیٹی آف پبلک انسٹرکشن نے اس کا ساتھ نہیں دیا اور مشرقی مضامین کو برقرار رکھنے کی حمایت کی۔
کمیٹی کے اس مؤقف نے مستشرقین (Orientalists) اور ماہرین انگریزی زبان (Anglicists) کے درمیان تنازع
کو جنم دیا، اول الذکر کلاسیکل زبانوں فارسی، عربی اور سنسکرت کو ذریعہ تعلیم بنانے کے حق میں تھے جبکہ موخر الذکر مغربی
انگریزی میں ہی تعلیم چاہتے تھے۔ دونوں طرف سے اپنے نقطہ نظر کے حق میں ایک سے بڑھ کر ایک دلیل پیش کی جاتی
رہی، یہاں تک کہ 1835ء میں میکالے کے تجویز کردہ ذریعہ تعلیم کے مطابق انگریزی کو ذریعہ تعلیم کے طور پر رائج
گیا۔ 7 مارچ 1835ء کی قرارداد میں قرار پایا کہ کمیٹی کو ملنے والے فنڈز آئندہ صرف انگریزی زبان و ادب کے ساتھ ترویج
انگریزی زبان میں علوم کی تدریس کیلئے استعمال ہونگے۔ 1837ء میں انگریزی حکومت نے فارسی کو ختم کر کے انگریزی
دفتری زبان قرار دینے کا فیصلہ کیا، اس عمل نے روزگار کے حصول کے لئے انگریزی کی اہمیت کو اور زیادہ بڑھا دیا، جس سے
برصغیر میں انگریزی کو بہت زیادہ فروغ حاصل ہوا۔

1835ء سے 1854ء کے دوران عیسائی مبلغین پنجاب میں انگریزی تعلیم کے بانی تھے۔ انہوں نے زیادہ
سکول لاہور میں کھولے۔ 1854ء کے اختتام پر مشن سکولز کے علاوہ آٹھ ڈسٹرکٹ سکول قائم ہو چکے تھے۔ ان سکولوں میں
پڑھائے جانے والے مضامین میں انگریزی، جیومیٹری اور جغرافیہ شامل تھا۔ اس کے ساتھ 1854ء میں ہی چونیس تحصیل
سکول (ایلیمنٹری سکول) بھی قائم ہو چکے تھے جہاں تھری آرز (Three Rs) یعنی پڑھنا (Reading)، لکھنا
(Writing) اور حساب کرنا (Arithmatic)، کے ساتھ انگریزی اور فارسی کی تعلیم دی جاتی تھی۔

7- انگریزی دور میں مدرسوں کا نصاب:

(Curriculum of Schools in British Government):

حکومت برطانیہ کے تعلیمی نصاب میں پنجاب میں دو قسم کے ہائی سکول قائم کئے گئے تھے۔ پہلی قسم کے سکولوں
میں میٹرک تک انگریزی پڑھائی جاتی تھی جبکہ دوسری قسم کے سکولوں میں انگریزی کی تعلیم چوتھی جماعت سے شروع ہوتی
تھی۔ جبکہ چھٹی سے آٹھویں جماعت تک انگریزی کے مضمون کے علاوہ کئی دیگر مضامین کا ذریعہ تعلیم بھی انگریزی کر دیا گیا
تھا، اور ہائی سکول کی سطح پر تمام مضامین انگریزی ہی میں پڑھائے جاتے تھے، جبکہ انگریزی بطور مضمون بھی نصاب میں
شامل رہتا تھا۔ ملک بھر میں قائم ایسے ہائی سکول جو کہ طلبہ کو ان کی مادری زبان میں تعلیم دے رہے تھے آہستہ آہستہ پس منظر
میں چلے گئے۔ دونوں قسم کے سکولوں میں پہلی سے تیسری جماعت تک پڑھایا جانے والا نصاب پڑھنے، لکھنے، حساب
کرنے اور جغرافیہ پر مشتمل تھا، چوتھی اور پانچویں میں بھی یہی مضامین پڑھائے جاتے تھے البتہ انگلش ہائی سکولز میں
انگریزی ان کلاسز کا لازمی مضمون ہوتا تھا، جبکہ نان انگلش سکولوں میں انہی کلاسز کے طلبہ ریاضی کا اضافی کورس بھی پڑھتے
تھے۔ مڈل کلاسز یعنی چھٹی سے آٹھویں جماعت تک اردو، ریاضی (بشمول عملی جیومیٹری)، تاریخ اور جغرافیہ کے مضامین
دونوں قسم کے سکولوں میں پڑھائے جاتے تھے۔ انگلش سکولوں میں مڈل کلاسز کے لئے انگریزی کو لازمی مضمون کی حیثیت

حاصل تھی جبکہ نان انگلش سکولوں میں ریاضی کا اضافی کورس پڑھایا جاتا تھا جس میں اقلیدس جیومیٹری (Euclidean Geometry) اور الجبرا (Algebra) شامل تھا۔

Elmas ☆☆☆ Ali

سوال 9- برصغیر میں برطانوی دور حکومت میں پیشہ ورانہ مضامین کب اور کیسے نصاب کا حصہ بنے، اور کن رپورٹس میں ان کی سفارش کی گئی؟

جواب: 1- برطانوی دور میں نصاب میں ووکیشنل مضامین کی شمولیت:

1882ء کے ہنٹر کمیشن (Hunter Commission) نے اپر سیکنڈری سطح (یعنی ہائی سکول کی آخری دو کلاسز) میں ووکیشنل کورسز متعارف کرانے کی تجویز پیش کی۔ کمرشل کلاسز کے کورس میں ریاضی، جدید انگلش، تاریخ و جغرافیہ ڈرائنگ، عملی جیومیٹری اور برصغیر کی جدید زبانوں کے مضامین شامل تھے۔ پنجاب یونیورسٹی نے سائنس میں داخلے کے امتحان کا آغاز کیا۔ اس امتحان میں شریک ہونے والوں کے لئے فزیکل ایجوکیشن کی تعلیم ضروری تھی۔ بعد میں ذریعہ ۔۔۔ فزیالوجی (Phyiology) کو اضافی اختیاری مضامین کے طور پر شامل کیا گیا، ان میں ایک مضمون ہر علم کے لئے کلرک کے امتحان کے متوازی پیش کیا جاتا تھا۔ یونیورسٹی نے کلیریکل کمرشل ایگزیمینیشن (Clerical Commercial Examination) کا بھی اہتمام کیا۔ اس امتحان کے لئے ترتیب دیئے جانے والا کورس لازمی اور اختیاری مضامین کے دو حصوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ لازمی حصے میں انگریزی املا، خطاطی، تلخیص نگاری (Precise Writing)، خط و کتابت، جنرل ۔۔۔ جغرافیہ، کھاتہ داری اور تجارتی حساب شامل تھا، لازمی مضمون کے علاوہ متعلم کو ایک اور مضمون کا انتخاب کرنا ہوتا تھا جس کے لئے ٹائپ رائٹنگ، کھاتہ داری کا مقامی نظام، اور مختصر نویسی یا شارٹ ہینڈ (Shorthand) کے مضامین پیش کئے جاتے ہے۔

پنجاب میں سکول چھوڑنے کے سرٹیفکیٹ (School Leaving Certificate) کا پہلا باقاعدہ اجراء 1921ء میں ہوا، سلیبس دو لازمی مضامین یعنی انگریزی اور ریاضی (بشمول بجاری حساب) پر مشتمل تھا۔ جبکہ تین مضامین اختیاری تھے جنہیں گروپ اے یا بی سے چنا جا سکتا تھا۔ یہ گروپس درج ذیل تھے

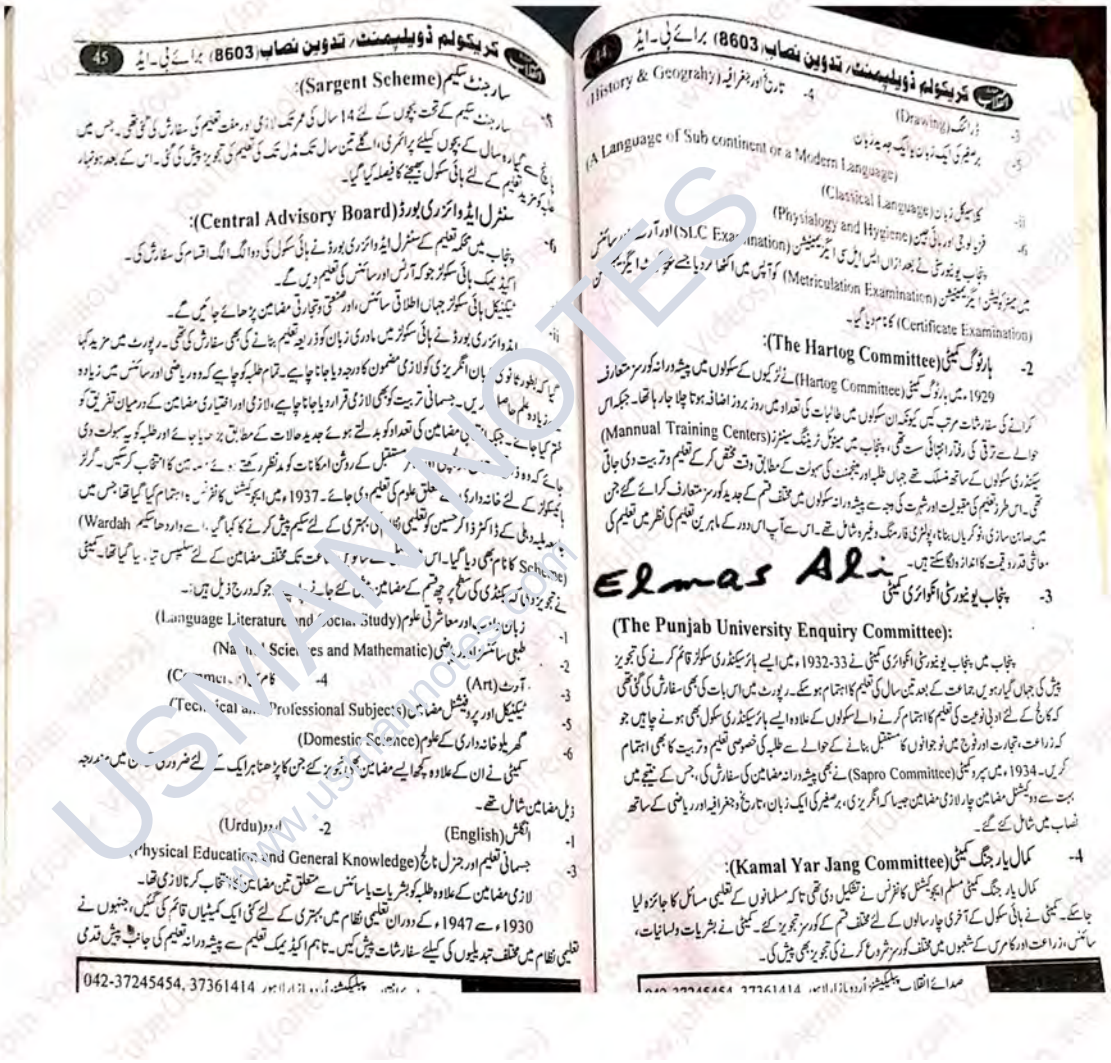
گروپ اے (Group B):

1- مختصر نویسی اور ٹائپ رائٹنگ (Short Hand & Type writign)
2- کھاتہ داری اور تجارتی خط و کتاب (Book keeping & Business correspondences)
3- مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک مضمون
i- برصغیر کی زبان (The Language of Subcontinent)
ii- کلاسیکل زبان (Classical Language)
iii- تاریخ اور جغرافیہ (History and Geography)

گروپ بی (Group B):

1- زراعت (Agriculture)
2- فزکس اور کیمسٹری (Physics & Chemistry)

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



تدوین نصاب/ ڈویلپمنٹ کریکولم 8603 برائے بی۔ایڈ 45

سارجنٹ سکیم (Sargent Scheme):

سارجنٹ سکیم کے تحت بچوں کے لئے 14 سال کی عمر تک لازمی اور مفت تعلیم کی سفارش کی گئی تھی۔ جس میں پانچ سے گیارہ سال کے بچوں کیلئے پرائمری، اگلے تین سال تک مڈل تک کی تعلیم کی تجویز پیش کی گئی۔ اس کے بعد ہونہار طلبہ کو مزید تعلیم کے لئے ہائی سکول بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔

سنٹرل ایڈوائزری بورڈ (Central Advisory Board):

-6 پنجاب میں محکمہ تعلیم کے سنٹرل ایڈوائزری بورڈ نے ہائی سکول کی دو الگ الگ اقسام کی سفارش کی۔

i- ایڈورینک ہائی سکولز جو کہ آرٹس اور سائنس کی تعلیم دیں گے۔

ii- ٹیکنیکل ہائی سکولز جہاں اطلاقی سائنس، اور صنعتی و تجارتی مضامین پڑھائے جائیں گے۔

ایڈوائزری بورڈ نے ہائی سکولز میں مادری زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کی بھی سفارش کی تھی۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ بطور قانونی [illegible] زبان انگریزی کو لازمی مضمون کا درجہ دیا جانا چاہیے۔ تمام طلبہ کو چاہیے کہ وہ ریاضی اور سائنس میں زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں۔ جسمانی تربیت کو بھی لازمی قرار دیا جانا چاہیے، لازمی اور اختیاری مضامین کے درمیان تفریق کو ختم کیا جائے۔ جبکہ [illegible] مضامین کی تعداد کو بدلتے ہوئے جدید حالات کے مطابق بڑھایا جائے اور طلبہ کو یہ سہولت دی جائے کہ وہ [illegible] مستقبل کے روشن امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے [illegible] میں کا انتخاب کر سکیں۔ گرلز ہائی سکولز کے لئے خانہ داری کے متعلق علوم کی تعلیم دی جائے۔ 1937ء میں ایجوکیشن کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں جامعہ ملیہ دہلی کے ڈاکٹر ذاکر حسین کو تعلیمی [illegible] بہتری کے لئے سکیم پیش کرنے کا کہا گیا۔ اسے وردھا سکیم (Wardah Scheme) کا نام بھی دیا گیا۔ اس [illegible] سے ساتویں جماعت تک مختلف مضامین کے لئے سلیبس تیار کیا گیا تھا۔ کمیٹی نے تجویز دی کہ سکینڈری کی سطح پر چھ قسم کے مضامین [illegible] جو کہ درج ذیل ہیں:-

1- زبان، ادب اور معاشرتی علوم (Language Literature and Social Study)
2- طبعی سائنسز اور ریاضی (Natural Sciences and Mathematic)
3- آرٹ (Art)
4- کامرس (Commerce)
5- ٹیکنیکل اور پروفیشنل مضامین (Technical and Professional Subjects)
6- گھریلو خانہ داری کے علوم (Domestic Science)

کمیٹی نے ان کے علاوہ کچھ ایسے مضامین کی تجویز دی جن کا پڑھنا ہر ایک کے لئے ضروری تھا۔ جن میں مندرجہ ذیل مضامین شامل تھے۔

1- انگلش (English) 2- اردو (Urdu)
3- جسمانی تعلیم اور جنرل نالج (Physical Education and General Knowledge)

لازمی مضامین کے علاوہ طلبہ کو بشریات یا سائنس سے متعلق تین مضامین کا انتخاب کرنا لازمی تھا۔

1930ء سے 1947ء کے دوران تعلیمی نظام میں بہتری کے لئے کئی ایک کمیٹیاں قائم کی گئیں، جنہوں نے تعلیمی نظام میں مختلف تبدیلیوں کی کیلئے سفارشات پیش کیں۔ تاہم ایڈورینک تعلیم سے پیشہ ورانہ تعلیم کی جانب پیش قدمی

4- تاریخ اور جغرافیہ (History & Geography)
3- ڈرائنگ (Drawing)
5- برصغیر کی ایک زبان یا ایک جدید زبان (A Language of Sub continent or a Modern Language)
i- کلاسیکل زبان (Classical Language)
ii- فزیالوجی اور ہائی جین (Physiology and Hygiene) اور آرسی [illegible] سائنس
iii- پنجاب یونیورسٹی نے بعد ازاں ایس ایل سی ایگزیمینیشن (SLC Examination) کو واپس میں انٹرمیڈیٹ ایگزیمینیشن (Metriculation Examination) میٹریکولیشن ایگزیمینیشن (Certificate Examination) کا نام دیا گیا۔

2- ہارٹوگ کمیٹی (The Hartog Committee):

1929ء میں ہارٹوگ کمیٹی (Hartog Committee) نے لڑکیوں کے سکولوں میں پیشہ ورانہ کورسز متعارف کرانے کی سفارشات مرتب کیں کیونکہ ان سکولوں میں طالبات کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ جبکہ اس حوالے سے ترقی کی رفتار انتہائی سست تھی، پنجاب میں مینوئل ٹریننگ سینٹرز (Mannual Training Centers) سیکنڈری سکولوں کے ساتھ منسلک تھے جہاں طلبہ اور تجنسٹ کی ہیوت کے مطابق وقت مختص کر کے تعلیم و تربیت دی جاتی تھی۔ اس طرز تعلیم کی مقبولیت اور شہرت کی وجہ سے پیشہ ورانہ سکولوں میں مختلف قسم کے جدید پیشہ ورانہ کورسز متعارف کرائے گئے جن میں صابن سازی، نوکریاں بنانا، پولٹری فارمنگ وغیرہ شامل تھے۔ اس سے آپ اس دور کے ماہرین تعلیم کی نظر میں تعلیم کی مطابقی قدر و قیمت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

Elmas Ali

3- پنجاب یونیورسٹی انکوائری کمیٹی (The Punjab University Enquiry Committee):

پنجاب میں پنجاب یونیورسٹی انکوائری کمیٹی نے 33-1932ء میں ایسے ہائر سیکنڈری سکولز قائم کرنے کی تجویز پیش کی جہاں گیارہویں جماعت کے بعد تین سال کی تعلیم کا اہتمام ہو سکے۔ رپورٹ میں اس بات کی بھی سفارش کی گئی تھی کہ کالج کے لئے ادبی نوعیت کی تعلیم کا اہتمام کرنے والے سکولوں کے علاوہ ایسے ہائر سیکنڈری سکول بھی ہونے چاہیں جو کہ زراعت، تجارت اور فوج میں نوجوانوں کا مستقبل بنانے کے حوالے سے طلبہ کی خصوصی تعلیم و تربیت کا بھی اہتمام کریں۔ 1934ء میں سپرو کمیٹی (Sapro Committee) نے بھی پیشہ ورانہ مضامین کی سفارش کی، جس کے نتیجے میں بہت سے ووکیشنل مضامین چار لازمی مضامین جیسا کہ انگریزی، برصغیر کی ایک زبان، تاریخ و جغرافیہ اور ریاضی کے ساتھ نصاب میں شامل کئے گئے۔

4- کمال یار جنگ کمیٹی (Kamal Yar Jang Committee):

کمال یار جنگ کمیٹی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے تشکیل دی تھی تاکہ مسلمانوں کے تعلیمی مسائل کا جائزہ لیا جائے۔ کمیٹی نے ہائی سکول کے آخری چار سالوں کے لئے مختلف قسم کے کورسز تجویز کئے۔ کمیٹی نے بشریات و لسانیات، سائنس، زراعت اور کامرس کے شعبوں میں مختلف کورسز شروع کرنے کی تجویز بھی پیش کی۔



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 46

کی تجویز پر ایک کمیٹی کی سفارشات میں شامل تھی۔ تعلیمی نظام کی بہتری کے حوالے سے تجویز کی جانے والی سفارشات ۔۔۔ پانچ مقتوں میں عمل نہ ہو سکا اور یا آخر انگریزوں کو اقتدار چھوڑ کر جانا پڑ گیا اور پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔

☆☆☆☆☆

سوال 5۔ تحقیق پاکستان کے کے بعد نصاب سازی کے سلسلے میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ پیش کیجیے؟

جواب: 1-1947ء سے نصاب سازی کا ارتقاء:

Curriculum Development Since 1947):

پاکستان 1947ء میں ایک آزاد اور اسلامی ریاست کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر ۔۔۔ ہوا، اس ۔۔۔ پاکستان میں سیکنڈری اور ہائر ایجوکیشن کے لئے نصاب کی تیاری کی ساری ذمہ داری پنجاب یونیورسٹی ۔۔۔ ہوئی تھی تاہم ہر انٹرنی ایجوکیشن کی ذمہ داری کا بوجھ صوبوں پر پڑا لا گیا تھا۔ پنجاب یونیورسٹی ہائی سکول کے اختتام پر دو امتحانات لیتی تھی، ایک میٹرکولیشن ایگزیمینیشن (Matriculation Examination) اور دوسرا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ ایگزیمینیشن (School Leaving Certificate Examination) تھا، پہلے میں دو گروپس کی صورت میں پانچ مضامین پیش کئے جاتے تھے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i- گروپ A: لازمی مضامین (Compulsory Subject):

1- انگلش (English)
2- ریاضی لڑکیوں کے لیے حساب یا گھریلو خانہ داری
3- تاریخ و جغرافیہ (History Geography)

ii- گروپ B: انتخابی مضامین (Elective Subject):

1- پاکستانی زبانیں جیسا کہ اردو، پنجابی، پشتو یا کوئی غیر ملکی زبان یعنی جرمن یا فرانسیسی
2- کلاسیکی زبان عربی، فارسی، عبرانی، لاطینی یا یونانی، طبیعیات اور کیمیا
3- ڈرائنگ (Drawing)
4- زراعت (Agriculture)
5- فزیالوجی (Physiology) اور ہائی جین (Hygiene) یا سوگس (Civics) اور ہائی جین یا پھر صرف لڑکیوں کے لئے گھریلو معاشیات (Domestic Economy)

سکول لیونگ سرٹیفکیٹ ایگزیمینیشن (School Leaving Certificate Examination) کے مندرجہ ذیل لازمی مضامین پیش کئے گئے تھے۔

1- انگلش (English)
2- انتخابی گروپ A سے چننے والوں کے لئے حساب بشمول تجارتی حساب، اور گروپ B کا انتخاب کرنے والوں کے لئے الجبرا (Aljebra)

i- گروپ A: انتخابی (Elective):

1- مختصر نویسی (Shorthand) اور ٹائپ رائٹنگ (Typewriting)

47

(Book-keeping and Commercial Correspondence) کھاتہ داری اور تجارتی خط و کتابت

2- مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک مضمون
3- ایک کلاسیکی زبان (جیسے میٹرکولیشن امتحان میں تھی) (A Classical Language)
4- ایک پاکستانی زبان (جیسے میٹرکولیشن امتحان میں تھی) (A Pakistani Language)
5- تاریخ و جغرافیہ (History and Geography)
6- شہریت و علم حفظان صحت (Civics and Hygiene)

Elmas Ali

گروپ B انتخابی:

i- زراعت (Agriculture)
ii- ڈرائنگ (Drawing)
iii- شہریت و علم حفظان صحت (Civics & Hygiene)
iv- طبیعیات (Physics) اور کیمیا (Chemistry)

مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک مضمون

v- زبان
vi- تاریخ و جغرافیہ (History)

سکول لیونگ سرٹیفکیٹ ایگزیمینیشن (School leaving Certificate Examination) کی ۔۔۔ میں کی آئی گئی ۔۔۔ 1950 ۔۔۔ ضرورت میں آہستہ آہستہ کمی آئی گئی ۔۔۔ میں کسی ایک بچے نے بھی یہ امتحان نہیں دیا۔

2- تعلیمی کانفرنس 1947ء (Educational Conference 1947):

پاکستان حقیقت میں مسلم ریاست بنانے ۔۔۔ قائداعظم ۔۔۔ جنہوں نے وقت ضائع کئے بغیر ۔۔۔ پر تعلیمی کانفرنس منعقد کرنے کی ہدایت ۔۔۔ جو نومبر ۔۔۔ کے آخری ہفتے میں منعقد ہوئی۔ تعلیمی کانفرنس میں اپنے پیغام میں قائداعظم نے مستقبل کی تعلیمی پالیسی ۔۔۔ ہوئے اپنے پیغام میں فرمایا

"آپ جانتے ہیں کہ ۔۔۔ تعلیم کی اہمیت پر جتنا بھی زور دیا جائے ۔۔۔ سے بھی زیادہ پر پہلے غیر ملکی اقتدار کے دوران ہمارے لوگوں کے لئے تعلیم پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی اگر ۔۔۔ ہیں، تیز رفتار اور تیز ترقی چاہتے ہیں تو ہمیں انتہائی سنجیدگی سے اس مسئلے کو حل کرنا ہوگا ۔۔۔ اپنی تعلیمی پالیسی اور پروگرام ۔۔۔ جو ہمارے قومی مزاج کے مطابق ہوں اور ہماری تاریخ و ثقافت سے ہم آہنگ ہوں، اس کے ساتھ ساتھ موجودہ دور ۔۔۔ زبردست ترقی دنیا میں ہوئی ہے، اسے بھی اپنا نظام تعلیم تشکیل دیتے ۔۔۔ وقت سامنے رکھنا چاہیے۔"

قائداعظم نے فرمایا:

"اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے مستقبل کا انحصار بڑی حد تک اس ۔۔۔ تعلیم پر ہوگا جو ہم واضح کریں گے اور اس امر پر بھی ہوگا کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت کس انداز میں کرتے ہیں، تاکہ وہ مستقبل میں پاکستان کے مخلص شہری بن سکیں، تعلیم کے معنی صرف ڈگری یا کتابی تعلیم نہیں، مستقبل کی معاشی زندگی کو پروان چڑھانے کے لئے ہمارے لوگوں کو سائنسی اور

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 48

تنقیحی عمل ہونے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ہمارے ڈاکٹر، سائنس دان، کاریگر، تجارت اور صنعت میں ترقی کر سکیں، اس کے ساتھ ساتھ ہر تعلیم یافتہ شہری کی تعمیر سیرت بھی کرنی ہے اس کے لیے عمدہ تعلیم اور معیاری تعلیم کے ذریعے کوشش کرنا چاہیے کہ ہر شہری کو اخلاقیات، تہذیب، شائستگی، ذمہ داری اور قوم کے لئے خدمت کے جذبے اور احساس سے روشناس کرسکیں۔"

نومبر دسمبر 1947ء میں ہونے والی پہلی تعلیمی کانفرنس کو بڑی اہمیت حاصل ہوئی کہ یہ کانفرنس کے پیش وزیر تعلیم فضل الرحمٰن نے ہونے والی مستقبل کے تعلیمی منصوبوں اور پروگراموں کے لئے بڑے راہنما اصول پیش کیے۔

نے ہوئے قوم کے فرمودات کی روشنی میں اقبال کرتے ہوئے کہا کہ۔

"ہمارا موجودہ تعلیمی نظام انتشار کا شکار ہے اسے محدود فائدے کے لئے [illegible] دیا گیا ہے۔ یہ تعلیم سچی معنویت کی طور پر قومی ضروریات کے لئے ہوئی۔ حقیقت پسندی کی کمی، تیزی سے بدلتے ہوئے معاشرے کا ساتھ دینے میں ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت اپنے اندر تعصب اور مردہ کرداری وجہ سے اس نظام کی مذمت بالکل بجا ہے، یہ کہ اصول پر تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ اصول پرستی پر تو مبنی نہیں ہوا اس کا کوئی مشترک عقیدہ بھی نہیں نہ ہی یہ اعلیٰ اخلاقی اصولوں یا اعلیٰ عقلی معیار پر تشکیل دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تعلیمی نظام اخلاقی اور عقلی ضابطے سکھانے اور برقرار رکھنے میں بری طرح ناکام ہو گیا ہے جو کہ ہماری ثقافت کا طرہ امتیاز تھا۔ تعلیمی نظام کی ان بڑی خامیوں اور قومی زندگی پر مضر اثرات کا احساس اجاگر ہونے کے بعد ہر ذی شعور شخص تشویش میں مبتلا ہوا جو کہ بحرحال تعلیمی ڈھانچے کی از سر نو تشکیل کے لئے کی جانے والی کوششوں کا سبب بنا ہے۔"

نتیجتاً اس تعلیمی کانفرنس کے ذریعے پاکستان کو موقع ملا ہے کہ وہ تعلیمی پالیسی کی تشکیل نو کرتے ہوئے اسے جدید دور کے تقاضوں کے عین مطابق اور آزاد ریاست کے شایان شان بنا سکیں۔

تاہم نصاب میں تبدیلی اور اس میں بہتری ایک انتہائی صبر آزما مرحلہ تھا، اس سلسلے میں کمیشن نے نصاب کا جائزہ لیا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

3- پنجاب یونیورسٹی کمیشن 42-1950ء:

(Punjab University Commission 1950-52)

پنجاب یونیورسٹی کمیشن نے جب صورتحال کا جائزہ لیا تو یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ سکول کا نصاب طلبہ کے مختلف رویوں، رجحانات اور ضروریات کے حوالے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ کمیشن نے سفارش کی کہ مڈل سکولز کے کورسز میں کئی بنیادی مضامین جیسا کہ مذہبی تعلیم، جسمانی تربیت، ریاضی، تاریخ و جغرافیہ، عملی فنون اور اردو، انگریزی، فارسی، عربی، بنگالی، فرانسیسی، لاطینی وغیرہ میں سے کوئی ایک زبان شامل کی جائے۔ خیال کیا جا رہا ہے تھا کہ اس سے 11 سے 13 سال کے طلبہ کو اچھی عام تعلیم مل سکے گی۔ جبکہ سیکنڈری سطح کے لئے کچھ لازمی اور کچھ انتخابی مضامین شامل کرنے کی تجویز بھی دی گئی، انتخابی مضامین کے مندرجہ ذیل گروپس تجویز کئے گئے۔

1-	زبانیں:	اردو، فارسی، عربی، بنگالی، فرانسیسی، لاطینی
2-	سماجی علوم:	تاریخ، جغرافیہ، ابتدائی شہریت وغیرہ۔
3-	نیچرل سائنسز:	فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ڈومیسٹک سائنسز
4-	ریاضی:	الجبرا، جیومیٹری، ڈرائنگ۔

Elmas Ali

آرٹس اور موسیقی: ڈرائنگ، پینٹنگ، ڈیزائننگ، مشرقی موسیقی، مغربی موسیقی

تعلیمی ترقی کا چھ سالہ قومی منصوبہ

(Six Year National Plan of Educational Development):

وفاقی وزیر تعلیم فضل الرحمن کی طرف سے کراچی میں 18، 19 جولائی 1951ء کو بلائی گئی کانفرنس میں صوبائی وزراء تعلیم، سیکرٹری، وائس چانسلرز اور دیگر اعلیٰ عہدیدار شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں پاکستان کی تعلیمی ترقی کے چھ سالہ منصوبے کی تیاری کے لئے ابتدائی سفارشات پیش کی گئیں۔

سیکنڈری سکول کے نصاب کے حوالے سے کانفرنس نے کئی تجاویز پیش کیں۔ مشاہدے میں یہ بات بھی آئی تھی کہ [illegible] سال سے 16 سال کی عمر کے بچوں کے لئے ان دلچسپیوں اور قابلیتوں کے حوالے سے دو شعبوں یعنی ثقافیات اور سائنس کو سرِ تقسیم کئے گئے ہیں جبکہ تعلیمی تجربات مشاہدات اور نفسیاتی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ طلبہ کے تعلیمی رجحانات رویوں اور دلچسپیوں کے حوالے سے گروپس میں زیادہ سے زیادہ مضامین پیش کئے جانے چاہئیں۔ یعنی مختلف [illegible] پیش کرتے ہوئے نصاب میں واضح تقسیم نہیں ہونی چاہئے بلکہ مضامین اس لحاظ سے ترتیب دیئے جانے چاہئیں کہ [illegible] کے حامل مضامین پر زیادہ توجہ دی گئی ہو۔ مثال کے طور پر ایک طالبعلم جس کا زبانوں کی جانب [illegible] ہو دو یا تین زبانیں سیکھ سکے گا، اسی طرح فزکس، کیمسٹری، بیالوجی میں دلچسپی رکھنے والا طالبعلم اس کی تعلیم حاصل [illegible] جبکہ عالمی تاریخ، شمول اسلامی تاریخ، ابتدائی معاشیات اور شہریت وغیرہ میں دلچسپی رکھنے والا طالبعلم وہ مضامین پڑھ سکے گا۔

[illegible] کے گئے۔

نئے منصوبے کے بنیادی مقاصد [illegible] بنیاد پر تعلیمی نظام ترتیب دیا جائے۔

1- آئین پاکستان میں طے شدہ مقاصد کی بنیاد پر تعلیمی نظام ترتیب دیا جائے۔

2- 6 سالہ منصوبے کے دوران تعلیم کی [illegible] ترقی بنیاد بنایا جائے۔

3- صحت اور جسمانی تعلیم بھی فراہم کی جائے۔

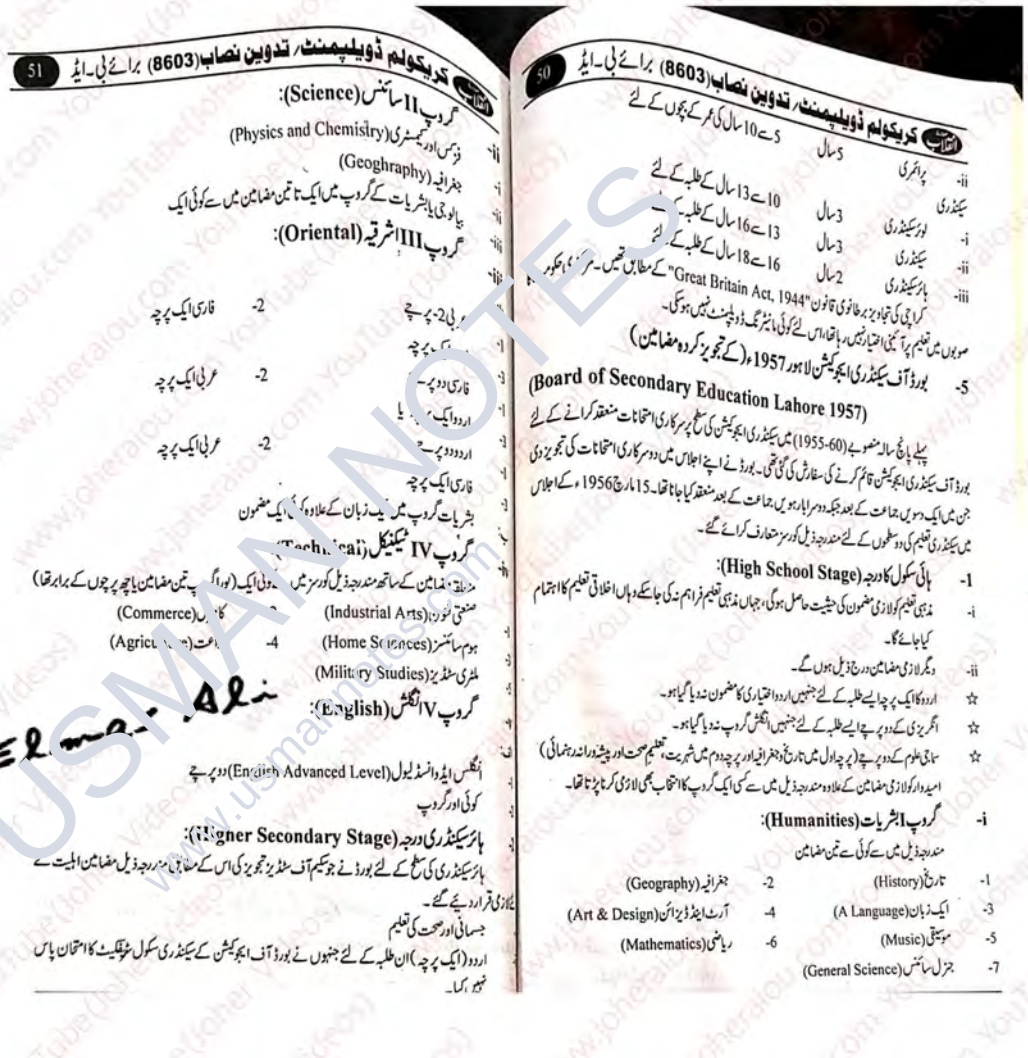
4- ملک سے ناخواندگی کا خاتمہ کیا جائے۔

5- ہر فرد کے لئے تعلیم کے مواقعوں کی فراہمی کا یکساں انتظام کیا جائے۔

نئے منصوبے میں پانچ سال کی پرائمری تین سال کی مڈل اور تین سال کی سیکنڈری [illegible] مشتمل ڈھانچہ تشکیل دیا گیا۔ نئے تعلیمی ڈھانچے میں سیکنڈری سطح تک [illegible] سال کی تعلیم کے علاوہ تین سال کی [illegible] تعلیم بھی شامل تھی۔ جب یہ ڈھانچہ انٹر یونیورسٹی بورڈ کو بھجوایا گیا تو [illegible] ضروری مان لی گئی۔

جب اصلاحات کے لئے سفارشات مرتب کی جا رہی تھیں تب پورے ملک میں 4-4-3 کا یکساں [illegible] ڈھانچہ رائج تھا جبکہ پنجاب، [illegible] نہیں تھا۔ اس وقت سندھ میں رائج سیکنڈری ایجوکیشن میں سات سال تک کی پرائمری تعلیم شامل تھی جبکہ پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں پرائمری تعلیم پانچ سال کی تھی۔ صدر کراچی بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن نے مندرجہ ذیل [illegible] ڈھانچہ تشکیل دیا تھا۔

i-	پری پرائمری	2 سال	3 سے 5 سال کی عمر کے بچوں کے لئے



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 50

-ii	پرائمری	5 سال	5 سے 10 سال کی عمر کے بچوں کے لئے
سیکنڈری			
-i	لوئر سیکنڈری	3 سال	10 سے 13 سال کے طلبہ کے لئے
-ii	سیکنڈری	3 سال	13 سے 16 سال کے طلبہ کے لئے
-iii	ہائر سیکنڈری	2 سال	16 سے 18 سال کے طلبہ کے لئے

کراچی کی تجاویز برطانوی قانون "Great Britain Act, 1944" کے مطابق تھیں۔ مرکزی حکومت صوبوں میں تعلیم پر آئینی اختیار نہیں رہا تھا اس لئے کوئی پائیدار منیجنگ ڈویلپمنٹ نہیں ہو سکی۔

-5 بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور 1957ء (کے تجویز کردہ مضامین)
(Board of Secondary Education Lahore 1957)

پہلے پانچ سالہ منصوبے (60-1955) میں سیکنڈری ایجوکیشن کی سطح پر سرکاری امتحانات منعقد کرانے کے لئے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن قائم کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ بورڈ نے اپنے اجلاس میں دو سرکاری امتحانات کی تجویز دی جن میں ایک دسویں جماعت کے بعد جبکہ دوسرا بارہویں جماعت کے بعد منعقد کیا جانا تھا۔ 15 مارچ 1956ء کے اجلاس میں سیکنڈری تعلیم کی دو سطحوں کے لئے مندرجہ ذیل کورسز متعارف کرائے گئے۔

-1 ہائی سکول کا درجہ (High School Stage):

-i مذہبی تعلیم کو لازمی مضمون کی حیثیت حاصل ہوگی، جہاں مذہبی تعلیم فراہم نہ کی جا سکے وہاں اخلاقی تعلیم کا اہتمام کیا جائے گا۔

-ii دیگر لازمی مضامین درج ذیل ہوں گے۔

☆ اردو کا ایک پرچہ ایسے طلبہ کے لئے جنہیں اردو اختیاری کا مضمون نہ دیا گیا ہو۔

☆ انگریزی کے دو پرچے ایسے طلبہ کے لئے جنہیں انگلش گروپ نہ دیا گیا ہو۔

☆ سماجی علوم کے دو پرچے (پرچہ اول میں تاریخ و جغرافیہ اور پرچہ دوم میں شہریت، تعلیم صحت اور پیشہ ورانہ رہنمائی)

امیدواروں کو لازمی مضامین کے علاوہ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک گروپ کا انتخاب بھی لازمی کرنا پڑتا تھا۔

-i گروپ I انسانیات (Humanities):

مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے تین مضامین

-1	تاریخ (History)	-2	جغرافیہ (Geography)
-3	ایک زبان (A Language)	-4	آرٹ اینڈ ڈیزائن (Art & Design)
-5	موسیقی (Music)	-6	ریاضی (Mathematics)
-7	جنرل سائنس (General Science)		

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 51

گروپ II سائنس (Science):

-i فزکس اور کیمسٹری (Physics and Chemistry)
-ii جغرافیہ (Geoghraphy)
-iii بیالوجی یا طبیعیات کے گروپ میں ایک تا تین مضامین میں سے کوئی ایک

گروپ III اشرقیہ (Oriental):

-1 عربی 2- پرچے
-2 فارسی ایک پرچہ
-3 [illegible] پرچہ
-1 فارسی دو پرچے
-2 عربی ایک پرچہ
-1 اردو ایک [illegible]
-2 اردو دو پرچے
-2 عربی ایک پرچہ
-3 فارسی ایک پرچہ

بشریات گروپ میں [illegible] زبان کے علاوہ کوئی ایک مضمون

گروپ IV ٹیکنیکل (Technical):

متعلقہ مضامین کے ساتھ مندرجہ ذیل کورسز میں سے کوئی ایک (بوا[illegible] تین مضامین یا چھ پرچوں کے برابر تھا)

(Industrial Arts) صنعتی فنون
(Commerce) کا[illegible]
-4 (Home Sciences) ہوم سائنسز
(Agricu[illegible]) (Military Studies) ملٹری سٹڈیز

گروپ V انگلش (English):

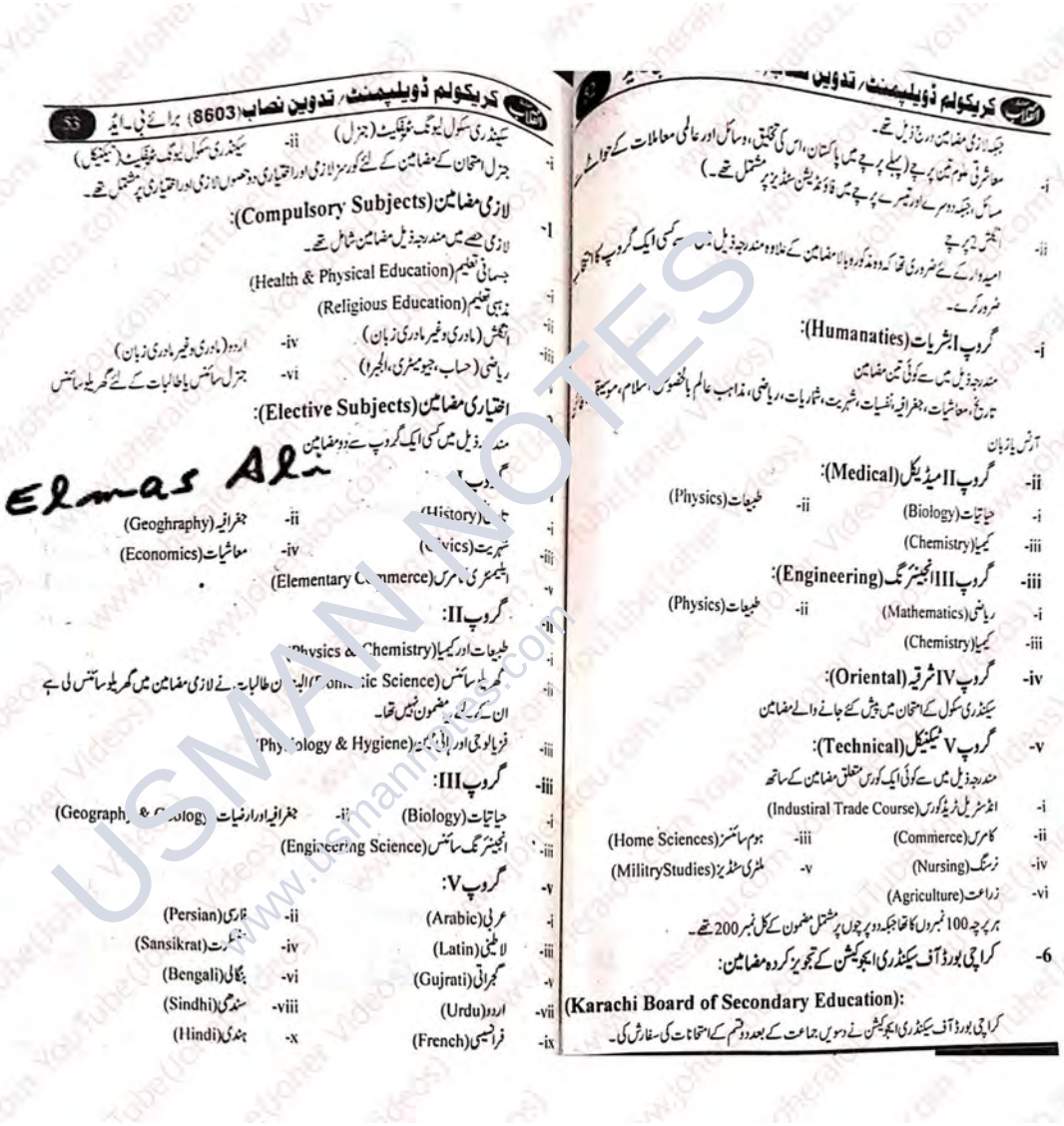
انگلس ایڈوانسڈ لیول (English Advanced Level) دو پرچے
کوئی اور گروپ

ہائر سیکنڈری درجہ (Higher Secondary Stage):

ہائر سیکنڈری کی سطح کے لئے بورڈ نے جو سکیم آف سٹڈیز تجویز کی اس کے مطابق مندرجہ ذیل مضامین اہلیت کے لازمی قرار دیئے گئے۔

جسمانی اور صحت کی تعلیم
اردو (ایک پرچہ) ان طلبہ کے لئے جنہوں نے بورڈ آف ایجوکیشن کے سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ کا امتحان پاس نہیں کیا۔

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 53

-i جنرل امتحان کے مضامین کے لئے کورسز لازمی اور اختیاری دو حصوں لازمی اور اختیاری پر مشتمل تھے۔

لازمی مضامین (Compulsory Subjects):

-i لازمی حصے میں مندرجہ ذیل مضامین شامل تھے۔

-i جسمانی تعلیم (Health & Physical Education)

-ii مذہبی تعلیم (Religious Education)

-iii انگلش (مادری و غیر مادری زبان)

-iv اردو (مادری و غیر مادری زبان)

-v ریاضی (حساب، جیومیٹری، الجبرا)

-vi جنرل سائنس یا طالبات کے لئے گھریلو سائنس

اختیاری مضامین (Elective Subjects):

-ii مندرجہ ذیل میں کسی ایک گروپ سے دو مضامین

Elmas Ali

-i گروپ I

-i تاریخ (History)

-ii جغرافیہ (Geoghraphy)

-iii شہریت (Civics)

-iv معاشیات (Economics)

-v ایلیمنٹری کامرس (Elementary Commerce)

-iii گروپ II:

-i طبیعات اور کیمیا (Physics & Chemistry)

-ii گھریلو سائنس (Domestic Science) الیکن طالبات نے لازمی مضامین میں گھریلو سائنس لی ہے ان کے لئے یہ مضمون نہیں تھا۔

-iii فزیالوجی اور ہائی جین (Physiology & Hygiene)

-iii گروپ III:

-i حیاتیات (Biology)

-ii جغرافیہ اور ارضیات (Geography & Geology)

-iii انجینئرنگ سائنس (Engineering Science)

-v گروپ V:

-i عربی (Arabic)

-ii فارسی (Persian)

-iii لاطینی (Latin)

-iv سنسکرت (Sansikrat)

-v گجراتی (Gujrati)

-vi بنگالی (Bengali)

-vii اردو (Urdu)

-viii سندھی (Sindhi)

-ix فرانسیسی (French)

-x ہندی (Hindi)

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین [illegible]

جبکہ لازمی مضامین درج ذیل تھے۔

-i معاشرتی علوم تین پرچے (پہلے پرچے میں پاکستان، اس کی تحقیق، وسائل اور عالمی معاملات کے حوالے سے مسائل، جبکہ دوسرے اور تیسرے پرچے میں ڈوکیومنٹیشن سٹڈیز پر مشتمل تھے۔)

-ii انگلش تین پرچے

امیدوار کے لئے ضروری تھا کہ وہ مذکورہ بالا مضامین کے علاوہ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک گروپ کا انتخاب ضرور کرے۔

-i **گروپ I ادبیات (Humanaties):**

مندرجہ ذیل میں سے کوئی تین مضامین

تاریخ، معاشیات، جغرافیہ، نفسیات، شہریت، شماریات، ریاضی، مذاہب عالم بالخصوص اسلام، موسیقی

آرٹس یا زبان

-ii **گروپ II میڈیکل (Medical):**

-i حیاتیات (Biology)

-ii طبیعات (Physics)

-iii کیمیا (Chemistry)

-iii **گروپ III انجینئرنگ (Engineering):**

-i ریاضی (Mathematics)

-ii طبیعات (Physics)

-iii کیمیا (Chemistry)

-iv **گروپ IV شرقیہ (Oriental):**

سیکنڈری سکول کے امتحان میں پیش کئے جانے والے مضامین

-v **گروپ V ٹیکنیکل (Technical):**

مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک کورس متعلق مضامین کے ساتھ

-i انڈسٹریل ٹریڈ کورس (Industiral Trade Course)

-ii کامرس (Commerce)

-iii ہوم سائنسز (Home Sciences)

-iv نرسنگ (Nursing)

-v ملٹری سٹڈیز (MilitryStudies)

-vi زراعت (Agriculture)

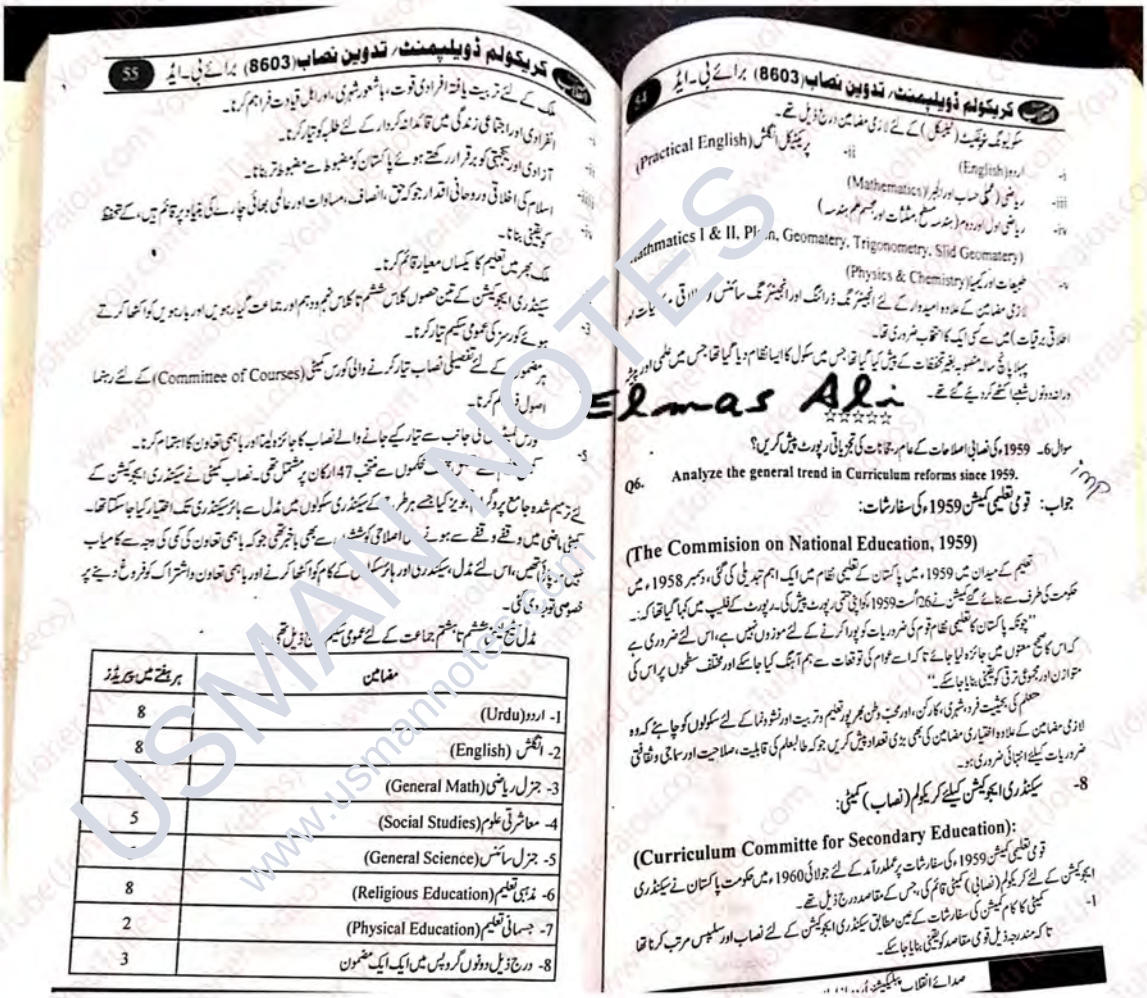
ہر پرچہ 100 نمبروں کا تھا جبکہ دو پرچوں پر مشتمل مضمون کے کل نمبر 200 تھے۔

-6 **کراچی بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے تجویز کردہ مضامین:**

(Karachi Board of Secondary Education):

کراچی بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن نے دسویں جماعت کے بعد دو قسم کے امتحانات کی سفارش کی۔

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 55

ملک کے لئے تربیت یافتہ افرادی قوت، باشعور شہری، اور اعلیٰ قیادت فراہم کرنا۔
انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قائدانہ کردار کے لئے طلبہ کو تیار کرنا۔
آزادی اور یکجہتی کو برقرار رکھتے ہوئے پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا۔
اسلام کی اخلاقی و روحانی اقدار جو کہ حق، انصاف، مساوات اور عالمی بھائی چارے کی بنیاد پر قائم ہیں، کے تحفظ
کو یقینی بنانا۔
ملک بھر میں تعلیم کا یکساں معیار قائم کرنا۔
سیکنڈری ایجوکیشن کے تین حصوں کلاس ششم تا کلاس نہم، دہم اور جماعت گیارہویں اور بارہویں کو آگے کرتے
ہوئے کورسز کی عمومی سکیم تیار کرنا۔
ہر مضمون کے لئے تفصیلی نصاب تیار کرنے والی کورس کمیٹی (Committee of Courses) کے لئے رہنما
اصول فراہم کرنا۔
ورکس ایجوکیشن کی جانب سے تیار کیے جانے والے نصاب کا جائزہ لینا اور باہمی تعاون کا اہتمام کرنا۔
[illegible] سے [illegible] تک تکلموں سے منتخب 47 ارکان پر مشتمل تھی۔ نصاب کمیٹی نے سیکنڈری ایجوکیشن کے
لئے تجویز شدہ جامع پروگرام تیار کیا جسے ہر طرف کے سیکنڈری سکولوں میں مڈل سے ہائر سیکنڈری تک اختیار کیا جا سکتا تھا۔
کمیٹی ماضی میں وقفے وقفے سے ہونے والی اصلاحاتی کوشش سے بھی باخبر تھی جو کہ باہمی تعاون کی کمی کی وجہ سے کامیاب
نہیں ہو پائی تھیں، اس لئے مڈل، سیکنڈری اور ہائر سکنڈری کے کام کو آگے کرنے اور باہمی تعاون و اشتراک کو فروغ دینے پر
خصوصی توجہ دی گئی۔

مڈل نیچ یعنی ششم تا ہشتم جماعت کے لئے عمومی سکیم درج ذیل تھی

مضامین	ہر ہفتے میں پیریڈز
1- اردو (Urdu)	8
2- انگلش (English)	8
3- جنرل ریاضی (General Math)	
4- معاشرتی علوم (Social Studies)	5
5- جنرل سائنس (General Science)	
6- مذہبی تعلیم (Religious Education)	8
7- جسمانی تعلیم (Physical Education)	2
8- درج ذیل دونوں گروپس میں سے ایک ایک مضمون	3

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 44

سکینڈری ایجوکیشن (ٹیکنیکل) کے لئے لازمی مضامین درج ذیل تھے۔

i- اردو (English)
ii- پریکٹیکل انگلش (Practical English)
iii- ریاضی (عملی حساب اور الجبرا) (Mathematics)
iv- ریاضی بول اردو دوم (ہندسہ مع مسطح مثلثات اور مجسم ہندسہ)
Mathematics I & II, Pl[illegible]n, Geomatery, Trigonometry, Slid Geomatery)
v- طبیعیات اور کیمیا (Physics & Chemistry)

لازمی مضامین کے علاوہ امیدوار کے لئے انجینئرنگ ڈرائنگ اور انجینئرنگ سائنس [illegible] یات [illegible]
اختیاری پرچوں میں سے کسی ایک کا انتخاب ضروری تھا۔

پہلا پانچ سالہ منصوبہ بغیر تحقیقات کے پیش کیا گیا تھا جس میں سکول کا ایسا نظام دیا گیا تھا جس میں علمی اور پیشہ
وارانہ دونوں شعبے اکٹھے کر دیے گئے تھے۔

Elmas Ali

سوال 6۔ 1959ء کی نصابی اصلاحات کے عام رجحانات کی تجزیاتی رپورٹ پیش کریں؟

Q6. Analyze the general trend in Curriculum reforms since 1959.

جواب: قومی تعلیمی کمیشن 1959ء کی سفارشات:

(The Commision on National Education, 1959)

تعلیم کے میدان میں 1959ء میں پاکستان کے تعلیمی نظام میں ایک اہم تبدیلی کی گئی، دسمبر 1958ء میں
حکومت کی طرف سے بنائے گئے کمیشن نے 26 اگست 1959ء کو اپنی حتمی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے دیباچے میں کہا گیا تھا کہ:۔

"چونکہ پاکستان کا تعلیمی نظام قوم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے موزوں نہیں ہے، اس لئے ضروری ہے
کہ اس کا صحیح معنوں میں جائزہ لیا جائے تا کہ اسے عوام کی توقعات سے ہم آہنگ کیا جائے اور مختلف سطحوں پر اس کی
متوازن اور مجموعی ترقی کو یقینی بنایا جا سکے۔"

حصول کی بحیثیت فرد، شہری، کارکن، اور محب وطن بھرپور تعلیم و تربیت اور نشوونما کے لئے سکولوں کو چاہئے کہ وہ
لازمی مضامین کے علاوہ اختیاری مضامین کی بھی بڑی قطعہ پیش کریں جو کہ طالبعلم کی قابلیت، صلاحیت اور سماجی و ثقافتی
ضروریات کیلئے انتہائی ضروری ہو۔

8- سیکنڈری ایجوکیشن کیلئے کریکولم (نصاب) کمیٹی:

(Curriculum Committe for Secondary Education):

قومی تعلیمی کمیشن 1959ء کی سفارشات پر عملدرآمد کے لئے جولائی 1960ء میں حکومت پاکستان نے سیکنڈری
ایجوکیشن کے لئے کریکولم (نصابی) کمیٹی قائم کی، جس کے مقاصد درج ذیل تھے۔

1- کمیٹی کا کام کمیشن کی سفارشات کے عین مطابق سیکنڈری ایجوکیشن کے لئے نصاب اور سلیبس مرتب کرنا تھا
تا کہ مندرجہ ذیل قومی مقاصد کو یقینی بنایا جا سکے۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز [illegible]

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



56 کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ

i- آرٹس اینڈ کرافٹس(Arts & Crafts): مٹی کے نمونے بنانا(Soil Models)، سیرامکس(Ceramics)، کپڑے پر ڈیزائن بنانا (Cloth printing)، کھلونے بنانا(Making toys)، چمڑے کا کام کرنا(Leatherworks)، قالین بننا (Carpet Weaving)، بانس کا کام(Cane Worbs)، لکڑی کا کام(Wood Art & Practical Art)۔

ii- آرٹ اینڈ پریکٹیکل آرٹ(Applied Electricity)، زراعت و باغبانی (Agriculture and gardening)، ماہی پروری (Fishery)، ہوم اکنامکس (Home Economics) وغیرہ۔

9- اختیاری مضامین(Electives):

مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک مضمون عربی، آرٹ، بنگالی، ڈرامہ، گجراتی، موسیقی، پشتو، پنجابی، فارسی، سنسکرت، سندھی، اردو اور دیگر مجوزہ مضامین مڈل درجے پر کوئی ایک سرگرمیاں بھی تجویز کی گئی تھیں، جن کے ذریعے طلبہ کے رجحانات رویوں اور دلچسپیوں کا پتہ چلایا جا سکتا تھا، تاکہ موزوں پیشے کے انتخاب اور سیکنڈری سطح پر متعلقہ مضامین کے چناؤ کے لئے طلبہ کی رہنمائی کی جا سکے۔

i- لازمی مضامین(Required Courses):

اردو 200 نمبر، انگلش 200 نمبر، معاشرتی علوم 100 نمبر، جنرل ریاضی 100 نمبر، جنرل سائنس 100 نمبر، جسمانی تعلیم 100 نمبر، دستکاری یا گھلی کام سال میں 72 گھنٹے۔

Elmas Ali

اختیاری مضامین(Electives):

مندرجہ ذیل گروپس میں سے کوئی ایک:۔

1- بشریات کا گروپ(Humanities Group):

ہر مضمون کے 100 نمبر ہیں اس لئے تین مضمون لے کر 300 نمبر بناتے ہیں۔

i- ریاضی یا لڑکیوں کے لئے گھریلو خانہ داری(Home Economics)
ii- تاریخ(History)
iii- جغرافیہ(Geography)
iv- اسلامیات(Islamiyat)
v- آرٹ(Art)
vi- جیومیٹریکل اور ٹیکنیکل ڈرائنگ(Geo matrical)
vii- کلاسیکل زبانیں: عربی، فارسی، یونانی، سنسکرت وغیرہ (Classical Languages Arabic, Persian, Grece, Sansicrat)
viii- اقوام عالم کی جدید زبانیں(Modern international Laguages)
ix- فزیالوجی اینڈ ہائی جین(Physiology and Hygience)

042-37245454, 37361414 صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور

57 کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ

xii- صحت اور جسمانی تعلیم(Health and Physical Education)
ابتدائی معاشیات(Basic Economics)
شہریت(Civics)
موسیقی(Music)
آؤٹ لائن آف ہوم اکنامکس Outline of Home Economics
یا کوئی اور مجوزہ مضمون(OR anyother subject)
ایک 100 نمبر کا پرچہ کسی دوسرے گروپ سے جس کا اس فہرست میں ذکر نہیں

سائنس گروپ(Science Group):

ii- ریاضی(Mathematics)، طبیعات(Physics)
کیمیا(Chemistry)
(Biology)، (Physiology) اور ہائی جین(Hygiene)، جیومیٹریکل اینڈ ٹیکنیکل ڈرائنگ (Geomatrical and Technical Drawing)، جیوگرافی (Geography) میں سے کوئی مضمون

کامرس گروپ(Commerce Group):

3- (Business Methods and Correspondences)
i- کمرشل جیوگرافی (Commercial Geography)
ii- حساب اور کھاتہ داری(Arithmetics and Book-Keeping)
iii- ٹائپ رائٹنگ (Typewriting)

صنعتی فنون کا گروپ(Industrial Arts Group):

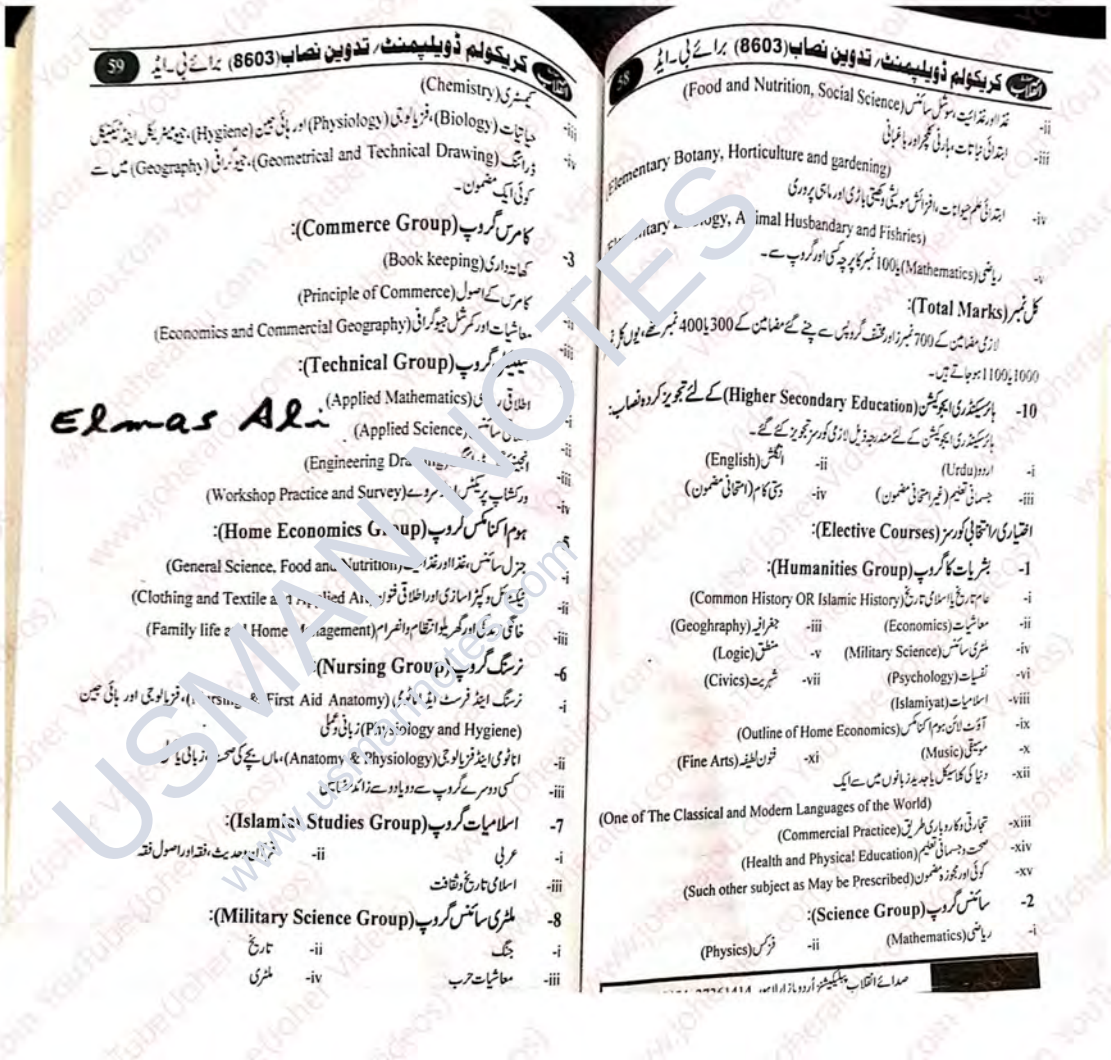
4- طبیعات(Physics)
i- ریاضی(Mathematics)
iii- کیمیا(Chemistry)
iv- مندرجہ ذیل میں سے کوئی مضامین دھاتوں کا کام (Metal Work)، لکڑی کا کام (Wood Work)، اطلاقی برقیات (Applied Electricity)، اور کوزہ گری(Ceramics)، چمڑے کا کام (Leather Work)، فن آرائش (Ornamental Art)، (Geometrical and Technical Drawing)، جیومیٹریکل اینڈ ٹیکنیکل ڈرائنگ (Weaving)، بُنائی (Crafts)، اور دستکاریاں (Building Construction)، عمارت سازی (Cane کا کام)، (Confectionary and Bakery)، کنفیکشنری اینڈ بیکری (Tailoring)، ٹیلرنگ (Work)

ہوم اکنامکس گروپ(Home Economics Group):

5- (Chemistry, Physics, Biology) کیمسٹری، فزکس اور بیالوجی

042-37245454, 37361414 صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 58

(Food and Nutrition, Social Science) غذا اور تغذیہ، سوشل سائنس -ii

ابتدائی نباتات، باغبانی، کھیتی اور باغبانی -iii

(Elementary Botany, Horticulture and gardening)

ابتدائی علم حیوانات، افزائش مویشی، مچھلی پالنی اور ماہی پروری -iv

(Elementary Zoology, Animal Husbandary and Fishries)

ریاضی (Mathematics) یا 100 نمبر کا پرچہ کسی اور گروپ سے۔ -v

کل نمبر (Total Marks):

لازمی مضامین کے 700 نمبرز اور مختلف گروپس سے چنے گئے مضامین کے 300 یا 400 نمبر ملا کر، یوں کل 1000 یا 1100 ہو جاتے ہیں۔

10- ہائر سیکنڈری ایجوکیشن (Higher Secondary Education) کے لئے تجویز کردہ نصاب:

ہائر سیکنڈری ایجوکیشن کے لئے مندرجہ ذیل لازمی کورسز تجویز کئے گئے۔

i- اردو (Urdu) ii- انگلش (English)

iii- جسمانی تعلیم (غیر امتحانی مضمون) iv- دستی کام (امتحانی مضمون)

اختیاری/انتخابی کورسز (Elective Courses):

1- بشریات کا گروپ (Humanities Group):

i- عام تاریخ یا اسلامی تاریخ (Common History OR Islamic History)

ii- معاشیات (Economics) iii- جغرافیہ (Geoghraphy)

iv- ملٹری سائنس (Military Science) v- منطق (Logic)

vi- نفسیات (Psychology) vii- شہریت (Civics)

viii- اسلامیات (Islamiyat)

ix- آؤٹ لائن ہوم اکنامکس (Outline of Home Economics)

x- موسیقی (Music) xi- فنون لطیفہ (Fine Arts)

xii- دنیا کی کلاسیکل یا جدید زبانوں میں سے ایک

(One of The Classical and Modern Languages of the World)

xiii- تجارتی و کاروباری طریقہ (Commercial Practice)

xiv- صحت و جسمانی تعلیم (Health and Physical Education)

xv- کوئی اور مجوزہ مضمون (Such other subject as May be Prescribed)

2- سائنس گروپ (Science Group):

i- ریاضی (Mathematics) ii- فزکس (Physics)

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 59

iii- حیاتیات (Biology)، فزیالوجی (Physiology) اور ہائی جین (Hygiene)، جیومیٹریکل اینڈ ٹیکنیکل ڈرائنگ (Geometrical and Technical Drawing)، جیوگرافی (Geography) میں سے کوئی ایک مضمون۔

کامرس گروپ (Commerce Group):

3- i- کھاتہ داری (Book keeping)

ii- کامرس کے اصول (Principle of Commerce)

iii- معاشیات اور کمرشل جیوگرافی (Economics and Commercial Geography)

ٹیکنیکل گروپ (Technical Group):

i- اطلاقی ریاضی (Applied Mathematics)

ii- اطلاقی سائنس (Applied Science)

iii- انجینئرنگ ڈرائنگ (Engineering Drawing)

iv- ورکشاپ پریکٹس اور سروے (Workshop Practice and Survey)

ہوم اکنامکس گروپ (Home Economics Group):

5- i- جنرل سائنس، غذا اور تغذیہ (General Science, Food and Nutrition)

ii- ٹیکسٹائل و کپڑا سازی اور اطلاقی فنون (Clothing and Textile and Applied Arts)

iii- خاندانی زندگی اور گھریلو انتظام و انصرام (Family life and Home Management)

نرسنگ گروپ (Nursing Group):

6- i- نرسنگ اینڈ فرسٹ ایڈ اناٹومی (Nursing & First Aid Anatomy)، فزیالوجی اور ہائی جین (Physiology and Hygiene) زبانی و عملی

ii- اناٹومی اینڈ فزیالوجی (Anatomy & Physiology)، ماں بچے کی صحت زبانی یا

iii- کسی دوسرے گروپ سے دو یا دو سے زائد مضامین

اسلامیات گروپ (Islamic Studies Group):

7- i- عربی ii- قرآن، حدیث، فقہ اور اصول فقہ

iii- اسلامی تاریخ و ثقافت

ملٹری سائنس گروپ (Military Science Group):

8- i- جنگ ii- تاریخ

iii- معاشیات حرب iv- ملٹری

Elmas Ali

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 60

vi- چیسٹل مٹری سٹڈیز

vii- دفاع پاکستان

9- زراعت کا گروپ (Agriculture Group):

i- زراعت حصہ اول و دوم

ii- کسی دوسرے گروپ سے 400 نمبروں کے حاصل دو یا دو سے زیادہ مضامین

ہائر سیکنڈری سطح پر کمیشن نے دو لازمی اور تین اختیاری یا انتخابی مضامین تجویز کیے تھے، لازمی شعبہ جات میں اردو اور دو بیگانہ کے مضامین شامل تھے ان میں ہر ایک کے کل نمبر 200 تھے۔ جبکہ تین اختیاری گروپس میں سے چننا تھا جس میں ہر مضمون کے کل نمبر 200 تھے یوں لازمی و اختیاری مضامین کو ملا کر کل نمبر 1000 نمبر رکھے گئے تھے۔

کمیشن نے سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ ایگزامینیشن (Secondary School Certificate Examination) کے لئے نویں اور دسویں جماعت کے دو الگ الگ سرکاری امتحان بھی تجویز کئے۔

تعلیم کی بہتری کے لیے قومی تعلیمی کمیشن 1959ء نے سیکنڈری سکولز کے لئے مختلف شعبہ جات کا حامل نصاب مرتب کیا، جہاں یہ سیکنڈری سکول کی ضروریات کو پورا کرتا تھا وہیں یہ طلبہ کو کالج تعلیم کے لئے تیار بھی کرتا تھا۔

11- جدید علوم اور ریاضی کا کورس:

(Modern Science and Mathematics Course):

مختلف سائنسدانوں اور ماہرین نصاب کا خیال تھا کہ بیشتر ممالک میں سائنس اور ٹیکنالوجی بڑی تیزی سے ترقی کرتی جا رہی ہے اگر ہم اپنی درسی کتب میں دو کچھ پڑھاتے رہے جو کہ پہلے سے رائج تھا تو ہم ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں کئی عشرے پیچھے رہ جائیں گے۔ دو دہائیاں ہونے والی ترقی کی رفتار کے ساتھ قدم ملا کر چلنا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے نصاب میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے جدید تصورات کو شامل کرنے کے لئے خود کو وقف کر دیا۔ ان میں سے ایک کا کہنا تھا،

"ہو سکتا ہے کہ ہم نے سائنس کو ہر متعارف نہ کرایا ہو ہم لوگوں کو ذہنی طور پر تبدیلی کے لئے ضرور تیار کر لیں گے"

اس مشکل کام کا بیڑا اٹھا کر پاکستان کے ایجوکیشن ایکسٹینشن سنٹر (Education Extension Centre) نے اٹھایا، اس اصلاحی اقدام سے نہ صرف کورسز میں جدت اور نیا پن لایا گیا، بلکہ ان مضامین کو پڑھانے کے لئے مدرسین کے لئے دوران ملازمت خصوصی تربیت کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلے میں پورے مغربی پاکستان میں دوران ملازمت تربیت کا پروانیٹ ورک تشکیل دیا گیا تھا۔ سیکنڈری سطح پر نویں دسویں اور انٹرمیڈیٹ سطح پر گیارہویں اور بارہویں جماعت کے کورسز پر نظر ثانی کی گئی۔ جبکہ جدید خطوط پر نئی درسی کتب بھی تصنیف کی گئیں، اسے جدید نصاب (Modernization of Curriculum) کا نام دیا گیا۔

Elmas Ali ☆☆☆☆

سوال 7۔ بشریات اور ہوم اکنامکس کی اصطلاحات کی وضاحت کریں نیز سماجی بہبود میں ان کا خصوصی کردار بھی واضح کریں؟

جواب:1- بشریات (Humanities):

بشریات (Humanities) ایک ایسا شعبہ علم ہے جس کی کئی شاخیں ہیں، اس میں انسانی سرگرمیوں کے مختلف

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 61

پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ بشریات کے ذمرہ میں بہت سے شعبہ جات آتے ہیں جیسا کہ لسانیات، ادب، تاریخ، فلسفہ، مذہبی مطالعہ، قانون، علم الآثار، سیاسیات وغیرہ۔

ہوم اکنامکس (Home Economics):

2- ہوم اکنامکس ایک ایسا علم ہے جس میں گھر اور سماج کے انتظامی امور آتے ہیں اس علم کے ذریعے طالب علموں کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ معاشرے کے دوسرے افراد کے ساتھ کیسے سماجی تعلقات استوار کر سکتے ہیں۔ اس کا تعلق افراد، خاندان اور کمیونٹی کے درمیان باہمی رشتوں کے اشتراک کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس علم میں بھی کئی شعبہ جات شامل ہیں جیسا کہ تغذیہ اور ہدایت، ابتدائے بچپن کی تعلیم، گھریلو معاشیات، داخل آرائش و زیبائش، ٹیکسٹائل وغیرہ۔

بشریات اور ہوم اکنامکس کا سماجی بہبود میں کردار:

3- سماج یا معاشرہ انسانوں سے ہی مل کر بنتا ہے، اور خاندان معاشرے کی اکائی ہے، معاشرے میں رہنے والے انسان کی عادات، اور سرگرمیوں کا علم ہونا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ اسی کی بنیاد پر وہ دوسرے افراد اور ہر فرض کے ... تعلقات قائم کرتا ہے۔ ان علوم سے ان خرابیوں کمزوریوں اور کوتاہیوں کا بھی پتہ چلتا ہے جس کی وجہ سے معاشرہ ... پاتے اور وہ اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں وہی معاشرے ترقی کرتے ہیں جہاں معاشرے ... اس نظام کی اطاعت بھی کرتے ہوں، اس کا شعور بشریات اور ہوم اکنامکس جیسے علوم باقاعدہ ... سے ہی حاصل ہوتا ہے ... سے لوگ اعلیٰ سماجی خوبیوں سے روشناس ہوتے ہیں اور انہیں اپنی روزمرہ زندگی میں اختیار کرتے ہیں، یوں معاشرتی ترقی اور سماجی ... بہبود کا آغاز ہوتا ہے۔

☆☆☆

سوال 6۔ پاکستان میں مختلف تعلیمی پالیسیوں ... لے سے نصاب سازی پر اظہار خیال کیجئے۔

یا۔ 1972ء اور 1978ء کی تعلیمی پالیسیوں ... روشنی میں ... ریں؟

جواب: پاکستان میں مختلف تعلیمی پالیسیوں کے تحت ... ب سازی

(Curriculum Development Under Various Education Policies):

پاکستان کے تعلیمی ... میں 1970ء سے بنے والی مختلف ... ی پالیسیاں تشکیل دیں اور ان کے نفاذ کے لئے کئی طرح کے اقدامات بھی اٹھائے۔ ان تعلیمی پالیسیوں ... صاب کے حوالے سے واضح ہدایات موجود تھیں، ذیل میں دو تعلیمی پالیسیاں بیان کی ... ہیں جن میں نصاب کی بھی تشکیل کی گئی تھی۔

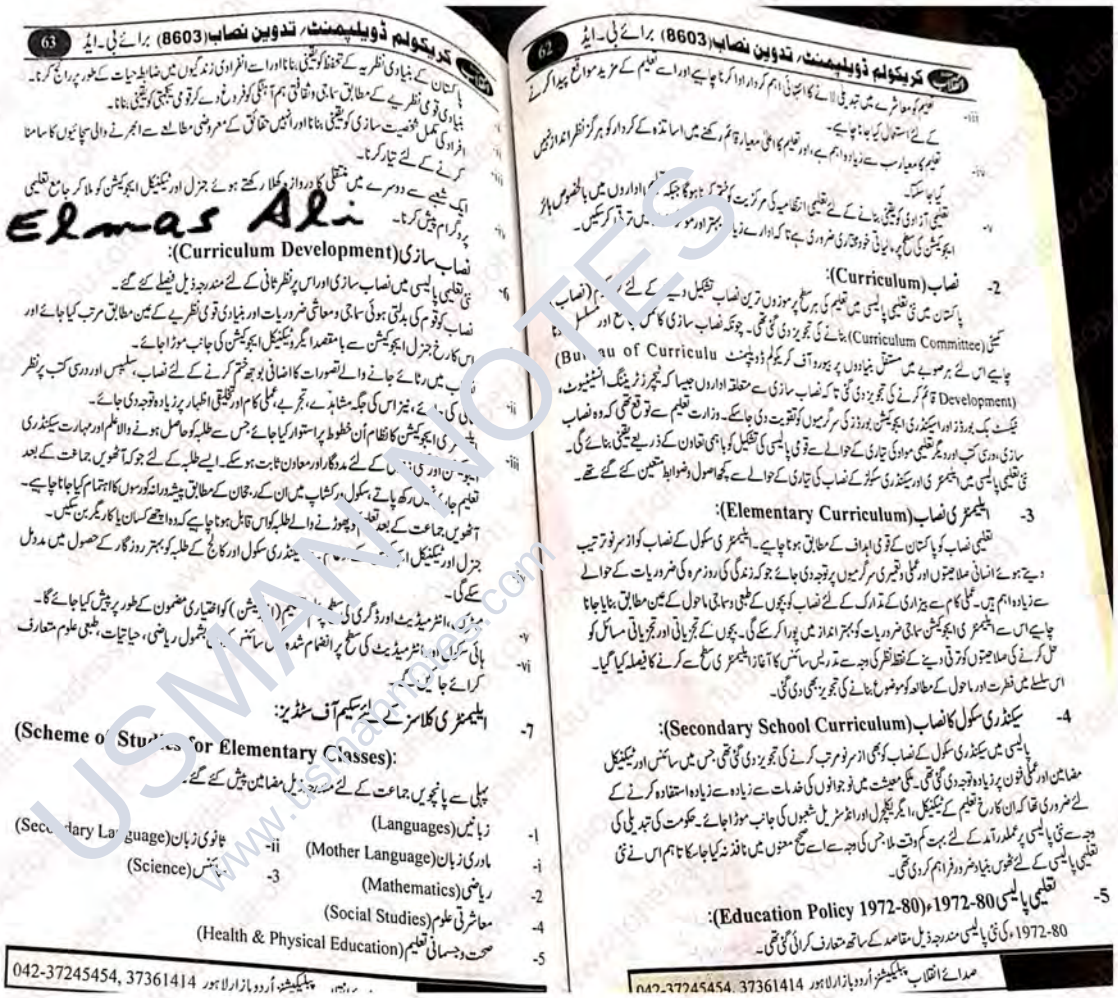
1- 1970ء کی نئی پالیسی (New Education Policy, 1970)

تعلیمی پالیسی کے تناظر میں مارچ 1970ء میں نئی ... پالیسی تشکیل دی گئی جو کہ مندرجہ ذیل بنیادی نقاط ... مشتمل تھی جس پر تعلیمی ترقی کے رہنما اصول اور اہداف مقرر کئے گئے۔

i- اسلامی اقدار کو محفوظ کرنے اور تقویت دینے ... تعلیم کو کردار قومی اتحاد و ترقی کے لئے انتہائی اہم ہے۔

ii- تعلیمی پروگرامز میں سائنسی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو امتیازی حیثیت دی جانی چاہئے۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 62

تعلیم کو معیاری سے تبدیل لانے کا بہت اہم کردار ادا کرنا چاہیے اور اسے تعلیم کے مزید مواقع پیدا کرنے
کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔
تعلیم کا معیار سب سے زیادہ اہم ہے، اور تعلیم کا اعلیٰ معیار قائم رکھنے میں اساتذہ کے کردار کو ہرگز نظر انداز نہیں
کیا جا سکتا۔
تعلیمی آزادی کو یقینی بنانے کے لیے تعلیمی انتخاب کی مرکزیت کو ختم کرنا ہوگا جبکہ تعلیم اداروں میں بالخصوص ہائر
ایجوکیشن کی سطح پر خود مختاری ضروری ہے تاکہ ادارے زیادہ بہتر اور موثر انداز میں ترقی کر سکیں۔

2- نصاب (Curriculum):

پاکستان میں نئی تعلیمی پالیسی میں تعلیم کی ہر سطح پر موزوں ترین نصاب تشکیل دینے کے لئے [illegible] (نصاب
کمیٹی (Curriculum Committee) بنانے کی تجویز دی گئی تھی۔ چونکہ نصاب سازی کا کام وسیع اور مسلسل
چاہیے اس لئے ہر صوبے میں مستقل بنیادوں پر بیورو آف کریکولم ڈویلپمنٹ (Bureau of Curriculu
Development) قائم کرنے کی تجویز دی گئی تا کہ نصاب سازی سے متعلق اداروں جیسا کہ ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ،
ٹیکسٹ بک بورڈز اور ایسوسی ایجوکیشن بورڈز کی سرگرمیوں کو تقویت دی جا سکے۔ وزارت تعلیم سے توقع تھی کہ وہ نصاب
سازی، درسی کتب اور دیگر تعلیمی مواد کی تیاری کے حوالے سے قومی پالیسی کی تشکیل کو باہمی تعاون کے ذریعے یقینی بنائے گی۔
نئی تعلیمی پالیسی میں ایلیمنٹری اور سیکنڈری سکولز کے نصاب کی تیاری کے حوالے سے کچھ اصول وضوابط متعین کئے گئے تھے۔

3- ایلیمنٹری نصاب (Elementary Curriculum):

تعلیمی نصاب کو پاکستان کے قومی اہداف کے مطابق ہونا چاہیے۔ ایلیمنٹری سکول کے نصاب کو از سر نو ترتیب
دیتے ہوئے انسانی صلاحیتوں اور عملی دلچسپی سرگرمیوں پر توجہ دی جائے جو کہ زندگی کی روزمرہ کی ضروریات کے حوالے
سے زیادہ اہم ہیں۔ عملی کام سے بیزاری کے تدارک کے لئے نصاب کو بچوں کے طبعی وسماجی ماحول کے عین مطابق بنایا جانا
چاہیے اس سے ایلیمنٹری ایجوکیشن سماجی ضروریات کو بہتر انداز میں پورا کر سکے گی۔ بچوں کے تجزیاتی اور تجرباتی مسائل کو
حل کرنے کی صلاحیتوں کو ترقی دینے کے نقطہ نظر کی وجہ سے قدرتی سائنس کا آغاز ایلیمنٹری سطح سے کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔
اس سلسلے میں فطرت اور ماحول کے مطالعہ کو موضوع بنانے کی تجویز بھی دی گئی۔

4- سیکنڈری سکول کا نصاب (Secondary School Curriculum):

پالیسی میں سیکنڈری سکول کے نصاب کو بھی از سر نو مرتب کرنے کی تجویز دی گئی تھی جس میں سائنس اور ٹیکنیکل
مضامین اور عملی فنون پر زیادہ توجہ دی گئی تھی۔ ملکی معیشت میں نوجوانوں کی خدمات سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کے
لئے ضروری تھا کہ ان کا رخ تعلیم کے ٹیکنیکل، ایگریکلچرل اور انڈسٹریل شعبوں کی جانب موڑا جائے۔ حکومت کی تبدیلی کی
وجہ سے نئی پالیسی پر عملدرآمد کے لئے بہت کم وقت ملا جس کی وجہ سے اسے صحیح معنوں میں نافذ نہ کیا جا سکا تاہم اس نے نئی
تعلیمی پالیسی کے لئے ٹھوس بنیاد ضرور فراہم کر دی تھی۔

5- تعلیمی پالیسی 1972-80ء (Education Policy 1972-80):

1972-80ء کی نئی تعلیمی پالیسی مندرجہ ذیل مقاصد کے ساتھ متعارف کرائی گئی تھی۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 63

پاکستان کے بنیادی نظریہ کے تحفظ کو یقینی بنانا اور اسے انفرادی زندگیوں میں ضابطہ حیات کے طور پر رائج کرنا۔
بنیادی قومی نظریے کے مطابق سماجی و ثقافتی ہم آہنگی کو فروغ دے کر قومی یکجہتی کو یقینی بنانا۔
افراد کی مکمل شخصیت سازی کو یقینی بنانا اور انہیں حقائق کے معروضی مطالعے سے ابھرنے والی سچائیوں کا سامنا
کرنے کے لئے تیار کرنا۔
ایک شعبے سے دوسرے میں منتقلی کا دروازہ کھلا رکھتے ہوئے جنرل اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کو ملا کر جامع تعلیمی
پروگرام پیش کرنا۔

Elmas Ali

نصاب سازی (Curriculum Development):

نئی تعلیمی پالیسی میں نصاب سازی اور اس پر نظر ثانی کے لئے مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔
نصاب کو قوم کی بدلتی ہوئی سماجی و معاشی ضروریات اور بنیادی قومی نظریے کے عین مطابق مرتب کیا جائے اور
اس کا رخ جنرل ایجوکیشن سے بامقصد اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کی جانب موڑا جائے۔
[illegible] میں رٹائے جانے والے تصورات کا اضافی بوجھ ختم کرنے کے لئے نصاب، سلیبس اور درسی کتب پر نظر
[illegible] کی جائے، نیز اس کی جگہ مشاہدے، تجربے، عملی کام اور تخلیقی اظہار پر زیادہ توجہ دی جائے۔
[illegible] ری ایجوکیشن کا نظام اُن خطوط پر استوار کیا جائے جس سے طلبہ کو حاصل ہونے والا علم اور مہارت سیکنڈری
ایجوکیشن اور [illegible] کے لئے مددگار اور معاون ثابت ہو سکے۔ ایسے طلبہ کے لئے جو کہ آٹھویں جماعت کے بعد
تعلیم جاری نہیں رکھ پاتے، سکول، مدرسہ، کمیونٹی میں ان کے مکان کے مطابق پیشہ ورانہ کورسوں کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔
آٹھویں جماعت کے بعد تعلیم چھوڑنے والے طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ اچھے کسان یا کاریگر بن سکیں۔
جنرل اور ٹیکنیکل [illegible] سیکنڈری سکول اور کالج کے طلبہ کو بہتر روزگار کے حصول میں مدد مل
سکے گی۔
[illegible]، انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کی سطح پر [illegible] (ایسوسی ایشن) کو اختیاری مضمون کے طور پر پیش کیا جائے گا۔
ہائی سکولوں اور انٹرمیڈیٹ کی سطح پر انضمام شدہ [illegible] میں شمول ریاضی، حیاتیات، طبعی علوم متعارف
کرائے جائیں گے۔

7- ایلیمنٹری کلاسز کے لئے سکیم آف سٹڈیز:

(Scheme of Studies for Elementary Classes):

پہلی سے پانچویں جماعت کے لئے مندرجہ ذیل مضامین پیش کئے گئے۔

1- زبانیں (Languages)
i- مادری زبان (Mother Language)
ii- ثانوی زبان (Secondary Language)
2- ریاضی (Mathematics)
3- سائنس (Science)
4- معاشرتی علوم (Social Studies)
5- صحت وجسمانی تعلیم (Health & Physical Education)

042-37245454, 37361414 پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) بی۔ایڈ 65

انٹرمیڈیٹ امتحان کے لئے سکیم آف سٹڈیز:

-1 (Scheme of Studies for Intermediate Examination):

حصہ اول لازمی (Component I Compulsory):

-1 اردو (Urdu)

-ii انگلش (English)

-2 حصہ دوم (Component II):

مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک گروپ

سائنس گروپ (Science Group)	i- ریاضی (Mathematics) ii- فزکس (Physics) iii- کیمسٹری (Chemistry) iv- بیالوجی (Biology)
جنرل گروپ (General Group)	i- مضامین کی "Y" فہرست میں سے کوئی تین مضامین، جس میں سے ایک پیشہ ورانہ شعبے سے متعلق ہو۔ ii- ووکیشنل مضمون

-3 حصہ سوم، لازمی وغیر امتحانی مشقیں:

(Component III, Compulsory non-examination Exercise):

-i ورزش

-ii عملی تربیت

اختیاری مضامین کی "Y" فہرست:

-1	معاشیات (Economics)	-2	جغرافیہ (Geoghraphy)
-3	مطالعہ ماحولیات (Environmental Studies)		
-4	نفسیات (Psychology)	-5	تاریخ تعلیم (History of Education)
-6	اصول ہوم اکنامکس (Principles of Home Economics)		
-7	سماجیات (Sociology)	-8	سیاسیات (Politics)
-9	تحلیق پاکستان تک تحریک آزادی کی تاریخ (History of Freedom movement till the emergence of Pakistan)		
-10	اسلامی تاریخ (Islamic History)	-11	عالمی تاریخ (World History)
-12	برصغیر پاک و ہند کی تاریخ (History of the Indo Pak Sub Continent)		
-13	جنرل سائنس (General Science)	-14	فلکیات اور خلا (Astronomy & Space)
-15	ارضیات (Geology)	-16	ریاضی (Mathematics)
-17	شماریات (Statistics)		

-7 آرٹس (Arts)

-8 اسلامیات (Islamiyat)

-8 مڈل کلاسز کے لئے سکیم آف سٹڈیز:

(Scheme of Studies of Middle Classes):

-1	زبانیں (Languages)	-i	مادری زبان (Mother Language)
-ii	ثانوی زبان (Secondary Language)		
-2	ریاضی (Mathematics)	-3	سائنس (Science)
-4	معاشرتی علوم/مطالعہ پاکستان (Pakistan Studies)		
-5	صحت و جسمانی تعلیم (Health & Physical Education)		
-6	اسلامیات (Islamiyat)		

-9 سیکنڈری سکول امتحان کے لئے سکیم آف سٹڈیز:

(Scheme of Studies for the Secondary School Examination):

-1 حصہ اول لازمی مضامین (Component I, Compulsory)

-1	اردو (Urdu)	-2	انگلش (English)
-3	مطالعہ پاکستان (Social Studies)	-4	اسلامیات (Islamiyat)

-2 حصہ دوم اختیاری (Component II Elective):

سائنس گروپ (Science Group):

-i	ریاضی (Mathematics)	-ii	فزکس (Physics)
-iii	کیمسٹری (Chemistry)	-iv	اسلامیات (Islamiyat)

جنرل گروپ:

-i جنرل ریاضی، گھریلو حساب، ہوم اکنامکس (General Mathematics, House Hold Activities, Home Economics)

-ii جنرل سائنس (General Science)

-3 حصہ سوم اختیاری (Component III Elective):

ووکیشنل مضامین میں سے ایک

-4 حصہ چہارم (Component IV):

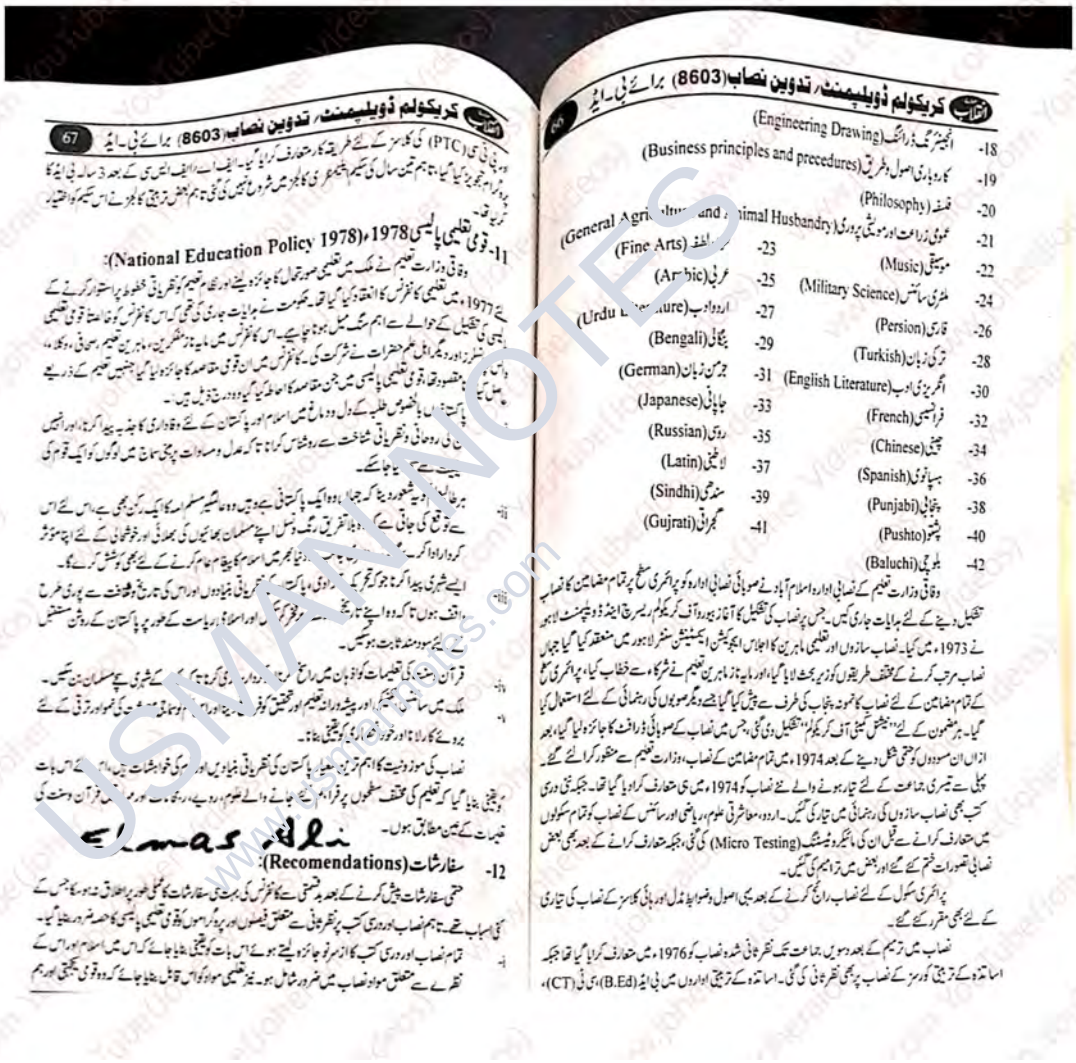
لازمی غیر امتحانی مشقیں

-i جسمانی مشقیں

-ii سول ڈیفنس، ابتدائی طبی امداد اور نرسنگ کی تربیت

Elmas Ali

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 67

وہ پی ٹی سی (PTC) کی کلاسز کے لئے طریقہ کار متعارف کرایا گیا۔ ایف اے/ایف ایس سی کے بعد 3 سالہ بی ایڈ کا پروگرام تجویز کیا گیا، یہ ہم تین سال کی سکیم پنجاب کی یونیورسٹیوں میں شروع نہیں کی گئی ہم بعض تربیتی کالجوں نے اس سکیم کو اختیار کر لیا۔

11- قومی تعلیمی پالیسی 1978ء (National Education Policy 1978):

وفاقی وزارت تعلیم نے ملک میں تعلیمی صورتحال کا جائزہ لینے اور نظام تعلیم کو نظریاتی خطوط پر استوار کرنے کے لئے 1977ء میں تعلیمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ حکومت نے ہدایات جاری کی تھی کہ اس کانفرنس کو نئی تعلیمی پالیسی کی تشکیل کے حوالے سے اہم سنگ میل ہونا چاہیے۔ اس کانفرنس میں ماہر مفکرین، ماہرین تعلیم، سائنس دان اور دیگر اہل علم حضرات نے شرکت کی۔ کانفرنس میں ان قومی مقاصد کا جائزہ لیا گیا جنہیں تعلیم کے ذریعے حاصل کیا جانا تھا۔ مقصود تھا قومی تعلیمی پالیسی میں جن مقاصد کا احاطہ کیا گیا وہ درج ذیل ہیں۔

پاکستان کے مخصوص طلبہ کے دل و دماغ میں اسلام اور پاکستان کے لئے وفاداری کا جذبہ پیدا کرنا اور انہیں ان کی روحانی و نظریاتی شناخت سے روشناس کرانا تاکہ عدل و مساوات پر مبنی سماج میں لوگوں کو ایک قوم کی حیثیت سے [illegible] جا سکے۔

ہر طالب [illegible] شعور دینا کہ جمہوریہ پاکستان ہے جو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کا ایک رکن بھی ہے، اس لئے اس سے توقع کی جاتی ہے کہ [illegible] تفریق رنگ و نسل اپنے مسلمان بھائیوں کی بھلائی اور خوشحالی کے لئے اپنا مؤثر کردار ادا کرے۔ [illegible] دنیا بھر میں اسلام کا پیغام عام کرنے کے لئے بھی کوشش کرے گا۔

ایسے شہری پیدا کرنا جو کہ تحریک پاکستان کے نظریاتی بنیادوں اور اس کی تاریخ و ثقافت سے پوری طرح واقف ہوں تاکہ وہ اپنے تاریخی [illegible] اور اسلامی ریاست کے طور پر پاکستان کے روشن مستقبل کے لئے سود مند ثابت ہو سکیں۔

قرآن و سنت کی تعلیمات کو ذہن میں راسخ کرنا [illegible] کے شرعی پیمانے مسلمان بن سکیں۔

ملک میں سائنسی فکر اور پیشہ ورانہ تعلیم اور تحقیق کو فروغ دینا اور [illegible] کی خواہش کی خواہش کو ترقی کے لئے بروئے کار لانا اور خود انحصاری کو یقینی بنانا۔

نصاب کی موزونیت کا اہم ترین معیار پاکستان کی نظریاتی بنیادیں اور ہماری خواہشات ہیں۔ اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ تعلیم کی مختلف سطحوں پر فراہم کئے جانے والے علوم، رویے، رجحانات اور مہارتیں قرآن و سنت کی تعلیمات کے عین مطابق ہوں۔

12- سفارشات (Recomendations):

حتمی سفارشات پیش کرنے کے بعد کمیٹی نے کانفرنس کی بہت سی سفارشات کا عملی طور پر اطلاق نہ ہو سکا جس کے کئی اسباب تھے۔ تاہم نصاب اور درسی کتب پر نظر ثانی سے متعلق فیصلوں اور پرائمری تک قومی تعلیمی پالیسی کا حصہ قرار دیا گیا۔

تمام نصاب اور درسی کتب کا از سر نو جائزہ لیتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اس میں اسلام اور اس کے نظرے سے متعلق مواد نصاب میں ضرور شامل ہو۔ نیز تعلیمی ہو اوّل اس قابل بنایا جائے کہ وہ قومی یکجہتی اور ہم

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

18- انجینئرنگ ڈرائنگ (Engineering Drawing)
19- کاروباری اصول و طریق (Business principles and precedures)
20- فلسفہ (Philosophy)
21- عمومی زراعت اور مویشی پروری (General Agri[illegible] and [illegible]imal Husbandry)
22- موسیقی (Music)
23- [illegible] (Fine Arts)
24- ملٹری سائنس (Military Science)
25- عربی (Arabic)
26- فارسی (Persion)
27- اردو ادب (Urdu [illegible]ature)
28- ترکی زبان (Turkish)
29- بنگالی (Bengali)
30- انگریزی ادب (English Literature)
31- جرمن زبان (German)
32- فرانسیسی (French)
33- جاپانی (Japanese)
34- چینی (Chinese)
35- روسی (Russian)
36- ہسپانوی (Spanish)
37- لاطینی (Latin)
38- پنجابی (Punjabi)
39- سندھی (Sindhi)
40- پشتو (Pushto)
41- گجراتی (Gujrati)
42- بلوچی (Baluchi)

وفاقی وزارت تعلیم کے نصابی ادارہ اسلام آباد نے صوبائی نصابی ادارہ کو پرائمری سطح پر تمام مضامین کا نصاب تشکیل دینے کے لئے ہدایات جاری کیں۔ جس پر نصاب کی تشکیل کا آغاز پیروآف کریکولم ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ لاہور نے 1973ء میں کیا۔ نصاب سازوں اور تعلیمی ماہرین کا اجلاس ایجوکیشن سنٹر لاہور میں منعقد کیا گیا جہاں نصاب مرتب کرنے کے مختلف طریقوں کو زیر بحث لایا گیا، اور مایہ ناز ماہرین تعلیم نے شرکاء سے خطاب کیا، پرائمری سطح کے تمام مضامین کے لئے نصاب کا نمونہ پنجاب کی طرف سے پیش کیا گیا جسے دیگر صوبوں کی رہنمائی کے لئے استعمال کیا گیا۔ ہر مضمون کے لئے "سبجیکٹ کمیٹی آف کریکولم" تشکیل دی گئی، جس میں نصاب کے صوبائی ڈرافٹ کا جائزہ لیا گیا، بعد ازاں ان مسودوں کو حتمی شکل دینے کے بعد 1974ء میں تمام مضامین کے نصاب، وزارت تعلیم سے منظور کرائے گئے۔

پہلی سے تیسری جماعت کے لئے تیار ہونے والے نئے نصاب کو 1974ء میں ہی متعارف کرا دیا گیا تھا۔ جبکہ نئی درسی کتب بھی نصاب سازوں کی رہنمائی میں تیار کی گئیں۔ اردو، معاشرتی علوم، ریاضی اور سائنس کے نصاب کو تمام سکولوں میں متعارف کرانے سے قبل ان کی مائیکرو ٹیسٹنگ (Micro Testing) کی گئی، جبکہ متعارف کرانے کے بعد بھی بعض نصابی تصورات ختم کئے گئے اور بعض میں ترامیم کی گئیں۔

پرائمری سکول کے لئے نصاب رائج کرنے کے بعد یہی اصول و ضوابط مڈل اور ہائی کلاسز کے نصاب کی تیاری کے لئے بھی مقرر کئے گئے۔

نصاب میں ترمیم کے بعد دسویں جماعت تک نظر ثانی شدہ نصاب کو 1976ء میں متعارف کرایا گیا تھا جبکہ اساتذہ کے تربیتی کلاسز کے نصاب پر بھی نظر ثانی کی گئی۔ اساتذہ کے تربیتی اداروں میں بی ایڈ (B.Ed)، سی ٹی (CT)،



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 68

ہو سکے۔ نئی موضوعاتی کتب میں بہتری لاتے ہوئے اسلامی نظریے کا تحفظ اور اعلیٰ معیار قائم کیا جائے گا۔

-ii علماء پر اضافی بوجھ کم کرنے اور موضوعات کی تکرار کو ختم کرنے کے لیے انضمام شدہ جامع نصاب اور درسی کتب متعارف کرائی جائیں، پرائمری سطح پر نصاب کا زیادہ حصہ عملی کام پر مشتمل ہو اور مہارتیں حاصل کر سکیں۔

-iii ٹیکسٹ بک بورڈز کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ان کی تنظیم نو کی جائے۔ جبکہ نیشنل ٹیکسٹ بک فاؤنڈیشن کے ذریعے نصابی کتب کی بآسانی دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔

-iii ٹیکسٹ بک بورڈز کے درمیان موثر تعاون اور رابطہ قائم کیا جائے۔

-13 عمل درآمد کا پروگرام (Programme):

ماہرین تعلیم کی باہمی مشاورت پالیسی تجاویز اور سفارشات پر عملدرآمد کے لیے جو پروگرام ترتیب دیا گیا ہے حاضر درج ذیل تھا۔

-i پورے نصاب اور درسی کتب پر نظر ثانی کی جائے گی تاکہ اس میں اسلامی تعلیمات پر مبنی مواد کو شامل کیا جا سکے اور نظریہ پاکستان کا تحفظ اور قومی یکجہتی کو یقینی بنایا جائے۔

-ii بائر ایجوکیشن پروگرامز کے لئے نصاب اور درسی کتب کے ازسرنو جائزے کا کام یونیورسٹی گرانٹ کمیشن (University Grant Commission) کو تفویض کیا جائے گا۔

-iii نصاب پر نظر ثانی کا کام رائج نصاب میں موجود خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کے لئے کیا جائے گا۔

-iv 1979-80ء سے پہلی اور دوسری جماعت کیلئے ایک مربوط اور بہتر نصاب پیش کیا جائے گا۔

-v پرائمری سطح پر عملی کام اور تحقیقی سرگرمیوں کے لئے نصاب کا زیادہ حصہ مختص کیا جائے گا۔

-vi تحقیق پر زور دیتے ہوئے نصاب سازی کے عمل کو مذید بہتر بنایا جائے گا۔

-vii نظر ثانی شدہ نصاب کو مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا۔

-viii قومی و صوبائی نصاب ساز ادارے اشتراک باہمی کے ساتھ کام کریں گے، جبکہ اساتذہ اور طلبہ کو بھی اس عمل میں شریک کیا جائے گا۔

-ix طلبہ اور اساتذہ کا تجربہ بہتر بنانے کے لئے فنی تدریسی مواد اور ٹیچرز گائیڈز بھی تیار کی جائیں گی۔

-x تدریس و تعلم کے عمل کو زیادہ بہتر اور موثر بنانے کے لئے لیبارٹری کا سامان اور تدریسی امانات فراہم کی جائیں گی۔

-xi نیشنل ایجوکیشن کونسل کی تاسیس نصاب اور درسی کتب پر نظر ثانی کا عمل جاری رکھے گی۔ تاکہ ملک بھر کے لئے تجویز کی جانے والی درسی کتب کو بہتر بنایا جا سکے۔

-xii وزارت تعلیم انگلش میڈیم سکولوں کے لئے تمام مجوزہ درسی کتب کا ازسرنو جائزہ لے گی۔ یہ درسی کتب اور اضافی مواد ہم کرنے کی وزارت تعلیم کی منظوری کے بغیر رائج نہیں کیا جا سکے گا۔

-xiii منتخب مضامین میں مختلف سطحوں پر مشترکہ کتب پیش کرنے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔

-xiv درسی کتب کے بہتر معیار اور پروقت دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے ٹیکسٹ بک بورڈز کی تنظیم نو کی جائے گی، ایڈیٹنگ، پروڈکشن اور تحقیق اور ترقی کے لئے پیشہ ور عملہ تعینات کیا جائے گا۔

ٹیکسٹ بک بورڈز کے لئے سستے نرخوں پر معیاری کاغذ کی فراہمی کا انتظام کیا جائے گا۔ بورڈز کو بغیر محصول کے

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 69

کاغذ درآمد کرنے کی بھی اجازت دی جائے گی، جبکہ بورڈز کو دیگر مشینری کی درآمد پر بھی محصول معاف کر دیا جائے گا۔ جبکہ کتب کی اشاعت اور انہیں محفوظ کرنے کے حوالے سے بھی اقدامات کئے جائیں گے۔

-xi سطح پر تمام طلبہ میں حکومت کی جانب سے درسی کتب فراہم کی جائیں گی جس کا پانچویں پانچ سالہ پرائمری منصوبے میں بھی عزم ظاہر کیا گیا تھا۔ درسی کتب کی تقسیم اور دیکھ بھال کے ذمہ دار اساتذہ ہوں گے۔ استعمال کے بعد یہ کتب واپس لے لی جائیں گی۔

-xii صوبائی حکومتیں اور ٹیکسٹ بک بورڈز درسی کتب تک عام شخص کی رسائی کو یقینی بنانے کے لئے اسے ارزاں نرخوں پر فراہمی کا انتظام کریں گے اس سلسلے میں کتب پر سبسڈی دی جائے گی۔

1978ء کی پالیسی تجاویز پر عملدرآمد کی صورت حال:

-14 (Recomendation & Implementation of Education Poli... 1978)

وفاقی وزارت تعلیم نے 1978ء کی پالیسی تجاویز پر عملدرآمد کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے۔

-i تجاویز و سفارشات پر عملدرآمد کے پہلے مرحلے میں بنیادی ٹیکسٹ بک ریویو کمیٹی (National Textbook Review Committee) قائم کی گئی۔ اس میں متعدد ماہرین تعلیم کو شامل کیا گیا، کمیٹی نے ... کردہ تمام مواد ختم کر دیا جو کہ قرآن و سنت کے مطابق نہیں تھا۔ بعد ازاں ان ... کو ٹیکسٹ بک بورڈز کے ذریعے دوبارہ شائع کرایا گیا۔

-ii تحقیقی ادارے ... نے نصابی مسائل پر تحقیق کا کام انجام دیا جس میں نظریاتی اور ... جائزہ بھی شامل تھا۔

-iii ... کا جامع ... کر دیا گیا تاکہ دور جدید کے ... دینی مدارس کے نصاب کا بھی ازسرنو جائزہ لیا جائے۔

-iv ... اس کام کے لئے ... بھی بنائی گئی۔

-v ... تعلیم نے نصابی اداروں کے ساتھ مل کر بھی اس کام کو پورا کیا جائے۔ اس کام کے لئے ... وزارت تعلیم نے نصابی اداروں کے ساتھ مل پہلی اور دوسری ... کے لئے مربوط نصاب کی تیاری کا کام شروع کیا۔

-vi ... کام کا آغاز کیا۔ پرائمری اور سیکنڈری ... اساتذہ کی دوران ملازمت تربیت کے پروگرام شروع کئے گئے۔ جس کے لئے مختلف اداروں جیسا کہ وزارت تعلیم، صوبائی ایجوکیشن ایکسٹینشن سنٹرز، ... یونیورسٹی وغیرہ نے بڑا فعال کردار ادا کیا۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے اس سلسلے میں مراسلاتی ... کو اسباق پیش کرنے کا انتظام بھی کیا۔

-vii انٹرمیڈیٹ یعنی گیارہویں اور بارہویں جماعت کے لئے سکیم آف سٹڈیز (Scheme of Studies) کی تشکیل نو کی گئی جس میں ریاضی اور مربوط سائنس کو سرفہرست زور دیا گیا تھا۔

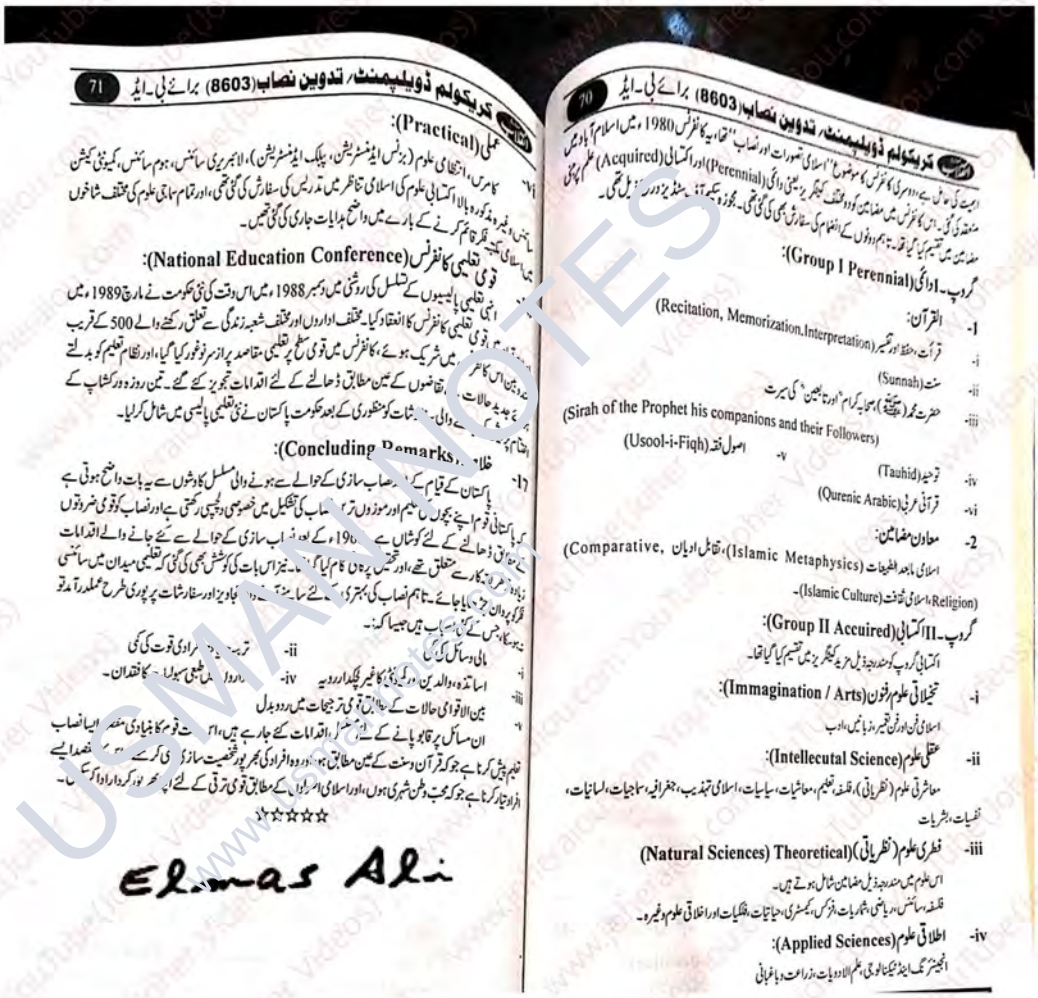
-viii عملی کام اور تحقیق کے لئے سکول اساتذہ کی تربیت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔

-15 تعلیم پر دوسری مسلم عالمی کانفرنس: Elmas Ali

(Second World Conference on Muslim Education):

معیاری اور مؤثر نصاب سازی کے حوالے سے مسلمانوں کی تعلیم پر منعقد ہونے والی دوسری عالمی کانفرنس بڑی

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414



70 نصاب تدوین/ڈویلپمنٹ کریکولم (8603) برائے بی۔ایڈ

اہمیت کی حامل ہے،"دوسری کانفرنس 1980ء میں اسلام آباد میں منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس میں مضامین کو دو مختلف کیٹگریز یعنی دائمی (Perennial) اور اکتسابی (Acquired) علم کو مضامین میں تقسیم کیا گیا تھا۔ یہ ہم دونوں کے انضمام کی سفارش بھی کی گئی تھی۔ مجوزہ سکیم آف سٹڈیز درج ذیل تھی۔

گروپ۔I دائمی (Group I Perennial):

-1 القرآن:
(Recitation, Memorization, Interpretation) قرأت، حفظ اور تفسیر
-i
-ii سنت (Sunnah)
-iii حضرت محمد (ﷺ)، صحابہ کرام اور تابعین کی سیرت
(Sirah of the Prophet his companions and their Followers)
-v اصول فقہ (Usool-i-Fiqh)
-iv توحید (Tauhid)
-vi قرآنی عربی (Qurenic Arabic)

-2 معاون مضامین:
(Comparative, اسلامی مابعد الطبیعیات (Islamic Metaphysics)، تقابل ادیان
Religion)، اسلامی ثقافت (Islamic Culture)۔

گروپ۔II اکتسابی (Group II Acquired):

اکتسابی گروپ کو مندرجہ ذیل عریضہ کیٹگریز میں تقسیم کیا گیا تھا۔

-i تخیلاتی علوم/فنون (Immagination / Arts):
اسلامی فن اور فن تعمیر، زبانیں، ادب

-ii عقلی علوم (Intellecutal Science):
معاشرتی علوم (نظریاتی)، فلسفہ، تعلیم، معاشیات، سیاسیات، اسلامی تہذیب، جغرافیہ، سماجیات، انسانیات، نفسیات، بشریات

-iii فطری علوم (نظریاتی) (Natural Sciences) Theoretical):
اس علوم میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہوتے ہیں۔
فلسفہ سائنس، ریاضی، شماریات، فزکس، کیمسٹری، حیاتیات، فلکیات اور اخلاقی علوم وغیرہ۔

-iv اطلاقی علوم (Applied Sciences):
انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، علم الادویات، زراعت و باغبانی

71 نصاب تدوین/ڈویلپمنٹ کریکولم (8603) برائے بی۔ایڈ

عملی (Practical):
سائنس، انتظامی علوم (بزنس ایڈمنسٹریشن، پبلک ایڈمنسٹریشن)، لائبریری سائنس، ہوم سائنس، کمیونٹی کیشن وغیرہ مذکورہ بالا اکتسابی علوم کی اسلامی تناظر میں تدریس کی سفارش کی گئی تھی، اور تمام سماجی علوم کی مختلف شاخوں کی اسلامی تعلیم کا انتظام کرنے کے بارے میں واضح ہدایات جاری کی گئی تھیں۔

قومی تعلیمی کانفرنس (National Education Conference):

قومی تعلیمی پالیسیوں کے تسلسل کی روشنی میں دسمبر 1988ء میں اس وقت کی نئی حکومت نے مارچ 1989ء میں ... تعلیمی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ مختلف اداروں اور مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے 500 کے قریب ... قومی سطح ... میں شریک ہوئے، کانفرنس میں قومی سطح پر تعلیمی مقاصد پر از سر نو غور کیا گیا، اور نظام تعلیم کو بدلتے ... تقاضوں کے عین مطابق ڈھالنے کے لئے اقدامات تجویز کئے گئے۔ تین روزہ ورکشاپ کے ... بدلتے حالات ... والی ... ثات کو منظوری کے بعد حکومت پاکستان نے نئی تعلیمی پالیسی میں شامل کر لیا۔

خلاصہ (Concluding Remarks):

پاکستان کے قیام کے ... صاب سازی کے حوالے سے ہونے والی مسلسل کاوشوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے ... پاکستانی قوم اپنے بچوں کی ... جدید ... صاب کی تشکیل میں خصوصی دلچسپی رکھتی ہے اور نصاب کو قومی ضرورتوں ... مطابق ڈھالنے کے لئے کوشاں ہے ... 1970ء کے بعد نصاب سازی کے حوالے سے کئے جانے والے اقدامات ... زیادہ تر ... پر مشتمل تھے، اور تحقیق پر بہت کم کام کیا گیا ... نیز اس بات کی کوشش بھی کی گئی کہ تعلیمی میدان میں سائنسی ... فکر کو پروان چڑھایا جائے۔ تاہم نصاب کی بہتری کے لئے ... تجاویز اور سفارشات پر پوری طرح عملدرآمد تو ... نہ ہو سکا جس کے کئی اسباب ہیں جیسا کہ:-

-i ... مالی وسائل کی کمی
-ii ... تربیت یافتہ افرادی قوت کی کمی
-iii اساتذہ، والدین اور کمیونٹی کا غیر لچکدار رویہ
-iv ... اداروں میں طبعی سہولتوں کا فقدان۔
-v بین الاقوامی حالات کے ... تیز تر تبدیلیوں میں ردوبدل

ان مسائل پر قابو پانے کے لئے ... اقدامات کئے جا رہے ہیں، ... نصاب ایسا نصاب فہم پیش کرتا ہے جو کہ قرآن و سنت کے عین مطابق ہو، اور وہ افراد کی بھرپور شخصیت سازی کرے ... ایسے افراد تیار کرتا ہے جو کہ محب وطن شہری ہوں، اور اسلامی اقدار کے مطابق قومی ترقی کے لئے اپنا ... کردار ادا کر سکیں۔

☆☆☆☆☆

Elmas Ali



باب 3

نصاب کی بنیادیں

Foundations of Curriculum

سوال 1: نصاب سے کیا مراد ہے؟ نصاب، سلیبس، کورس اور تعلیمی پروگرام میں کیا فرق ہے؟

جواب: نصاب کی تعریف:

ماہرین تعلیم نے مختلف ادوار میں نصاب کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔ اور ہر ایک نے اسے اپنے اپنے انداز فکر مطابق بیان کیا ہے۔ نصاب کی ماہیت، تصور اور حدود پر مشہور ماہرین کی تعریفوں کا جائزہ لیا جائے، مثلاً:

1- جان ڈیوی (John Dewy) کے مطابق:

"نصاب تجربہ کا ایک ایسا مسلسل عمل ہوتا ہے جو بچے کی موجودہ سرگرمیوں میں سے اخذ کیا جاتا ہے اور اسے سچائی کے منظم اداروں کے ذریعے منظم کیا جاتا ہے جسے ہم پڑھائی کہتے ہیں۔۔۔ مختلف قسم کے مضامین کی تعلیم۔۔۔ بذات خود ایک تعلیمی اور نصابی تجربہ ہے۔"

2- ہولس کاسویل (Hollis Caswell) کے مطابق:

"نصاب ان تمام قسم کی سرگرمیوں پر مشتمل ہوتا ہے جو بچہ استاد کی رہنمائی میں انجام دیتا ہے۔ لہٰذا، نصاب کو ایک ایسا شعبہ تعلیم تصور کیا جاتا ہے جو اداری طور پر کچھ اندراجات کے ایک مجموعے پر محیط ہے بلکہ ایک عمل یا طریقہ بھی ہے۔"

3- رالف ٹیلر (Ralph Tyler) کے مطابق:

"نصاب ان تمام تعلیمی سرگرمیوں پر مشتمل ہوتا ہے جو منصوبہ بندی کے ذریعے وجود میں آتی ہیں اور جنہیں سکول کی راہنمائی میں انجام دیا جاتا ہے تاکہ سکول اپنے تعلیمی مقاصد حاصل کر سکے۔"

4- کیتھرین کارنبلتھ (Catherine Cornbelth) کے مطابق:

نصاب کوئی ٹھوس چیز نہیں بلکہ یہ تو طلباء، اساتذہ، علم اور تعلم کے درمیان روزمرہ کا اشتراک عمل ہے۔"

5- ہلڈا تابا (Hilda Taba) کے مطابق:

"نصاب میں مقاصد اور مخصوص اوصاف شامل ہوتے ہیں، نیز اس کے ذریعے مندرجات کے انتخاب اور تنظیم

کی نشاندہی بھی ہوتی ہے، اس سے تدریس و تعلم کے مخصوص قسم کے طریقوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اور پھر آخر میں نصاب نتائج کے تجربوں کے ایک منصوبے پر مشتمل ہوتا ہے۔"

6- جے ایف۔ کر (J.F.Kerr) کے مطابق:

"ہر قسم کی تعلمی سرگرمیاں جن کی منصوبہ بندی سکول کی طرف سے کی جاتی ہے اور انہیں انجام بھی سکول کی طرف سے دیا جاتا ہے، خواہ یہ سرگرمیاں کسی گروہ کے لیے یا کسی ایک فرد کے لیے ہوں، نصاب میں شامل ہیں، نیز یہ سرگرمیاں سکول کے اندر یا باہر بھی انجام پا سکتی ہیں۔"

Elmas Ali

7- جی۔اے۔ بیچمپ (G.A. Beanchamp) کے مطابق:

"نصاب کسی سماجی گروہ کا ایک ایسا طریقہ کار ہوتا ہے جو سکول میں اس گروہ کے بچوں کی تعلیمی سرگرمیوں کے [illegible] پاتا ہے۔"

بہرحال، نصاب سکول کی ان تمام کاوشوں اور کوششوں کا مجموعہ ہوتا ہے جو کلاس روم، کھیل کے میدان یا سکول [illegible] انجام پاتی ہیں اور بچے کے تعلم اور رجحانات پر اثر انداز ہوں۔ حقیقت میں نصاب کو ایک متحرک ماحول کے طور پر [illegible] کیا جاتا ہے۔ [illegible] طرف آج کا بچہ کل کا معمار ہوتا ہے۔ صرف ایک بخوبی طور پر وضع کردہ اور موثر طور پر نافذ کردہ نصاب [illegible] ہی وہ صلاحیت پیدا کی جا سکتی ہے جس کے ذریعے وہ خوابیدہ صلاحیتوں کا ادراک حاصل کرنے کے علاوہ [illegible] کردار بھی ادا کر سکتا ہے۔ طالبعلم کی جمالیاتی، جذباتی، اخلاقی، ذہنی، طبعی، سماجی، روحانی اور پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کے لیے نصاب ایک بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر استاد راہنما ہے تو نصاب ایک لائحہ عمل ہے۔ بہرحال مختلف [illegible] طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ نصاب، سکول کا ایک ایسا مربوط منصوبہ ہے جس میں طلبہ کی تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں۔ یہ ایک ایسا [illegible] مقصد کے حصول کا باعث بنتا ہے۔ طلبہ کو مفید تعلیمی اور تعلمی سرگرمیوں کی فراہمی کے ضمن میں سکول کا عملہ ایک [illegible] کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ نصاب کے ذریعے ایک ایسی مضبوط بنیاد رکھی جا سکتی ہے جس کے ذریعے طلبہ [illegible] صلاحیت اور ذمہ دار افراد بن سکتے ہیں۔

نصاب سلیبس، کورس اور [illegible] پروگرام میں فرق

1- نصاب (Curriculum):

اپنے وسیع تر مفہوم میں [illegible] کریکولم (Curriculum) یعنی [illegible] کے [illegible] (Currere) سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ "راہ، راستہ پر دوڑنا" یعنی ایک ایسا راستہ جس پر چل کر [illegible] فرد اپنی منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔ عام فہم الفاظ میں نصاب سے مراد وہ مضامین (Subjects) یا دری مواد [illegible] ہے۔ جو [illegible] ادارے میں اساتذہ اپنے طلباء کو پڑھاتے ہیں۔ آکسفورڈ ایڈوانس لرنرز ڈکشنری (Oxford Advanced Learners Dictionary) کے مطابق لفظ "Curriculum" یا نصاب کے معنی ہیں "مطالعاتی کورس کے وہ مضامین جو کسی سکول، کالج میں پڑھائے جاتے ہیں۔" عام طور پر ہائی سکولوں اور کالجوں میں اب بھی لفظ "نصاب" (Curriculum) سے مراد مضامین یا تعلیمی کورس کا وہ مجموعہ ہے۔ جو طلباء کے پڑھنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اسی لئے سائنس کے نصاب کیلئے (Science Curriculum) یا پری میڈیکل کے نصاب کے لئے (Pre-Medical Curriculum) جیسے الفاظ



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 75

پروگرام پر نظر ڈالیں کہ تعلیمی پروگرام میں کیا کیا چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ تعلیمی درس گاہ کے مخصوص مقاصد صبح کی اسمبلی، مضامین اور ان کی درس و تدریس، طریقہ تعلیم، طلبہ و اساتذہ کا میل ملاپ، جسمانی تربیت، کھیلیں، لائبریری کا استعمال، نماز کا اجتماع، ادبی سوسائٹیاں اور سوسائٹیاں، تعلیمی سیر، جائزے امتحانات، دیگر تقریبات اور سرگرمیاں بھی کچھ اس کے ماتحت آجاتا ہے۔ غرض یہ کہ جس قسم کا پروگرام کوئی ادارہ مرتب کرے گا وہی اس کا تعلیمی نصاب سمجھا جائے گا۔ اس نقطہ نظر کی روشنی میں نصاب ایک ایسا راستہ ہے جس پر گامزن ہو کر کوئی تعلیمی ادارہ اپنے متعین کردہ مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ساتھ ساتھ اپنی کارکردگی کا جائزہ بھی لیتا رہتا ہے۔ ظاہر ہے جب کبھی نصاب بنانے یا بدلنے کی بات کی جائے گی تو ان تمام کا خیال رکھا جائے گا۔ اس نقطہ نظر کے ماننے والے لوگ ٹھوس مواد سے زیادہ آموزش تجربات (Learning Experiences) اور سرگرمیوں کے شوقین ہوتے ہیں اور طلبہ کو اساتذہ سے زیادہ سرگرم دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہاں امتحان مقصود بالذات نہیں ہوتا بلکہ اسے تعلیمی عمل کی نشوونما اور اس کی اصلاح کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ نیز تعلیمی درس گاہ اور معاشرے دوسرے کے قریب تر آجاتے ہیں۔ اس طرح معاشرے کی ضروریات اور اس کے اہم مسائل کو نصاب میں مناسب دی جاسکتی ہے۔ یہ تصور بڑا جامع، واضح اور امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 2۔ نصاب کی بنیادیں کی وضاحت کیجئے اور تدوین نصاب میں اس کے کردار پر بھی روشنی ڈالیں؟

جواب: نصاب کی بنیادیں (Foundations of Curriculum):

نصابی بنیادوں سے مراد وہ بنیادی قوتیں ہیں جو کہ نصاب کے خدوخال یا انداز کے اذہان پر اثر انداز ہو کر سوچ کا رخ متعین کرتی ہیں اور نتیجے میں نصاب کے مواد اور ساخت و ہیئت بناتی ہیں۔

ایک معیاری اور جامع نصاب کے حوالے سے ضروریات خاصہ کے کیے جاتے۔ ان کی بنیاد انسانی فطرت سے متعلق نظریات، اقدار، علم، اساتذہ اور سکول کی تعلیمات پر کی جاتی ہے۔ نصاب سازی کے عمل کا زیادہ تر انحصار فلسفہ، نفسیات اور عمرانیات کے شعبوں میں سامنے آنے والے نظریات پر ہوتا ہے۔ ان تینوں شعبوں کے نظریات نصاب کی منصوبہ بندی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور معاشرتی رسم و رواج کے مطابق ہمیشہ زندگی گزارنے کے لئے طلبہ کی پرورش نشوونما کیلئے مدد فراہم کرتے ہیں۔ نصاب سازی کی بنیادوں کا تجزیہ تاریخی اور سماجی بنیادوں کی صورت میں کیا جاسکتا ہے۔ نصابی بنیادوں سے یہ ذرائع نصاب سازی کے اہم ترین حصے کی تشکیل کرتے ہیں اور نصاب سازوں کی سوچ اور فکر کو ایک تہی ست دیتے ہیں۔

مقاصد کی نوعیت، ساخت، مقاصد کا باہمی تعلق، نصابی سرگرمیوں کی نوعیت، نصابی مواد کی ساخت، اور طریق کار کو سمجھنے میں فلسفیانہ کام نصاب سازوں کیلئے بڑے معاون اور دوگونہ ثابت ہوتے ہیں۔

نفسیاتی امور سے طلبہ کی فطرت، تعلیمی عمل، تعلیمی تجربات، طلبہ کی دلچسپیاں اور زیادہ سے زیادہ تعلم کو یقینی بنانے کے لیے سہولیات کی شرائط کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

ماہرین عمرانیات کے مطابق سکول ایسے سماجی ادارے ہیں جو کہ خاص طور پر معاشرتی ثقافت کو محفوظ کرنے اور اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ اس لئے نصاب میں اطوار زندگی پر مبنی تعلیمی سرگرمیاں پیش کی جاتی ہیں اور ایسے علم، رویوں، رجحانات اور عقائد کا پرچار کیا جاتا ہے جنہیں معاشرہ خاص اہمیت دیتا ہے۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 76

استعمال ہوتے ہیں۔ ایک طرح سے نصاب کے تصور میں وسعت پیدا ہوئی رسمی طور پر نصاب مختلف مضامین اور ہے۔ یعنی 1950ء کے عشرے میں دنیا بھر میں نصاب کے تصور پر جو زور دیا گیا تھا اس میں نیشنل کریکولم فار انگلینڈ نصاب دنیا میں مشہور ایک مثال ہے۔ جو زور دیا گیا تھا اس میں نیشنل کریکولم یعنی قومی ادارہ نصاب اور برطانیہ



USMAN NOTES



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 79

تدوین نصاب کے وقت اس بات کو ملحوظ رکھا جائے کہ مرتب کردہ نصاب طالب علموں کو روزگار کے حصول میں مدد دے گا۔ اس سے نئی ٹیکنالوجی کے فروغ میں مدد ملے گی اور ملکی معیشت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے مناسب تعداد میں تربیت یافتہ افرادی قوت بھی میسر آئے گی۔ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ نصاب میں سند کی بجائے عملی تربیت پر زور ہو اور اس جدید دور کے تقاضوں کے مطابق چند مخصوص مضامین کی بجائے جدید علوم پر توجہ مرکوز کی جائے۔

Elmas Ali

تدوین نصاب میں نصاب کی بنیادوں کا کردار:

آج کل کے جدید دور میں نصابی بنیادوں (Curriculum Foundation) سے مراد وہ بنیادی قوتیں ہیں جو کہ نصاب کی تشکیل کے حوالے سے نصاب سازوں کا ذہن تیار کرتی ہیں اور نصاب میں مختلف اجزاء شامل کرنے کے حوالے سے فیصلہ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ بعض قوتیں ایسی ہیں جو کہ معلومات کا وہ پس منظر فراہم کرتی ہیں جو کہ نصاب ساز مستقبل کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اس میں وہ فلسفیانہ بنیادیں بھی شامل ہوتی ہیں جو کہ نوعیت کے اعتبار کا تعین کرتی ہیں، جبکہ نفسیاتی بنیادیں متعلم اور تعلیمی نظریات اور سماجی و ثقافتی بنیادیں زندگی کے حوالے سے اہم عوامل پیش کرتی ہیں۔

معیاری نصاب تعلیم کی سماجی بنیادوں میں وہ عوامل شامل ہیں جو کچھ ثقافتی عقائد، سماجی توقعات، اقدار، رسوم اور سٹیک ہولڈرز کی روایات کی وجہ سے نصاب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ سماج افراد کا ایسا گروہ، معاشرہ یا قوم ہوتی ہے جو کہ انسانی تہذیب کو جنم دیتی ہے، جب افراد کسی مشترک مقصد کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں تو معاشرہ تشکیل پاتا ہے، اس لئے نصاب تعلیم کا معاشرے کے اہم رویوں اور رجحانات کو سامنے رکھ کر تشکیل دیا جاتا ہے، نصاب کی قدر اس بات سے ہوتی ہے کہ اس حد تک سماج کی اقدار و روایات کا احاطہ اور ثقافت کی عکاسی کرتا ہے۔ ثقافت اصل میں لوگوں کے رہن سہن کا انداز ہے، نصاب میں بہتری لانے کا اہل ہونا چاہئے۔ اس کیلئے نصاب ساز کو معاشرے کی اخلاقی اور جمالیاتی قدروں کا علم ہونا چاہئے۔

ثقافتی اور سماجی تبدیلیاں اور توقعات نصاب کے نفاذ پر کی اندازی ہیں، تاہم یہ اثرات بڑی معاشرتی تبدیلیوں جیسا کہ بیروزگاری، اقدار، معاشی ضروریات اور خاندانی تعلقات کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ نصاب کا نفاذ تعلیمی نظام کی ضروریات اور چیلنجز سے بھی بڑا گہرا اثر قبول کرتا ہے۔ اس میں پالیسی کی ضروریات، انگوائری رپورٹس، بیرونی امتحان، بڑے نصابی پروجیکٹ اور خاص تعلیمی تحقیق وغیرہ کے اثرات شامل ہوتے ہیں۔ نصاب کے مواد کو تبدیل کرنے کے حوالے سے سکول کی اہمیت بھی اسے متاثر کرتی ہے، سکول میں لائے جانے والے نفس مضمون کو مسلسل نظر ثانی کے عمل سے گزرتے رہنا چاہئے تاکہ اسے مناسب تبدیلیوں کے بعد دنیا کے بدلتے حالات کے معیار کے مطابق بنایا جا سکے۔ اس کے لئے نئی مثالیں شامل کرنا پڑتی ہیں، نیا علم متعارف کرایا جاتا ہے، تکنیک میں بہتری لائی جاتی ہے اور نیا ادب تخلیق کیا جاتا ہے۔ اس طرح دیگر نظام ہائے درس و تدریس میں بہتری لانے، مواد کو بہتر بنانے، جائزے کی تکنیکوں میں ردوبدل کرنے اور مقامی تعلیمی اداروں، ٹیچر سنٹرز، نصاب کنسلٹنٹ، دوران ملازمت کورسز وغیرہ کا معیار بہتر کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

نصاب کے حوالے سے سکولوں میں دستیاب وسائل کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے، اس سلسلے میں نصاب سازوں کو

042-37245454, 37361414

78

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ

والے اصولوں اور نشانوں کی روشنی میں ترتیب دیا جائے۔

iii- **نصاب کی معاشرتی بنیادیں:**

1- نصاب ہمیشہ ایک معاشرتی عمل اور مدرسہ ایک معاشرتی ادارہ ہوتا ہے۔ تعلیم کا بنیادی مقصد معاشرتی زندگی [illegible] ہے۔ چونکہ ہر معاشرہ ایک مختلف نسل تک منتقل کرتا ہے۔ چنانچہ ہر نسل [illegible] ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرنے کا سلسلہ ایسی ترتیب کے ساتھ جاری رکھتا ہے جس سے کوئی [illegible] بنانے کیلئے سکول ایسے مشاہدات و تجربات کا سلسلہ ترتیب دیتا ہے جو کہ [illegible] معاشرے میں کامیاب زندگی گزارنے میں مدد دیتے ہیں اور تعلیمی مقاصد کی بنیاد کسی معاشرے سے [illegible]

2- نصاب کا کردار مدارس میں تعلیمی مقاصد پر ہوتا ہے اور تعلیمی مقاصد کی بنیاد کسی معاشرے کی ضروریات، مسائل سیاسی و جغرافیائی [illegible] ہے چونکہ کوئی بھی نصاب ترتیب دینے وقت اس معاشرے کے اسی مجموعے کو [illegible] اقدار اور نظریات وغیرہ سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ہمارا معاشرہ ایک مسلم معاشرہ ہے جہاں اقلیتوں کو بھی [illegible] آزادی حاصل ہے۔ اور ہماری قومی زبان اردو ہے اور ہمارے تشخص کی علامت ہے۔ زراعت ہماری معیشت کی بنیاد ہے اور ہماری کچھ معاشرتی اقدار بھی ہیں جنہیں ہمارے نصاب کی بنیاد بننا چاہیے۔ اس کے علاوہ نصاب میں ایسی سرگرمیوں کا اہتمام بھی کیا جانا چاہیے جو طلبہ کو معاشرے سے ہم آہنگی پر آمادہ کریں طلبہ میں اخوت، ہمدردی، مساوات، انصاف اور تعلیم وغیرہ جیسی معاشرتی خوبیاں پیدا کر کے انہیں زندگی میں اپنے سماجی فرائض کی انجام دہی کے لئے تیار کرنا چاہیے۔

iv- **نصاب کی معاشی بنیادیں:**

1- عموماً تعلیم اور معاشی ترقی ساتھ ساتھ پروان چڑھتے ہیں۔ اگر ایک طرف تعلیمی ترقی کا انحصار معاشی خوشحالی پر ہے تو دوسری طرف تعلیمی ترقی معاشی خوشحالی کی ضمانت ہوتی ہے۔ تعلیم برائے افادیت کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ تعلیم انفرادی اور اجتماعی خوشحالی کے حصول میں معاون اور مددگار ہو۔ ایسی تعلیم زندگی سے مربوط ہوتی ہے اور طالب علم حصول تعلیم کے بعد معاشرے میں بحیثیت محسوس نہیں کرتا۔ اس مقصد کے حصول کیلئے تعلیم کو بیشتر معاشی بنیادوں پر استوار کیا جاتا ہے۔

2- جدید دور میں تعلیم پر اٹھنے والے اخراجات کو ایک طرح کی سرمایہ کاری کا نام دیا جاتا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ فرد اپنے ہم مرتبہ ان پڑھ شخص کے مقابلہ میں زیادہ پیسے کماتا ہے۔ لیکن ضروری شرط یہ ہے کہ تعلیم قوم کی معاشی ضروریات سے مربوط ہو۔ پر جزئی ہونی چاہئے۔ یہ دور محض کتابی علم کا دور نہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے دنیا کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ آج کی ضروریات ہیں سال پہلے کی ضروریات سے بالکل الگ اور مختلف ہیں۔ گھریلو دستکاریوں کی جگہ اب بڑے بڑے کارخانوں نے لے لی ہے۔ کھیتوں میں پرانے ہل اور بیلوں کی بجائے اب ٹریکٹر نظر آتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ تعلیم ان نئے شعبوں میں تربیت کا اہتمام کرے تاکہ ایک طرف افرادی قوت کی مانگ پوری کرنے میں مدد ملے اور دوسری طرف طلباء تعلیم مکمل کر کے سالوں سہ روزگار نہ پھرتے رہیں بلکہ سکول میں حاصل کردہ تعلیمی مہارت اور صلاحیت کی بنیاد پر فوراً کسی نہ کسی پیشہ سے منسلک ہو جائیں۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414





فلسفہ اور نصاب کا تعلق:

فلسفہ اور نصاب کا آپس میں نہایت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ کیونکہ تعلیمی میدان میں فلسفہ کے بغیر نصاب کے مقاصد کی تعیین کاری کی منصوبہ بندی نہیں کی جا سکتی۔ تعلیم چونکہ کسی قوم کی معلومات، مہارتوں اور رویوں کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کا نام ہے اور فلسفہ تعلیم اس عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا کام سرانجام دیتا ہے۔ فلسفہ تعلیم یہ جائزہ لیتا ہے کہ کسی قوم نظریہ حیات کیا ہے اور اس نظریہ کو حاصل کرنے کے لیے کیا کیا تعلیمی مقاصد وضع کرنے چاہئیں اس مقصد کے لیے فلسفہ تعلیم کا انتخاب کرتا ہے، پیٹرز اس کے بقول:

"Philosophy and education are like two sides of a coin, the former is the contemplative side while the latter is the active side."

تعلیم ایک ہی سکہ کے دو رخ ہوتے ہیں۔ پہلے کا تعلق غور و فکر سے ہے جبکہ دوسرے کا تعلق عمل سے ہے۔"

فلسفہ اور تعلیم ایک دوسرے کے معاون اور مددگار ہیں۔ اغراض و مقاصد کے تعین کے لیے فلسفہ کو تعلیم پر انحصار کرنا پڑتا ہے اور تعلیم کے لیے تعلیم فلسفہ کی محتاج ہوتی ہے کیونکہ مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے بنیادی نصاب اور طریقہ تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کام فلسفہ سرانجام دیتا ہے۔ فلسفہ تعلیم اس مقصد کے لیے عام فہم و شعور، فلسفیانہ سوچ بچار اور تاریخی روایات سے مدد لیتا ہے۔

Elmas Ali

سوال:۔ فلسفے کے قدیم اور جدید تصورات میں کیا فرق ہے، کھل کر اظہار خیال کیجیے؟

جواب: فلسفہ کے قدیم اور جدید تصورات:

ماہرین تعلیم کہتے ہیں کہ فلسفہ تعلیم کی عمر بہت زیادہ ہے۔ یونان کے عہد سے لے کر جدید دور میں جان ڈیوی کے بعد کے ادوار تک ہمیں بہت کچھ پڑھنے کو ملتا ہے۔ اس درمیانی عرصے میں بہت سے مکتبہ فکر سامنے آئے۔ تعلیم کے بارے رکھنے والے یورپی فلاسفروں نے اپنے مخصوص نقطہ نظر کے مطابق فلسفہ تعلیم کی تشریح کی ہے جس سے ہمیں فلسفہ تعلیم کے مختلف مکتبہ فکر کے حساب سے درجہ بندی کرنا چاہیں تو دو بڑے رجحانات میں تقسیم کر سکتے ہیں مثلاً۔

1- قدیم مکتبہ فکر (Old School of Thought)
2- جدید مکتبہ فکر (Modern Schools of Thouth)

1- قدیم مکتبہ فکر (Old Schools of Though):

تعلیمی پس منظر میں جب ہم قدیم مکتبہ فکر کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو اس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ فلسفہ کی اس شاخ سے متعلق وہ نقطہ نظریات، تصورات و نظریات جو قدیم یونانی عہد کے اختتام سے لے کر سترھویں صدی میں روسو کے عہد تک مختلف فلاسفر تعلیم نے پیش کیے ہیں فکری لحاظ سے اس عہد میں بنیادی طور پر دو ذیلی اسکولز نے فلسفہ تعلیم کی ترقی و ترویج میں بنیادی کام کیا ہے۔ یعنی:

042-37245454, 37361414 صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور





ڈیولپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 87

ٹریکٹولم

ارسطو کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے اپنے فلسفہ تعلیم میں نفسیات کو تعلیم کی بنیاد قرار دیا ہے اس کے خیال میں تعلیم وہی بامقصد ہو سکتی ہے جو بچوں کی نفسیات کو پیش نظر رکھ کر دی جائے۔ بچوں کے طبعی میلانات اور رجحانات کو پرکھنے کے بعد ہی ان کے لئے نصاب تعلیم تجویز کیا جائے۔ تاریخی لحاظ سے دیکھا جائے تو ارسطو پہلا مفکر تھا جس نے بچوں کی نفسیات کو پیش نظر رکھ کر تعلیم دینے کی بات کی۔ ارسطو کے اس نقطہ نظر کو بعد میں آنے والے مفکرین نے بھی سراہا اور اپنی تحریروں میں اس کا ذکر کیا۔ ارسطو کے بعد رومن مفکر کوئنٹلین نے بھی بچوں کی فطری صلاحیتوں کو تعلیم کی بنیاد قرار دیا۔ اس کے خیال میں بچوں کی فطری صلاحیتوں کو نظر انداز کر کے دی جانے والی تعلیم بے سود ہوتی ہے۔ اس کے بعد یورپ میں جان لاک، روسو اور پیسٹالوزی نے بھی بچوں کی فطری صلاحیتوں کو تعلیم کی بنیاد قرار دیا۔ ان مفکرین کے خیال میں بچوں کی فطری صلاحیتوں کو نظر انداز کر کے دی جانے والی تعلیم بے سود ہوتی ہے۔ موجودہ جدید دور میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک میں بچوں کی فطری صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر ہی تعلیم دی جاتی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب تک بچے کی فطری صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر تعلیم نہ دی جائے وہ تعلیم بچوں کے لئے بوجھ ہی ثابت ہوتی ہے اور بچوں کی فطری صلاحیتوں کے مطابق دی جانے والی تعلیم ہی بچوں کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔

(Modern School of Thought):

2- جدید یکیہ فکر

جب ہم جدید یکیہ فکری اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو اس سے ہماری مراد فلسفہ تعلیم سے متعلق وہ نقطہ ہائے نظر یا وہ تصورات و نظریات ہوتے ہیں جو روسو کے بعد سے لے کر جان ڈیوی کے عہد تک مختلف مفکرین نے پیش کئے تھے۔ ان میں روسو، اسپنسر، ہربارٹ، جان ڈیوی اور برٹرینڈ رسل وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ بنیادی طور پر جدید یکیہ فکر کو بھی دو بڑے ذیلی اسکولز میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1- فطرت پسندانہ فلسفہ تعلیم (Naturalistic Philosophy of Education)

2- عملیت پسندانہ فلسفہ تعلیم (Pragmatisitc Philosophy of Education)

1- فطرت پسندانہ فلسفہ تعلیم (Naturalistic Philosophy of Education):

فطرت پسندانہ فلسفہ تعلیم بیسویں صدی کے آغاز سے ہی اکثر مغربی نظام تعلیم کا مرکز و محور رہا ہے نہ صرف یہ بلکہ یورپ کی تمام تر زندگی میں مذہب، سیاست اور دیگر علوم پر بھی یہ فلسفہ غالب رہا۔ روسو کی فطرت پسندانہ تحریروں نے یورپ پر گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ اس کے علاوہ مشہور انگریزی شاعر ورڈزورتھ، شیلے اور مشہور جرمن شاعر گوئٹے نے فطرت کو اپنی شاعری کا موضوع بحث بنا کر نہ صرف ادب کو متاثر کیا بلکہ تمام شعبہ زندگی سے متعلق علوم میں فطرت کی بہتر انداز میں تشریح کی ہے۔ بنیادی طور پر فطرت پسندانہ فلسفہ تعلیم کا مرکزی نقطہ نظریہ تھا کہ انسان کو شائستگی اور زندگی میں نفاست پیدا کرنے کے لئے کسی تعلیم یا تربیت کی ضرورت نہیں پڑتی فطرتاً انسان جس طرح پیدا ہوتا ہے بالکل اسی طرح فطرت اس کے اعمال و افعال اور کردار کی تربیت کرتی ہے گویا "فطرت خود بخود کرتی ہے والے کی حمایتدی"۔ لہٰذا فطرت کو بنیاد بنا کر تعلیمی عمل کو جاری رکھنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

تمام فطرت پسند مفکرین تعلیم کے نزدیک فرد فطرت کے ساتھ رابطہ کی بنا پر علم حاصل کر لیتا ہے۔ اور یہ علم بلاشبہ سچا اور پائیدار علم ہوتا ہے۔ بنیادی طور پر افراد جب فطری انداز گویا کر مشاہدے کی صورت اختیار کرتے ہیں تو انہیں صحیح علم کا شعور حاصل ہو جاتا ہے۔ ان کے خیال میں مشاہدہ نہ صرف فطرت کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے بلکہ کائنات اور موجودات کو جو کہ فطری قوانین کے تابع ہوتے ہیں ان کو سمجھنے اور پرکھنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ لہٰذا وہی علم سودمند ہے جو مشاہدات پر مبنی ہو۔ دوسرے لفظوں میں دیگر تجربات کے ذریعے یا مشاہدات کے تجزیے پر مبنی علم ہی حقیقی علم ہو سکتا ہے۔

بنیادی طور پر فطرت پسندانہ فلسفہ کے عملی اطلاق سے جو مقاصد تعلیم متعین ہوتے ہیں وہ بچے کی فطری

ڈیولپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 88

ٹریکٹولم

ان کے مطابق قدیم اور روایتی نصاب کسی بھی لحاظ سے فرد کی فطری صلاحیتوں کو ابھارنے میں کبھی معاون ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس روایتی نصاب میں شامل مجرد تصورات پر مبنی مضامین کو ختم کر دیا جائے۔ بچے کو آزاد چھوڑ دیا جائے۔ تاکہ وہ عملی تجربات اور مشاہدات کر کے اپنی فطری صلاحیتوں کے تحت خود ہی جان سکے۔ اسی طرح دوسرے تمام فطرت پسند مفکر بھی اس بات پر کامل اتفاق کرتے ہیں کہ بچے کی فطری صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر پیش نظری نصاب تعلیم کا تعین ہونا چاہیے۔

روسو نے بچے کے لئے نصاب تعلیم کو اس کی ذاتی سرگرمیوں، دلچسپیوں اور اس کے فطری رجحانات کے مطابق بچے کی بلوغت تک ہر بچے کے لئے نصاب تعلیم کو اس کی ذاتی سرگرمیوں، دلچسپیوں اور اس کے فطری رجحانات کے مطابق بچے کی بلوغت تک محدود کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بچے کی دلچسپیوں میں کھیل کود کے علاوہ بچے کے ذاتی تجربات اور مشاہدات بھی شامل ہوتے ہیں۔ روسو نے بچے کے لئے جو نصاب تعلیم تجویز کیا اس میں ہاتھ کے ساتھ ساتھ اخلاقیات اور مذہب سے متعلق مضامین پڑھانے کی سفارش کرتا ہے۔

اس کے علاوہ اس نے جو نصاب تعلیم تجویز کیا ہے اس میں مندرجہ مضامین کو شامل نصاب کیا ہے ان میں سرفہرست سیاسیات، اقتصادیات، زراعت، فلکیات، سائنس وغیرہ کے مضامین شامل ہیں۔

Elmas Ali

جان ڈیوی کا فلسفہ تعلیم:

بنیادی طور پر ڈیوی کے فلسفہ کے عملی اطلاق کے مقاصد تعلیم کی نشاندہی ہوتی ہے اس کی تفصیل اس کی شہرہ آفاق تصنیف "جمہوریت اور تعلیم" میں ملتی ہے اپنی [illegible] میں جا[illegible] ہے کہ تعلیم کا مقصد اور ثمر یہ ہے کہ اس سے افراد میں ارتقائی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

ڈیوی کے خیال میں تعلیم ایک ایسے نشوونمائی عمل کا نام ہے جو فرد کے [illegible] کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ جان ڈیوی کے خیال کے مطابق تعلیم کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ تعلیم کے ذریعے [illegible] کی جائیں۔ سماجی مہارتیں کیا ہیں۔ صنعتی ترقی اور ہر کام میں مہارت حاصل کرنا ہے جس سے معاشرے میں [illegible] ممکن ہو سکے۔ یہ الفاظ دیگر ڈیوی کے نزدیک تعلیم کا اہم مقصد یہی ہے کہ اس کے ذریعے مختلف قسم کی مہارتیں حاصل [illegible] ان مہارتوں کو بروئے کار لا کر معاشرے کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کیا جا سکے۔

جان ڈیوی نے اپنے زمانے کے جاری و ساری نصاب پر تنقید کی ہے۔ اس کے خیال میں روایتی [illegible] بچوں کی دلچسپیوں اور صلاحیتوں سے قطع نظر تمام بچوں کے لئے یکساں اور ایک جیسا ہوتا ہے حالانکہ [illegible] ذہانت، مشاغل، دلچسپیوں اور دیگر رجحانات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ انہیں ان کی ذہانت اور مشاغل کے لحاظ سے نصاب مقرر کیا جانا چاہئے لیکن عملاً اس کے برعکس ہوتا ہے۔ روایتی نصاب میں بجائے ایسے مضامین پڑھائے جاتے ہیں جن کا ان کی اپنی زندگی کے تجربات سے دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا اور اسی نصاب کے تحت بچوں کو اس بات پر مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ ان قدیم اور فرسودہ معلومات کو یاد کر کے اپنے اندر جذب کر لیں۔

ایک جدید معاشرے میں فرد جن جن پہلوؤں سے ترقی کر سکتا ہے اس سے متعلق مضامین کو ڈیوی نے نصاب



کریکولم ڈویلپمنٹ / تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 88

میں شامل کیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جان ڈیوی کے اسی تجرباتی نصاب کو امریکی قوم نے اختیار کر کے آج ترقی کی
اپنا کو چھولیا ہے۔ امریکی قوم نے جو عروج حاصل کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ امریکی قوم کی ہر کامیابی کے پیچھے
طور پر ڈیوی کا ہی فلسفہ کارفرما نظر آتا ہے۔

جان ڈیوی کے فلسفہ تعلیم کی دوسری بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ہاں بچے کو مرکزی حیثیت دی گئی
لحاظ سے وہ اس بات کو زور دیتا ہے کہ تعلیم بچوں کی نفسیات کے مطابق دی جانی چاہئے اس سے
کرتا ہے کہ اگر کسی بچے کا رجحان بنیادی طور پر سائنس کی طرف زیادہ ہے تو
نہیں دی جانی چاہئے۔ اسی طرح اگر کسی میں معاشرتی علوم سے متعلق رجحان ہو
بنیادی طور پر اس اصول پر صرف جان ڈیوی ہی نہیں بلکہ تمام جدید ماہرین تعلیم متفق نظر آتے ہیں کہ تعلیم
خواہشات ان کی دلچسپیوں اور دیگر فطری میلانات اور رجحانات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ نیز تعلیم میں
جانے چاہئیں جو بچوں کے ذاتی رجحانات اور رویوں کی تشفی کر سکیں۔

بنیادی طور پر جان ڈیوی تعلیم کو فرد کی نشوونما کی بنیاد سمجھتا ہے۔ اس کے خیال میں تعلیم کے بغیر شخصیت کی بہتر
نشوونما ہو ہی نہیں سکتی اس کے ساتھ ساتھ تعلیم فرد کو خوب سے خوب تر بنانے کی طرف راغب کرتی ہے۔

اس کا فلسفہ تعلیم پوری دنیا کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ اور اکثر مملکتوں نے ڈیوی کے فلسفہ تعلیم کی روشنی میں اپنے
اپنے نظام تعلیم کو ترتیب دیا ہے۔ بالخصوص ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے جان ڈیوی کے فلسفہ تعلیم کو عملاً نافذ کر کے حقیقی
ترقی کے باب میں جو کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں ان کی مثال ملنی انتہائی مشکل ہے۔ ڈیوی کے فلسفہ کے تحت مطابق
امریکی قوم نے تعلیم کو جو بات سے شروع کر کے جو عروج حاصل کیا ہے وہ آج کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 5۔ تدوین نصاب میں سائیکالوجی (نفسیات) کے کلیدی کردار کی وضاحت کریں؟

جواب 1: سائیکالوجی (نفسیات) کیا ہے؟

نفسیات کو انگریزی میں "Psychology" کہتے ہیں جو کہ یونانی زبان کے الفاظ "Psyche" اور "Logos" کا مرکب ہے۔ "Psyche" کا مطلب روح یا اور "Logos" کا مراد مطالعہ ہے، معروف الفاظ میں نفسیات کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ یہ انسانی رویوں کا سائنسی مطالعہ ہے۔

i- نصاب سازی میں نفسیات کا کردار:

(Role of Psychology in Curriculum Development):

نفسیات انسانی رویوں کو بیان کرنے، وضاحت کرنے اور ان کے بارے میں پیشین گوئی کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ نفسیات بچوں کی نشوونما اور تعلم کے حوالے سے کافی بصیرت افروز ثابت ہوتی ہے یہ نصابی شعبوں میں استعمال کے لئے تحقیق کی مختلف تکنیکیں بھی فراہم کرتی ہے۔

نصاب سازی کی نفسیاتی بنیادوں کا کردار کافی اہم ہوتا ہے اور اس کی اہمیت وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ کیونکہ یہ ایک نوخیز شعبہ ہے اس لئے اس کے تصورات، اصول، طریقہ کار اور اقدار کا نصاب سازی میں اطلاق منطقی

کریکولم ڈویلپمنٹ / تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 89

Elmas Ali

نفسیاتی ذرائع (Psychological Sources):

نفسیات کا مقصد انسانی رویوں کا مطالعہ ہے جبکہ اس کا تعلق انسانی رویوں کے حوالے سے تین قسم کے امور سے ہے۔

بیان کرنا (Describe)
پیشین گوئی (Predicting)
وضاحت کرنا (Explaining)

نفسیات خصوصاً تعلیمی نفسیات کے تحت انسانوں کے رویوں اور رجحانات پر تحقیق کرتے ہوئے نصاب ساز
ذیل شعبوں میں معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔

1- تعلیمی مقاصد
2- طلبہ کی خصوصیات
3- تعلم کا عمل
4- تدریسی طریقہ ہائے کار
5- جائزے کے طریقے یا تراکیب
6- انسانی ہمدردی اور نشوونما

نفسیات مطالعہ پر مبنی کچھ مضامین سے ہٹ کر دیکھا جائے تو نفسیاتی مطالعہ سکول کے نصاب کیلئے مواد کا ذریعہ
بھی بنتا ہے جن نفسیاتی ذرائع کا اطلاق کر سکتے ہیں، آیئے ان کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں:۔

1- تعلیمی مقاصد (Education Objectives):

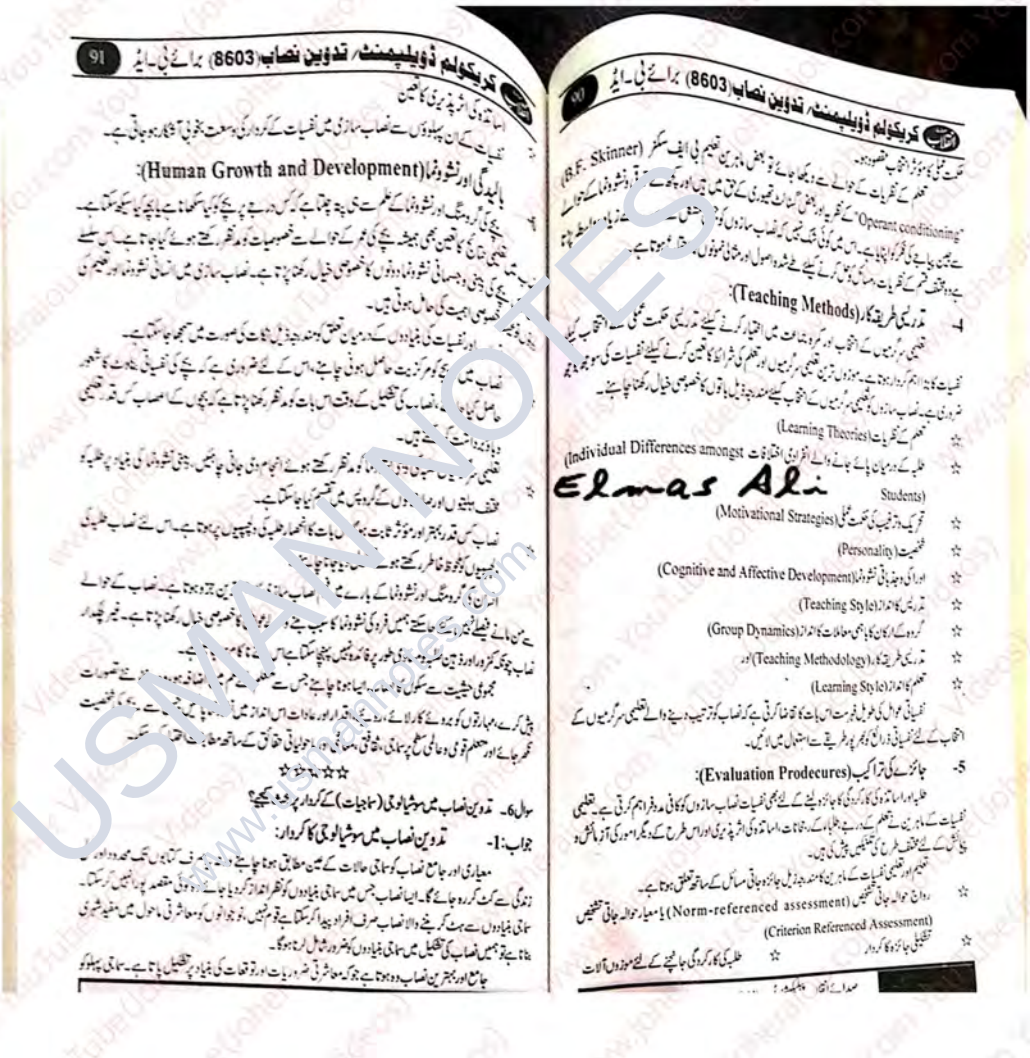
تعلم کی نفسیات کا علم ہونے سے نصاب ترتیب دینے والوں کو موزوں اہداف اور مقاصد کا تعین کرنے اور
ان کو بیان کرنے میں معاونت ملتی ہے۔ اس کی مدد سے نصاب سازوں کو یہ جاننے میں بھی آسانی رہتی ہے کہ کون سے
مقاصد مکمل طور پر حاصل بھی کیا جا سکے گا یا نہیں اور مقاصد قابل حصول ہیں تو کس قدر؟ نصاب سازی میں مقاصد اور
اہداف کی اہمیت مسلم ہے، ان کا انتہائی موزوں، ہونا ضروری ہے کیونکہ انہی کی بنیاد پر نصاب کیلئے مواد کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

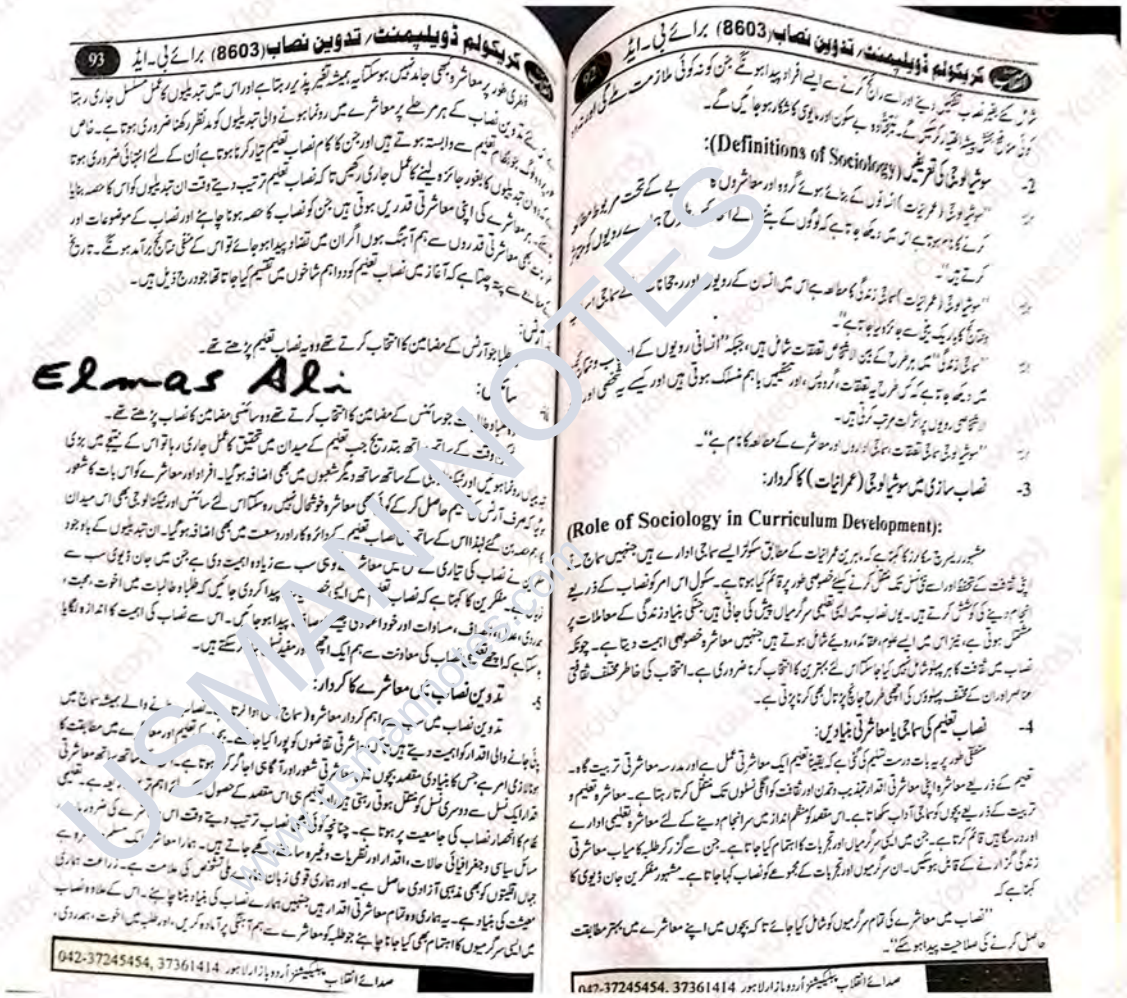
2- طالبعلم یا متعلم کی خصوصیات (Student/Learner Characteristics):

متعلمین کی نوعیت خصوصاً افرادی اختلافات کو سمجھنا نصاب سازوں کو فیصلہ سازی میں کافی مدد ملتی ہے۔
طالبعلم کی شخصیت کا تقابلی جائزہ لینے سے ہمیں اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ کلاس میں موجود مختلف طلبہ کا کیسا
ردعمل سامنے آئے گا۔ یہ وہی چیز ہے جس سے تجربہ کار اور منجھے ہوئے اساتذہ بخوبی واقف ہوتے ہیں اور محض اساتذہ کو
ان افرادی اختلافات سے پیدا ہونے والی مسرتوں سے نمٹنے کیلئے کلاس روم میں کافی دلدوہی بھی رہتی ہے۔ اساتذہ
کی طرح نصاب سازوں کیلئے بھی افرادی اختلافات کو سمجھنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ نصاب ہی ہوتا ہے
جو کہ مختلف صلاحیتوں اور قابلیتوں کے افراد کے لئے یکساں طور پر پسند ہو سکے۔

3- تعلم کا عمل (Learning Process):

نصاب سازی کے حوالے سے نفسیات کا اہم ترین کردار غالباً یہی ہے کہ اس نے ہمیں یہ فہم عطا کیا ہے کہ لوگ
تعلم کیسے حاصل کرتے ہیں۔ ایسے نصاب ساز جن کی تعلم اور اس کے نظریات پر مکمل گرفت ہوتی ہے، متعلمین کیلئے موزوں
ترین نصاب تشکیل دینے کے اہل ہوتے ہیں۔ تعلم کا شعور خصوصی طور پر اس وقت لازم ہو جاتا ہے جب موزوں تدریسی





ٹریکٹولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 93

ظاہری طور پر معاشرہ کبھی جامد نہیں ہو سکتا یہ ہمیشہ تغیر پذیر رہتا ہے اور اس میں تبدیلیوں کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔ تدوین نصاب کے ہر مرحلے پر معاشرے میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ خاص طور پر وہ تبدیلیاں جو تعلیم سے واسطہ ہوتے ہیں اور جن کا کام نصاب تعلیم تیار کرنا ہوتا ہے ان کے لئے ابتدائی ضروری ہوتا ہے۔ ان تبدیلیوں کا بغور جائزہ لیتے رہنا کا عمل جاری رکھیں تا کہ نصاب تعلیم ترتیب دیتے وقت ان تبدیلیوں کو اس کا حصہ بنایا جائے۔ ہر معاشرے کی اپنی معاشرتی قدریں ہوتی ہیں جن کو نصاب کا حصہ ہونا چاہیے اور نصاب کے موضوعات اور مواد بھی معاشرتی قدروں سے ہم آہنگ ہوں اگر ان میں تضاد پیدا ہو جائے تو اس کے منفی نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ تاریخ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ آغاز میں نصاب تعلیم کو دو اہم شاخوں میں تقسیم کیا جاتا تھا جو درج ذیل ہیں۔

ساتھ:

طبا جو آرٹس کے مضامین کا انتخاب کرتے تھے وہ یہ نصاب تعلیم پڑھتے تھے۔

Elmas Ali

وہ جو سائنس کے مضامین کا انتخاب کرتے تھے وہ سائنسی مضامین کا نصاب پڑھتے تھے۔

وقت کے ساتھ ساتھ بتدریج جب تعلیم کے میدان میں تحقیق کا عمل جاری رہا تو اس کے نتیجے میں بڑی ہوئیں اور نئے مضامین کے ساتھ ساتھ دیگر شعبوں میں بھی اضافہ ہو گیا۔ افراد اور معاشرے کو اس بات کا شعور ہوا کہ صرف آرٹس کا نہیں بلکہ سائنس اور ٹیکنالوجی بھی اس میدان ہم حصہ بن گئے لہٰذا اس کے ساتھ ساتھ نصاب تعلیم کا دائرہ کار اور وسعت میں بھی اضافہ ہو گیا۔ ان تبدیلیوں کے باوجود نوں ہے۔ مفکرین کا کہنا ہے کہ نصاب تعلیم میں ایسا خصوصیات پیدا کر دی جائیں کہ طلبا و طالبات میں اخوت، محبت، ورزی، انصاف، مساوات اور خود اعتمادی جیسے صفات پیدا ہو جائیں۔ اس سے نصاب کی اہمیت کا اندازہ لگایا سکتا ہے کہ اچھے نصاب کی معاونت سے ہم ایک اچھا اور مفید شہری پیدا کر سکتے ہیں۔

تدوین نصاب میں معاشرے کا کردار:

تدوین نصاب میں سب سے اہم کردار معاشرہ (سماج) کا ہوتا ہے۔ نصاب تعلیم بنانے والے ہمیشہ سماج میں بنایا جانے والی اقدار کو اہمیت دیتے ہیں تا کہ معاشرتی توقعات کو پورا کیا جا سکے۔ ہر معاشرہ اپنے تعلیم اور معاشرے میں مطابقت کا ہونا زمی امر ہے جس کا بنیادی مقصد بچوں میں معاشرتی شعور اور آگاہی اجاگر کرنا ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ معاشرتی قدر ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتی رہتی ہیں اور تعلیم ہی اس مقصد کے حصول کا اہم ذریعہ ہے۔ تعلیمی کے ہم آہنگ نصاب کی جامعیت پر ہوتا ہے۔ چنانچہ کوئی بھی نصاب ترتیب دیتے وقت اس معاشرے کی ضرورت سائل سیاسی و جغرافیائی حالات، اقدار اور نظریات وغیرہ سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ہمارا معاشرہ ایک مسلم ہے جہاں اکثریت کو بھی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اور ہماری قومی زبان اردو ہے جو کہ قومی تشخص کی علامت ہے۔ زراعت ہماری عیت کی بنیاد ہے۔ یہ ہماری وہ تمام معاشرتی اقدار ہیں جنہیں ہمارے نصاب کی بنیاد بننا چاہئے۔ اس کے علاوہ نصاب میں ایسی سرگرمیوں کا اہتمام بھی کیا جانا چاہئے جو طلبہ کو معاشرے سے ہم آہنگی پر آمادہ کریں۔ اور طلبہ میں اخوت، ہمدردی،

ٹریکٹولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ

ہوں گے جو نہ کوئی ملازمت کر سکیں گے۔ نتیجتاً وہ بے سکون اور بے چینی کا شکار ہو جائیں گے۔

(Definitions of Sociology):تعریف سوشیالوجی کی -2

"سوشیالوجی (عمرانیات) انسانوں کے رہنے سہنے اور معاشروں کے بنانے کے تحت کرداروں کا مطالعہ کرتی ہے۔ یہ اس بات کا مطالعہ کرتی ہے کہ لوگوں کے بنائے ہوئے سماجی رویوں کو کیسے تشکیل دیتے ہیں۔"

"سوشیالوجی (عمرانیات) سماجی زندگی کا مطالعہ ہے اس میں انسان کے رویوں اور رجحانات کے سماجی اثرات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔"

"سوشیالوجی سماجی تعلقات، سماجی اداروں اور معاشرے کے مطالعہ کا نام ہے"۔

-3 نصاب سازی میں سوشیالوجی (عمرانیات) کا کردار:

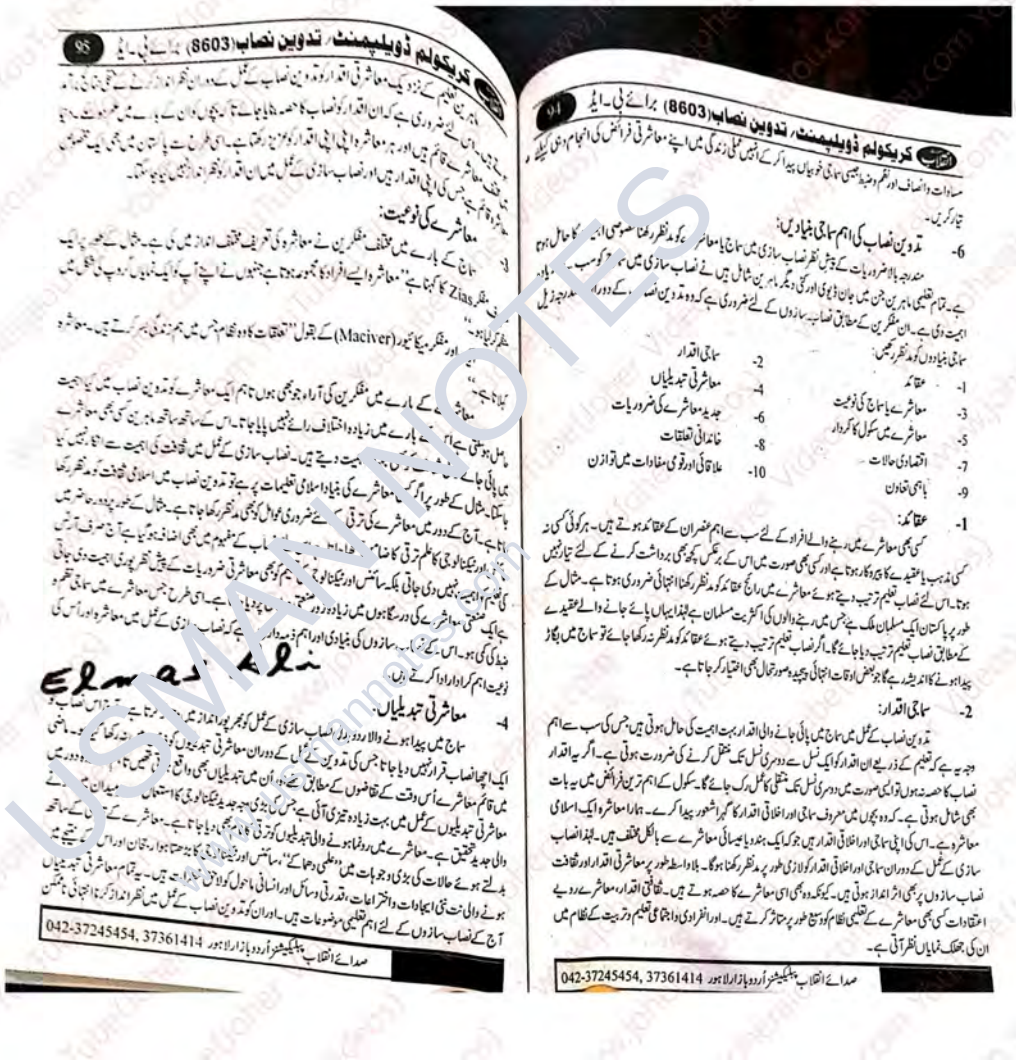
(Role of Sociology in Curriculum Development):

مشہور مبصر سپنسر کا کہنا ہے کہ ہر نئی عمرانیات کے مطابق سکول ایسے سماجی ادارے ہیں جنہیں سماج نے اپنی نشوونما کے تحفظ اور اس کی نسل تک منتقل کرنے کیلئے خصوصی طور پر قائم کیا ہوتا ہے۔ سکول اس امر کو نصاب کے ذریعے انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یوں نصاب میں انکی تعلیمی سرگرمیاں پیش کی جاتی ہیں جنکی بنیاد زندگی کے معاملات پر مشتمل ہوتی ہے، نیز اس میں ایسے علوم، واقعہ، رویے شامل ہوتے ہیں جنہیں معاشرہ خصوصی اہمیت دیتا ہے۔ چونکہ نصاب میں تبدیلی کا ہر پہلو شامل نہیں کیا جا سکتا اس لئے بہترین کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔ انتخاب کی خاطر مختلف نقطہ نظر معاصر اور ان کے مختلف پیشوں کی اچھی طرح جانچ پرتال بھی کرنا پڑتی ہے۔

-4 نصاب تعلیم کی سماجی یا معاشرتی بنیادیں:

متفق طور پر یہ بات درست تسلیم کی گئی ہے کہ یقیناً تعلیم ایک معاشرتی عمل ہے اور مدرسہ معاشرتی تربیت گاہ ہے۔ تعلیم کے ذریعے معاشرہ اپنی معاشرتی اقدار تہذیب، تمدن اور ثقافت کو اگلی نسلوں تک منتقل کرتا رہتا ہے۔ معاشرہ تعلیم و تربیت کے ذریعے بچوں کو سماجی آداب سکھاتا ہے۔ اس مقصد کو منظم انداز میں سرانجام دینے کے لئے معاشرہ تعلیمی ادارے اور درسگاہیں قائم کرتا ہے۔ جن میں انکی سرگرمیاں اور تجربات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جن سے گزر کر طلبہ کامیاب معاشرتی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ان سرگرمیوں اور تجربات کے مجموعے کو نصاب کہا جاتا ہے۔ مشہور مفکرین جان ڈیوی کا کہنا ہے کہ

"نصاب میں معاشرے کی تمام سرگرمیوں کو شامل کیا جائے تا کہ بچوں میں اپنے معاشرے میں بہتر مطابقت حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا ہو سکے"۔



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 94

تیار کریں۔

6- تدوین نصاب کی اہم سماجی بنیادیں:

مندرجہ بالا ضروریات کے پیش نظر نصاب سازی میں سماج یا معاشرے کو مدنظر رکھنا خصوصی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ تمام تعلیمی ماہرین جن میں جان ڈیوی اور کئی دیگر ماہرین شامل ہیں نے نصاب سازی میں سماج کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے۔ ان مفکرین کے مطابق نصاب سازوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ تدوین نصاب کے دوران مندرجہ ذیل سماجی بنیادوں کو مدنظر رکھیں:

1- عقائد	2- سماجی اقدار
3- معاشرے یا سماج کی نوعیت	4- معاشرتی تبدیلیاں
5- معاشرے میں سکول کا کردار	6- جدید معاشرے کی ضروریات
7- اقتصادی حالات	8- خاندانی تعلقات
9- باہمی تعاون	10- ملاقاتی اور قومی مفادات میں توازن

1- عقائد:

کسی بھی معاشرے میں رہنے والے افراد کے لئے سب سے اہم عنصر ان کے عقائد ہوتے ہیں۔ ہر کوئی کسی نہ کسی مذہب یا عقیدے کا پیروکار ہوتا ہے اور کسی بھی صورت میں اس کے برعکس کچھ بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس لئے نصاب تعلیم ترتیب دیتے ہوئے معاشرے میں رائج عقائد کو مدنظر رکھنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان ایک مسلمان ملک ہے جس میں رہنے والوں کی اکثریت مسلمان ہے لہٰذا یہاں پائے جانے والے عقیدے کے مطابق نصاب تعلیم ترتیب دیا جائے گا۔ اگر نصاب تعلیم ترتیب دیتے ہوئے عقائد کو مدنظر نہ رکھا جائے تو سماج میں بگاڑ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے گا جو بعض اوقات انتہائی پیچیدہ صورتحال بھی اختیار کر جاتا ہے۔

2- سماجی اقدار:

تدوین نصاب کے عمل میں سماج میں پائی جانے والی اقدار بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں جس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ تعلیم کے ذریعے ان اقدار کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر یہ اقدار نصاب کا حصہ نہ ہوں تو ایسی صورت میں دوسری نسل تک منتقلی کا عمل رک جائے گا۔ سکول کے اہم ترین فرائض میں یہ بات بھی شامل ہوتی ہے۔ کہ وہ بچوں میں معروف سماجی اور اخلاقی اقدار کا گہرا شعور پیدا کرے۔ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی معاشرہ ہے۔ اس کی اپنی سماجی اور اخلاقی اقدار ہیں جو کہ ایک ہندو یا عیسائی معاشرے سے بالکل مختلف ہیں۔ لہٰذا نصاب سازی کے عمل کے دوران سماجی اور اخلاقی اقدار کو لازمی طور پر مدنظر رکھنا ہوگا۔ بلا واسطہ طور پر معاشرتی اقدار اور ثقافت نصاب سازوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ بھی اسی معاشرے کا حصہ ہوتے ہیں۔ ثقافتی اقدار، معاشرے رویے اعتقادات کسی بھی معاشرے کے تعلیمی نظام کو وسیع طور پر متاثر کرتے ہیں۔ اور افراد کی دا جتماعی تعلیم و تربیت کے نظام میں ان کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔



97 کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ

ے رہا ہونے کی وجہ سے معاشرتی ضروریات میں بھی اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ نصاب سازوں کے لئے معاشرے کی
ان ضروریات کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں رہا۔ جدید معاشرے کی ضروریات بھی مختلف ہیں۔ مثال کے طور پر آج کے
معاشرے کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ بچوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے بارے میں علم سے آراستہ کیا جائے لہٰذا نصاب
ترتیب دینے والے سائنس اور ٹیکنالوجی کو خاص اہمیت دیں۔ آج کے معاشرے کی ضروریات بھی مختلف ہیں اور نصاب تعلیم
ی دوڑ رہا ہے جس کے تحت ان ضروریات کو پورا کیا جا سکتا

Elmas Ali

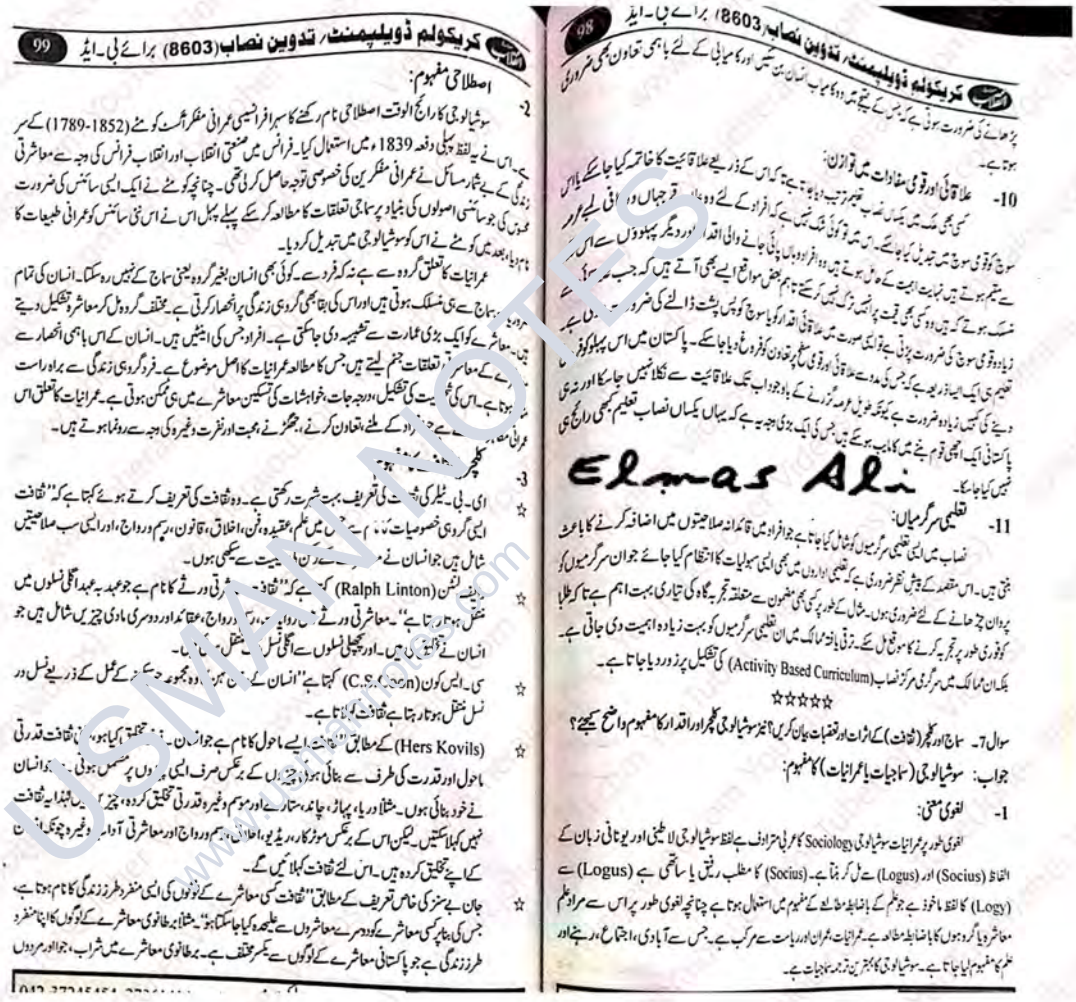
معاشرے کے اقتصادی حالات:

-7 جدید دور میں کسی بھی ملک کے اقتصادی حالات اُس ملک کے مجموعی حالات کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں کیونکہ
تمام حالا کا دارومدار اقتصادی حالات پر ہی ہوتا ہے۔ کسی بھی ملک کے معاشی حالات کا براہ راست اثر وہاں پر رہنے
والے ش ہوتا ہے۔ آج دنیا میں وہی ملک ترقی یافتہ ہے جس کی اقتصادی حالت دوسروں کے مقابلے میں زیادہ بہتر
ہے۔ امریکہ کو اس وقت اقتصادی لحاظ سے طاقتور ترین ملک سمجھا جاتا ہے۔ تعلیم کسی بھی ملک کے معاشی یا اقتصادی
حالا میں اہم ترین کردار ادا کرتی ہے۔ جو بھی ملک معاشی لحاظ سے مضبوط ہے اس کی بڑی وجہ وہاں پایا جانے والا تعلیمی
نظام ہوتا ہے۔ اس ادارے میں تعلیمی سہولیات کی فراہمی اور نصاب تعلیم کے نفاذ کے لئے مالی وسائل کی دستیابی بھی
یقینی ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ کسی ملک کی اقتصادی حالات نصاب تعلیم کا ایک اہم عنصر ہیں جن کو کسی بھی صورت میں
اقتصادیات پر منحصر نصاب تعلیم کا جائزہ بھی
نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے دیگر ممالک میں پائے جانے والے حالات کے ساتھ تقابلی جائزہ بھی
نصاب کا حصہ ہونا چاہئے۔

-8 معاشرے میں خاندانی تعا
صرف افراد کے آپس میں مل جل کر رہنے ہی معاشرہ میں نہیں آتے ہیں بلکہ ان افراد کے درمیان
باہمی ہم آہنگی اور مطابقت کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ تمام افراد کا تعلق مختلف خاندانوں سے ہوتا ہے لہٰذا یہ کہا
جا سکتا ہے کہ مختلف خاندان مل کر کسی بھی معاشرے کو وجود میں لاتے ہیں اور ان کے درمیان ہم آہنگی کا ہونا ضروری عنصر
ہے۔ تعلیم ہی وہ ذریعہ ہے جس کے تحت ہم آہنگی کو فروغ دیا جا سکتا ہے اور اس لئے نصاب خصوصی اہمیت کا حامل ہوتا
ہے۔ ایسا نصاب تعلیم ہونا چاہئے کہ جس کے تحت ان مختلف خاندانوں کے درمیان ہم آہنگی اور مطابقت کو مزید پروان
چڑھایا جا سکے اور اگر نصاب تعلیم ان خاندانوں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دینے کا باعث نہیں بنے گا تو پورا معاشرہ بگاڑ کا
شکار ہو جائے گا۔

-9 باہمی تعاون:
ماہرین تعلیم کہتے ہیں کہ تعلیم ایک معاشرتی عمل ہے اور نصاب تعلیم اس عمل کا آلہ کار ہے اگر یہ آلہ کار موثر ہو گا تو
اسی صورت میں افراد کے درمیان باہمی تعاون میں اضافہ ہو جائے گا لہٰذا نصاب تعلیم کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کی
کی جائے تا کہ افراد کے درمیان باہمی تعاون کی فضا کو فروغ دیا جا سکے۔ باہمی تعاون کے بغیر معاشرہ میں نہ تو امن و سکون
پیدا ہو گا اور نہ ہی ترقی ہو سکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ محققین جو نصاب تعلیم ترتیب دینے کا کام کرتے ہیں وہ معاشرے کا بغور
مطالعہ کرنے کے بعد ہی ایک معیاری اور جامع نصاب تشکیل دیتے ہیں۔ سکولز اور کالجوں میں طلباء طالبات کو ایسا نصاب

USMAN NOTES www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 98

پڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ جس کے نتیجے میں وہ کامیاب انسان بن سکیں اور کامیابی کے لئے باہمی تعاون بھی ضروری ہوتا ہے۔

10- علاقائی اور قومی مفادات میں توازن:

Elmas Ali

11- تعلیمی سرگرمیاں:

☆☆☆☆☆

سوال 7۔ سماج اور کلچر (ثقافت) کے اثرات اور تضادات بیان کریں؟ نیز سوشیالوجی کلچر اور اقدار کا مفہوم واضح کیجئے؟

جواب: سوشیالوجی (سماجیات یا عمرانیات) کا مفہوم:

1- لغوی معنی:

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 99

اصطلاحی مفہوم:

2-

3-

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 100

ہوتی ہیں۔ ان سب قدروں کی داخلی میں ہوا کر ہیں اور ہمہ وقت ان کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ انسان نے معاشرے میں رہنے کے لیے کچھ اصول و ضوابط بنائے ہیں جن کی پابندی ہر فرد پر لازم ہوتی ہے۔ یہ اصول و ضوابط ہی ثقافت کہلاتے ہیں۔ ثقافت کی بدولت ہی انسان دوسرے جانداروں سے ممتاز ہے۔ یہ ثقافت ہی ہے جو کسی معاشرے کے دیگر طرز حیات سے اسے الگ کرتی ہے۔ ثقافت کی بدولت ہی ہر معاشرہ اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔ ثقافت ہی ہے جو کسی معاشرے کے دیگر طرز حیات سے اسے الگ کرتی ہے۔ ثقافت کی بدولت ہی ہر معاشرہ اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔ ثقافت ہی ہے جو کسی معاشرے کے دیگر طرز حیات سے اسے الگ کرتی ہے۔ ثقافت کی بدولت ہی ہر معاشرہ اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔

انسان نے معاشرے میں رہنے کے لیے کچھ اصول و ضوابط بنائے ہیں جن کی پابندی ہر فرد پر لازم ہوتی ہے۔ یہ اصول و ضوابط ہی ثقافت کہلاتے ہیں۔ ثقافت کی بدولت ہی انسان دوسرے جانداروں سے ممتاز ہے۔ یہ ثقافت ہی ہے جو کسی معاشرے کے دیگر طرز حیات سے اسے الگ کرتی ہے۔ ثقافت کی بدولت ہی ہر معاشرہ اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔

4- معاشرہ اور ثقافت (Society and Culture):

معاشرہ ایک ایسا گروہ ہے جو مختلف گروپ تشکیل دیتے ہیں، معاشرہ کہلانے کے لیے صرف افراد کا ہونا ضروری نہیں بلکہ ان کے مابین ایک خاص قسم کا تعلق ہونا بھی انتہائی ضروری ہوتا ہے جو کہ ایک دوسرے کے ساتھ ہونے والے تعامل کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ثقافت سماج کو جوڑنے والی ایک ایسی کڑی ہے جو کہ ہر معاشرے کے تحت ہونے والے تعامل کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ثقافت سماج کو جوڑنے والی ایک ایسی کڑی ہے جو کہ ہر معاشرے کے تحت ہونے والے تعامل کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ثقافت سماج کو جوڑنے والی ایک ایسی کڑی ہے جو کہ ہر معاشرے کے تحت ہونے والے تعامل کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

5- ثقافتی ڈھانچہ (The Structure of Culture):

نصاب کے مطالعہ کے لئے ایک ساختی ڈھانچہ تجویز کیا گیا ہے، یہ نظریاتی ماڈل نصاب سازی کے حوالے سے آخر داخلی عوامل کی درجہ بندی پر مشتمل ہے جو مل درج ذیل ہیں۔

- معاشرہ یا ثقافت (Society/Culture)
- علمی نظریہ (Learning Theory)
- مواد (Contents)
- فرد (The Individual)
- مقاصد (Aims)
- علمی سرگرمیاں (Learning Activities)
- جائزہ (Evaluation)

بہتر ثقافت کے مطالعہ کے لئے اگر ہم رالف لنٹن 1938ء (Ralph Linton) کے تجویز کردہ فرضی ساختی ڈھانچے کے تحت آگے بڑھیں تو کافی سہولت ملے گی۔ چونکہ یہ ڈھانچہ انتہائی سادہ ہے اور معاشرے و ثقافت میں نمو پانے والے نظریاتی اجزاء کے ساتھ موزونیت کا حامل بھی ہے اس لئے اسے یہاں پیش کیا گیا ہے۔

رالف لنٹن (Ralph Linton) کے مطابق ثقافتی اجزاء کو تین بنیادی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1- ہمہ گیر اجزاء (The Universals)
2- خاص اجزاء (The Specialites)
3- متبادل اجزاء (The Alternatives)

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 101

1- ہمہ گیر اجزاء (The Universals):

ہمہ گیر اجزاء میں ایسی اقدار، عقائد اور رسم و رواج شامل ہوتے ہیں جن پر عام طور پر تمام بالغ افراد عمل پیرا ہوتے ہیں۔ زبان، خوراک، مذہب اور معاشی رجحان اس کی عام فہم مثال ہیں۔

Elmas Ali

2- خاص اجزاء (The Specialites):

ان میں ثقافت کے وہ اجزا شامل ہیں جو کہ صرف معاشرے کے ذیلی گروپ میں ہی پائے جاتے ہیں۔ ان [illegible] عام پیشہ ورانہ گروپس ہیں۔ ہمارے سماج میں پروفیسر حضرات سے ایسے مخصوص رویوں اور رجحانات کی توقع کی جاتی ہے [illegible] کاروباری حضرات سے کافی حد تک مختلف ہوتے ہیں۔ پروفیسر کے بارے میں جو تصویر ذہن میں ابھرتی ہے [illegible] پہنے ہوئے ایسے غیر حاضر دماغ شخص کی ہے جو کہ سیاست میں بائیں بازو کے فکری زاویوں پر علمی اور [illegible] کرتا ہے جبکہ دنیاوی امور سے عملی طور پر کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے۔ اس کے برعکس کاروباری حضرات کو بہترین [illegible] میں ملبوس [illegible] ایسے اشخاص سیاست میں قدامت پسندی اور روایات کی طرف مائل ہوتے ہیں، حاضر [illegible] ہوتے ہیں، بہتر [illegible] نظم ہوتے ہیں اور عملی زندگی بھی بہترین طریقے کے ساتھ گزارتے ہیں۔

3- متبادل اجزاء (The Alternatives):

متبادل اجزاء سے [illegible] ایسے معاملات مراد ہیں جو کہ معروف ثقافتی رواج سے ہٹ کر ہوتے ہیں، اور انہیں صرف مخصوص ضروریات کے تحت یا کوئی [illegible] جیسی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے، متبادل بھی اپنی نوعیت میں خاص ہوتے ہیں تاہم "Specialties" کی طرح معاشرے کا بڑا حصہ [illegible] پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔ اس کی عام مثال عصرانہ بالمشافہ میں روٹی [illegible] کی جگہ بیزا کا استعمال ہے۔ یہ مد نصاب پر کام کرنے والے اساتذہ کرام کو نوجوانوں کو مستقبل میں [illegible] بنانے کے لئے ان کی [illegible] زندگیوں میں دخل اندازی کرنا پڑتی ہے اس لئے [illegible] یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ ہمہ گیر اور خاص ثقافتی اجزاء سے روشناس ہوں۔ بلکہ ان میں ان اجزاء کا متبادل رجحانات کے ساتھ تقابلی [illegible] لینے اور مقابلہ کرنے کی بھی بھرپور صلاحیت ہونی چاہئے۔ حالیہ عرصہ میں رجحان یہ ہے کہ ثقافتی اصولوں کو [illegible] کر نصاب کی صورت میں نئی نسل تک منتقل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاہم یہ عمل بغیر سوچے سمجھے نئی نسل کو تلقین کرنے کے لیے خصوصاً [illegible]

☆☆☆☆☆

سوال 8۔ نصاب کیلئے مثالی اقدار کی اقسام کی وضاحت کریں؟

جواب: اقدار پر مبنی نصاب (Values Based Curriculum):

ثقافت کی طرح اقدار بھی ابہام پیدا کرنے والا ایک پیچیدہ تصور ہے۔ طلبہ میں مطلوبہ اقدار اجاگر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقسام کے تجربات اور سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

- اساتذہ کا مثالی رویہ
- مختلف اقسام کی ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے اقدار کی تشکیل، یعنی سکول کے انتظامی امور، سماجی خدمت کے پروگرام، ہفتہ مزدور اور ہسپتالوں کے دورے وغیرہ کے ذریعے طلبہ کو معاشرتی اقدار سے روشناس کرانا۔



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 102

ہو۔ لیکچر زبانہ بجات
ہو۔ سکول میں طلبہ کے لئے تفریحی طور پر مختلف ماحول تشکیل دینا
ہو۔ سکول میں پڑھائے جانے والے مختلف مضامین میں اقدار پر مبنی مواد کی تدریس۔

اقدار کی درجہ بندی (Classification of Values):

اقدار کی مختلف انداز میں درجہ بندی کی جا سکتی ہے۔

1- **آلہ کار اقدار (Instrumental Value):**
کوئی مضمون اس وقت آلہ کار اقدار کا حامل ہوتا ہے، جب وہ صرف اپنی حد تک ہی نہیں رہتا بلکہ اسے مضمون، بہت کر بھی نتائج کا حامل قرار کرتا ہے۔ آلہ کار اقدار میں ابتدائی یا تعارفی، عملی یا افادی، سماجی اور روایتی قدریں شامل ہوتی ہیں۔

2- **ابتدائی یا تیار کرنے والی اقدار (Preparatory Value):**
ابتدائی یا تیار کرنے والی اقدار کا حامل مضمون وہ ہوتا ہے جو کہ دیگر اقسام کے مطالعہ جات کے لئے راہ ہموار کرتا ہے، جیسے الجبرا کے مطالعہ کیلئے حساب کا کردار یا اہم ہوتا ہے۔

3- **تعارفی اقدار (Introductory Value):**
ایسا مخصوص مطالعہ جو کہ متعدد مضامین کے بارے میں تعارف پیش کرے، تعارفی قدر کا حامل ہوتا ہے، یہ ابتدائی یا تیار کرنے والی قدر سے مشابہت بھی رکھتا ہے، وضاحت کیلئے ہم طبی جغرافیہ کا انتخاب کر سکتے ہیں جو کہ نباتات، حیوانات، طبیعیات، اور کیمیا کے مضامین کے بارے میں ابتدائی تعارف فراہم کرتا ہے۔

4- **عملی یا افادی اقدار (Practical or Utilitarian Value):**
یہ اقدار ہمیں ایسے مضمون میں ملتی ہیں جو کہ متعدد خواہشات اور ضروریات کی تسکین کے لئے انفرادی طور پر اور براہ راست مفید ثابت ہوتا ہے۔ انفرادی طور پر اور براہ راست مفید ہونے کا تعلق اس بات سے ہے کہ مضمون کے علم کا اطلاق متعلم کس حد تک براہ راست اپنے اوپر کرتا ہے۔ ایک شخص بچپن سے بچنے کے لئے صحت و صفائی سے متعلق علم کو بروئے کار لا سکتا ہے۔ یہی علم سماج کے ذریعے دیگر اداروں کے بھی کام آ سکتا ہے، سماجی قدر کا حامل مضمون وہ ہوتا ہے جو کہ سماجی طور پر مطلوب عادات کو فروغ دے یا معاشرے اور اس کی پیچیدگیوں کو سمجھنے میں مدد فراہم کرے۔ سماجی قدروں میں اخلاقی قدریں بھی شامل ہوتی ہیں، یہ اخلاقی اقدار ان اخلاقی عادات پر مشتمل ہوتی ہیں جنہیں معاشرہ تعلیم کے ذریعے اپنے افراد میں پنپتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہے۔

5- **روایتی اقدار (Conventional Value):**
روایتی اقدار کا اطلاق ایسی قدر پر ہوتا ہے جو کہ مضمون میں روایتی طور پر بیان کردہ اور مطلوب ہو۔ بیشتر مضامین اس لئے زیر مطالعہ رہتے ہیں کیونکہ ان مضامین میں پڑھایا گیا علم مخصوص طبقے کے لوگوں کی امیدوں کے مطابق ہوتا ہے۔

علم سماجی تفریح کا سبب بھی بنتا ہے۔ سماجی ماحول میں چونکہ لاطینی، یونانی اور جرمن زبانوں کی اہمیت ہے اس لئے نوجوانوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس کے بارے میں علم حاصل کریں گے۔

داخلی یا باطنی قدر (Intrinsic Value):

6- "Dewey" نے اسے قدر دان مطالعہ جات (Appreciative Studies) کے طور پر بیان کیا ہے۔ ان مضامین میں نتیجے کے طور پر حاصل ہونے والے تجربات اپنی ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ مطالعہ سے حاصل ہونے والی چند بڑی خوشی اور ذہنی سکون کی صورت میں ہوتی ہیں۔

7- **جذبوں سے آزاد اور جذباتی قدریں:**
(Liberalizing and Sentimental Values):
[illegible] کرنے والی قدریں ایسی مسرت و شادمانی پر مشتمل ہوتی ہیں جو کہ اپنے ساتھ عقلی بصیرت بھی لئے ہوتی ہیں۔ جبکہ جذباتی قدر کا تعلق اس مسرت سے ہے جس کا استخراج محسوسات سے ہوتا ہے۔ جمالیات، فراغ، سماج اور [illegible] احساسات کو ابھارتی ہے، ڈرامہ، ادب، موسیقی، مصوری، مجسمہ سازی اور مذہب کا ان اقدار میں الگ الگ مقام ہے۔

8- **ناگزیر اقدار (Essential Values):**
ان اقدار میں انسان کی بنیادی فطرت اور [illegible] جسمانی صلاحیتیں، بنیادی سماجی مہارتیں، زبان اور اعداد جیسی علامتوں کے استعمال کی قابلیت صلاحیت اور اہلیت [illegible] ہوتی ہے۔

9- **شخصی اقدار (Personal Values):**
یہ اقدار شخص کو جینے کی ذات کے لئے اچھا بنانے کی کوشش [illegible] جدوجہد کرتی ہے۔

10- **سماجی اقدار (Social Values):**
یہ اقدار سماج کی بھلائی کے لئے ہوتی ہیں اس کی بنیاد پر فرد معاشرے [illegible] ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کرتا ہے۔

11- **ادارہ جاتی اقدار (Institutional Values):**
ان میں وہ اقدار شامل ہیں جو کہ ادارے قائم کرتے ہیں۔

12- **عالم گیر اقدار (Global Values):**
ان اقدار کا مکمل طور پر سکول کے باہر تعین ہوتا ہے۔
وقت اور جگہ کے ساتھ ساتھ اقدار میں تبدیلیاں اور ردوبدل بھی ہوتا رہتا ہے تاہم سچائی اور محبت ایسی اقدار ہیں جو مستقل طور پر ہمیشہ قائم رہتی ہیں۔

سوال ۱۔ معاشرہ اور ثقافت نصاب پر کیسے اثرانداز ہوتے ہیں، ثقافتی تعصبات کیا ہیں۔ اور نصاب پر اُن کے اثرات بیان کریں؟

جواب: نصاب پر معاشرے اور ثقافت کے اثرات:

(Influences of Society and Culture of Curriculum):

1- تدوین نصاب میں معاشرے کا کردار:

تدوین نصاب تمام سے اہم اور بنیادی کردار معاشرہ (سماج) ہی ادا کرتا ہے۔ نصاب کو مرتب کر
والے ہمیشہ سماج میں پائی جانے والی اقدار کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں تا کہ معاشرتی تقاضوں کو پورا کیا جاسکے۔ بچہ، کم تعلیم
اور معاشرے میں مطابقت کا ہونا بھی لازمی امر ہے۔ جس کا بنیادی مقصد بچوں میں معاشرتی شعور اور فہم اجاگر کرنا ہوتا ہے۔
اس کے ساتھ ساتھ معاشرتی اقدار ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی رہتی ہیں اور تعلیم ہی اس مقصد کے حصول کا
لئے اہم ترین ذریعہ ہے۔ تعلیمی نظام کا انحصار ہمیشہ نصاب پر ہوتا ہے۔ چنانچہ کوئی بھی نصاب ترتیب دیتے وقت اس
معاشرے کی ضروریات، مسائل سیاسی و جغرافیائی حالات، اقدار اور نظریات وغیرہ سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ہمارا معاشرہ
ایک مسلم معاشرہ ہے جہاں اقلیتوں کو بھی مذہبی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اور ہماری قومی زبان ہمارے نصاب کی بنیاد بننا چاہیئے۔
ہے۔ زراعت ہماری معیشت کی بنیاد ہے۔ یہ ہماری وہ تمام معاشرتی اقدار ہیں جنہیں ہمارے نصاب کی بنیاد بننا چاہیئے۔
اس کے علاوہ نصاب میں انکا سرگرمیوں کا بھی اہتمام کیا جانا چاہیئے۔ جو طلبہ کو معاشرے سے ہم آہنگی پر آمادہ کریں، اور
طلبہ میں اخوت، ہمدردی، مساوات و انصاف اور تنظیم وغیرہ جیسی سماجی خوبیاں پیدا کر کے انہیں عملی زندگی میں اپنے سماجی
فرائض کی انجام دہی کیلئے تیار کرے۔

سماجی اور ثقافتی اثرات شعوری اور غیر شعوری دونوں صورتوں میں نصاب سازوں کو متاثر کرتے ہیں، ان کا کافی گہرا
اثر ہوتا ہے۔ تعلیم ہمیشہ نصاب کے ذریعے آشکار ہوتی ہے جو کہ معاشرے اور ثقافت کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ یہ عکس اس لئے
دکھائی دیتا ہے کیونکہ نصاب ساز بھی اسی معاشرے اور ثقافت کا حصہ ہوتے ہیں۔ نصاب اور معاشرہ ایک دوسرے پر دوطرفہ اثر
انداز ہوتے ہیں، جہاں معاشرہ نصاب کو متاثر کرتا ہے وہاں نصاب کی وجہ سے ہی معاشرے میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

2- نصاب پر ثقافت کے اثرات:

معاشرہ اور ثقافت بالواسطہ انداز میں نصاب سازوں کو متاثر کرتے ہیں کیونکہ وہ خود معاشرے کا حصہ ہوتے
ہیں اور ہر فرد شعوری اور غیر شعوری طور پر اپنے معاشرے کی ثقافتی اقدار، رویے، رجحانات اور عقائد کو اپناتا ہے۔ جب یہی
معاشرتی خصوصیات نصاب ساز اپناتا ہے تو اس کے اثرات نصاب کے مقاصد، مواد، طریقہ کار، جائزہ وغیرہ پر بھی مرتب
ہوتے ہیں۔

3- ثقافتی تعصبات اور نصاب(Cultural Bias and the Curriculum):

نصاب پر سماجی و ثقافتی اثرات کا انتہائی توجہ طلب پہلو ثقافت کی بنیاد پر قائم ہونے والا تعصب ہوتا ہے۔
معاشرے اپنا وجود برقرار رکھنے کیلئے اپنی اقدار کو سکول جیسے اداروں کے ذریعے نئی نسل تک منتقل کرنے کی کوشش اور جدوجہد

کرتے ہیں، لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ اقدار غیر متعصب ہوں بلکہ ان میں سے کچھ اقدار کے متعصبانہ ہونے کا غالب
امکان موجود رہتا ہے، حقیقتاً یہ اقدار اتنے مؤثر انداز میں معاشرے اور سکول میں مدغم ہو جاتی ہیں کہ اس بات کا احساس ہی
نہیں ہوتا کہ یہ متعصبانہ ہیں بلکہ انہیں معاشرے کے مقبول جزو کے طور پر قبول بھی کر لیا جاتا ہے۔

اس کی مثال خواتین سے متعلق سوچ کی ہے، ایک عرصے تک خواتین کو خانہ داری اور بچوں کی دیکھ بھال کیلئے
مخصوص تصور کیا جاتا رہا ہے، پھر نرسنگ، تدریس اور آفس کے اندر کام کرنے کی کچھ ذمہ داریاں خواتین کے لئے موزوں
خیال کی جاتی رہیں، حتیٰ کہ آج سے 30 سال قبل کا معاشرہ دیکھ لیں تب بھی کسی خاتون کے وکیل، پائلٹ، جج یا اعلیٰ
کاروباری شخصیت بننے کے حوالے سے سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا۔

حالیہ دور میں ماضی کے تصورات کو مضحکہ خیز تصور کیا جاتا ہے، لیکن یہ نئی فکر آسانی سے قائم نہیں ہوگئی بلکہ یہاں
تک پہنچنے کیلئے کئی رکاوٹیں عبور کرنا پڑی ہیں کیونکہ ماضی میں جنسی تفریق پر مبنی عقائد سماج میں اچھی طرح رچ بس چکے تھے،
جنہیں معاشرتی اقدار کے طور پر انتہائی ضروری خیال کیا جاتا تھا۔ البتہ ان متعصبانہ اقدار کے خلاف جامع اور معیاری
نصاب [illegible] ارادا کیا اور تعلیم کے ذریعے عورتوں کو معاشرے میں اہم مقام ملنے لگا۔

لہٰذا نصاب [illegible] کا کام سماجی اور ثقافت کی متعصبانہ اقدار کا احساس کرتے ہوئے اس سے معاشرے کو پاک
کرنے کے لئے نصاب ترتیب دینا ہوتا ہے، لیکن معاشرے کی اچھی اور سودمند اقدار سے نئی نسل کو متعارف کرانا بھی
نصاب سازوں کی ایک [illegible] ذمہ داری ہوتی ہے۔ غرض دونوں صورتوں میں نصاب پر ثقافتی اور سماجی اثرات کی اہمیت سے
انکار نہیں کیا جاسکتا، غور کیا جائے تو ثقافت کے بغیر نصاب کا تصور بھی ناممکن ہے۔

☆☆☆☆☆

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 106

باب 4

تدوین نصاب کا تصوراتی ڈھانچہ

Conceptual Framework of Curriculum Development

سوال ۱۔ تدوین نصاب کیلئے تصوراتی ڈھانچہ کیوں ضروری ہے؟ اظہار خیال کیجئے؟

جواب: تدوین نصاب کے تصوراتی ڈھانچے کی ضرورت واہمیت:

تدوین نصاب ایک انتہائی مشکل مرحلہ ہوتا ہے جس میں بہت سے پہلوؤں کے بارے میں بڑے غور وفکر کے بعد دانش مندانہ فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ ان فیصلوں کا تعلق تعلیم کے عمومی اہداف اور تدریس کے خصوصی مقاصد سے ہوتا ہے۔ نصابی مواد کے انتخاب کے سلسلے میں بڑے پیمانے پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تعلیمی تجربات کے انتخاب کے سلسلے میں ہمیشہ یہ یقین رکھنا چاہئے کہ متن کا حصول، اس کی تنظیم اور دوسرے بڑے مقاصد اچھے انداز میں حاصل ہو سکیں۔ اس بارے میں بھی فیصلے کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے کہ طلباء کے تعلم کا جائزہ کس طرح لیا جائے اور مطلوبہ نصابی اہداف اور مقاصد کے حصول کو کیسے جانچا اور پرکھا جائے اور آخری فیصلہ اس مرحلے کا کہ نصاب کے انتخاب کو مجموعی طور پر کیسے پرکھا جائے؟ یہ فیصلے مختلف سطحوں پر کئے جاتے ہیں۔

عموماً کہا جاتا ہے کہ نصاب سماجی، تہذیبی اور ثقافتی بنیادوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ثقافت کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ نصاب کسی خلاء میں پروان نہیں چڑھتا بلکہ اس کا تعلق ایسے سوالات سے ہوتا ہے مثلاً لوگ کیسے سیکھتے ہیں؟ اُن کو کیسے ہونا چاہئے؟ اور سماج کیا ہے؟ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ نصاب معاشرے کے تانے بانے سے مربوط ہوتا ہے۔ تدوین نصاب کے فیصلوں کی بنیاد بہت سے مسائل پر رکھی جاتی ہے۔ اگر تدوین نصاب کا عمل بہترین طریقے سے انجام دیا مقصود ہو تو یہ تمام فیصلے بڑے سوچ بچار کے بعد کئے جانے چاہئیں۔ یعنی تدوین نصاب کی بنیاد ہمیشہ پائیدار بنیادوں پر رکھی جانی چاہئے۔

نصاب بنانے والوں کے پیش نظر ان بچوں کی صلاحیت، اہلیت اور عمر کا درجہ ہوتا ہے جن کے لئے نصاب تیار کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یعنی اس نصاب سے پہلے وہ کیا کچھ جانتے ہیں؟ اور اس کے بعد وہ کس درجے میں داخل ہو کر مزید کیا کچھ سیکھیں گے؟ اسی طرح بچوں کو تعلیم دینے والے اساتذہ اور سکول کا ماحول، وسائل، طرز معاشرت اور ثقافت، عقائد اور روایات یہ سب کچھ نصاب بنانے والوں کی نظر میں ہونا چاہئے۔

ان فیصلوں کی پیچیدگیاں، مشکلات اور جس سطح پر یہ فیصلے کئے جاتے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات اور

صدائے انقلاب پبلیکیشنز

107 کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ

بھی اہم ہو جاتی ہے کہ تدوین نصاب کا تصوراتی ڈھانچہ انتہائی مؤثر ہونا چاہئے۔ لہٰذا اس بات کی یقین دہانی کی ضرورت ہے کہ فیصلہ سازی میں نہ تو کچھ پہلوؤں پر ضرورت سے زیادہ زور دیا جائے اور نہ ہی کچھ دوسرے ضروری پہلو نظر انداز کئے جائیں۔ لہٰذا تصوراتی ڈھانچے کی حیثیت سمندر کے کنارے ایک روشنی کے مینار کی سی ہے۔ اس کا مقصد نقل وحرکت کو روکنا نہیں بلکہ خطرے کے مقامات پر حرکات وسکنات میں رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ جیسا کہ ہلڈا تابا (Hilda Taba) نے بیان کیا ہے کہ تصوراتی فریم ورک ایک طرح سے تدوین نصاب سے متعلق عام معاملات کے بارے میں سوچ وبچار کرنا اور معلومات کی ایک ایسی تنظیم ہے۔ جو کہ تدوین نصاب کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ وہ مزید وضاحت کرتا ہے کہ یہ فریم ورک ایک [illegible] کا بیان ہوتا ہے جو نصاب کے عناصر کی تشخیص کرتا ہے، ان کے ایک دوسرے کے ساتھ روابط کو بیان کرتا ہے اور [illegible] کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ اور جن انتظامی حالات کے تحت اس نے بروئے کار آنا ہے اُس کے بارے میں [illegible] اس تصوراتی ڈھانچے کی ایک منطقی بنیاد ہونی چاہیے جو زیر غور آنے والے ذرائع کی نشاندہی کرے اور [illegible] اصولوں کے بارے میں آگہی اور شعور فراہم کرے۔ نصاب کے بارے میں ان تمام پہلوؤں پر فیصلہ سازی کی ضرورت ہوتی ہے۔

Elmas Ali

تدوین نصاب میں تصوراتی ڈھانچے کا کردار:

نصاب سے تصوراتی ڈھانچے سے مراد نصابی ترقی کیلئے درکار تمام اہم ترین عوامل کے بارے میں سوچ اور غور وفکر ہے، اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھا جائے ہے کہ نصاب کس قسم کے مولود پر مشتمل ہوگا، اس کے اہم ترین عناصر کون کون سے ہونگے اور [illegible] کیسے کیسے جائے گا، نصابی فیصلوں میں معلومات اور معیار کو کیسے استعمال کیا جائے گا؟

نصاب سے متعلق لٹریچر میں ہمیں تصوراتی ڈھانچے سے متعلق صرف چند ایک مباحث ہی ملتے ہیں۔ ہیرگ نے اس سلسلے نصابی تھیوری کا لفظ استعمال کیا ہے اور [illegible] دلیل تین اقسام تجویز کئے ہیں۔

i- نصابی ترقی کے لئے [illegible] اس ترین موضوعات اور ثقافت کی [illegible] ہوں عمومی سطح پر پیش کرنا۔

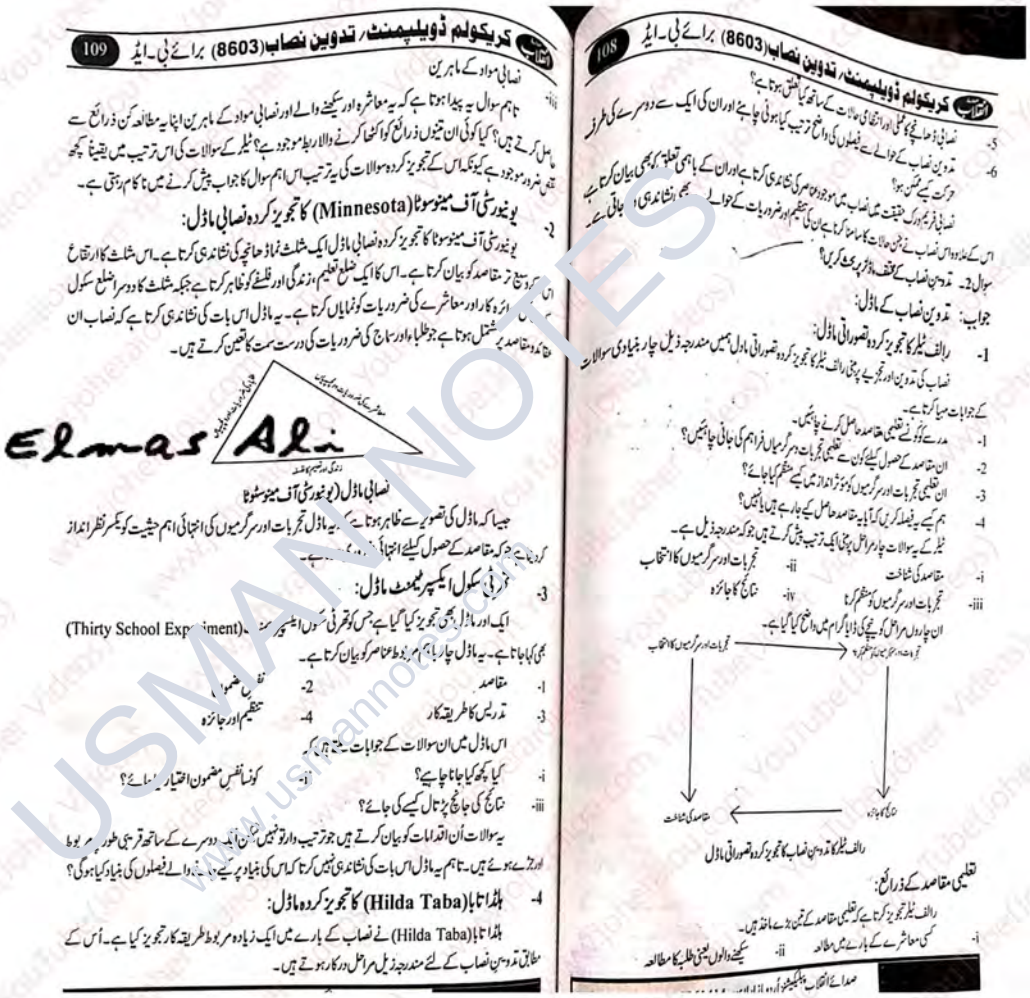
ii- حساس نکات اور ان کی نشاندہی کرنے والے ڈھانچے کے درمیان علق [illegible]

iii- حساس مسائل کے حل کیلئے مختلف [illegible] طریقے تجویز کرنا

گڈلاڈ تصوراتی نظام کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس نظام میں مختلف [illegible] طریقے جو ہونے چاہئیں جن سے نصابی ترقی کے حوالے سے بنیادی سوالات کے بہتر جواب [illegible] کئے جا سکیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل سوالات تجویز کئے جا سکتے ہیں۔

1- نصاب کیا ہے؟ نصاب میں کیا ہونا چاہئے؟ اور نصاب کے مسائل اور طریقہ تدریس میں کیا فرق ہے؟
2- نصاب کے بنیادی عناصر کون کون سے ہیں؟ ان کے انتخاب اور کروار [illegible] کیلئے ہونے والی فیصلہ سازی میں کس قسم کے اصول تجویز کئے جائیں گے؟
3- نصاب کے بنیادی عناصر کے درمیان کیسا تعلق ہونا چاہئے؟ نیز اس تعلق کو قائم رکھنے کے لئے کیا معیار ہونا چاہئے؟
4- نصاب کی ترتیب میں کس قسم کے مسائل اور رکاوٹیں پیش آتی ہیں؟ تدوین نصاب کیلئے فیصلہ سازی کے دوران کس قسم کا معیار اپنایا جانا چاہئے؟

USMAN NOTES www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ / تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 108

نصابی ڈھانچے کا عملی اور انتظامی حالات کے ساتھ کیا تعلق ہوتا ہے؟

-5 نصابی ڈھانچے کے حوالے سے فیصلوں کی واضح ترتیب کیا ہونی چاہیے اور ان کی ایک سے دوسرے کی طرف حرکت کیسے ممکن ہو؟

-6 تدوین نصاب کے تناظر میں موجود عناصر کی نشاندہی کرتا ہے اور ان کے باہمی تعلق کو بھی بیان کرتا ہے۔ نصابی فریم ورک حقیقت میں نصاب میں موجود عناصر کی تنظیم اور ضروریات کے حوالے سے بھی نشاندہی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس نصاب نے جن حالات کا سامنا کرنا ہے ان کی تنظیم اور ضروریات کے حوالے سے بھی نشاندہی کی جاتی ہے۔

سوال 2۔ تدوین نصاب کے تناظر میں ڈسکس کریں؟

جواب: تدوین نصاب کے ماڈل:

-1 رالف ٹیلر کا تجویز کردہ تصوراتی ماڈل:

رالف ٹیلر کا تجویز کردہ تصوراتی ماڈل ہمیں مندرجہ ذیل چار بنیادی سوالات نصاب کی تدوین اور تجزیے پر مبنی رالف ٹیلر کا تجویز کردہ تصوراتی ماڈل کے جوابات مہیا کرتا ہے۔

-i مدرسے کو کون سے تعلیمی مقاصد حاصل کرنے چاہئیں۔
-ii ان مقاصد کے حصول کیلئے کون سے تعلیمی تجربات اور سرگرمیاں فراہم کی جانی چاہئیں؟
-iii ان تعلیمی تجربات اور سرگرمیوں کو مؤثر انداز میں کیسے منظم کیا جائے؟
-iv ہم کیسے یہ فیصلہ کریں کہ آیا یہ مقاصد حاصل کیے جا رہے ہیں یا نہیں؟

ٹیلر کے یہ سوالات چار مراحل پر مبنی ایک ترتیب پیش کرتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

-i مقاصد کی شناخت
-ii تجربات اور سرگرمیوں کا انتخاب
-iii تجربات اور سرگرمیوں کو منظم کرنا
-iv نتائج کا جائزہ

ان چاروں مراحل کو نیچے کی ڈایاگرام میں واضح کیا گیا ہے۔

رالف ٹیلر کا تدوین نصاب کا تجویز کردہ تصوراتی ماڈل

تعلیمی مقاصد کے ذرائع:

رالف ٹیلر تجویز کرتا ہے کہ تعلیمی مقاصد کے تین بڑے ماخذ ہیں۔

-i کسی معاشرے کے بارے میں مطالعہ
-ii سیکھنے والوں یعنی طلبہ کا مطالعہ

صدائے انقلاب ہیلپنگ بک فار اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ

کریکولم ڈویلپمنٹ / تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 109

-iii نصابی مواد کے ماہرین

اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ معاشرہ اور سیکھنے والے اور نصابی مواد کے ماہرین اپنا یہ مطالعہ کن ذرائع سے حاصل کرتے ہیں؟ کیا کوئی ان تینوں ذرائع کو اکٹھا کرنے والا ربط موجود ہے؟ ٹیلر کے سوالات کی اس ترتیب میں یقیناً کچھ نقص ضرور موجود ہے کیونکہ اس کے تجویز کردہ سوالات کی یہ ترتیب اس اہم سوال کا جواب پیش کرنے میں ناکام رہتی ہے۔

-2 یونیورسٹی آف مینوسوٹا (Minnesota) کا تجویز کردہ نصابی ماڈل:

یونیورسٹی آف مینوسوٹا کا تجویز کردہ نصابی ماڈل ایک مثلث نما ڈھانچہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس مثلث کا ارتفاع اس کے وسیع تر مقاصد کو بیان کرتا ہے۔ اس کا ایک ضلع تعلیم، زندگی اور فلسفے کو ظاہر کرتا ہے جبکہ مثلث کا دوسرا ضلع سکول [illegible] دائرہ کار اور معاشرے کی ضروریات کو نمایاں کرتا ہے۔ یہ ماڈل اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ نصاب ان [illegible] مقاصد پر مشتمل ہوتا ہے جو طلباء اور سماج کی ضروریات کی درست سمت کا تعین کرتے ہیں۔

Elmas Ali

نصابی ماڈل (یونیورسٹی آف مینوسوٹا)

جیسا کہ ماڈل کی تصویر سے ظاہر ہوتا ہے [illegible] یہ ماڈل تجربات اور سرگرمیوں کی انتہائی اہم حیثیت کو یکسر نظر انداز کرتا ہے جو کہ مقاصد کے حصول کیلئے انتہائی [illegible]

-3 تیس سکول ایکسپریمنٹ ماڈل:

ایک اور ماڈل بھی تجویز کیا گیا ہے جس کو تھرٹی سکول ایکسپریمنٹ (Thirty School Experiment) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ماڈل چار باہم مربوط عناصر کو بیان کرتا ہے۔

-1 مقاصد
-2 نفس مضمون
-3 تدریس کا طریقہ کار
-4 تنظیم اور جائزہ

اس ماڈل میں ان سوالات کے جوابات ملتے ہیں کہ

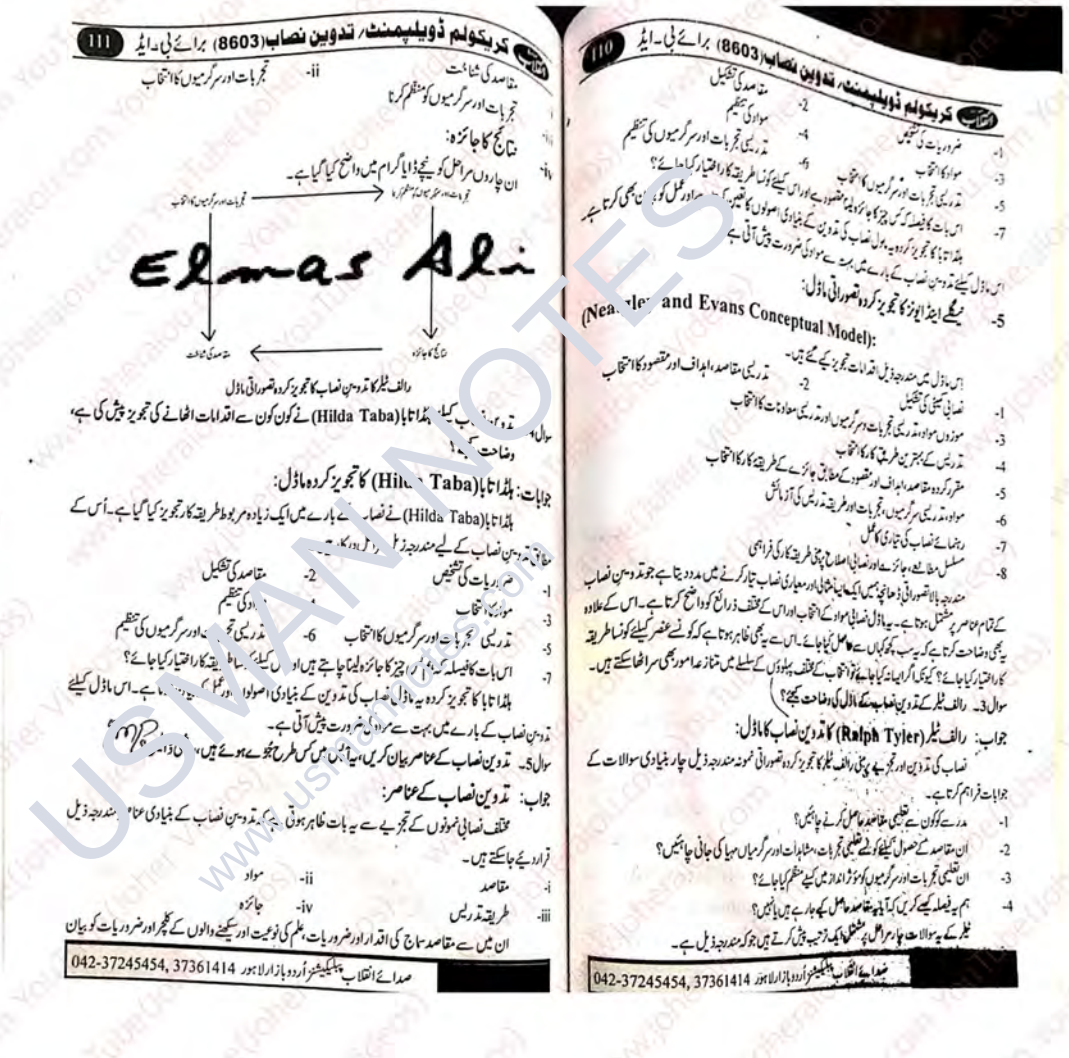
-i کیا کچھ کیا جانا چاہیے؟
-ii کونسا نفس مضمون اختیار کیا جائے؟
-iii نتائج کی جانچ پڑتال کیسے کی جائے؟

یہ سوالات اُن اقدامات کو بیان کرتے ہیں جو ترتیب وار تو نہیں لیکن ایک دوسرے کے ساتھ قریبی طور پر مربوط اور جڑے ہوئے ہیں۔ تاہم یہ ماڈل اس بات کی نشاندہی نہیں کرتا کہ اس کی بنیاد پر کیے جانے والے فیصلوں کی بنیاد کیا ہوگی؟

-4 ہلڈا تابا (Hilda Taba) کا تجویز کردہ ماڈل:

ہلڈا تابا (Hilda Taba) نے نصاب کے بارے میں ایک زیادہ مربوط طریقہ کار تجویز کیا ہے۔ اُس کے مطابق تدوین نصاب کے لئے مندرجہ ذیل مراحل درکار ہوتے ہیں۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 110

1- ضروریات کی تشخیص
2- مقاصد کی تشکیل
3- مواد کا انتخاب
4- مواد کی تنظیم
5- تدریسی تجربات اور سرگرمیوں کی تنظیم
6- مواد کا انتخاب
7- تدریسی تجربات اور سرگرمیوں کا انتخاب
8- اس بات کا فیصلہ کہ کس چیز کا جائزہ لینا مقصود ہے اور اس کیلئے کونسا طریقہ کار اختیار کیا جائے؟
9- تدریسی تجربات اور سرگرمیوں کی تنظیم
10- اس بات کا فیصلہ کہ کس چیز کا جائزہ لینا چاہتے ہیں اور اس کیلئے کونسا طریقہ کار اختیار کیا جائے؟
11- ہلڈا تابا کا تجویز کردہ یہ ماڈل نصاب کی تدوین کے بنیادی اصولوں کی تعمیر کرتا ہے اور عمل کو بیان بھی کرتا ہے۔
12- ہلڈا تابا کا تجویز کردہ یہ ماڈل نصاب کی تدوین کے بنیادی اصولوں کی تعمیر کرتا ہے اور عمل کو بیان بھی کرتا ہے۔
13- اس ماڈل کیلئے تدوین نصاب کے بارے میں بہت سے مواد کی ضرورت پیش آتی ہے۔

5- ٹرگے اینڈ ایونز کا تجویز کردہ تصوراتی ماڈل:
(Nea.. le.. and Evans Conceptual Model):

اس ماڈل میں مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔
1- نصابی کمیٹی کی تشکیل
2- تدریسی مقاصد، اہداف اور مقصود کا انتخاب
3- موزوں مواد، تدریسی تجربات، سرگرمیوں اور تدریسی معاونت کا انتخاب
4- تدریس کے بہترین طریقے کار کا انتخاب
5- مقرر کردہ مقاصد، اہداف اور مقصود کے مطابق جائزے کے طریقہ کار کا انتخاب
6- مواد، تدریسی سرگرمیوں، تجربات اور طریقہ تدریس کی آزمائش
7- رہنمائے نصاب کی تیاری کا عمل
8- مسلسل مطالعہ، جائزے اور نصابی اصلاح پر مبنی طریقہ کار کی فراہمی

مندرجہ بالا تصوراتی ڈھانچہ میں ایک بنیادی اور معیاری نصاب تیار کرنے میں مدد دیتا ہے جو تدوین نصاب کے تمام عناصر پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ ماڈل نصابی مواد کے انتخاب اور اس کے مختلف ذرائع کو واضح کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی وضاحت کرتا ہے کہ یہ سب کچھ کہاں سے حاصل کیا جائے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کونسے عنصر کیلئے کونسا طریقہ کار اختیار کیا جائے؟ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو انتخاب کے مختلف پہلوؤں کے سلسلے میں متنازعہ امور بھی سر اٹھا سکتے ہیں۔

سوال 3۔ رالف ٹیلر کے تدوین نصاب کے ماڈل کی وضاحت کیجئے؟

جواب: رالف ٹیلر (Ralph Tyler) کا تدوین نصاب کا ماڈل:

نصاب کی تدوین اور تجزیے پر مبنی رالف ٹیلر کا تجویز کردہ تصوراتی نمونہ مندرجہ ذیل چار بنیادی سوالات کے جوابات فراہم کرتا ہے۔

1- مدرسے کو کون سے تعلیمی مقاصد حاصل کرنے چاہئیں؟
2- ان مقاصد کے حصول کیلئے کونسے تعلیمی تجربات، مشاہدات اور سرگرمیاں مہیا کی جانی چاہئیں؟
3- ان تعلیمی تجربات اور سرگرمیوں کو مؤثر انداز میں کیسے منظم کیا جائے؟
4- ہم یہ فیصلہ کیسے کریں کہ آیا یہ مقاصد حاصل کیے جا رہے ہیں یا نہیں؟

ٹیلر کے یہ سوالات چار مراحل پر مشتمل ایک ترتیب پیش کرتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 111

مقاصد کی شناخت
ii- تجربات اور سرگرمیوں کا انتخاب
تجربات اور سرگرمیوں کو منظم کرنا
iii-
نتائج کا جائزہ:
iv- ان چاروں مراحل کو نیچے ڈایاگرام میں واضح کیا گیا ہے۔

رالف ٹیلر کا تدوین نصاب کا تجویز کردہ تصوراتی ماڈل

سوال ... تدوین نصاب کیلئے ہلڈا تابا (Hilda Taba) نے کون کون سے اقدامات اٹھانے کی تجویز پیش کی ہے، وضاحت کیجئے۔

جواب: ہلڈا تابا (Hilda Taba) کا تجویز کردہ ماڈل:

ہلڈا تابا (Hilda Taba) نے نصاب کے بارے میں ایک زیادہ مربوط طریقہ کار تجویز کیا گیا ہے۔ اُس کے مطابق تدوین نصاب کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات ... ہیں۔

1- ضروریات کی تشخیص
2- مقاصد کی تشکیل
3- مواد کی تنظیم
4- مواد کا انتخاب
5- تدریسی تجربات اور سرگرمیوں کا انتخاب
6- تدریسی تجربات اور سرگرمیوں کی تنظیم
7- اس بات کا فیصلہ کرنا کہ کس چیز کا جائزہ لینا چاہتے ہیں اور اس کیلئے کونسا طریقہ کار اختیار کیا جائے؟

ہلڈا تابا کا تجویز کردہ یہ ماڈل نصاب کی تدوین کے بنیادی اصولوں کی تعمیر کرتا ہے اور عمل کو بیان بھی کرتا ہے۔ اس ماڈل کیلئے تدوین نصاب کے بارے میں بہت سے مواد کی ضرورت پیش آتی ہے۔

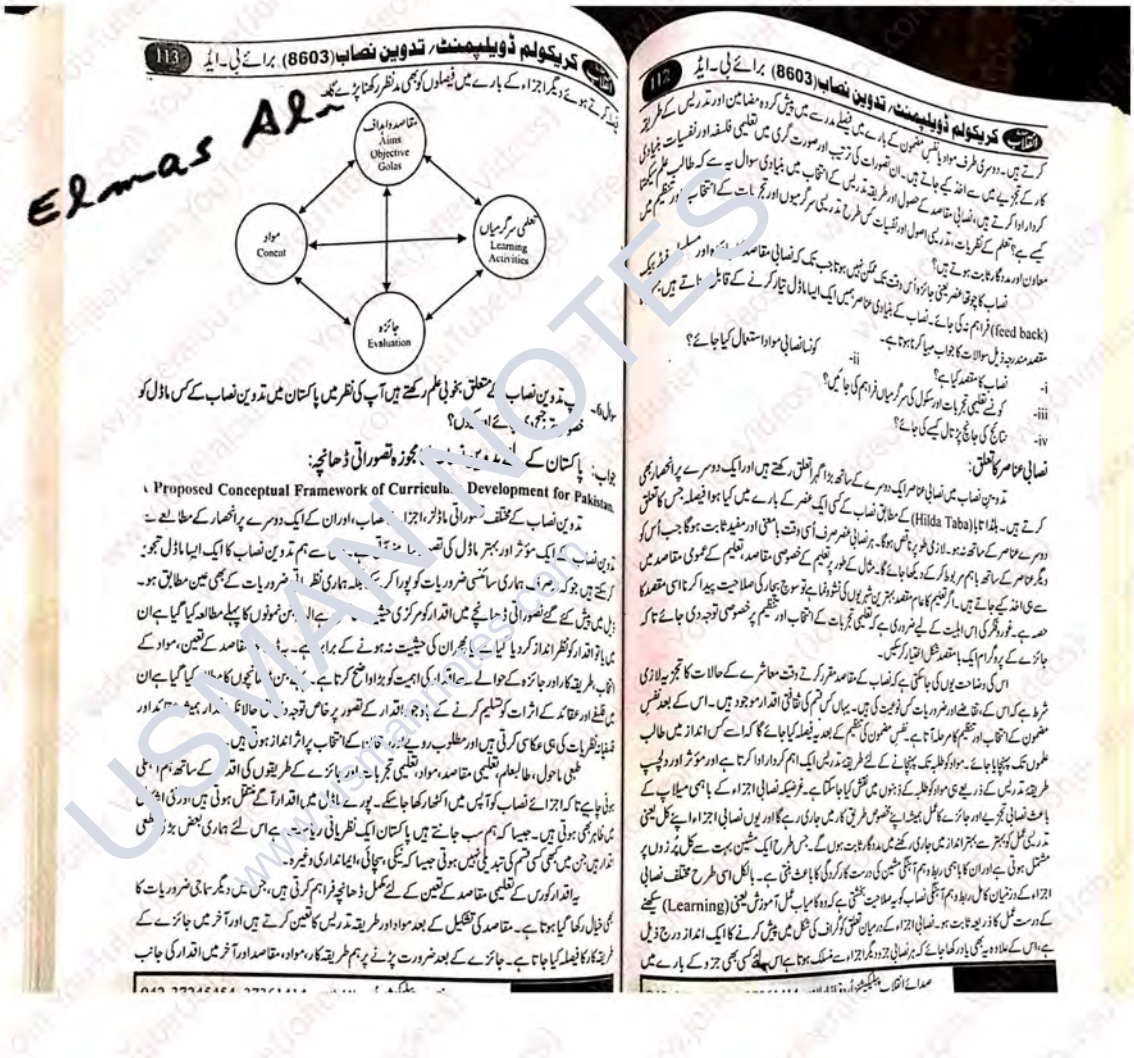
سوال 5۔ تدوین نصاب کے عناصر بیان کریں، یہ آپس میں کس طرح جُڑے ہوئے ہیں، نمونہ ماڈل ... مندرجہ ذیل

جواب: تدوین نصاب کے عناصر:

مختلف نصابی نمونوں کے تجزیے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ تدوین نصاب کے بنیادی عناصر مندرجہ ذیل قرار دیے جا سکتے ہیں۔

i- مقاصد
ii- مواد
iii- طریقہ تدریس
iv- جائزہ

ان میں سے مقاصد سماج کی اقدار اور ضروریات، علم کی نوعیت اور سیکھنے والوں کے کلچر اور ضروریات کو بیان



113 کریکولم ڈویلپمنٹ، تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ

بدلتے ہوئے دیگر اجزاء کے بارے میں فیصلوں کو بھی مدنظر رکھنا پڑے گا۔

سوال:۔ تدوین نصاب کے متعلق بخوبی علم رکھتے ہیں آپ کی نظر میں پاکستان میں تدوین نصاب کے کس ماڈل کو خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے؟

جواب: پاکستان کے لئے [illegible] مجوزہ تصوراتی ڈھانچہ:

Proposed Conceptual Framework of Curriculu[illegible] Development for Pakistan.

تدوین نصاب کے مختلف تصوراتی ماڈلز، اجزاء نصاب، اور ان کے ایک دوسرے پر انحصار کے مطالعے سے ہم تدوین نصاب کے ایک موثر اور بہتر ماڈل کی تشکیل کر سکتے ہیں۔ ایسا ماڈل تجویز کرتے ہیں جو کہ نہ صرف ہماری سماجی ضروریات کو پورا کرے بلکہ ہماری نظریاتی ضروریات کے بھی عین مطابق ہو۔ ذیل میں پیش کئے گئے تصوراتی ڈھانچے میں اقدار کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ ان نمونوں کا پہلے مطالعہ کیا گیا ہے ان میں اقدار کو نظر انداز کر دیا گیا ہے یا پھر ان کی حیثیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ [illegible] مقاصد کے تعین، مواد کے انتخاب، طریقہ کار اور جائزہ کے حوالے سے اقدار کی اہمیت کو بڑا واضح کرتا ہے۔ [illegible] کیا گیا ہے ان میں فلسفے اور عقائد کے اثرات کو تسلیم کرنے کے باوجود اقدار کے تصور پر خاص توجہ دی گئی حالانکہ اقدار ہمیشہ عقائد اور فلسفیانہ نظریات کی ہی عکاسی کرتی ہیں اور مطلوب رویے [illegible] کے انتخاب پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

طبعی ماحول، طالبعلم، تعلیمی مقاصد، مواد، تعلیمی تجربات اور جائزے کے طریقوں کی اقدار کے ساتھ ہم آہنگی ہونی چاہیے تاکہ اجزائے نصاب کو آپس میں اکٹھا رکھا جا سکے۔ پورے ماڈل میں اقدار آگے منتقل ہوتی ہیں اور نئی اقدار بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اس لئے ہماری بعض بڑی قدریں جن میں کبھی کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی جیسا کہ نیکی، سچائی، ایمانداری وغیرہ۔

یہ اقدار کورس کے تعلیمی مقاصد کے تعین کے لئے مکمل ڈھانچہ فراہم کرتی ہیں، جس میں دیگر سماجی ضروریات کا بھی خیال رکھا گیا ہوتا ہے۔ مقاصد کی تشکیل کے بعد مواد اور طریقہ تدریس کا تعین کرتے ہیں اور آخر میں جائزے کے طریقہ کار کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ جائزے کے بعد ضرورت پڑنے پر ہم طریقہ کار، مواد، مقاصد اور آخر میں اقدار کی جانب

117 کریکولم ڈویلپمنٹ، تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ

کرتے ہیں۔ دوسری طرف مواد یا جس مضمون کے بارے میں فیصلہ مدرسے میں پیش کردہ مضامین اور تدریس کے طریقہ کار کے تجزیے میں سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ ان تصورات کی ترتیب اور صورت گری میں تعلیمی فلسفہ اور نفسیات بنیادی کردار ادا کرتے ہیں، نصابی مقاصد کے حصول اور طریقہ تدریس کی سرگرمیوں اور تجربات کے انتخاب اور تنظیم کو کیسے کیا جائے؟ تعلم کے نظریات، تدریسی اصول اور نفسیات کس طرح تدریسی سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں؟

معاون اور دیگر عناصر ثابت ہوتے ہیں؟

نصاب کا چوتھا عنصر یعنی جائزہ کس وقت ہے؟ کیوں نہیں ہوتا جب تک کہ نصابی مقاصد [illegible] اور مسلسل فیڈ بیک (feed back) فراہم نہ کی جائے۔ نصاب کے بنیادی عناصر میں ایک ایسا ماڈل تیار کرنے کے قابل ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل سوالات کا جواب مہیا کرتا ہو۔

i- نصاب کا مقصد کیا ہے؟
ii- کونسا نصابی مواد استعمال کیا جائے؟
iii- کونسے تعلیمی تجربات اور سکول کی سرگرمیاں فراہم کی جائیں؟
iv- نتائج کی جانچ پڑتال کیسے کی جائے؟

نصابی عناصر کا تعلق:

تدوین نصاب میں نصابی عناصر ایک دوسرے کے ساتھ بڑا گہرا تعلق رکھتے ہیں اور ایک دوسرے پر انحصار بھی کرتے ہیں۔ بلباتا (Hilda Taba) کے مطابق نصاب کے کسی ایک عنصر کے بارے میں کیا ہوا فیصلہ جس کا تعلق دوسرے عناصر کے ساتھ نہ ہو۔ لازمی طور پر ناقص ہوگا۔ ہر نصابی عنصر صرف اسی وقت بامعنی اور مفید ثابت ہوگا جب اس کو دیگر عناصر کے ساتھ باہم مربوط کر کے دیکھا جائے گا۔ مثال کے طور پر تعلیم کے خصوصی مقاصد، تعلیم کے عمومی مقاصد میں سے ہی اخذ کیے جاتے ہیں۔ اگر تعلیم کا عام مقصد بہتر شہریوں کی نشوونما ہے تو سوچ بچار کی صلاحیت پیدا کرنا اسی مقصد کا حصہ ہے۔ غور و فکر کی اس اہلیت کے لیے ضروری ہے کہ تعلیمی تجربات کے انتخاب اور تنظیم پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ جائزے کے پروگرام ایک بامقصد شکل اختیار کر سکیں۔

اس کی وضاحت یوں کی جا سکتی ہے کہ نصاب کے مقاصد مقرر کرتے وقت معاشرے کے حالات کا تجزیہ لازمی شرط ہے کہ اس کے تقاضے اور ضروریات کس نوعیت کی ہیں۔ یہاں کس قسم کی خاص اقدار موجود ہیں۔ اس کے بعد نصاب مضمون کے انتخاب اور تنظیم کا مرحلہ آتا ہے۔ نفس مضمون کی تنظیم کے بعد یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ اسے کس انداز میں طالب علموں تک پہنچایا جائے۔ مواد کو طلبہ تک پہنچانے کے لئے طریقہ تدریس ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور موثر اور دلچسپ طریقہ تدریس کے ذریعے ہی مواد کو طلبہ کے ذہنوں میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ غرضیکہ نصابی اجزاء کے باہمی میلاپ کے باعث نصابی تجربے اور جائزے کا عمل ہمیشہ اپنے مخصوص طریق کار میں جاری رہے گا اور یوں نصابی اجزاء اپنے کل یعنی تدریسی عمل کو بہتر سے بہتر انداز میں جاری رکھنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ جس طرح ایک مشین بہت سے کل پرزوں پر مشتمل ہوتی ہے اور ان کا باہمی روابط و ہم آہنگی مشین کی درست کارکردگی کا باعث بنتی ہے۔ بالکل اسی طرح مختلف نصابی اجزاء کے درمیان کامل روابط و ہم آہنگی نصاب کو بہ صلاحیت بخشتی ہے کہ وہ کامیاب عمل آموزش یعنی (Learning) سیکھنے کے درست عمل کا ذریعہ ثابت ہو۔ نصابی اجزاء کے درمیان تعلق کو گرافک کی شکل میں پیش کرنے کا ایک انداز درج ذیل ہے، اس کے علاوہ یہ بھی یاد رکھا جائے کہ ہر نصابی جزو دیگر اجزاء سے منسلک ہوتا ہے اس لئے کسی بھی جزو کے بارے میں

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8603 Helping Key Book (Curriculum Development (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

دوبارہ ور جوع کرتے ہیں۔ تاہم اس وقت رجوع اقدار کے اصل سرچشمے کی جانب نہیں بلکہ اس کے صرف ظاہری حصے اور تشریح کی طرف ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال7۔ تدوین نصاب کا طریقہ کار کی وضاحت کیجئے؟

جواب: تدوین نصاب کا طریقہ عمل:

(Process of Curriculum Development):

تدوین نصاب کا عمل چار مرحلوں پر مشتمل ہوتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

1- مقاصد کا انتخاب
2- مواد کا انتخاب و ترتیب
3- تعلیمی تجربات (طریقے) کا انتخاب و ترتیب
4- جائزہ

تدوین نصاب کوئی ایسی سرگرمی نہیں جو کہ ایک ہی مرتبہ شروع کر کے ختم کر دی جائے۔ بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ مثلاً جائزہ جو کہ بظاہر اختتامی مرحلہ نظر آتا ہے، حقیقت میں نصاب میں مزید بہتری کا نقطہ آغاز ہوتا ہے، جائزے کی صورت میں حاصل ہونے والے منفی نتائج کی روشنی میں نصاب میں ردوبدل اور ترامیم کی جاتی ہیں اور مزید بہتری لائی جاتی ہے۔ تدوین نصاب کے تمام مراحل کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- مقاصد کی تشکیل (Formulating Objective):

اقدار کے ساتھ تدوین نصاب کا پہلا مرحلہ مقاصد کی تشکیل کا ہے۔ ہمیشہ مقاصد ہی نصاب کا ڈھانچہ متعین کرتے ہیں۔ پورے تعلیمی پروگرام کی وسعت، پھیلاؤ اور تعلیمی سرگرمیوں کی نوعیت اس میں شامل ہوتی ہے۔ اگر مقاصد کو ٹھیک ٹھیک اور واضح انداز میں بیان کیا جائے تو تعلیمی سرگرمیوں کا انتخاب اور ترتیب آسان ہو جاتی ہے۔ اگر مقاصد عامیانہ اور مبہم ہوں تو مواد، تعلیمی سرگرمیوں کا انتخاب اور مطلوبہ نتائج کا جائزہ انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ مقاصد کی درجہ بندی یوں کی جا سکتی ہے۔

i- مختصر طویل المدت مقاصد (Short and Long Term Objectives):

مقاصد مختصر اور طویل المدت دونوں طرح کے ہو سکتے ہیں، اول الذکر تھوڑے عرصے کے لئے ہوتے ہیں جبکہ طویل المدت مقاصد فرد کے پورے تعلیمی دور پر محیط ہوتے ہیں۔

ii- مخصوص اور عمومی مقاصد (Specific and General Objectives):

خاص خاص مقاصد کا تعلق نصاب کے ایک مخصوص حصے سے ہوتا ہے جبکہ عمومی مقاصد کے لئے کسی مضمون کی تخصیص نہیں ہوتی۔

iii- کرداری اور عمومی مقاصد (Behavioural and General Objectives):

مقاصد کو کردار، رجحان اور رویے کی شکل میں بھی پیش کیا جا سکتا ہے اور عمومی طریق کار سے بھی سامنے لایا جاتا ہے۔ کردار اور رویے کی شکل میں مقاصد کو پیش کرنے کی تحریک کا سہرا ٹیلر (Tyler) کے سر ہے۔ ٹیلر (Tyler) نے

مقاصد کو ایسے بیان کی صورت میں پیش کرنے پر زور دیا ہے جس میں طلبہ کے رجحانات میں مطلوب تبدیلی کی نشاندہی کی گئی ہو۔ پھر ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے تعلیمی سرگرمیاں ترتیب دی جائیں، کرداری مقاصد اس شکل میں ہوتے جس میں بتایا جاتا ہے کہ طالبعلم کورس کے اختتام پر کیا کچھ کرنے کے قابل ہو سکے؟

(4) مواد کا انتخاب (Selection of Content):

2- تدوین نصاب کے مرحلے میں مواد کے انتخاب اور اس کی ترتیب میں عمومی مقاصد سے مخصوص مقاصد کی جانب دیکھا جاتا ہے یعنی اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ مطلوبہ مقاصد مخصوص افراد (مثلاً آٹھویں جماعت کے طلبہ) کیسے حاصل کریں گے۔ مخصوص مقاصد کو کھول کر بیان کیا جانا ضروری ہے، مثال کے طور پر اگر عمومی مقصد طلبہ کو مسلسل تعلم جاری رکھنے کی ہدایت دینا ہے تو اس سے متعلق مخصوص مقاصد میں پڑھنے، سننے، سوال کرنے اور معلومات کو ترتیب دینے کی صلاحیت کو شامل ہوگا۔

اگلے مرحلے میں مواد کی ہر اس قسم کی نشاندہی کی جاتی ہے جو کہ مختلف مضامین کے حوالے سے مخصوص مقاصد کو حاصل کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ پھر سوال اٹھتا ہے کہ اس مواد کو کیسے ترتیب دیا جائے، تابا (Taba) کے مطابق مواد کو ترتیب دیتے وقت مواد کی وسعت، تسلسل، ہم آہنگی اور ربط کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ وسعت سے مراد اس بات کی نشاندہی کرنا ہے کہ مواد میں کتنا [illegible] اور کتنی گہرائی میں اسے سیکھا جائے گا؟ اس سلسلے میں الجھن اور ابہام سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ طلبہ کی اہلیتوں، صلاحیتوں اور قابلیتوں کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ تسلسل کا تعلق طلبہ کے سامنے پیش کئے جانے والے مواد اور طریقہ عمل کے [illegible] ہے، یہاں پر بھی صرف مواد اور طریق عمل کے درمیان تعلق پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے بلکہ حاصل کی جانے والی صلاحیتوں کے [illegible] بھی ہمیشہ تسلسل قائم رہنا چاہیے۔ جبکہ ہم آہنگی و ربط (Integration) کو نصاب کے مختلف شعبوں میں ایک ہی وقت پر وقوع پذیر ہونے والے تعلم کے درمیان تعلق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مواد کے انتخاب کو لازمی طور پر ایسے معیارات پر مشتمل ہونا چاہیے جو کہ دیگر کے مقابلے میں زیادہ اہم ہوں، کورس میں مخصوص قسم کا مواد شامل کرنے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لینا چاہیے کہ [illegible] اہمیت، دلچسپی اور سیکھنے کی قابلیت کے معیارات پر ہر لحاظ سے پورا اترتا ہے یا نہیں؟

مواد کی ترتیب و تنظیم:

تدوین میں اجزائے نصاب کے انتخاب کے بعد ان کی تنظیم کا مرحلہ آتا ہے۔ نصاب کی ترتیب و تنظیم بھی ایک خاص انداز میں کرنی چاہیے تا کہ طلبہ کو زیادہ سے زیادہ آسانیاں میسر ہوں اور وہ آسانی سے علم حاصل کر سکیں۔ اس کیلئے ایک ماہر تعلیم ٹاکر نے 1949ء میں تین اصول وضع کئے۔

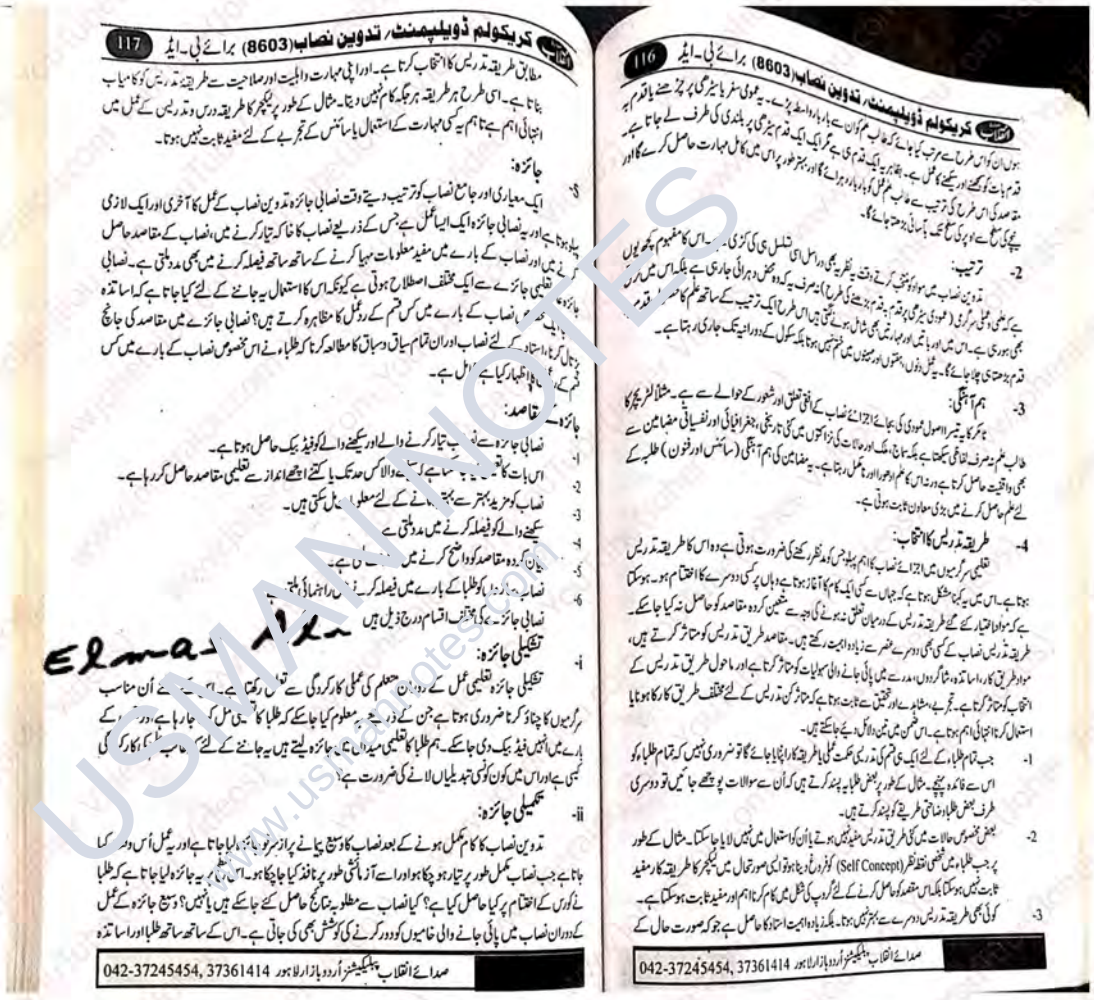
1- تسلسل یا دہرانا
2- ترتیب
3- ہم آہنگی

Elmas Ali

1- تسلسل:

تدوین نصاب کی اہمیت میں تسلسل سے مراد یہ ہے کہ ایسے مقاصد جن کے عمل میں جستجو و تحقیقی مہارتیں شامل

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



ہوں ان کو اس طرح سے مرتب کیا جائے کہ طالب علم کو ان سے بار بار واسطہ پڑے۔ یہ عمومی سفر یا سیڑھی پر چڑھنے یا قدم بہ قدم بات کو سمجھنے اور سیکھنے کا عمل ہے۔ بتدریج یہ ایک ایک قدم سیڑھی پر بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔ مقصد کی اس طرح کی ترتیب سے طالب علم کو بار بار دہرانے کا اور بہتر طور پر اس میں کامل مہارت حاصل کرنے کا اور نیچے کی سطح سے اوپر کی سطح تک بآسانی پہنچ جائے گا۔

2- ترتیب:
تدوین نصاب میں موضوعات ترتیب کرتے وقت یہ نظریہ بھی در اصل اسی تسلسل ہی کی کڑی ہے۔ اس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ بھی عمومی سرگرمی (عمومی سیڑھی یا قدم بہ قدم بڑھنے کی طرح) یہ صرف یہ کہ وہ محض دہرائی جاری ہے بلکہ اس میں ہر قدم بھی ہوتی ہے۔ اس میں اور باتیں اور جہتیں بھی شامل ہوتی ہیں اس طرح ایک ترتیب کے ساتھ علم کا مصدر قدم قدم بڑھتا چلا جائے گا۔ یہ عمل دنوں، ہفتوں اور مہینوں میں ختم نہیں ہوتا بلکہ سکول کے دورانیہ تک جاری رہتا ہے۔

3- ہم آہنگی:
ہم کو یہ تیرا اصول عمودی کی بجائے اجزائے نصاب کے افقی تعلق اور شعور کے حوالے سے ہے۔ مثلاً لٹریچر کا طالب علم صرف لفاظی سیکھتا ہے بلکہ سماج، ملک اور حالات کی نزاکتوں میں کئی تاریخی، جغرافیائی اور نفسیاتی مضامین سے بھی واقفیت حاصل کرتا ہے اور نہ اس کا علم ادھورا اور نامکمل رہتا ہے۔ یہ مضامین کی ہم آہنگی (سائنس اور فنون) طلبہ کے لئے علم حاصل کرنے میں بڑی معاون ثابت ہوتی ہے۔

4- طریقہ تدریس کا انتخاب:
تعلیمی سرگرمیوں میں اجزائے نصاب کا اہم پہلو جس کو مدنظر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس کا طریقہ تدریس ہوتا ہے۔ اس میں یہ کہنا مشکل ہوتا ہے کہ جہاں سے کسی ایک کام کا آغاز ہوتا ہے وہاں پر کسی دوسرے کا اختتام ہو۔ ہو سکتا ہے کہ مواد اختیار کئے گئے طریقہ تدریس کے درمیان متفق نہ ہونے کی وجہ سے متعین کردہ مقاصد کو حاصل نہ کیا جا سکے۔ طریقہ تدریس نصاب کے کسی بھی دوسرے عنصر سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ مقاصد طریق تدریس کو متاثر کرتے ہیں، مواد طریق کار، اساتذہ، متاثر کردوں، مدرسے میں پائی جانے والی سہولیات کو متاثر کرتا ہے اور ماحول طریق تدریس کے انتخاب کو متاثر کرتا ہے۔ تجربے، مشاہدے اور تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ متاثر کن تدریس کے لئے مختلف طریق کار کا ہونا یا استعمال کرنا انتہائی اہم ہوتا ہے۔ اس ضمن میں نہیں دا گل دیے جا سکتے ہیں۔

1- جب تمام طلباء کے لئے ایک ہی قسم کی تدریسی سمت عملی یا طریقہ کار اپنایا جائے گا تو ضروری نہیں کہ تمام طلباء کو اس سے فائدہ پہنچے۔ مثال کے طور پر بعض طلباء یہ پسند کرتے ہیں کہ اُن سے سوالات پوچھے جائیں تو دوسری طرف بعض طلباء ذاتی طریقے کو پسند کرتے ہیں۔

2- بعض مخصوص حالات میں کئی طریق تدریس مفید نہیں ہوتے یا اُن کو استعمال میں نہیں لایا جا سکتا۔ مثال کے طور پر جب طلباء میں شخصی نظر (Self Concept) کو فروغ دینا ہو تو ایسی صورتحال میں لیکچر کا طریقہ کار مفید ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے گروپ کی شکل میں کام کرنا اہم اور مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

3- کوئی بھی طریقہ تدریس دوسرے سے بہتر نہیں ہوتا۔ بلکہ زیادہ اہمیت استاد کا حاصل ہے جو کہ صورت حال کے

مطابق طریقہ تدریس کا انتخاب کرتا ہے۔ اور اپنی مہارت و اہلیت اور صلاحیت سے طریقہ تدریس کو کامیاب بناتا ہے۔ اسی طرح ہر طریقہ ہر جگہ کام نہیں دیتا۔ مثال کے طور پر لیکچر کا طریقہ درس و تدریس کے عمل میں انتہائی اہم ہے تاہم یہ کسی مہارت کے استعمال یا سائنس کے تجربے کے لئے مفید ثابت نہیں ہوتا۔

جائزہ:

5- ایک معیاری اور جامع نصاب کو ترتیب دیتے وقت نصابی جائزہ تدوین نصاب کے عمل کا آخری اور ایک لازمی پہلو ہوتا ہے اور یہ نصابی جائزہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے نصاب کا خاکہ تیار کرنے میں، نصاب کے مقاصد حاصل کرنے میں اور نصاب کے بارے میں مفید معلومات مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ فیصلہ کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ نصابی تعلیمی جائزے سے ایک مختلف اصطلاح ہوتی ہے کیونکہ اس کا استعمال یہ جاننے کے لئے کیا جاتا ہے کہ اساتذہ جائزہ [illegible] نصاب کے بارے میں کس قسم کے ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ نصابی جائزے میں مقاصد کی جانچ پڑتال کرنا استاد کے لئے نصاب اور ان تمام سیاق و سباق کا مطالعہ کرنا کہ طلباء نے اس مخصوص نصاب کے بارے میں کس قسم کے [illegible] کا اظہار کیا ہے۔

جائزہ [illegible] مقاصد:

نصابی جائزے [illegible] تیار کرنے والے اور سیکھنے والے کو فیڈ بیک حاصل ہوتا ہے۔

1- اس بات کا تعین [illegible] سکھانے والا کس حد تک یا کتنے اچھے انداز سے تعلیمی مقاصد حاصل کر رہا ہے۔

2- نصاب کو مزید بہتر سے بہتر بنانے کے لئے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

3- سیکھنے والے کو فیصلہ کرنے میں مدد ملتی ہے

4- [illegible] کردہ مقاصد کو واضح کرنے میں [illegible]

5- نصاب [illegible] کو طلبا کے بارے میں فیصلہ کرنے [illegible] رہنمائی ملتی ہے

6- نصابی جائزے کی مختلف اقسام درج ذیل ہیں

Elma [illegible]

i- تشکیلی جائزہ:
تشکیلی جائزہ تعلیمی عمل کے دوران معلم کی عملی کارکردگی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس [illegible] اُن مناسب سرگرمیوں کا پتا لگانا ضروری ہوتا ہے جن کے ذریعے معلوم کیا جائے کہ طلبا کا [illegible] عمل کیا جا رہا ہے اور [illegible] کے بارے میں انہیں فیڈ بیک دی جائے۔ ہم طلبا کا تعلیمی میدان میں جائزہ لیتے ہیں یہ جاننے کے لئے کہ [illegible] کارکردگی کیسی ہے اور اس میں کون کونسی تبدیلیاں لانے کی ضرورت ہے۔

ii- تکمیلی جائزہ:
تدوین نصاب کا کام مکمل ہونے کے بعد نصاب کا وسیع پیمانے پر از سر نو جائزہ لیا جاتا ہے اور یہ عمل اُس وقت کیا جاتا ہے جب نصاب مکمل طور پر تیار ہو چکا ہو اور اسے آزمائشی طور پر نافذ کیا جا چکا ہو۔ اس طرح یہ جائزہ لیا جاتا ہے کہ طلبا نے کورس کے اختتام پر کیا حاصل کیا ہے؟ کیا نصاب سے مطلوبہ نتائج حاصل کئے جا سکے ہیں یا نہیں؟ وسیع جائزہ کے عمل کے دوران نصاب میں پائی جانے والی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبا اور اساتذہ

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 118

کے مجموعی رویل کو بھی نوٹ کیا جاتا ہے۔

iii- تشخیصی جائزہ:
جائزے کے اس عمل کے ذریعے تدریسی مسائل کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ مرتب کردہ نصاب میں کچھ خوبیاں اور کچھ خامیاں بھی ضرور ہوتی ہیں جنہیں ان خامیوں کو دور کرنے کے لئے تدریسی سرگرمیوں کا راستہ اپنانے کی ضرورت ہوتی ہے جو اس تشخیصی جائزے کے عمل کے ذریعے اپنائے جاتے ہیں۔

سوال 8۔ تدوین نصاب کا انتہائی اہم ترین مرحلہ کونسا ہوتا ہے؟ تفصیلاً بیان کریں۔ آپ کی نظر میں کونسا طریقہ کار زیادہ بہتر ہے؟

جواب: مواد کی ترتیب کے طریقے:
(Approaches to Content Organization):

تدوین کے طریق کار میں اعلیٰ تعلیمی مقاصد کے حصول کے لئے مواد کو ترتیب دینے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ محض غیر موزوں اور غیر ضروری مواد ہی تدوین نصاب کے تمام مراحل میں سب سے اہم مواد کی ترتیب درست نہ ہونے سے بھی نصاب مطلوبہ نتائج نہیں دے پاتا۔ کیونکہ مواد کی بے ڈھنگی ترتیب تعلم کو مشکل بنا دیتی ہے۔ تابا(Taba) کے مطابق مواد کے منتشر ہونے کی وجہ سے اہم تعلیمی مقاصد میں کوئی ایک بھی حاصل نہیں ہو پاتا۔

مواد کی ترتیب انتہائی مشکل اور پیچیدہ وزین عمل ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ نصاب بنانے والے اعلم کی نوعیت، بچے کی نشوونما اور تعلم سے متعلق تمام معلومات کو بروئے کار لائیں۔ مواد کی ترتیب کے طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

i- مضمون پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے مواد ترتیب دینا۔
ii- طلبہ کی مخصوص صلاحیتوں پر توجہ دیتے ہوئے مواد ترتیب دینا۔
iii- سماجی سرگرمیوں اور مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے مواد ترتیب دینا۔
iv- عملی صلاحیتوں پر توجہ دیتے ہوئے مواد ترتیب دینا۔
v- انفرادی ضروریات اور دلچسپیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مواد ترتیب دینا

i- مرکز ترتیب مواد:
(Organization Focussed on Disciplines/Subjects):

ایک جامع اور معیاری نصاب کے حوالے سے یہی خیال ہمیشہ رائج رہا ہے کہ سکول کے مضامین کو اساتذہ پڑھاتے ہیں اور طلبہ سیکھتے ہیں۔ مضمون کی ترتیب کی سب سے نمایاں ترین اور کلیدی خوبی اس کا اسی تصور کے تحت باترتیب ہونا ہے۔ ہر نصابی منصوبہ واضح طور پر مختلف قسم کے مضامین میں منقسم ہوتا ہے، جنہیں بعد ازاں گریڈز کے حوالے سے مزید تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ مضامین کا یہ ڈھانچہ اور ترتیب تدریسی اصول پر مشتمل ہوتی ہے۔ سکلر (Saylor) اور الیگزینڈر (Alexander) کے مطابق:۔

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 119

"مضمون یا شعبے کے ڈھانچے سے مراد ان بنیادی کلیات کا سیٹ ہے جو کہ علمی میدان کو ایک باب میں سمیٹنے والے محققین کی حدود متعین کرتے ہیں اور جو کچھ اس شعبے میں موجود ہے، کو دریافت کرنے کے لیے بنیاد مہیا کرتے ہیں۔"

اس لئے مدرسے کا ہر روایتی مضمون جیسا کہ ریاضی، کیمسٹری اور فزکس وغیرہ کی اپنی الگ ذاتی نمایاں ترتیب موجود ہوتی ہے۔ اس لئے نصاب کی منصوبہ بندی کرنے والے کو محض یہ تعین کرنا پڑتا ہے کہ اس ترتیب میں سے کیا کچھ، کب اور کہاں استعمال کرنا ہے؟ البتہ دیگر مضامین کا ڈھانچہ اتنا واضح نہیں ہوتا، مثال کے طور پر پاکستان میں ایک اہم بنیادی مضمون "مطالعہ پاکستان" کی ایک بنیادی مضامین جیسا کہ تاریخ، شہریت، جغرافیہ وغیرہ سے ماخوذ ہے۔ مختلف بنیادی مضامین کے مواد کی آمیزش کی وجہ سے یہاں پر خصوصی ترتیب کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اسی طرح کئی معاملات میں ایسا ہوتا ہے کہ پیش کردہ مضامین طلبہ کو یہ مواقع فراہم نہیں کرتے کہ وہ زندگی کے مسائل کو بہتر طریقہ کار سے حل کرنا سیکھ سکیں۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ ایک نیا مضمون تشکیل دے کر مواد ترتیب دیا جائے۔ مثلاً بزنس ایجوکیشن (Business Education)، ماحولیاتی تعلیم (Environmental Education)، صنعتی فنون کی تعلیم (Industrial Arts Education) اور جسمانی تعلیم (Physical Education) ایسے ہی اختراعی مضامین ہیں جو کہ تاہم مضمون پہلے سے قائم شدہ ہو یا اختراعی دونوں کی اپنی ترتیب اور ڈھانچہ ہوتا ہے۔ البتہ کئی نام نہاد مضامین کی اپنی مورو[illegible] ہوتی جس سے نصاب کا مجموعی تاثر الجھ کر رہ جاتا ہے۔ نصاب پر لکھی جانے والی کتب مضامین پر مشتمل مواد کی ترتیب کے [illegible] کے جانے والے دلائل سے بھری پڑی ہیں۔ ترتیب کی مذکورہ قسم کے حق میں جس دلیل کا سب سے زیادہ تذکرہ [illegible] ہے وہ تعلیمی سہولیات سے متعلق ہے۔ کیونکہ جب علوم کو مضامین میں تقسیم کر لیا جاتا ہے تو سکول کے لئے نصاب [illegible] کرنا انتہائی آسان ہو جاتا ہے، نیز طلبہ، اساتذہ اور والدین بھی اس ترتیب سے سہولت محسوس کرتے ہیں۔

1950ء میں جیروم برنر (Jerome Burner) نے بھی مضمون پر مشتمل ترتیب کے طریق کار کی حمایت کی ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔

"مضمون کے نصاب کا تعین انتہائی بنیادی شعور کے ساتھ ہونا چاہئے، جسے مضمون کی ساخت فراہم کرنے والے بنیادی اصولوں کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تیزی سے بھول جانے والی [illegible] کے واحد معلوم طریقہ حقائق کو اصولوں اور نظریات کی شکل میں ترتیب دینا ہے۔"

ڈھانچے پر زور دیتے ہوئے برنر کا کہنا ہے کہ یہ زیادہ سے زیادہ شعوری ترقی میں طلبہ کی معاونت کرے کیونکہ یہ پہلے سے معلوم اور بعد میں علم میں آنے والی اشیاء کے مابین [illegible] کو بھی قائم رکھے گا۔

تاہم اس طریقہ کار کی کچھ حدود و قیود بھی ہیں، جنہیں [illegible] کیا جا سکتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

i- مضمون کا چونکہ غیر تغیر پذیر ہونے کی جانب رجحان ہوتا ہے، جس کی وجہ سے نصاب بھی غیر لچکدار ہو جاتا ہے۔
ii- اس طریقہ کار میں ترتیب شدہ نفس مضمون کے طلبہ کی دلچسپیوں اور مسائل کے ساتھ براہ راست تعلق کا فقدان ہوتا ہے۔

ان خامیوں کی وجہ سے برنر (Burner) نے خود 1971ء میں اپنے بیان پر نظر ثانی کی اور ترتیب کے اس طریقے کے ساتھ فوری حل طلب مسائل کے حل پر غور کرنے کا کہا۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



انقلاب کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 120

-ii مخصوص صلاحیتوں پر مرتکز ترتیب مواد:

(Organization focussed on Specific Comptencies):

خاص صلاحیتوں پر مبنی نصاب سازی کے طریقہ کار کی چند ایک مقاصد کے لئے افادیت بہت زیادہ ہے البتہ تنقیدی مطالعہ اور بحث و تمحیص کے حوالے سے یہ طریقہ کار ناکام رہتا ہے۔

-ii اس طریقہ کار سے جعلی کارکردگی اور دھوکہ دہی کو ترغیب ملتی ہے خصوصاً جب اس طریقہ کار کو مارکس (Marks) اور انعام و سزا کے لئے بروئے کار لایا جاتا ہے تب اس کا امکان اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

-iii سماجی سرگرمیوں اور مسائل مرتکز ترتیب مواد:

(Organization Focussed on Social Activities and Problems):

اس طریقہ کار میں مختلف تربیتی انداز شامل ہیں۔ سماجی عمل یا شعبہ سماجی زندگی، یا زندگی کی مستقل صورتحال کے طریقے وہ ہیں جو اس عقیدے پر مشتمل ہیں کہ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے اور اس کا نصاب مستقل امور، شعبہ جات یا زندگی کے حالات پر مبنی ہونا چاہیے۔ ایک اور نظریے کے مطابق نصاب کی ترتیب ایسی ہونی چاہیے جس میں مدرسے اور ان

سماجی طلبی کی مجموعی شرکت سے سماج کی بہتری کو مقصد بنایا گیا ہو۔ ان نظریات میں قدر مشترک سماجی سرگرمیوں اور مسائل پر مبنی نصاب کی تشکیل کو یقینی طور پر مفید بنانا ہے۔ سماجی زندگی سے وابستہ اہم امور درج ذیل ہیں:۔

i- اشیاء اور خدمات کی پیداوار اور اس کے حاصل کی تقسیم

ii- اشیاء اور خدمات کا استعمال

iii- جمالیاتی احساسات کا اظہار

iv- اشیاء اور افراد کی نقل و حمل اور ابلاغ

v- سماجی سرگرمیوں یا مسائل پر مشتمل شیڈول کے لئے بھی اس فہرست کو بروئے کار لایا جا سکتا ہے البتہ اس سلسلے

vi- مذہبی جذبات کا اظہار

صرف انہی امور کو اہمیت دی جاتی ہے جو کہ معاشرتی اعتبار سے خصوصی توجہ کے مستحق ٹھہرتے ہیں جیسا کہ خوراک، ... ہجرت، مذہب اور کام وغیرہ۔

... تعمیر نو کے نظریے کو منتخب نصاب کے حوالے سے کم جبکہ تعلیمی فلسفے کے طور پر زیادہ ترقی ملی ہے۔ تاہم حال ... لانے والی اصلاحات میں نصاب کے اندر سماجی عمل کی تشکیل پر زور دیا گیا ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت ... کیے جانے والے ... جنہی اجزاء میں سماجی سرگرمیوں اور مسائل کا مجموعہ شامل ہے۔ سماجی امور کے وسیع تر مفہوم میں یہ امور آ... ہیں اور وقت ... قید بھی آزاد ہیں۔ کمیونٹی سکول میں انتخاب کا معیار مقامی اہمیت کا حامل ہوتا ہے، جبکہ سوشل ایشن پروگرام میں مسئلے ... حامل شعبہ جات اور حقائق کو معیار بنایا جاتا ہے، جن میں طلبہ مؤثر انداز میں کردار ادا کرتے ہیں۔

... المختصر سماجی سورس پر مرتکز ... ے حامل نصاب کے طریقے میں ہمیشہ سماجی سرگرمیوں اور مسائل پر توجہ مرکوز رکھی جاتی ہے۔ یہ سرگرمیاں اور مسائل ... یا تو تعلیمی امور کا ... ہوتے ہیں اور یا پھر مضمون یا کسی اور تنظیمی اکائی کے لیے مواد کے انتخاب کے لئے معیار کا کام دیتے ہیں۔

... اس طریقہ کار کے حق میں دو بنیادی دلائل دیئے جاتے ہیں۔

i- یہ طریقہ کار مسلسل ترقی کے حوالے سے ... ضروری ... پر زور دینے میں براہ راست اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

ii- یہ طریقہ کار طلبہ کی ضروریات کے عین مطابق ہے اس لئے ... کی دلچسپی کے حوالے سے اس کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

اس طریقہ کار کی خامی یہ ہے کہ اس کا استعمال نصاب کے صرف ایک ... کر ... ہے۔

-iv عملی صلاحیتوں پر مرتکز ترتیب مواد:

(Organization Focussed on Process Skills):

عملی صلاحیتوں کا طریقہ مواد کی ترتیب سے زیادہ تدریسی طریقہ کار کی خوبی سے متعین ہے۔ تدریسی ... تربیتی عمل کو عملی نوعیت کے نصاب کے تدریسی مراکز سے الگ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ اس لئے مسئلے کو حل کرنے کے طریقے کو تدریسی پروگرامز میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ کار روایتی مضامین یا سماجی ... مشتمل تعلیمی پروگرامز میں بھی ... جا سکتا ہے۔ یعنی عملی صلاحیتوں کا طریقہ وہ طریقہ ہے جس میں عملی مہارتیں تدریسی مراد کے طور پر واضح اور متعین ہوتی ہیں۔ مواد کی حیثیت سے طریقہ عمل (Process) پر زور مطابقت کی تلاش کا سب سے اہم ترین پہلو ہوتا ہے۔ بعد

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 122

انتخاب

ان عملی مہارتوں مثلاً منطقی فیصلہ سازی میں طلبہ کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے بھرپور کردار ادا کرتا ہے۔ طریقہ کار کل
پر زور علمی تجربائی کو منسوخ نہیں کرتا ہے، تاہم زیادہ اہمیت علم کے حصول کے طریقوں اور ان کی افادیت کو دی جاتی ہے، اس
لئے علم اور مفید یا نافع علم میں فرق کرنا ضروری ہے کیونکہ علم بذات خود کوئی نتیجہ نہیں بلکہ کسی نتیجے یا منزل پر پہنچنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

مواد کی ترتیب کا عملی طریقہ خبر یا ہی مربوط اصل پر مشتمل ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں:۔

i- طالبعلم امداد باہمی سے سیکھنے کرتا ہے۔

ii- دونیا کو انتہائی سادگی کے ساتھ ترتیب دیتا ہے۔

iii- دونیا کا اطلاق بھی کرتا ہے۔

بعض نصابی مفکرین مختلف طریقہ عمل کی قدر و قیمت جانچنے اور پرکھنے پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ ان کا مقصد
لئے شدہ اقدار کو زیادہ سے زیادہ ذمہ داری تفویض کرنا ہوتا ہے۔ معاشرے میں موجود مختلف نقطہ نظر اور اقدار کے حامل ارکان کے
درمیان اختلافات کے جائزے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اگر شیری قبول شدہ اقدار کو سمجھنے اور ان کا اطلاق کرنے کے
ریں تو معاشرے کے نوٹ کر کھرجانے کا قوی امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض مفکرین کے نزدیک تعلیم کا مقصد عملی کردار ادا کرنے والے ایسے افراد پیدا کرنا ہے جو کہ اپنے آپ کو اور
حالات کو انتہائی سہولت کے ساتھ کنٹرول کر سکیں، ان کی بیان کردہ آٹھ عملی مہارتیں درج ذیل ہیں:۔

i- حواس کے ذریعے علم یا آگاہی حاصل کرنا۔
ii- اظہار و ابلاغ
iii- معاشرتی تعلق قائم کرنا
iv- فیصلہ سازی
v- جاننا
vi- ترتیب دینا
vii- قدر جانچنا
viii- تخلیق کرنا

ایسا کوئی واحد طریقہ اور نمایاں اوصاف کا بیٹ موجود نہیں جس میں عملی مہارتوں پر مشتمل تمام مفکرین کے
نظریات کو اکٹھا کیا جا سکے۔ ان نظریات کے ایک بڑے گروپ میں زیادہ زور تعلم یا اعمال (Learning Processes)
پر دیا گیا ہے۔ جبکہ دوسرا گروپ مسئلے کو حل کرنے والی سرگرمیوں کو الگ کر کے انہیں اہم مقام دیتا ہے۔

عملی مہارتوں پر توجہ دینے کے حق میں جو دلائل دیئے جاتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

i- چونکہ زندگی بھر کے لئے عملی مہارتوں اور دلچسپیوں کو ترقی دینا سب سے زیادہ اہم ضرورت ہے اس لئے
نصاب میں ان مہارتوں اور دلچسپیوں کو مرکزی حیثیت دینا ضروری ہوتا ہے۔

ii- نصاب کی ایسی منصوبہ بندی اور ترتیب ضروری ہے جو کہ مہارتوں کی تدریس کے لئے مفید ہو، اور یہ تبھی ممکن
ہو سکتا ہے جب نصاب میں براہ راست ان عملی طریقوں اور مہارتوں پر خصوصی توجہ دی گئی ہو۔

iii- انتہائی مؤثر اجزاء پر مشتمل دیگر طریق عمل کو جانچنے اور پرکھنے کا کام اور لازمی شعوری مہارتیں سکھانا دونوں
انتہائی اہم ہیں، دونوں کو نصاب میں شامل ہونا چاہیے۔

v- انفرادی ضروریات اور دلچسپیوں پر مشتمل ترتیب مواد:

(Organization Focussed on Individual Needs and Interests):

یہ طریقہ کار 18ویں صدی میں روسو (Rousseau) نے ایمیلے کی تعلیم "Education of Emile"

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 123

انتخاب

تجویز کیا ہے۔ بعد ازاں پیتالوزی (Pestalozzi) اور ڈیوی (Dewey) نے بھی اس طریقے کو اختیار کیا۔ اس
طریقہ کار کو کئی نام دیئے گئے ہیں جیسا کہ بچہ مرکز (Child Centred)، تجربہ مرکز (Experienced Centred)،
ترقی پذیر تعلیم (Progressive Education) وغیرہ۔ جبکہ حال ہی میں اسے اوپن (Open)، متبادل
(Alternative) اور بہبود و بشریت پر مبنی تعلیم (Humanistics Education) کا نام دیا گیا ہے۔ یہ طریقہ کار
ڈیوی (Dewey) کے اثر کا زیادہ عکاس ہے، اس میں طلبہ کی ضرورتوں رویوں اور دلچسپیوں کو مواد کی ترتیب کی بنیاد بنایا
جاتا ہے۔ البتہ اس طریقے کو اختیار کرنے کے باوجود نصاب سازوں کا رجحان ضرورتوں اور دلچسپیوں کو مخصوص آبادی کی
ضروریات اور دلچسپیوں کے تناظر میں پیش کرنے کی جانب ہوتا ہے۔ اس طریقہ کار کی بنیادی خصوصیات درج ذیل

i- منصوبہ طلبہ کی ضروریات اور عمومی دلچسپیوں کے بارے میں معلومات پر مشتمل ہوتا ہے، نیز اس میں اس آبادی
کی مخصوص ضروریات اور خواہشات کی بھی تشخیص شامل ہوتی ہے جس کے لئے نصاب تیار کیا جا رہا ہوتا ہے۔

ii- [illegible] لچکدار ہوتا ہے، اس میں مخصوص طالبعلم کی ضروریات اور دلچسپیوں کے حوالے سے
[illegible] تبدیلی اور [illegible] کی مکمل گنجائش موجود ہوتی ہے اور مطلوبہ تبدیلی اور ترامیم کے لئے نصاب میں
[illegible] پیشرفت رکھے
جاتے ہیں۔

iii- نصاب میں اور مدرس [illegible] کے دوران، مناسب موقعوں پر طلبہ سے مشاورت کی جاتی ہے اور فرداً فرداً تدریس کا
اہتمام کیا جاتا ہے۔

اس طریقہ کار میں تعلم کی جا[illegible] پیٹرک (Kilpatrick) کی پیش کردہ اصطلاح پروجیکٹ منتظم (Project
Method) ہے۔ اس کے پیچھے کارفرما نظریہ یہ تھا [illegible] جب طلبہ حقیقی دلچسپی کے حامل مسائل پر خود کام کریں گے تو وہ
سوچنا سیکھیں گے۔ [illegible] کے مطابق مسئلے کو حل کرنا [illegible] سوچنے کا [illegible] ہے۔ اس کے خیال میں سوچنا اور غور و فکر کرنا عقلی
افعال کی گنجی ہے۔

اس طریقہ کار پر عمل کے لئے عام طور پر ایک جیسی ضروریات اور دلچسپیوں کے حامل طلبہ کے گروپس بنا کر ان
کے لئے تعلیمی پروگرام یا پروجیکٹ مرتب کئے جاتے ہیں۔ نصابی منصوبہ ساز [illegible] میں انفرادی ضروریات اور دلچسپیوں کا
خیال رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر طالبعلم کے لئے مختلف مواقع فراہم کئے [illegible] مواقعوں کے حوالے سے
مندرجہ ذیل خصوصیات کا خیال رکھا جاتا ہے۔

i- یہ مواقع طلبہ کی دلچسپیوں سے متعلق معلومات پیش کرتے ہیں۔

ii- مختلف مواقعوں میں سے انتخاب کے لئے تقسیم کار اور دیگر انتظامات کے ذریعے سہولت بہم کر لی جاتی ہے۔

iii- مواقع کی منصوبہ بندی اور جائزے کے عمل میں طلبہ متحرک انداز میں شریک ہوتے ہیں۔

اس طریقہ کار کے حق میں مندرجہ ذیل دلائل دیئے جاتے ہیں۔

i- ضروریات اور دلچسپیوں پر مشتمل تعلیمی مواقع کا طلبہ کے ساتھ خاص تعلق ہوتا ہے۔

ii- ضروریات اور دلچسپیوں کی ترتیب میں اعلیٰ درجے کی ترغیب و تحریک شامل ہوتی ہے، جس کی وجہ سے طلبہ کی
کامیابی کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com





-ii بحث وسوال کا طریقہ (Discussion-Questioning Method):

دانشور اور سمجھے ہوئے مدرسین کی سکولوں میں مباحثی طریقے کار کو کمپیوٹر ٹیکنیک کے ساتھ ملا کر استعمال کیا کرتے ہیں۔ پیش کئے گئے موادیا موضوعات سے متعلق سوال و جواب، اور زیر مطالعہ اسباق پر کمرہ جماعت کے ارکان اور اساتذہ کے درمیان بحث و مباحثہ اس طریقہ کار کی اہم خصوصیت ہے۔ اس طریقہ کار میں طلبہ کافی سرگرم ہوتے ہیں اور ان کی سرگرمیاں زیر مطالعہ موضوعات کے حوالے سے تبدیل بھی ہوتی رہتی ہیں۔ تاہم کمرہ جماعت میں محض طلبہ زیادہ تر خاموش ہی رہتے ہیں۔ اس طریقہ کار کے تحت ہونے والے تدریسی عمل میں استاد کا کردار طالب علموں پر غالب رہتا ہے اور زیادہ وقت وہ بیان کرتا ہے۔ اس طریقہ کار کے مقاصد درج ذیل ہیں:

i- معلومات کو ترتیب دینے، تصورات تشکیل دینے اور نکات اخذ کرنے میں طلبہ کی معاونت کرنا۔
ii- موضوعات کی تفہیم کو درست سمت دینا اور طلبہ کی مختلف موضوعات پر بولنے کی صلاحیت میں اضافہ کرنا۔
iii- افکار کو ترتیب دینا اور موثر طور پر اس کا اظہار بھی کرنا۔

-iii مشق اور ڈرل کا طریقہ (Practice and Drill Method):

جب طلبہ کو کوئی مہارت سکھانا مقصود ہو تو عموماً مشقی طریقے کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اکثر اس طریقے کے ساتھ مباحثی طریقے کو بھی ملا لیا جاتا ہے، جیسے غیر ملکی زبان کی تدریس میں اکثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس طریقے کی اہم خوبی یہ ہے جاننے والے عمل کو بار بار دہرانا ہے تاکہ موضوع پر مکمل گرفت حاصل ہو سکے۔ یہ مشق زبانی، تحریری یا عملی کسی بھی طرح کی ہو سکتی ہے، مثلاً غیر ملکی زبان بولنے کی مشق، لکھ کھ کر صحیح درست کرنا اور عملی طور پر کسی فعل کی مشق کرنا وغیرہ۔ اس سلسلے میں بعض اوقات طلبہ کو کسی مشین کے استعمال کی ضرورت بھی درپیش ہوتی ہے جیسا کہ کمپیوٹر پروگرام پر مشتمل تدریسی مشین۔ استاد یہ کام زبانی طور پر یا عملاً مظاہرہ کرتے ہوئے سکھائے جانے والے عمل کی وضاحت کرتا بھی ہوتا ہے، جبکہ مشق کے دوران طلبہ کی جانب سے کی جانے والی غلطیوں کی نشاندہی کرنا اور طلبہ کی اصلاح کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے استاد مشق کرتے ہوئے طلبہ کا مشاہدہ کرتا ہے اور کامیابیوں کو نوٹ بھی کرتا جاتا ہے تاکہ اس کی بنیاد پر مزید تدریس اور مشق کا تعین کیا جا سکے۔ اس طریقے میں استعمال ہونے والے تدریسی ذرائع میں ماڈلز، سامان و ویڈیو ٹیپ، ریکارڈنگ، مشین، آلات، کمپیوٹر، اور تدریسی مشینیں شامل ہوتی ہیں، یہ طریقہ کار مطلوبہ مہارت اور خاص آلات کا استعمال سکھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

Elmas Ali

-iv دیکھنے سننے اور جواب دینے کا طریقہ:

(Viewing, Listening, Answering Method):

دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے مدرسوں میں تعلیمی ٹیکنالوجی کا استعمال عام ہے۔ اس ٹیکنالوجی کو عام طور پر طلبہ انفرادی طور پر یا چھوٹے گروپ کی صورت میں استعمال کرتے ہیں، جس میں پڑھنا، دیکھنا، سننا اور مشاہدہ کرنا شامل ہوتا ہے۔ مشینیں عام طور پر سوالات اور استخراجی جوابات پیش کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اس طریقہ کار میں طلبہ کی سرگرمیاں متحرک اور غیر متحرک دونوں نوعیت کی ہو سکتی ہیں۔ یعنی ان کی سرگرمیاں محض ٹیلی ویژن یا فلم کو دیکھنا یا ریکارڈنگ ٹیپ کو سننے تک بھی محدود ہو سکتی ہیں اور دوسری جانب وہ ان مشینوں کو انتہائی فعال انداز میں بھی بروئے کار لا سکتے ہیں جیسا

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

...ے کا اہتمام کرنا اور حقائق سے متعلق ڈیٹا کو ریکارڈ کرنا اور اعداد و شمار جمع کرنا۔ ان وسائل کے حوالے سے ...ی متحرک ہوتا ہے وہ طلبہ کے استعمال کے لئے سامان اور مواد کا انتظام کرتا ہے۔ وہ سامان کے استعمال کے ...میں معاونت بھی کرتا اور اس کا عملی مظاہرہ بھی کر کے بتاتا ہے۔ نیز ٹیکنالوجی کے استعمال کرتا ہے یا وہ اس کا غلط استعمال کرتا ہے تو استاد درست استعمال کے حوالے سے رہنمائی بھی ...ہے۔ اس طریقہ کار میں مندرجہ ذیل پانچ قسم کے تدریسی ذرائع استعمال ہوتے ہیں:

شائع شدہ کتب، اخبارات، انسائیکلوپیڈیا، اٹلس
آوازوں کے ساتھ حرکی تصاویر کو دیکھنا، ویڈیو ٹیپ، ٹیلی ویژن، چارٹ، گراف، نقشہ، ماڈلز
آواز کی ریکارڈنگ، ریڈیو، تمام اقسام کے مطالعاتی دورے
استعمال کی چیزیں بنانے کے لئے خام چیزوں کا استعمال
تعلیمی یا تدریسی مشینیں، کمپیوٹر، الیکٹرانک سامان کی حامل تدریسی لیبارٹریاں (جنہیں زبان سکھانے یا دیگر ...ے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے)

...ریسی طریقہ کار انفرادی تربیت اور معالجاتی اقدامات کے لئے بروئے کار لایا جاتا ہے۔ اسے ہر طرح کے ...ے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ طریقہ پسماندہ ذہن رکھنے والے اور پڑھائی میں کمزور طلبہ کو مختلف ...ہارت ...ے میں زیادہ ...مد ثابت ہوتا ہے۔

تحقیق سے حل کرنیوالا ...دریافتی طریقہ:

(Heuristic, Problem Solving and ...very Method):

تدریسی طریقہ چاہے سیکھی ہوئی ...ں اور پھر سیکھا ...کرنے والا طریقہ ہو یہ بھی ایک ہی درجے میں شمار کئے ...ئے ہیں۔ تحقیقی تدریس (Heu...tic Teaching) ...ارادہ تدریسی انداز ہے جس میں از خود دیکھنے پر زور دیا جاتا ...ہے اس میں طلبہ ...ؤں گئی معلومات کو ذہن میں محفوظ کرنے ...بجائے خ... ...ت کرتے ہیں، اس سے طلبہ کو تحقیق کا کردار ادا ...کرنا ہوتا ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت سکولوں کا کام طلبہ کی جدباتی ...ں اور ...ضروری نشوونما ...بناتا ہے۔

اس طریقہ کار کی اہم خوبی طلبہ کا استاد کی نگرانی میں خود ...ں کرنے ...ہے۔ ...کے لئے وہ شعوری غور و فکر کرتے ہیں اور مسائل کا موزوں ...ادہ بناتے کرتے ہیں۔ وہ مسائل اور ...عامہ ...تجزیہ بھی کرتے ہیں، اور تجرباتی و مشاہداتی ڈیٹا کی بنیاد پر تحقیقاتی رپورٹ تیار کرتے ہیں۔ جس میں مسئلے کے حل ...لئے تجاویز اور سفارشات پیش کی گئی ہوتی ہیں۔ اس کے لئے طلبہ کو مختلف سرگرمیاں مثلاً مطالعہ، بحث و تمحیص، ڈیٹا کا حصول، سروے ...ویو اور رپورٹنگ اور ...وغیرہ انجام دینا پڑتی ہیں۔ اکثر تحقیق کے لئے طلبہ کو ...مسئلے کا انتخاب اور سرگرمیاں متعین کرتے ہیں۔ ...گردان سرگرمیوں میں طلبہ کی رہنمائی کرتا ہوتا ہے۔ وہ گروپ ...ذردی کا کردگی پر نظر رکھتا ہے اور ...اصلاح کی ضرورت ہو اس کے لئے تجاویز بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ طریقہ کار طلبہ کو از خود ...حاصل کرنے کا گر سکھاتا ہے۔ نیز انہیں اہم ...ہاتی مسائل پر تنقیدی طور پر غور و فکر کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414



لیبارٹری اور انکوائری کا طریقہ (Laboratory and Inquiry Method):

-vi

یہ ایک روایتی طریقہ کار ہے جسے سائنس کی تدریس میں بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم جدید دور میں ان سرگرمیوں کی نوعیت کافی حد تک تبدیل ہو چکی ہے۔ اب اس میں زیادہ زور انکوائری کے سائنسی طریقے سے حل کرنے کے طریقے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس طریقہ کار کی اہم خوبی یہ ہے اس میں طلبہ لیبارٹری میں جاتا ہے۔ لیبارٹری اور انکوائری کے طریقے سے حل کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ یہ اس طریقہ کار کی اہم خوبی ہے اس میں طلبہ لیبارٹری میں براہ راست کام کرتے ہیں یا قدرتی ماحول میں جا کر مشاہدہ کرتے ہیں۔ تاہم اس عمل کے دوران طلبہ کی رہنمائی ہدایت کار اور معلم کرتا ہے۔ انکوائری کے سائنسی طریقے کو استعمال کرتے ہوئے تجربہ کرتے ہیں۔ پھر اس پر تحقیق کرتے ہیں اور تجربے کے رہنما اصولوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اس میں طلبہ پہلے مفروضہ تشکیل دیتے ہیں پھر انکوائری کا طریقہ کافی حد تک دریافت کرنے کے حاصل ہونے والے اعداد و شمار کی بنیاد پر نتائج اخذ کرتے ہیں۔ سائنسی علوم میں انکوائری کا طریقہ کافی حد تک دریافت کرنے سے مطابقت رکھتا ہے تاہم اس میں زیادہ زور تحقیق پذیری کے حصول اور نتائج کے استخراج پر ہوتا ہے۔ طلبہ براہ راست تحقیق تفتیش اور رپورٹ کی تیاری میں شریک ہوتے ہیں۔ اساتذہ لیبارٹری میں کام کے لئے طلبہ پر مختلف ذمہ داریاں عائد کرتے ہیں اور طلبہ کے کام کی نگرانی بھی کرتے ہیں، اور جہاں ضروری ہو طلبہ کی تصحیح اور رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ آخر میں وہ لیبارٹریاں، سرکاری ریکارڈ، ڈیٹا کے حصول کے لئے مختلف ذرائع اس طریقہ کار میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ طالبعلم کے ذوقی علم، رجحانات، اقدار، عقلی استدلال کی مہارتوں اور سائنسی و سماجی تحقیق میں دلچسپی کو بڑھانے میں کام آتا ہے۔

رول پلے انگ، اخذی اور کھیل (Role Playing, Simulation and Games):

-vii

بعض اساتذہ رول پلے انگ، اخذی اور کھیل کو تدریسی طریقے کے طور پر استعمال کرتے ہیں، یہ طریقے تدریس میں حقیقت کا رنگ بھر دیتے ہیں، اس سے کئی تعلیمی مقاصد حاصل کرنے میں بھی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس طریقہ کار میں طلبہ حقیقی زندگی کے کرداروں کا بہروپ اختیار کرتے ہیں، اور حقیقی زندگی سے ملتے جلتے ماحول میں موزوں ترین رویے کو اختیار کرتے ہیں، اس طریقہ کار سے طلبہ کو بولنے اور دوسروں کے سامنے کوئی عمل انجام دینے کا حوصلہ ملتا ہے۔ اس طریقہ کار کو ہر طرح کے نصابی ڈیزائن میں استعمال کیا جا سکتا ہے تاہم عملی مہارتوں پر مبنی نصابی ڈیزائن کے لئے یہ زیادہ کارآمد اور مفید ہوتا ہے۔

Elmas Ali

2- غیر روایتی حالات کے تعلیمی طریقے:

(Instructional Methods for Ustructured Situations):

مذکورہ بالا تعلیمی و تدریسی طریقے صرف روایتی کمرہ جماعت یا کسی اور روایتی صورتحال میں اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ تاہم غیر روایتی صورتحال کے لئے تدریسی طریقے درج ذیل ہیں۔

کھیلنا، چیزیں پکڑنا اور جوڑنا (Playing, Handling, Manipulating):

-i

یہ طریقہ کار ابتدائے بچپن کے سکولوں یعنی نرسری سکول، کنڈرگارٹن اور ابتدائی گریڈز وغیرہ میں اختیار کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں۔

کھلونوں، بلاکس، آلات اور دیگر سامان کے ساتھ کھیلتے ہوئے سیکھنا۔

اشیاء کے ٹکڑوں کو جوڑنا، مختلف اشیاء کے درمیان رنگ، حجم، وزن وغیرہ کے حوالے سے تفریق کرنا۔

معمہ (Puzzle) حل کرنا اور چیزیں بنانا۔

ان سرگرمیوں میں عام طور پر پورا گروپ شریک ہوتا ہے۔ جو طالب علم اس میں شریک نہیں ہوتا وہ کم از کم اسے دیکھ ضرور رہا ہے۔ استاد کا کام ان سرگرمیوں کی نگرانی کرنا ہوتا ہے۔

سکول ایکٹیویٹیز پروگرام (School Activities Programme):

-ii

تعلیمی سرگرمیوں کے پس منظر میں نصاب پر مکمل رآمد کے حوالے سے سکول کی جانب سے ہم نصابی سرگرمیوں کا ادارہ کردار ادا کرتا ہے۔ سکول کی سرگرمیوں پر مبنی پروگرام (School Activities Programme) کمرہ جات کی تدریس کو زیادہ مؤثر بنا دیتا ہے۔ اس سے طالبعلم کی جسمانی اور ذہنی نشوونما میں مدد ملتی ہے۔ اس طریقہ کار میں ساتھ روابط کرنے اور طلبہ کو ذاتی و سماجی مطابقت اختیار کرنے کا موقع مہیا کیا جاتا ہے۔ اس طرح کی سرگرمیاں سیکنڈری سکول میں فراہم کی جاتی ہیں۔ ان کی براہ راست منصوبہ بندی کی جانی چاہیے۔ جبکہ ان میں تمام طلبہ کی شمولیت کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ استاد ان سرگرمیوں میں منتظم کا کردار ادا کرتا ہے اور سرگرمیوں کے قواعد و ضوابط ترتیب دیتا ہے۔ اس کے علاوہ [illegible] کے لئے نئے خیالات بھی فراہم کرتا ہے۔ سکول ایکٹیویٹیز پروگرام ہنر، ذاتی میدان (Affective Domain) کے حوالے سے بھی بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔

آزادانہ تعلیم اور از خود سیکھنا:

-iii

(Independent Learning and Self-Instruction):

تدریسی پروگرام میں کچھ بھی سیکھنا ایک انفرادی معاملہ ہوتا ہے۔ ہر طالبعلم کے لئے منفرد طریقہ اختیار کرتا ہے۔ اس اصول کی بنیاد پر انفرادی تعلیم (Individual Instruction) کے نظام کو ترجیح دی جاتی ہے۔ حالیہ سالوں میں آزادانہ مطالعہ نے سکول کی تعلیم میں بہت اہم رخ اختیار کر لیا ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت طالبعلم کوئی تحقیقی یا تجرباتی کام (Study project) تجویز کرتا ہے جسے استاد کی جانب سے اس کی منظوری دی جاتی ہے۔ نگرانی میں طلبہ پروجیکٹ پر کام شروع کر دیتا ہے۔ یہ کام کلاس روم کے دیگر امور کے علاوہ ہوتا ہے۔ استاد کی ذمہ داری پروجیکٹ کی توثیق، صرف نگرانی اور جائزے تک ہی محدود ہوتا ہے۔ اس پروجیکٹ کے لئے طالبعلم لائبریری اور لیبارٹریز وغیرہ سے استفادہ کرتا ہے۔ یہ طریقہ کار اعلیٰ درجے کی ذہنی اور تعلیمی ترقی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے کسی بھی نصابی پروگرام میں اختیار کیا جا سکتا ہے۔

سماجی سرگرمیاں (Social Activities):

-iv

تدریس کے جدید طریق کار میں کمیونٹی کی سرگرمیاں تعلیمی مقاصد کے حصول کے مواقع فراہم کرتی ہیں، کمیونٹی میں کام کرنے والے اداروں اور تنظیموں میں طلبہ کی شرکت اس پروگرام کی اہم خوبی ہوتی ہے۔ طلبہ ذاتی حیثیت سے ان سرگرمیوں



میں شریک ہوتے ہیں، استاد کی ذمہ داری محض پروگرام کی منصوبہ بندی، جانکاری اور طلبہ کی ذمہ داریوں کی نگرانی تک محدود ہوتی ہے۔ یہ سرگرمیاں طلبہ کو پیشے کے انتخاب، کیریئر کے مسائل کو سمجھنے اور انہیں حل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 11۔ بہتر تدریسی طریقہ کن اصولوں کی بنیاد پر اختیار کیا جا سکتا ہے؟
یا۔ موثر طریقہ تدریس کے ضروری عوامل کی وضاحت کیجیے؟

جواب: تدریسی طریقوں کے انتخاب کی بنیادیں:

Bases for Selecging Instructional Methods):

تعلیمی سرگرمیوں میں مختلف تدریسی طریقوں کی موجودگی میں استاد کو جس مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ ...وں ترین طریقہ محض طریقوں کے بڑھتا گیا ہے۔ مقاصد کے حصول کے لئے ایک سے زائد نصاب ڈیزائن کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے اسی طرح طریقہ تدریس میں بھی اس اصول کا اطلاق ہوتا ہے۔ تدریسی طریقوں کے انتخاب کے لئے مندرجہ ذیل رہنما اصولوں کو اختیار کیا جانا چاہیے۔

-i مقاصد کا حصول(Achievement of Objectives):

تدریسی منصوبہ بندی کے حوالے سے سب سے پہلا تعلیمی مقاصد کے حصول کو زیر غور لایا جاتا ہے۔ اس لئے تعلیمی منصوبہ بندی کے لئے گئے مقاصد، سرگرمی یا کام کا پوئنٹ تعلیمی منصوبہ بندی کا بنیادی عمل قرار پاتے ہیں، کوئی بھی عمومی کورس کے لئے طے کئے گئے مقاصد مختلف تدریسی طریقوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تاہم خصوص مقاصد حاصل کرنے کے لئے خاص طریقہ تدریس اختیار کرنا پڑتا ہے۔

-ii سیکھنے کے اصول(Principles of Learning):

تعلیمی مقاصد کے انتخاب کے لئے تعلم کے اصولوں اور نظریات کا مکمل علم ہونا بہت ضروری ہوتا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ کون سا طریقہ تدریس ان اصولوں، خیالات اور نظریات پر پورا اترتا ہے۔ اس سے انفرادی ضروریات کے مطابق درست طریقہ تدریس اختیار کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ نیز اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کون سا طریقہ پورے گروپ کے لئے سودمند اور مفید رہے گا۔

-iii انفرادی تدریسی انداز(Individual Learning Styles):

لی کرون باخ (Lee Cronbach) اور رچرڈ سنو (Richard Snow) کے مطابق انتہائی موثر تدریس تب وقوع پذیر ہوتی ہے جب سیکھنے کے انفرادی انداز کے مطابق طریقہ تدریس اختیار کیا جاتا ہے۔ ایک طالبعلم کے لئے علم کا انتہائی موزوں ماحول کسی دوسرے طالبعلم کے لئے بھی انتہائی موزوں ہوگا، ایسا ممکن نہیں ہے۔ ریند کارپوریشن سٹڈی (Rand Corporation Study, 1971) نے بھی اس موقف کی تائید کی ہے۔ استاد، طالبعلم، تدریسی طریقہ، اور تعلیمی عمل کے دیگر پہلو ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، استاد ایک طالبعلم کو جس طریقے سے پڑھا کر بہتر نتائج حاصل کرتا ہے وہ طریقہ تدریس دوسرے طالبعلم پر اختیار کر کے ویسے ہی نتائج حاصل کرنا آسان نہیں۔ اس لئے ضرورت اس امر

...کلاس روم کے مطابق اور طلبہ کی سیکھنے کی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے طریق تدریس میں ردوبدل کیا جائے۔

توقعات کے مطابق مظاہر کا وقوع اور تعلیمی درجہ/طبقہ بندی:

(Self-fulfilling Prophecies and Educational Stratification):

کلاس روم میں کارکردگی کی بنیاد پر طالبعلم کی قابلیت کے بارے میں اساتذہ کی رائے اور وہ کیسے طلبہ پر اثر ...ہوتے ہیں، دونوں کا تدریسی انداز اور تعلیمی مواد کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے، ان اختلافات کی بنیاد پر تعلیمی عمل کو ...قف بنایا جانا چاہیے۔ تاہم کرون بیک (Cronback) اور سنو (Snow) ایسی تفریق کے خلاف ہیں جو کہ مصنوعی ...ہدایات، یا ماضی کے سکول پروگرامز میں کامیابی کی بنیاد پر کی گئی ہو اور جس کا نتیجہ تعلیمی طبقہ بندی کی صورت میں ...ہے۔ سکنر (B.F. Skinner) کے مطابق ہمیں ایسا تدریسی انداز تلاش کرنے کی ضرورت ہے جس میں تمام ...بہترین تدریس انجام دے سکیں اور تمام طلبا اپنی صلاحیت، اہلیت اور استعداد کے مطابق بہترین تعلیم حاصل کر سکیں۔ ...ں ندرسو... اور صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے، انہیں بدرجہ کمال تک پہنچانا لازمی ہے۔ یہ سکولوں کی ذمہ ...اس سلسلے میں بچوں ...بھرپور مواقع مہیا کریں۔

...سہولیات اور ...(Facilities, Equipment and Resources):

تعلیمی منصوبہ بند... ...ساختمانی ڈھانچہ اور سکول کی ساخت سے بھی اثر قبول کرتی ہے۔ استاد کو ...چاہیے کہ وہ ...مظم، پُراعتماد اور ذہین ہو جو کہ ...ت عملی اختیار کر سکے جس سے طلبہ کے تحرک کردار کو تقویت دی جا سکے۔

احتساب یا جواب طلبی (Accountbility):

...اساتذہ، منتظمین اور دیگر عملے کے ارکان ...ان معاملے کے مطابق کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں، جن کا نصاب میں کیا ...ورہ اس سلسلے میں پوری طرح جوابدہ ...ے ہیں۔ احتساب (Accoutabili...) سے مراد کسی کا ...کسی دوسرے کے سامنے رپورٹ پیش کرنا، وضاحت کرنا اور تو...یہ ہیں ...یعنی احتساب مالک اور ملازم، آجر اور اجیر کے تعلق کا غماز ہوتا ہے۔ اس ...ایک فریق دوسرے کو جوابدہ ہوتا ...اس ...ں، ستائش اور جائزہ وغیرہ ...ہوتا ہے۔ یہ تعلیمی منصوبہ بندی کے عمل ...کا ایک جزو ہے، جس میں نتائج ...اور اس ...صرف ...لاگت اور ...پہلوؤں سے جانچا اور پرکھا جاتا ہے، ایک طرف وہاں ...حاصل کرنے والے طلبہ کی استعداد، صلا...ں ...ارتوں کو دیکھا جاتا ہے جبکہ دوسری جانب ان نتائج کے حصول پر آنے والا ...کا حساب لگایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ...تدریسی طریقہ ایسا ہو جو با کفایت اور کم خرچ بھی ہو اور اس سے طے شدہ مقاصد کا حصول بھی ممکن ہو۔

☆☆☆☆☆

سوال 12۔ نصابی جائزے کی تعریف کریں، اس کی اہم اقسام کے بارے میں تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب: نصابی جائزہ (Curriculum Evaluation):

جائزہ (Evaluation) نصاب سازی کی مختلف سطحوں پر فیصلہ سازی میں سہولت کے لئے معلومات مہیا کرتا

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 132

ہے۔ یہ معلومات پروگرام کے لئے کلی اور جزوی دونوں حیثیتوں کی حامل ہوسکتی ہیں۔ جائزے میں معیار کا انتخاب، اشیاء کا حصول اور ان کا تجزیہ شامل ہوتا ہے۔ اس میں پروگرام، پیداوار اور طریقہ کار کے جائزے کے لئے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

مفہوم اور اہمیت(Meaning and Significance):

جائزہ(Evaluation) نصاب سازی کے عمل کا ایک عمل اور لازمی حصہ ہے۔ یہ مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے، جس کا کوئی اختتام نہیں ہوتا۔ جائزہ اور منصوبہ ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور مسلسل جاری رہتے ہیں۔ جائزہ کی بنیاد پر منصوبہ بندی تشکیل پاتی ہے اور منصوبہ بندی کی بنیاد پر جائزہ لیا جاتا ہے۔ تاہم جائزہ اپنی الگ سے بھی ایک شناخت رکھتا ہے۔

جائزہ کی اہمیت مسلم ہے اس سے نصاب کی قدر و قیمت اور اہمیت کا پتہ چلتا ہے، یہ بتاتا ہے کہ جس گروپ کے لئے نصاب تیار کیا گیا ہے اس کے لئے یہ موزوں بھی ہے یا نہیں؟ کیا انتخاب کئے جانے والے طریقہ تدریس طے شدہ مقاصد کے مطابق بھی ہیں؟ کیا منتخب کیا گیا مواد اطمینان بخش پایا گیا ہے؟ اس میں کوئی خامی تو نہیں؟ اور کیا تجویز کیا گیا سامان تدریس مقاصد کے حصول میں سازگار اور آسانی سے دستیاب ہے؟

نصابی جائزے کی اقسام(Designs for Curriculum Evaluation):

سیری وِن (Seriven) کے مطابق نصابی جائزہ دو طرح کا ہوتا ہے، یعنی تشکیلی جائزہ (Formative Evaluation) اور تکمیلی جائزہ (Summative Evaluation)۔

1- تشکیلی جائزہ(Formative Evaluation):

تشکیلی جائزہ نصاب سازی کے دوران لیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد تعلیمی پروگرام میں بہتری لانا ہوتا ہے۔ پروگرام جب عملدرآمد کے مرحلے میں ہوتا ہے تو اس کی خوبیوں اور خامیوں کا اچھی طرح جائزہ لیا جاتا ہے، اس سے حاصل ہونے والی معلومات پروگرام کی خامیوں پر قابو پانے میں نصاب سازوں کی مدد کرتی ہیں۔ سٹین ہاؤس (Stenhouse) کے مطابق اس جائزے سے حاصل ہونے والے نتائج فیڈ بیک اور رہنمائی کا کام کرتے ہیں۔

جائزے کے اس مرحلے میں تین قسم کے شواہد استعمال کئے جاتے ہیں:۔

i- عقل و بصیرت پر مبنی (Judgmental) ii- مشاہدے پر مبنی (Observational) اور
iii- طلبہ کا تعلم (Student Learning)

i- عقل و بصیرت پر مبنی ڈیٹا(Judgmental Data):

جائزے کے لئے استعمال ہونے والے شواہد کی ابتدائی قسم عقل و بصیرت پر مبنی شیڈول پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں ماہرین، اساتذہ، نگران اور طلبہ (جس نے نصابی مواد اور طریقوں کا استعمال کیا ہو) نصاب کے حوالے سے اپنی آراء، عقلی توجیہات، اور ردعمل مہیا کرتے ہیں۔ اس قسم کے شواہد ریٹنگ (Ratting)، سوالنامے (Questionaris) اور انٹرویوز (Interviews) کے ذریعے اکٹھے کئے جاتے ہیں۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 133

مشاہداتی ڈیٹا(Observational Data):

مشاہدہ کی دوسری قسم مشاہداتی ڈیٹا کی ہے جس کے لئے تربیت یافتہ یا غیر تربیت یافتہ مبصرین درکار ہوتے ہیں، مشاہد کلاس روم یا کسی اور جگہ تدریس و تعلم کے عمل کے دوران باقاعدہ اور مربوط انداز میں اعداد و شمار جمع کرتے ہیں، مبصرین کلاس روم میں آزادانہ اور براہ راست مشاہدے سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

مشاہداتی ڈیٹا کا حصول نسبتاً مہنگا عمل ہوتا ہے، کیونکہ اس کے لئے ایک یا زیادہ مبصرین کی ضرورت پڑتی ہے۔ مشاہداتی ڈیٹا خاص وقت کے لئے مستقل بنیادوں پر جمع کیا جاسکے۔ مشاہداتی ڈیٹا کو جب عقل و بصیرت اور شعور سے تیار کئے جانے والے ڈیٹا کے ساتھ ملایا جاتا ہے تو صورتحال کا نیا رخ دیکھنے کو ملتا ہے اور اصل مسائل کا پتہ چلتا ہے۔

طلبہ کا تعلم(Student Learning):

[illegible] قسم سے پتہ چلتا ہے کہ نصاب کے مواد اور طریق کار کو جب بہتر انداز میں عمل میں لایا گیا تو طلبہ کیا [illegible] میں کامیاب ہوئے۔ یہ شواہد طلبہ کے انٹرویو، ان کی رپورٹس اور مشاہدے سے اکٹھے کئے جاتے ہیں، اکثر و بیشتر [illegible] امتحان وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم تشکیلی جائزے سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے [illegible] ضروری ہے کہ شواہد میں [illegible] ساتھ ساتھ استعمال کیا جائے، تبھی ہم کسی منطقی نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔

تکمیلی جائزہ(Summative Evaluation):

تکمیلی جائزے میں نصاب کے تکمیلی مرحلے کو طے شدہ مقاصد کے تناظر میں جانچا اور پرکھا جاتا ہے، [illegible] لیا جاتا ہے جب نصاب کو مکمل طور پر [illegible] کرنے کے بعد حتمی شکل میں پیش کر دیا جاتا ہے، تکمیلی جائزے کے [illegible] مجموعی تاثر اور معیار جانچنے کے [illegible] لئے مطابقت وغیرہ سے متعلق تجاویز بھی دی جاتی [illegible] کے بجائے سکولوں میں متعارف کرا دیا جاتا ہے، چونکہ اس [illegible] سے نتائج صرف اسی صورت میں حاصل [illegible] جب نصاب مکمل طور پر تیار ہو چکا ہوتا ہے، اس لئے اس [illegible] تشکیلی کام انجام نہیں دیا جاسکتا۔ تکمیلی [illegible] کے نتائج، تعلیم کے کردار [illegible] طلبہ کے ردعمل، تدریس کی [illegible] لے اساتذہ کی رائے، [illegible] پروگرام میں شریک ہونے والے [illegible] تحقیق، والدین کے تاثرات اور [illegible] کے شواہد کو [illegible] لیا جاتا ہے۔

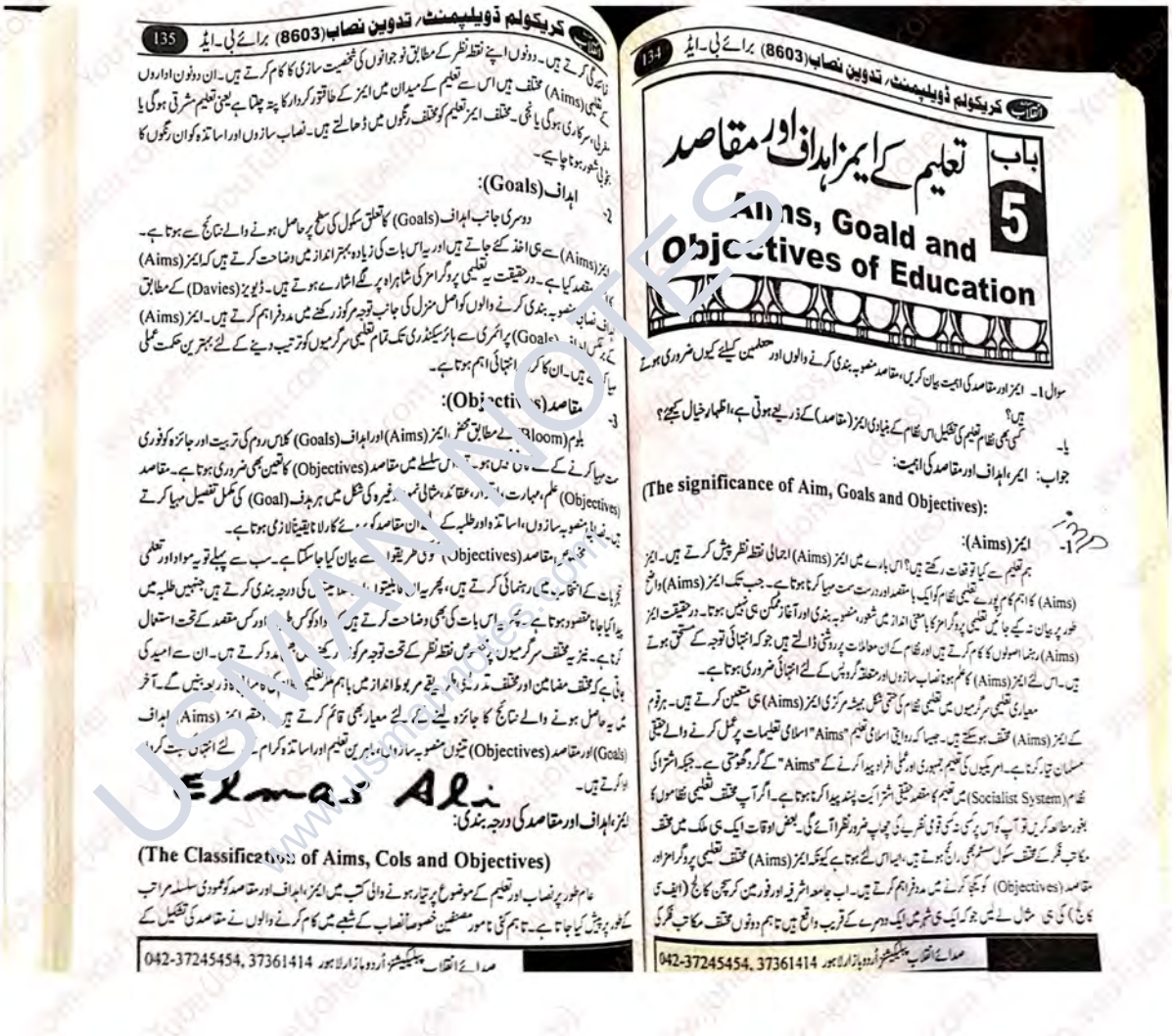
تکمیلی جائزے میں جائزہ کار کا کردار تشکیلی جائزہ کار سے تھوڑا سا مختلف [illegible] ہے۔ [illegible] جائزہ کار ادا کرتا ہے اس پر نصاب ساز اثر انداز نہیں ہوتا، جائزہ کار کسی مداخلت کے بغیر صرف جمع کرتا اور شواہد کی [illegible] نصاب کی کامیابی یا ناکامی کو جانچتا ہے۔ اس کے علاوہ تکمیلی جائزے میں جائزہ کار کا کردار تشکیلی جائزہ کار کی نسبت محدود [illegible] کیونکہ تکمیلی جائزہ کار پروگرام کی صرف کامیابی اور ناکامی [illegible] جانچتا بلکہ وہ ان مقاصد کو بھی ریویو کرتا ہے [illegible] کے بارے میں توقع کی جاتی ہے کہ کیا اساتذہ مطلوبہ اہداف حاصل کر پائیں گے یا نہیں جیسا کہ تصورات پر عمل عبور، [illegible] کارکردگی کے ان امور کا بھی اچھی طرح سے جائزہ لیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Elmas Ali

042-37245454, 37361414 [illegible] اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 134

باب 5

تعلیم کے ایمز اہداف اور مقاصد

Aims, Goald and Objectives of Education

سوال 1۔ ایمز اور مقاصد کی اہمیت بیان کریں، مقاصد منصوبہ بندی کرنے والوں اور معلمین کیلئے کیوں ضروری ہوتے ہیں؟

یا۔ کسی بھی نظام تعلیم کی تشکیل اس نظام کے بنیادی ایمز (مقاصد) کے ذریعے ہوتی ہے، اظہار خیال کیجئے؟

جواب: ایمز، اہداف اور مقاصد کی اہمیت:

(The significance of Aim, Goals and Objectives):

1- ایمز (Aims):

ہم تعلیم سے کیا توقعات رکھتے ہیں؟ اس بارے میں ایمز (Aims) اجمالی نقطہ نظر پیش کرتے ہیں۔ ایمز (Aims) کا اہم کام پورے تعلیمی نظام کو ایک بامقصد اور درست سمت مہیا کرنا ہوتا ہے۔ جب تک ایمز (Aims) واضح طور پر بیان نہ کیے جائیں تعلیمی پروگرامز کا بامعنی انداز میں شعور، منصوبہ بندی اور آغاز ممکن ہی نہیں ہوتا۔ درحقیقت ایمز (Aims) رہنما اصولوں کا کام کرتے ہیں اور نظام کے ان معاملات پر روشنی ڈالتے ہیں جو کہ انتہائی توجہ کے مستحق ہوتے ہیں۔ اس لئے ایمز (Aims) کا علم ہونا نصاب سازوں اور منصفہ گرویس کے لئے انتہائی ضروری ہوتا ہے۔

معیاری تعلیمی سرگرمیوں میں تعلیمی نظام کی حتمی شکل ہمیشہ مرکزی ایمز (Aims) ہی متعین کرتے ہیں۔ ہر قوم کے ایمز (Aims) مختلف ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ روایتی اسلامی تعلیم "Aims" اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والے حقیقی مسلمان تیار کرتا ہے۔ امریکیوں کی تعلیم جمہوری اور عملی افراد پیدا کرنے کے "Aims" کے گرد گھومتی ہے۔ جبکہ اشتراکی نظام (Socialist System) میں تعلیم کا مقصد حقیقی اشتراکیت پسند پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اگر آپ مختلف تعلیمی نظاموں کا بغور مطالعہ کریں تو آپ کو اس پر کسی نہ کسی قومی نظریہ کی چھاپ ضرور نظر آئے گی۔ بعض اوقات ایک ہی ملک میں مختلف مکاتب فکر کے مختلف سکول سسٹم بھی رائج ہوتے ہیں، ایسا اس لئے ہوتا ہے کیونکہ ایمز (Aims) مختلف تعلیمی پروگرامز اور مقاصد (Objectives) کو تحریک کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اب جامعہ اشرفیہ اور فورمین کرسچن کالج (ایف سی کالج) کی ہی مثال لے لیں جو کہ ایک ہی شہر میں ایک دوسرے کے قریب واقع ہیں تاہم دونوں مختلف مکاتب فکر کی

نمائندگی کرتے ہیں۔ دونوں اپنے نقطہ نظر کے مطابق نوجوانوں کی شخصیت سازی کا کام کرتے ہیں۔ ان دونوں اداروں کے ایمز (Aims) مختلف ہیں اس سے تعلیم کے میدان میں ایمز کے طاقتور کردار کا پتہ چلتا ہے یعنی تعلیم مشرقی ہوگی یا مغربی، سرکاری ہوگی یا نجی۔ مختلف ایمز تعلیم کو مختلف رخوں میں ڈھالتے ہیں۔ نصاب سازوں اور اساتذہ کو ان رخوں کا بخوبی شعور ہونا چاہیے۔

2- اہداف (Goals):

دوسری جانب اہداف (Goals) کا تعلق سکول کی سطح پر حاصل ہونے والے نتائج سے ہوتا ہے۔ ایمز (Aims) سے ہی اخذ کئے جاتے ہیں اور یہ اس بات کی زیادہ بہتر انداز میں وضاحت کرتے ہیں کہ ایمز (Aims) کا مقصد کیا ہے۔ درحقیقت یہ تعلیمی پروگرامز کی شاہراہ پر لگے اشارے ہوتے ہیں۔ ڈیویز (Davies) کے مطابق اہداف نصاب منصوبہ بندی کرنے والوں کو اصل منزل کی جانب توجہ مرکوز رکھنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ ایمز (Aims) کے برعکس اہداف (Goals) پرائمری سے ہائر سیکنڈری تک تمام تعلیمی سرگرمیوں کو ترتیب دینے کے لئے بہترین حکمت عملی مہیا کرتے ہیں۔ ان کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے۔

3- مقاصد (Objectives):

بلوم (Bloom) کے مطابق مخصوص ایمز (Aims) اور اہداف (Goals) کلاس روم کی تربیت اور جائزہ کو فوری سمت مہیا کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ اس سلسلے میں مقاصد (Objectives) کا تعین بھی ضروری ہوتا ہے۔ مقاصد (Objectives) علم، مہارت، کردار، عقائد، رویہ جات وغیرہ کی شکل میں ہر ہدف (Goal) کی مکمل تفصیل مہیا کرتے ہیں۔ نصاب یا منصوبہ سازوں، اساتذہ اور طلبہ کے لئے ان مقاصد کو سمجھے بغیر کام کرنا یقیناً لازمی ہوتا ہے۔

تعلیمی مقاصد (Objectives) کو مختلف طریقوں سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ مواد اور تعلیمی تجربات کے انتخاب میں رہنمائی کرتے ہیں، پھر یہ ان طالبعلموں کی درجہ بندی کرتے ہیں جنہیں طلبہ میں پیدا کیا جانا مقصود ہوتا ہے۔ پھر یہ اس بات کی بھی وضاحت کرتے ہیں کہ کس مواد کو کس ہدف اور کس مقصد کے تحت استعمال کرنا ہے۔ نیز یہ مختلف سرگرمیوں پر خصوصی نقطہ نظر کے تحت توجہ مرکوز کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ ان سے امید کی جاتی ہے کہ مختلف مضامین اور مختلف تدریسی طریقہ مربوط انداز میں باہم مربوط تعلیمی تجربات کا ذریعہ بنیں گے۔ آخر میں یہ حاصل ہونے والے نتائج کا جائزہ لینے کے لئے معیار بھی قائم کرتے ہیں۔ مقصد ایمز (Aims) اہداف (Goals) اور مقاصد (Objectives) تینوں منصوبہ سازوں، ماہرین تعلیم اور اساتذہ کرام کے لئے انتہائی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

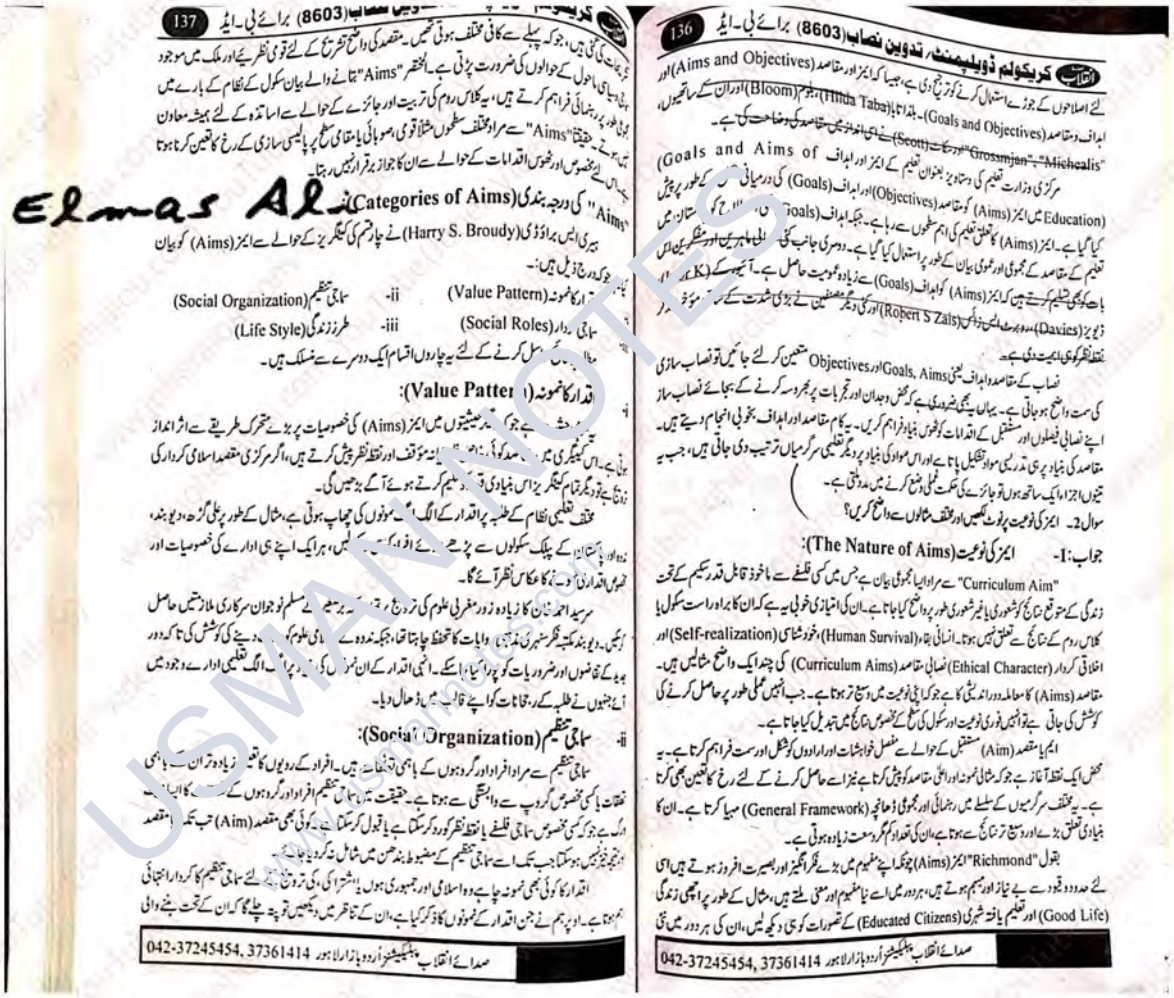
Usman Ali

4- ایمز، اہداف اور مقاصد کی درجہ بندی:

(The Classification of Aims, Cols and Objectives)

عام طور پر نصاب اور تعلیم کے موضوع پر تیار ہونے والی کتب میں ایمز، اہداف اور مقاصد کو عمودی سلسلہ مراتب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ تاہم کئی نامور مصنفین خصوصاً نصاب کے شعبے میں کام کرنے والوں نے مقاصد کی تشکیل کے

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



136 کریکولم ڈویلپمنٹ، تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ

انقلاب

لئے اصلاحوں کے جوڑے استعمال کرنے کو ترجیح دی ہے، جیسا کہ ایمز اور مقاصد (Aims and Objectives) اور
اہداف ومقاصد (Goals and Objectives)۔ لہٰذا ہلڈا تابا (Hilda Taba)، بلوم (Bloom) اور ان کے ساتھیوں،
"Michealis"، "Grossmjan"، اسکاٹ (Scott) نے بھی اہداف میں مقاصد کی وضاحت کی ہے۔

(Goals and Aims of) مرکزی وزارت تعلیم کی دستاویز بعنوان تعلیم کے ایمز اور اہداف
Education) میں ایمز (Aims) کو مقاصد (Objectives) اور اہداف (Goals) کی درمیانی کڑی کے طور پر پیش
کیا گیا ہے۔ ایمز (Aims) کا تعلق تعلیم کی اہم سطحوں سے رہا ہے۔ جبکہ اہداف (Goals) کا استعمال میں
تعلیم کے مقاصد کے مجموعی اور عمومی بیان کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ دوسری جانب کئی ماہرین اور مفکرین اس
بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ایمز (Aims) کو اہداف (Goals) سے زیادہ عمومیت حاصل ہے۔ آئیسنر کے (K
ڈیوز (Davies)، وہوبرٹ ایس زائلس (Robert S Zais) اور کئی دیگر مصنفین نے بڑی شدت کے ساتھ موضوع
نقطہ نظر کو ہی اہمیت دی ہے۔

نصاب کے مقاصد واہداف یعنی Goals, Aims اور Objectives متعین کر لئے جائیں تو نصاب سازی
کی سمت واضح ہو جاتی ہے۔ یہاں یہ بھی ضروری ہے کہ محض وجدان اور تجربات پر مجروسہ کرنے کے بجائے نصاب ساز
اپنے نصابی فیصلوں اور مستقبل کے اقدامات کو ٹھوس بنیاد فراہم کریں۔ یہ کام مقاصد اور اہداف بخوبی انجام دیتے ہیں۔
مقاصد کی بنیاد پر ہی مدرسی مواد تشکیل پاتا ہے اور اس مواد کی بنیاد پر دیگر تعلیمی سرگرمیاں ترتیب دی جاتی ہیں، جب یہ
تینوں اجزا ایک ساتھ ہوں تو جائزے کی تکنک عملی وضع کرنے میں مدد ملتی ہے۔

سوال 2۔ ایمز کی نوعیت پر نوٹ لکھیں اور مختلف مثالوں سے واضح کریں؟

جواب:1۔ ایمز کی نوعیت (The Nature of Aims):

"Curriculum Aim" سے مراد ایسا عمومی بیان ہے جس میں کسی فلسفے سے ماخوذ قابل قدر تعلیم کے تحت
زندگی کے متوقع نتائج کو شعوری یا غیر شعوری طور پر واضح کیا جاتا ہے۔ ان کی امتیازی خوبی یہ ہے کہ ان کا براہ راست سکول یا
کلاس روم کے نتائج سے تعلق نہیں ہوتا۔ انسانی بقا (Human Survival)، خود شناسی (Self-realization) اور
اخلاقی کردار (Ethical Character) نصابی مقاصد (Curriculum Aims) کی چند ایک واضح مثالیں ہیں۔
مقاصد (Aims) کا معاملہ درامد یٹی کا ہے جو کہ اپنی نوعیت میں وسیع تر ہوتا ہے۔ جب انہیں عملی طور پر حاصل کرنے کی
کوشش کی جاتی ہے تو انہیں فوری نوعیت اور سکول کی سطح کے خصوص نتائج میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

ایم یا مقصد (Aim) مستقبل کے حوالے سے مفصل خواہشات اور ارادوں کو شکل اور سمت فراہم کرتا ہے۔ یہ
محض ایک نقطہ آغاز ہے جو کہ مثالی نمونہ اور اعلیٰ مقاصد کو پیش کرتا ہے نیز اسے حاصل کرنے کے لئے رخ کا تعین بھی کرتا
ہے۔ یہ مختلف سرگرمیوں کے سلسلے میں رہنمائی اور مجموعی ڈھانچہ (General Framework) مہیا کرتا ہے۔ ان کا
بنیادی تعلق بڑے اور وسیع تر نتائج سے ہوتا ہے، ان کی تعداد کم مگر وسعت زیادہ ہوتی ہے۔

بقول "Richmond" ایمز (Aims) چونکہ اپنے مفہوم میں بڑے فخر انگیز اور بصیرت افروز ہوتے ہیں اسی
لئے حد درجہ قبولیت سے بے نیاز اور مبہم ہوتے ہیں، ہر دور میں اسے نیا مفہوم اور معنی ملتے ہیں، مثال کے طور پر اچھی زندگی
(Good Life) اور تعلیم یافتہ شہری (Educated Citizens) کے تصورات کو ہی دیکھ لیں، ان کی ہر دور میں نئی

137 کریکولم ڈویلپمنٹ، تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ

Elmas Ali

گئی ہیں، جو کہ پہلے سے کافی مختلف ہوتی تھیں۔ مقصد کی واضح تشریح کے لئے قومی نظریے اور ملک میں موجود
سیاسی ماحول کے حوالوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ المختصر "Aims" بتانے والے بیان سکول کے نظام کے بارے میں
بہتر رہنمائی فراہم کرتے ہیں، یہ کلاس روم کی تربیت اور جائزے کے حوالے سے اساتذہ کے لئے ہمیشہ معاون
ہوتے ہیں۔ دقیقتاً "Aims" سے مراد مختلف سطحوں مثلاً قومی، صوبائی یا مقامی سطح پر پالیسی سازی کے رخ کا تعین کرنا ہوتا
ہے اس لئے خصوص اور خصوص اقدامات کے حوالے سے ان کا جواز برقرار نہیں رہتا۔

"Aims" کی درجہ بندی (Categories of Aims):

ہیری ایس براؤڈی (Harry S. Broudy) نے چار قسم کی کیٹگریز کے حوالے سے ایمز (Aims) کو بیان
کیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

i- [illegible] (Value Pattern) ii- سماجی تنظیم (Social Organization)
iii- سماجی کردار (Social Roles) iii- طرز زندگی (Life Style)

مذکورہ بالا [illegible] حل کرنے کے لئے یہ چاروں اقسام ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔

اقدار کا نمونہ (Value Pattern):

[illegible] ہے جو کہ [illegible] میں ایمز (Aims) کی خصوصیات پر بڑے متحرک طریقے سے اثر انداز
ہوتی ہے۔ اس کیٹگری میں [illegible] نقطہ نظر پیش کرتے ہیں، اگر مرکزی مقصد اسلامی کردار کی
نشوونما ہے تو دیگر تمام کیٹگریز اس بنیادی [illegible] کو مدنظر رکھتے ہوئے آگے بڑھیں گی۔

مختلف تعلیمی نظام کے طلبہ پر اقدار کے الگ الگ نمونوں کی چھاپ ہوتی ہے، مثال کے طور پر علی گڑھ، دیوبند،
ندوہ اور پاکستان کے پبلک سکولوں سے پڑھنے والے افراد کی [illegible] ہر ایک اپنے ہی ادارے کی خصوصیات اور
خصوص اقدار کی [illegible] کا عکاس نظر آئے گا۔

سرسید احمد خان کا زیادہ زور مغربی علوم کی ترویج پر تھا جبکہ دیوبند مکتبہ فکر سنہری مذہبی روایات کا تحفظ چاہتا تھا، جبکہ ندوہ نے اسلامی علوم کو [illegible] دینے کی کوشش کی تاکہ دور
حاضر کے تقاضوں اور ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ انہی اقدار کے ان نمونوں کی [illegible] پر الگ الگ تعلیمی ادارے وجود میں
آئے جنہوں نے طلبہ کے رجحانات کو اپنے قالب میں ڈھال دیا۔

ii- سماجی تنظیم (Social Organization):

سماجی تنظیم سے مراد افراد اور گروہوں کے باہمی تعلقات ہیں۔ افراد کے رویوں کا تعین زیادہ تر ان کے باہمی
تعلقات یا کسی مخصوص گروپ سے وابستگی سے ہوتا ہے۔ حقیقت میں سماجی تنظیم افراد اور گروہوں کے [illegible] کا ایسا
ڈھانچہ ہے جو کہ کسی مخصوص سماجی فلسفے یا نقطہ نظر کو رد کر سکتا ہے یا قبول کر سکتا ہے۔ کوئی بھی مقصد (Aim) تب تک مقصد
نہیں بن سکتا جب تک اسے سماجی تنظیم کے مضبوط بندھن میں شامل نہ کر دیا جائے۔

اقدار کا کوئی بھی نمونہ چاہے وہ اسلامی اور جمہوری ہوں یا اشتراکی، کی ترویج کے لئے سماجی تنظیم کا کردار انتہائی
اہم ہوتا ہے۔ اوپر ہم نے جن اقدار کے نمونوں کا ذکر کیا ہے، ان کے تحت پنپنے والی



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 138

سماجی تنظیموں کی تمام تر توجہ اسلامی سماج کے نتائج کی، یعنی اتحاد امت، سماجی ہم آہنگی، بھائی چارہ، اجتماعی بھلائی اور ہر فرد کا سطحی معیار متشارج۔ نسل وغیرہ کے بجائے داخلی شخصی خوبیوں کی بنیاد پر عزت و تکریم ہی سماجی تنظیم کی خواہش تھی۔

ii- سماجی کردار (Social Role):

سماجیات میں مخصوص سماجی حیثیت میں اشخاص کے رویوں اور رجحانات کے نمونوں کو سماجی کردار کہتے ہیں، جیسا کہ ماں، استاد، منتظم، ملازم، طالبعلم وغیرہ کی حیثیت سے افراد کے رویے، سماجی [illegible] اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ فرد کو کسی مخصوص حیثیت میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ سماجی کر[illegible] کو مکمل کرنے والی پیچیدہ ترین شے ہے۔ مخصوص سماجی کردار کو ترجیح دینے والے مقاصد (Aims) ایسی خصوصیا[illegible] پیدا کرتے ہیں جن کو وہ [illegible]ن، اساتذہ، خاندان کے افراد، ہمسائے اور شہریوں میں پروان چڑھانا واضح نصب العین ہوتا ہے۔ حضرت محمد (ﷺ) کی [illegible] ایسی ہی ہے جو ہر ایک کیلئے مثالی نمونہ ہے۔ بحیثیت مسلمان چاہے ہم حکمران ہوں یا معلم، پیسہ سالار، [illegible] تاجر، [illegible] پ ہوں یا شہ[illegible] سماجی کردار میں ہمیں حضرت محمد (ﷺ) کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ ہر مرد و عورت [illegible]ں میں مختلف سماجی کردار نبھاتا ہے جبکہ اسلام کا تقاضا ہے کہ جنگ، بد امنی ہر ماحول میں اپنے کردار کو اسلامی اصول[illegible] کے مطابق ڈھالا جائے۔ اسلام کے نزدیک حکمران محض ریاست کا سربراہ نہیں ہوتا بلکہ وہ عوامی اخلاقیات کا نگران، ایک دوست، سایہ اور شہری بھی ہوتا ہے۔ یوں اسلامی اقدار افراد کے سماجی کردار پر بھرپور انداز میں اثر انداز ہوتی ہیں۔

iv- طرز زندگی (Life Style):

سماج میں ہر فرد کا زندگی گزارنے کا انداز طرز زندگی کہلاتا ہے۔ یہ کسی فرد کی طرف سے اقدار کے ترجیحی نمونے کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے۔ آپ کسی بھی معاشرے میں مختلف قسم کے طرز زندگی دیکھ سکتے ہیں۔ کاروباری شخص کے زندگی گزارنے کے اطوار اور ہوں گے، جبکہ خانہ بدوش کا انداز اور ہوگا، بڑے پیمانے پر دیکھا جائے تو مشرقی طرز زندگی، مغرب سے بالکل مختلف ہی نظر آئے گا۔ ہر نظریہ مجموعی طور پر افراد میں مخصوص طرز زندگی رائج کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو[illegible] ثقافت کے آئینے میں عام تبدیلیات حاصل کرتا ہے۔

ایمز "Aims" کی مثالیں (Examples of Aims):

مقاصد (Aims) کو بیان کرنے والے جملے مختصر اور طویل دونوں ہو سکتے ہیں البتہ نصاب سازی کے لئے مفصل بیانات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ 1979ء کی قومی پالیسی کا حصہ بننے والے مقاصد میں اس کی مثال یوں ملتی ہے:

1- پاکستان کے شہریوں بالخصوص طلبہ کے دل و دماغ میں اسلام کے ساتھ اخلاص کو راسخ کرنا اور باشعور مسلم قوم کے طور پر زندگی گزارنے کے قابل بنانا۔

2- قرآن سنت کی اصل روح کے مطابق معاشرے کے افراد کی کردار سازی کرنا اور انہیں صحیح معنوں میں مسلمان بنانا۔

سوال 3۔ پاکستان میں تعلیم کے شعبے میں اہداف کی نوعیت اور کرداری وضاحت کریں؟

جواب: اہداف کی نوعیت (The nature of Goals):

مختلف تعلیمی سرگرمیوں میں نصابی اہداف (Curriculum Goals) سے مراد سکول کے مجموعی منطقی نتائج (Outcomes) ہوتے ہیں، کہ جماعت کے اور سرنو جائزے کے بعد ان میں بعض کو ختم بھی کر دیا جاتا ہے۔ یہ

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 139

"Aims" اور "Objectives" کے سلسلوں کے مابین پائے جاتے ہیں۔ "Goals" حقیقت میں "Aims" کے مخصوص "Aims" کی توضیح و تشریح کرتے ہیں۔

اہداف یا گولز (Goals) ذات خود "Aims" سے ماخوذ ہوتے ہیں اس لئے انہیں یہ ربط قائم رکھنا پڑتا ہے۔ "Aims" کی صورت میں پیش کی گئی فکر کے نفاذ کے لئے عملی کوشش بھی کرتے ہیں، یہ "Aims" کے مقابلے میں زیادہ مرئی اور ٹھوس ہوتے ہیں جو کہ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عملی راستے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مختصر اہداف یا "Goals" ایز (Aims) کو حاصل کرنے کیلئے سہولت کار کا کردار ادا کرتے ہیں۔

"Aims" صرف سمت کا تعین کرتے ہیں جبکہ منزل کے مقام کی نشاندہی اہداف یعنی "Goals" کا کام ہوتا ہے۔ "Goals" تصوراتی کردار ادا کرنے کے بجائے مقصد کو واضح شکل فراہم کرتا ہے۔ جس کی بنیاد پر عمل کا آغاز کیا جاتا ہے۔ "Goals" کی مدد سے تصور اور حقیقت کے درمیان پل قائم ہوتے ہیں اور فاصلے سمٹ جاتے ہیں۔ تاہم "Objectives" کے مقابلے میں ان میں اہمیت ذرا کم ہوتی ہے۔

ایک "Aim" سے متعدد اہداف "Goals" اخذ کئے جا سکتے ہیں، پھر ان اہداف "Goals" کو ترتیب دیا جاتا ہے تاکہ [illegible] متعین کی جا سکیں، بعض اہداف (Goals) ایسے ہوتے ہیں جنہیں تعلم کے ابتدائی مرحلے پر ہی [illegible] پڑتا ہے بعض درمیانی مرحلے میں جبکہ کئی بڑی تاخیر سے مکمل کئے جاتے ہیں۔

یہ اہداف (Goals) دو اہم مقاصد کو پورا کرتے ہیں مثلاً تصور کو عملی شکل دینا اور اس بات کا تعین کرنا کہ طالبعلم کہاں کے [illegible] تک کن امور کے بارے میں علم حاصل کریں گے، دوسری جانب یہ ایز (Aims) اور مقاصد "Objectives" کے درمیان [illegible] کو پر کرنے کے لئے پل تیار کرنے میں اساتذہ کی مدد کرتے ہیں۔

اہداف کی مثالیں (Examp[illegible] of G[illegible]):

کوئی مقصد یعنی "[illegible]" یہ ہو سکتا [illegible] کو تعلیم میں ریسرچ پروپوزل یا تحقیقی تجاویز (Research Proposal) لکھنے کا شعور عطا کیا جائے۔ [illegible] مقصد (Goals) میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1- تعلیم میں تجرباتی تحقیقات اور تاریخی [illegible] کئے جانے والے ریسرچ پروپوزل (Research Proposal) اور ان کے متبادل تصور کے [illegible] کا علم حاصل

2- افکار کی [illegible]، سرگرمیوں کے تجزیے، [illegible] اور [illegible] کے جائزہ کی بنیاد کے طور پر ریسرچ تجاویز (Research Proposals) لکھنے کی [illegible] حاصل کرنا۔

3- محقق کے میلان کے مطابق ایسے تعلیمی مسئلے کی شناخت کرنا [illegible] جو [illegible] ہو سکے۔

4- تعلیمی تحقیقات میں قابل قبول معیار کے عین مطابق موزوں [illegible] ریسرچ تجاویز (Research Proposal) تیار کرنا۔

5- مسودہ کی تیاری کے لئے ریسرچ تجاویز (Research Proposal) کی خوبیوں اور خامیوں کو جانچنے اور پرکھنے کیلئے اس کا تنقیدی جائزہ لینا۔

مندرجہ بالا مثال سے بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اہداف (Goals) مقاصد (Aims) کو زیادہ واضح

پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور (042-37245454, 37361414

USMAN NOTES www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 140

انہ ہیں پیش کرتے ہیں تاہم ان کی مزید تشریح کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ کام "Objectives" یا اہداف دیتے ہیں۔

اہداف بیان کرنے والے بیانات مختصر اور طویل دونوں ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر "قومی ترقی" کے مقصد (Aim) کی تشریح مختلف ترقی اور مختلف ترقی، سیاسی استحکام، خواندگی کا خاتمہ اور دیگر اہداف (Goals) کی صورت میں کی جا سکتی ہے۔

سوال4۔ رجحانات والے مقاصد کی نوعیت مختلف مثالوں سے واضح کریں؟

جواب1۔ رویہ جاتی مقاصد کی نوعیت

The Nature of Behavioural Objectives):

رجحانات والے مقاصد (Behavioural Objectives) کے کئی نام ہیں مثلاً مخصوص مقاصد (Specific Objectives)، کارکردگی کے مقاصد (Performance Objectives) اور تدریسی مقاصد (Instructional Objectives) وغیرہ۔ ان میں دلچسپی کا رجحان بڑھا ہے۔ تاہم ایجوکیشن کے مختلف مفکرین کی آراء کے زیر اثر مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ "Taba" اور "Gagne"، "Tyler"، "Bloom" نے اس سلسلے میں بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ اس موضوع پر بحث اب بھی جاری ہے۔

رجحانات والے مقاصد (Behavioural Objectives) میں حالیہ دلچسپی مختلف ڈرائع کی وجہ سے بڑھی ہے۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور کام تعلیمی نظریات پیش کرنے والے "Mager, "Bloom", Tyler" اور "Karthwohl" کا ہے۔ ان مفکرین نے بالکل الگ الگ ضروری فرائض (Need Asssessment) اور متعلمین کی جانچ پرکھ سے زیادہ زور دیا ہے۔ اس موضوع پر متعدد تعلیمی مصنف بندیاں (Educational Taxonomy) پیش کی گئی ہیں۔ ان میں بلوم ٹیکسانومی (Bloom's Taxonomies) سب سے زیادہ اہم سمجھی گئی ہے۔ رجحانات والے مقاصد میں دلچسپی کا دوسرا ذریعہ صنعتی معیشت کے داخل اور خارج کے مختلف ماڈلز اور تکنیکیں ہیں جیسا کہ افادہ قیمت کا جائزہ، آپریشنل ریسرچ اور ملازمت کا جائزہ وغیرہ ان سب کے لئے واضح طور پر مقاصد "Objectives" کی ضرورت پڑتی ہے۔

ڈیوز (Davies) کے مطابق رجحانات والے مقاصد (Behavioural Objectives) کو رویہ جاتی اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ ان مقاصد کو ظاہری انسانی رویوں کی اصطلاح میں پیش کیا جاتا ہے، ان کا باقاعدہ اظہار بھی ہو سکتا ہے اور ان کی جانچ بھی کی جا سکتی ہے۔ یہ مقاصد ان رویوں اور رجحانات کو کھلے انداز میں بیان کرتے ہیں جنہیں تعلیمی سرگرمی کے اختتام پر متعلمین کی طرف سے اختیار کئے جانے کی توقع کی جاتی ہے۔ ایمز (Aims) اور اہداف (Goals) کے مقابلے میں مقاصد "Objectives" سب سے زیادہ واضح ہوتے ہیں۔ ان کے مفہوم میں کسی قسم کا ابہام نہیں پایا جاتا۔ یہ مختصر مدت کے لئے ہوتے ہیں اور وقت کی قید کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔ مقاصد "Objectives" نصاب کی منصوبہ بندی، نگرانی، دوم کی تدریس اور جائزہ کا فوری رخ متعین کرتے ہیں۔ ان کی تمام تر توجہ مطلوبہ نتائج پر ہوتی ہے۔

عام زبان میں مقاصد "Objectives" سے مراد کسی سبق، مدرسی باب، تعلیمی سال یا پروگرام کے اختتام پر

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 141

حاصل ہونے والے تعلیمی نتائج کی قبل از وقت بیان کردہ تفصیل ہوتی ہے۔ طے شدہ اہداف (Goals) کے پیش نظر مختلف قسم کے مقاصد "Objectives" پیش کئے جا سکتے ہیں۔

رویہ جاتی مقاصد کی مثالیں (Examples of Behavioural Objections):

رویہ جاتی مقاصد کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:۔

1- خلاصہ لکھنے کی اہلیت حاصل کرنا
2- نظریہ اضافت کو بیان کرنا
3- سائنس کے شعبے میں مسلمانوں کے کارہائے نمایاں کے حوالے سے 100 کثیر الانتخابی سوالات میں کم از کم 70 کا ایک مہینے کے اندر ٹھیک جواب دینے کی صلاحیت حاصل کرنا۔

مندرجہ بالا مثالوں میں آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ پہلی مثال نامکمل رویہ جاتی مقصد (Behavioural Objec...) پیش کر رہی ہے۔ کیونکہ اس میں واضح نہیں کہ کس قسم کے مضامین کا خلاصہ تیار کرنا ہے، آیا کوئی نظم پیش کی جانی ہے یا کوئی سائنسی نظریہ؟ یا پھر کوئی تاریخی واقعہ پیش کیا گیا ہے؟ اس سلسلے میں پہلی مثال کوئی وضاحت پیش نہیں کرتی۔ دوسری مثال میں مواد کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے تاہم تیسری مثال سب سے زیادہ واضح، جامع اور صحیح ہے، اس مثال میں رویہ جاتی مقاصد (Behaviuoral Objective) کے تمام تر لوازمات پوری طرح موجود ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال5۔ ایمز (Aims)، اہداف (Gaols) اور مقاصد (Objects) پر مکمل کر اظہار خیال کریں؟

جواب۔ جامع تعلیمی پالیسی میں کسی بھی نظام تعلیم کی بنیاد و توقعات ہوتی ہیں جو اس نظام تعلیم سے وابستہ کی جاتی ہیں ...ی مقاصد کے حصول کے ... متعین کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی منصوبے کی تشکیل کے وقت اس کے مقاصد متعین کیے جاتے ہیں ... جو بھی کام سرانجام دیے جاتے ہیں، ان کے کوئی نہ کوئی مقاصد ضرور ہوتے ہیں۔ جب اسی اصول کا اطلاق محدود پیمانے پر کسی قوم پر کیا جاتا ہے تو پھر ہر شعبہ زندگی میں پیش رفت کے لیے مقاصد کا تعین مزید ضروری حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کی یہ بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے علم اور ثقافتی ورثے کو اس طرح بہتر طور پر منتقل کرنے کا بندوبست کرے جو ایک مقصد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی نقطہ کو مدنظر رکھتے ہوئے نئی نسل کی راہنمائی کی جاتی ہے۔ یہ طے شدہ امر ہے کہ تعلیمی مقاصد ایک خاص تعلیمی نظام پر عملدرآمد کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں۔ ان مقاصد کو مختلف انداز میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ یعنی:

1- ایمز (Aims)
2- اہداف (Goals)
3- مقاصد (Objectives)

حالانکہ یہ تینوں تصورات آپس میں منسلک ہوتے ہیں مگر نصاب کی منصوبہ بندی جائزے اور تدریسی سرگرمیوں کی حیثیت سے یہ ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں اور نصاب بنانے والوں یعنی معلمین، اساتذہ اور طلباء کو ان تصورات کی اہمیت اور افادیت کو سمجھنے کی بھی ضرورت ہے۔

ایمز(Aims)

i- معاشرتی توقعات اور خواہشات کا اظہار:
مرے پرنٹ (Murray Print) نے ان کی تعریف یوں کی ہے، ''تعلیمی ایمز (Aims) معاشرتی توقعات اور خواہشات کے وہ اظہار ہوتے ہیں جن کو نصاب کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔''

ii- طویل مدتی نوعیت:
نوعیت کے اعتبار سے ان کی مدت طویل عرصے پر مشتمل ہوتی ہے، انہیں سرکاری تعلیمی [illegible] کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے اور یہ خصوصی سرکاری تعلیمی اداروں کے نظام کے تحت فروغ پاتے ہیں۔

iii- ماخذ:
حصلوں کی تعلیم و تربیت میں ایمز کے ماخذ انتہائی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جہاں تک تعلیمی ایمز کے ماخذ کا تعلق ہے، تعلیم کے ایمز کی بنیاد کسی قوم کا فلسفہ حیات اور ثقافتی اقدار ہوتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں تعلیمی ایمز کسی نہ کسی فلسفہ حیات کے عکاس بھی ہوتے ہیں۔ ان کی نمایاں خصوصیات یہ ہوتی ہیں کہ ان کا سکولوں کے نتائج سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ تعلیمی ایمز، تعلیمی لائحہ عمل کیلئے راہنمائی فراہم کرتے ہیں اور طلبہ میں تحصیل علم کا جذبہ اور شوق پیدا کرتے ہیں۔

iv- وسیع تر مفہوم:
ایمز وسیع تر مفہوم کی نمائندگی کرتے ہیں اور کسی قومی تعلیمی پالیسی کے راہنما اصولوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ماضی میں پاکستان کی تعلیمی حکمت عملیوں کے مختلف ایمز متعین کیے گئے اور ان کا اطلاق تعلیم کے کسی ایک شعبے مثلاً عمومی تعلیم فنی تعلیم، پیشہ ورانہ تعلیم، پرائمری، ثانوی یا یونیورسٹی تعلیم پر نہیں ہوتا بلکہ ان کا اطلاق پورے تعلیمی نظام اور مروجہ رسمی و غیر رسمی تعلیم پر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایمز وسیع تر مفہوم میں پورے تعلیمی نظام کے لئے راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

1- پاکستان کے لوگوں کے دل و دماغ میں عموماً طلبہ میں خصوصاً اسلام اور پاکستان سے گہری وابستگی پیدا کرنا، نیز ان میں روحانی اور نظریاتی تشخص کا شعور بیدار کر کے پاکستانی عوام میں انصاف اور رواداری کی بنیاد پر فکر و نظر کی ہم آہنگی اجاگر کرنا۔

2- ہر طالب علم میں اس امر کا شعور بیدار کرنا کہ وہ پاکستانی قوم کا ایک فرد ہونے کے باعث ملت اسلامیہ کا بھی رکن ہے اور اس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ دنیا بھر میں رہنے والے دوسرے مسلمان بھائیوں کی فلاح و بہبود میں حصہ لے گا اور دنیا بھر میں اسلام کا پیغام پھیلانے میں کوشاں ہوگا۔

3- ایسے شہری پیدا کرنا جو تحریک پاکستان، اس کی نظریاتی بنیادوں، تاریخ اور کلچر سے پوری طرح آگاہ ہوں تاکہ وہ اپنے قومی ورثے پر فخر کر سکیں اور بطور اسلامی نظریاتی مملکت ملک کے مستقبل میں یقین کامل رکھتے ہوں۔

4- قرآن و سنت کے مطابق ایک مسلمان سے متوقع کردار اسلامی طرز حیات کے مطابق زندگی گزارنے کا گہرا

شعور اور لگن پیدا کرنا۔

پاکستان کے شہری کے لیے برابر کی تعلیمی سہولتیں مہیا کرنا، اقلیتوں کو اپنے کلچر اور مذہبی ترقی کے لیے مناسب سہولتیں فراہم کرنا تاکہ وہ مجموعی قومی ترقی میں اپنا موثر کردار ادا کر سکیں۔

معیاری تعلیم کی فراہمی تاکہ ہر فرد اپنی صلاحیتوں کے مطابق ترقی کر سکے اور تربیت کے ذریعے لوگوں کی اختراعی صلاحیتیں اجاگر ہو سکیں۔

ملک کے ہر شہری خصوصاً نوجوانوں کو بلاتفریق مذہب، قوم اور ذات کے ایک مطلوبہ سطح تک عملی تعلیم کی صلاحیت فراہم کرنا تاکہ وہ قومی ترقی میں حصہ لے سکیں۔

نوجوانوں میں تعلیم کے لیے محبت اور نظم و ضبط پیدا کر کے اس بات کی ضمانت دینا کہ ہر طالبعلم پر یہ امر واضح ہو سکے کہ حصول علم کا حصول ایک مسلسل عمل ہوتا ہے۔

[illegible] فنی تعلیم کی ترویج کرنا، ملک میں تربیت اور تحقیق کو وسعت دینا اور اس طرح حاصل کردہ علم و مہارت کو عملی ترقی کے لیے استعمال کرنا تاکہ قومی سطح پر ایک پُر اعتماد اور محفوظ مستقبل کی بنیاد رکھی جا سکے۔

ایمز کی خصوصیات:

تعلیم کے مقاصد [illegible] مدار سے مربوط اور خصوصاً سماج کے موجودہ تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے چاہئیں۔

نصابی ایمز ایک طویل عرصے پر مشتمل ہونا چاہئیں اور یہ مدت کم از کم پانچ سے دس سال ہونی چاہیے۔

تعلیمی مقاصد قابل حصول ہونے چاہئیں۔

ضروری ہے کہ ایمز ہمیشہ طلبہ کی دلچسپیوں، ہر گروہ، شوق [illegible] کے مطابق تشکیل دیے جائیں۔

ایمز عوام کی مرضی اور [illegible] کے عین مطابق ہوں۔

ایمز کی تعداد کم لیکن وسعت زیادہ ہوتی ہے۔

وقت، عمر اور تعلیمی سطح کے لحاظ سے ان میں تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے۔

ایمز مجموعی لحاظ سے راہنمائی کا کام کرتے ہیں۔

ایمز، مختلف مرکزی، صوبائی اور مقامی سطح پر تعلیمی پالیسی سازوں کی راہنمائی بھی کرتے ہیں۔

ایمز فرد کی سماجی زندگی سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

Ilyas Aziz

-2 اہداف (Gaols)

تعلیم کی اعلیٰ غرض و غایت:

اگر تعلیمی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو اہداف (Goals) تعلیم کی اعلیٰ غرض و غایت کو ظاہر کرتے ہیں اور ان سے کوئی ناں منزل یا نتیجے پر پہنچنے کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے، نیز تعلیم کا تمام عمل ان کے حصول کے لیے ہوتا ہے۔



ii- تعلیمی مقاصد کے حصول کا طریقہ:

اہداف کا تصور ان طریقوں اور لائحہ عمل کی حیثیت کا حامل ہوتا ہے جس کے لیے تعلیمی ادارے، تعلیمی مقاصد کے حصول کی خاطر سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر تعلیمی ادارے کا مقصد طلبہ کو پڑھا لکھا بنانا ہے تو اہداف وہ طریقہ یا لائحہ عمل ہے جس کے ذریعے سے تعلیمی ادارے وہ مقاصد حاصل کرتے ہیں۔

iii- سکول کے نتائج پر ارتکاز توجہ:

سکول کے تمام نتائج پر مرتکز ہوتا ہے۔ درحقیقت، اہداف، تعلیمی لائحہ عمل [illegible] اس کے علاوہ سکول کے تمام نتائج پر مرتکز ہوتا ہے۔ درحقیقت، اہداف، تعلیمی لائحہ عمل [illegible] سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نصاب ساز اس سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور ان [illegible] منزل کی طرف رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اہداف (Gaols) ایک ایسا نقطہ ہے جو ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک کے [illegible] عملی سرگرمیوں کو ظاہر کرتا ہے۔

iv- ایمز اور مقاصد کی درمیانی منزل:

اہداف دراصل ایمز (Aims) اور مقاصد (Objectives) کی درمیانی منزل شمار کیے جاتے ہیں۔

مثالیں:

i- بی۔ایڈ کے تعلیمی نصاب کا Aim: طلبہ کو ثانوی سکولوں میں تعلیم کی تدریس کے لیے تربیت کی فراہمی ہوتا ہے۔
اس طرح اس Aim میں سے مندرجہ ذیل اہداف اخذ کیے جائیں گے۔

i- طلبہ کی تدریسی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرنا۔
ii- طلبہ کو سکول کے تدریسی مسائل سے آگاہ اور ان کے حل کے لیے ان میں صلاحیتوں کی نشوونما پیدا کرنا۔
iii- طلبہ کی تدریسی کارکردگی کی حوصلہ افزائی کرنا۔
iv- طلبہ کی تدریس کو مؤثر بنانے والے محرکات سے واقفیت فراہم مہیا کرنا۔
v- طلبہ کو جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے آگاہی فراہم کرنا۔

v- نظریاتی ملک کی حیثیت سے تعلیم کا بنیادی ایم (Aim):

طلبہ کو اسلامی کردار و سیرت سے ہمکنار کرنا اور زندگی کو اسلامی نظریہ حیات کے عین مطابق ڈھالنا حقیقتاً اس aim سے مندرجہ ذیل اہداف اخذ کیے جائیں گے:

i- طلبہ کو اسلام کے بنیادی اصولوں سے آگاہی۔
ii- قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی طرز حیات کی اہمیت و واقفیت۔
iii- اسلامی کردار و سیرت کے اوصاف کی نشوونما۔
iv- اسلامی اقدار کے ساتھ زندگی کے ہر عمل کی مطابقت۔

3- مقاصد (Objectives)

نصابی مقاصد:

i- ایمز اور اہداف کی تشریح اور وضاحت کے ذریعے مقاصد اخذ کیے جاتے ہیں اور انہیں عام طور پر نصابی مقاصد بھی کہا جاتا ہے۔ سکولوں میں تعلیم و تدریس کو عملی طور پر نافذ کرنے کے ضمن میں انہیں ایک دستاویز کی حیثیت حاصل ہوتی ہے جس کے ذریعے تعلیمی ادارے تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کرتے ہیں۔

مختصر اکائی مختصر مدت:

ii- اہداف کے مقابلے میں مقاصد مختصر مدت کے لیے مقرر کیے جاتے ہیں۔ مثلاً کسی ایک دن، ایک ہفتے، ایک [illegible] مضمون یا ایک سبق بھی مقاصد کے دائرہ کار میں آسکتا ہے۔ مختصر یہ کہ مقاصد، نصابی اکائی یا سبق کی بنیاد پر مقرر [illegible]

مقاصد کی خصوصیات:

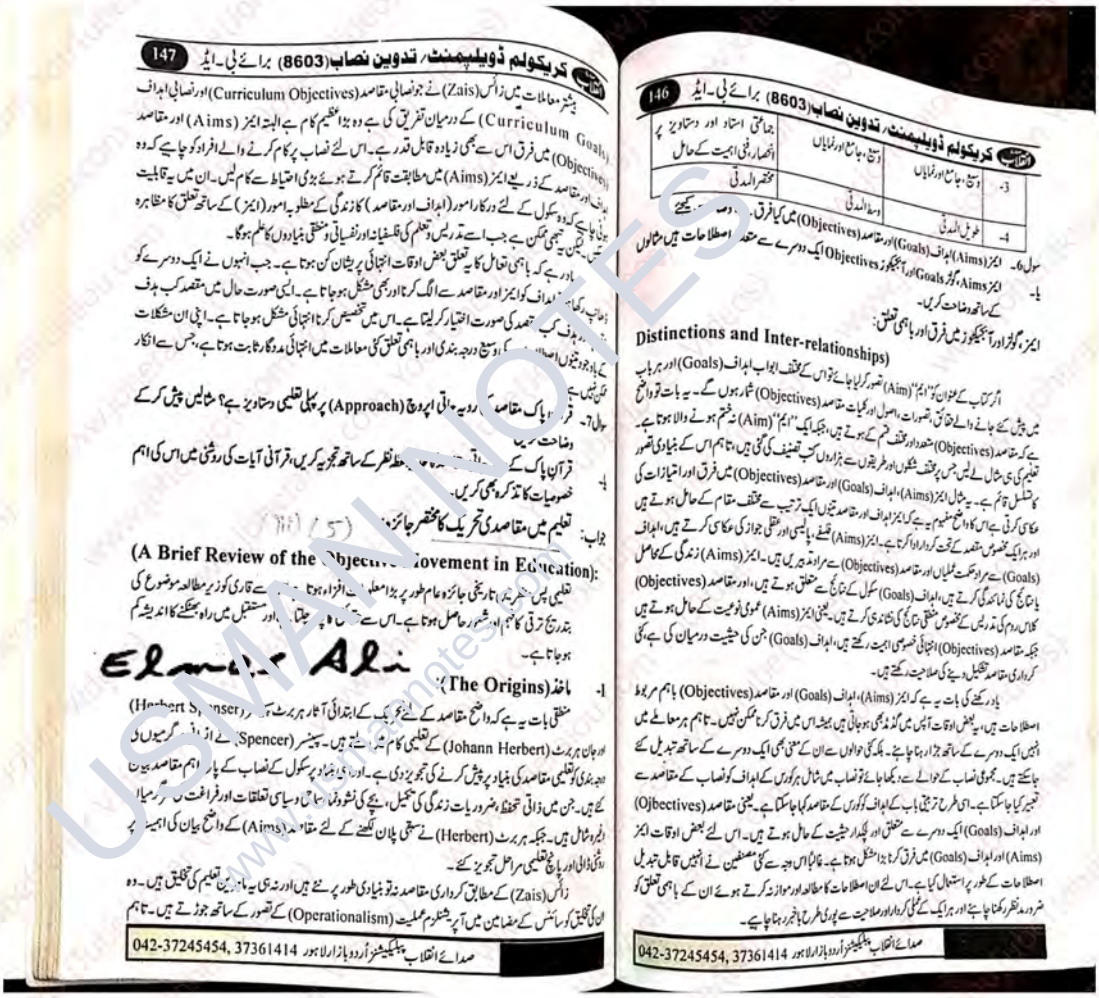
iii- [illegible] تعلیم [illegible] سے منسلک ہوتے ہیں، مثلاً طلبہ، اساتذہ، والدین، سکول کے منتظمین اور دیگر صاحبان تعلیم و [illegible] مقاصد کی ذمہ داریوں میں شامل ہوتی ہے۔

iv- مقاصد کی دو [illegible] ذمہ داری یہ ہے کہ وہ نصاب سازی کے لیے عقلی اور منطقی بنیاد فراہم کریں۔ اگر طلبہ کو امید ہے کہ اساتذہ انہیں بہتر انداز میں پڑھائیں گے تو پھر اساتذہ بھی مناسب طریقہ تدریس اور دیگر لوازمات اپنائیں گے۔ دراصل طلبہ کی تعلیمی قابلیت [illegible] موجود شعور خود شناسی کے ذریعے ان کی تعلیمی حالت اور شخصیت کو جانچا جا سکتا ہے اور طلبہ کی اس [illegible] کے لیے امتحان اور تشخیص قدر کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے جس کی بنیاد مقاصد پر رکھی جاتی ہے۔ درحقیقت سیکھنے کا عمل [illegible] کردگی [illegible] علم کا جائزہ اور جانچ بین ہی ایک ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے اساتذہ مقاصد کی ناکامی یا کامیابی سے باخبر [illegible] ہیں۔ اس کے علاوہ یہ تجزیہ اور جانچ بین ہی ایک ایسا لائحہ عمل [illegible] ہے جس کو اپناتے ہوئے نصاب [illegible] مقاصد سے ہم آہنگ [illegible] انتخاب کیا جاتا اور طریقہ عمل [illegible] کو بہتر طور پر اختیار کرنے کی تحریک ملتی ہے۔

اہداف، مقصود اور مقاصد کے درمیان فرق

نمبر شمار	ایمز	اہداف	مقاصد
	نصاب کا ایک جز۔ نصاب سے اخذ شدہ	کلی نصاب مدعا کا ایک حصہ۔ تعلیمی مدعا سے اخذ شدہ	خصوصی مدرسی مقاصد سے منسلک اور مقصود سے اخذ شدہ
2-	فلسفہ حیات، معاشرتی اقدار اور بچوں کی نفسیات سے ہم آہنگ	اہداف کے ترجمان، [illegible] تعلیم، مضامین کمیٹی اور [illegible] پالیسی پر انحصار	مضامین اور مواد کے [illegible] مطابقت، نیز تدریسی غایت کی تکمیل

Elmas Ali



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 146

-3	وسیع، جامع اور نمایاں		انتہائی استاد اور دستاویز پر انحصار فی اہمیت کے حامل
-4	طویل المدتی	وسط المدتی	مختصر المدتی

سوال 6۔ ایمز (Aims)، اہداف (Goals) اور مقاصد (Objectives) میں کیا فرق ہے؟ اصطلاحات میں مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔

یا۔ ایمز Aims، گولز Goals اور آبجیکٹوز Objectives ایک دوسرے سے متعلقہ ہیں۔ ایمز، گولز اور آبجیکٹوز میں فرق اور باہمی تعلق:

Distinctions and Inter-relationships)

اگر کتاب کے عنوان "ایم" (Aim) تصور کر لیا جائے تو اس کے مختلف ابواب اہداف (Goals) اور ہر باب میں پیش کیے جانے والے حقائق، تصورات، اصول اور کلیات مقاصد (Objectives) شمار ہوں گے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ مقاصد (Objectives) متعدد اور مختلف قسم کے ہوتے ہیں، جبکہ ایک "ایم" (Aim) نہ ختم ہونے والا ہوتا ہے۔ تعلیم ہی کی مثال لے لیں جس پر مختلف شکلوں اور طریقوں سے ہزاروں کتب تصنیف کی گئی ہیں، تاہم اس کے بنیادی تصور کا تسلسل قائم ہے۔ یہ مثال ایمز (Aims)، اہداف (Goals) اور مقاصد (Objectives) میں فرق اور امتیازات کی عکاسی کرتی ہے اس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ ایمز، اہداف اور مقاصد تینوں ایک ترتیب سے مختلف مقام کے حامل ہوتے ہیں اور ہر ایک مخصوص مقصد کے تحت کردار ادا کرتا ہے۔ ایمز (Aims) قطبے، پالیسی اور عقلی جواز کی عکاسی کرتے ہیں، اہداف (Goals) سے مراد مختلف عملیاں اور مقاصد (Objectives) سے مراد وہ چیزیں ہیں۔ ایمز (Aims) زندگی کے محاصل یا نتائج کی نمائندگی کرتے ہیں، اہداف (Goals) عمومی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں جبکہ مقاصد (Objectives) انتہائی خصوصی اہمیت رکھتے ہیں، اہداف (Goals) جن کی حیثیت درمیان کی ہے، کی کرداری مقاصد تشکیل دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ایمز (Aims)، اہداف (Goals) اور مقاصد (Objectives) باہم مربوط اصطلاحات ہیں، یہ بعض اوقات آپس میں گڈمڈ بھی ہو جاتی ہیں ہمیشہ اس میں فرق کرنا ممکن نہیں۔ تاہم ہر معاملے میں انہیں ایک دوسرے کے ساتھ جڑا رہنا چاہیے۔ بلکہ کئی حوالوں سے ان کے معنی بھی ایک دوسرے کے ساتھ تبدیل کیے جا سکتے ہیں۔ عمومی نصاب کے حوالے سے، دیکھا جائے تو نصاب میں شامل ہر کورس کے اہداف کو نصاب کے مقاصد سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح تربیتی باب کے اہداف کو کورس کے مقاصد کہا جا سکتا ہے۔ یعنی مقاصد (Ojbectives) اور اہداف (Goals) ایک دوسرے سے متعلق اور یکلدار حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض اوقات ایمز (Aims) اور اہداف (Goals) میں فرق کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ غالباً اس وجہ سے کئی مصنفین نے انہیں قابل تبدیل اصطلاحات کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اس لئے ان اصطلاحات کا مطالعہ اور موازنہ کرتے ہوئے ان کے باہمی تعلق کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے اور ہر ایک کے کلی کردار اور صلاحیت سے پوری طرح باخبر رہنا چاہیے۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 147

بیشتر معاملات میں زائس (Zais) نے جو نصابی مقاصد (Curriculum Objectives) اور نصابی اہداف (Curriculum Goals) کے درمیان تفریق کی ہے وہ بڑا عظیم کام ہے البتہ ایمز (Aims) اور مقاصد (Objectives) میں فرق اس سے بھی زیادہ قابل قدر ہے۔ اس لئے نصاب پر کام کرنے والے افراد کو چاہیے کہ وہ اہداف اور مقاصد کے ذریعے ایمز (Aims) میں مطابقت قائم کرتے ہوئے بڑی احتیاط سے کام لیں۔ ان میں یہ قابلیت ہونی چاہیے کہ وہ سکول کے لئے درکار امور (اہداف اور مقاصد) کا زندگی کے مطلوبہ امور (ایمز) کے ساتھ تعلق کا مظاہرہ کر سکیں۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب اسے تدریس و تعلم کی فلسفیانہ اور نفسیاتی و منطقی بنیادوں کا علم ہوگا۔

یاد رہے کہ باہمی تعامل کا یہ تعلق بعض اوقات انتہائی پریشان کن ہوتا ہے۔ جب انہوں نے ایک دوسرے کو اہداف رکھنا ... کو اہداف اور مقاصد سے الگ کرنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں مقصد کب ہدف ... کب تعمد کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس میں تخصیص کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ اپنی ان مشکلات ... اور سیع درجہ بندی اور باہمی تعلق کئی معاملات میں انتہائی مددگار ثابت ہوتا ہے، جس سے انکار ... نہیں ہے۔

سوال 7۔ قرآن پاک کا مقاصد کا رویہ مائی اپروچ (Approach) پر مبنی تعلیمی دستاویز ہے؟ مثالیں پیش کر کے وضاحت کریں۔

یا۔ قرآن پاک کے ... نقطہ نظر کے ساتھ تجزیہ کریں، قرآنی آیات کی روشنی میں اس کی اہم خصوصیات کا تذکرہ بھی کریں۔

جواب: تعلیم میں مقاصدی تحریک کا مختصر جائزہ:

(A Brief Review of the Objective ... ovement in Education):

تعلیمی پس منظر، تاریخی جائزہ عام طور پر بڑا معلوماتی ہوتا ہے ... سے قاری کو زیر مطالعہ موضوع کی بتدریج ترقی کا فہم اور شعور حاصل ہوتا ہے۔ اس سے ... اور مستقبل میں راہ بھٹکنے کا اندیشہ کم ہو جاتا ہے۔

Ehsan Ali

1- ماخذ (The Origins):

منطقی بات یہ ہے کہ واضح مقاصد کے لئے تحریک کے ابتدائی آثار ہربرٹ سپنسر (Herbert Spencer) اور جان ہربرٹ (Johann Herbert) کے تعلیمی کام میں ملتے ہیں۔ سپنسر (Spencer) نے ... گرمیوں کی درجہ بندی کو تعلیمی مقاصد کی بنیاد پر پیش کرنے کی تجویز دی ہے۔ اور ... بنیاد پر سکول کے نصاب کے پانچ اہم مقاصد بیان کئے ہیں۔ جن میں ذاتی تحفظ، ضروریات زندگی کی تکمیل، بچے کی نشوونما، سماجی و سیاسی تعلقات اور فراغت کی گرمیاں وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ ہربرٹ (Herbert) نے سبقی پلان لکھنے کے لئے مقاصد (Aims) کے واضح بیان کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور پانچ تعلیمی مراحل تجویز کئے۔

زائس (Zais) کے مطابق کرداری مقاصد نہ تو بنیادی طور پر نئے ہیں اور نہ ہی یہ ماہرین تعلیم کی تخلیق ہیں۔ وہ ان کی تخلیق کو سائنس کے مضامین میں آپریشنلزم عملیت (Operationalism) کے تصور کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ تاہم

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

کرداری بیانات (Behavriousal Statements) کے ماخذ کو آپریشنزم (Operationalism) کے تصور سے بھی قبل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کرداری طریقے (Behavioural Approach) کی روح یعنی مقاصد کی وضاحت اور عمومی خصوصیات اسلام کے ذریعے تشکیل پا گئیں۔ اگر وضاحت، کردار کی تخصیص، سرگرمیوں پر مبنی تشکیل ... کو بہت پہلے اسلام تفصیل کو اہم کرداری مقاصد کے طور پر قبول کر لیا جائے تو یہ مقاصد تو ہر برٹ اور سپنسر جیسے ... پیش کر چکا ہے۔

2- رویہ جاتی یا کرداری اپروچ سے متعلق قرآنی تصورات:

کرداری بیانات کے حوالے سے قرآن حکیم کا اسلوب کلیدی، ممتاز اور منفرد ہے۔ اس میں مطلوبہ ... کردار رجحانات کو کردار کے مجموعے کو ہدف کے عمومی بیان کی صورت میں پیش کیا گیا ہے، جبکہ چھوٹے چھوٹے کرداری بیانات کو کسی ترتیب یا جزا و سزا کے جملوں کے ساتھ مذکور کیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ مادی و روحانی اور معروضی و موضوعی ہر معاملے میں رہنمائی مہیا کی گئی ہے۔ اس لئے قرآن کے کرداری بیانات ظاہر و پوشیدہ دونوں طرح کے کردار کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے قرآن میں کرداری اور بہبود بشریت دونوں اسالیب کا امتزاج پایا جاتا ہے، جبکہ کئی نئے پہلو بھی اس میں شامل ہیں۔ اس میں بیک وقت دل اور روح کو اپیل کی گئی ہے اور اسلام کے عمومی ڈھانچے میں رہتے ہوئے انسان کے فطری تقاضوں کی تسکین کا سامان بھی فراہم کیا گیا ہے۔ یہ قرآنی نمونے کی اصل روح ہے۔

قرآن میں پیش کئے گئے کرداری بیانات جہاں مختصر اور جامع ہیں وہیں بعض طویل اور توضیحی رنگ بھی لئے ہوئے ہیں، ان کی کئی اقسام ہیں، بعض ہدف پر مبنی ہیں، بعض توضیحی اور جائزے کے حامل ہیں، بعض وضاحتی بیانات ہیں۔ نیکی، فلاح، تقویٰ، عبادت، زندگی، ایمان، انسان، خدا اور روز آخرت جیسے مرکزی خیالات کو مختلف پہلوؤں اور زاویوں سے جانچا پرکھا گیا ہے۔ قرآن نے کسی ہدف کی تمام تر نکات تفصیل ایک ہی جگہ پیش کرنے سے گریز کیا ہے۔ اس کی جگہ ایک ہدف کے بارے میں مختلف مقامات پر مختلف پیرائے کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے۔ قرآن کسی انسان کی لکھی ہوئی کتاب نہیں، وہ اس خالق کی شاہکار کتاب ہے جس نے پوری کائنات کو تخلیق کیا ہے۔ انسان کو کیسے سکھانا ہے وہ زیادہ بہتر جانتا ہے اسی لئے جب انسان قرآن کو پڑھتا ہے تو اسے قرآن کے کرداری بیانات میں تازگی، تنوع اور توازن کا احساس ہوتا ہے۔ اس کی چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں۔

مثال نمبر1:

خدائے بزرگ و برتر سورہ آل مومنون کی ابتدائی آیات میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

1- "جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں"
2- "اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں"
3- "اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں"
4- "اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں سے یا کنیزوں سے جو ان کی ملکیت ہوتی ہیں کہ ان سے تعلق قائم کرنے میں انہیں ملامت نہیں، اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ اللہ کی مقرر کی ہوئی

حد سے نکل جانے والے ہیں"
"اور جو اپنی امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں"
"اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں"
یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں یعنی جنت الفردوس کے وارث بنیں گے اور وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

مثال نمبر2:

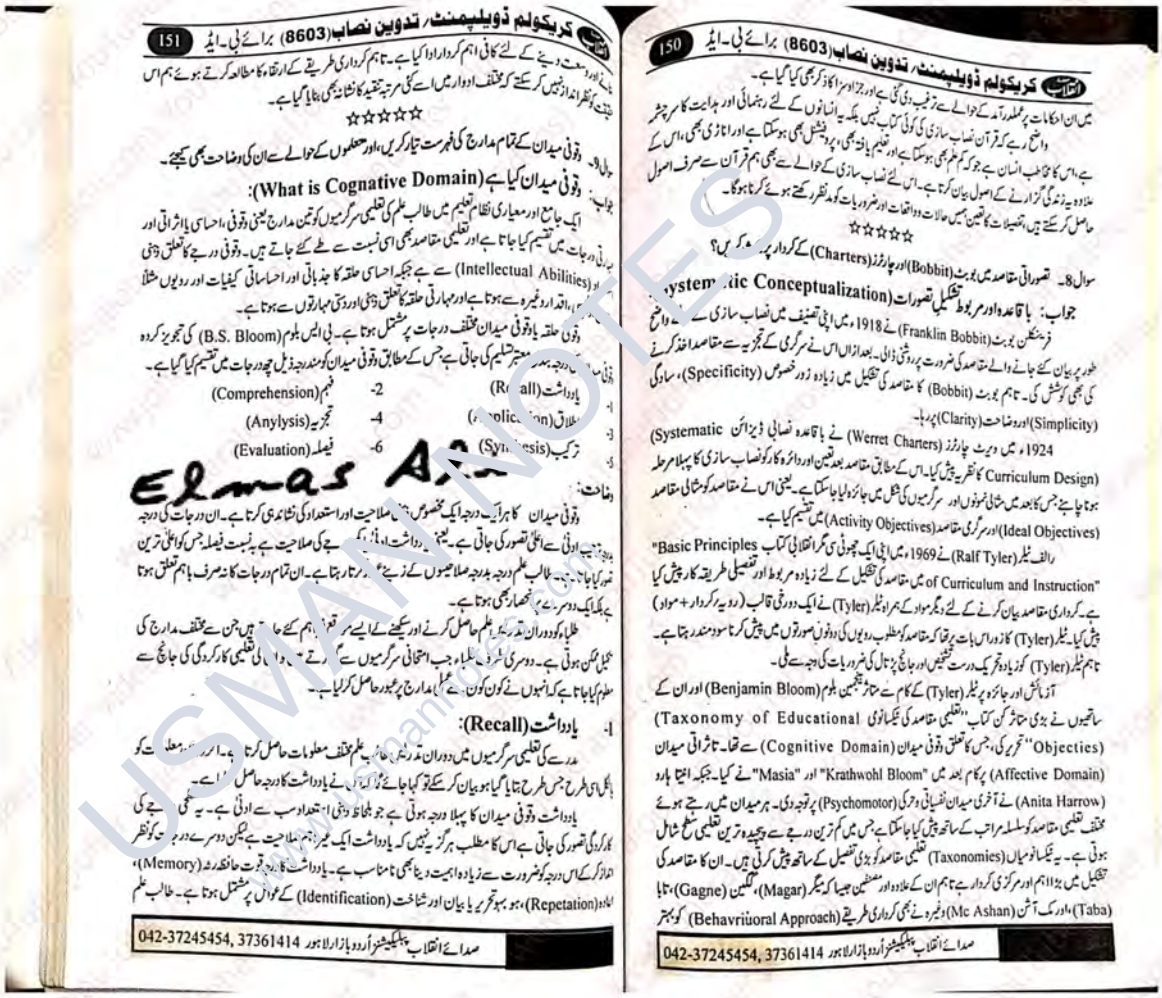
قرآن پاک کی دوسری سورت البقرۃ کی آیت 177 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔
نیکی یہ نہیں کہ تم مشرق و مغرب کو قبلہ سمجھ کر ان کی طرف منہ کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ:
1- لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔
2- اور ... باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں کو چھڑانے میں خرچ کریں۔
3- نماز پڑھیں
4- اور زکوٰۃ دیں
5- ... جب عہد کریں ... اس کو پورا کریں۔
6- اور سختی ... اور جنگ کے وقت ثابت قدم رہیں۔
یہی لوگ ہیں ... سچے ... اور یہی ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

مثال نمبر3:

سورہ آل عمران کی آیات 133 تا 136 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:
"اور اپنے پروردگار کی بخشش اور اس بہشت کی طرف ... جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"
1- "جو آسودگی اور تنگی میں اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں"
2- اور غصے کو پی جاتے ہیں"
3- "اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں، اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے"
4- "اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟"
5- "اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے"
6- "ایسے ہی لوگوں کا صلہ ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ بستے رہیں گے۔ اور اچھے کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے۔"

مذکورہ بالا مثالوں میں پیش کئے گئے عمومی بیانات پر غور کریں جنہیں خصوصی مقاصد میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہے پتے الفاظ میں کرداری مقاصد اور اہداف کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ جہاں ضروری تھا طوالت کو بھی اختیار کیا گیا اور انتہائی اختصار کے ساتھ مدعا بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان احکامات سے قبل تمہیدی جملہ دیا گیا ہے جبکہ آخر

USMAN NOTES



میں ان اکائیات پر علمدرآمد کے حوالے سے ترغیب دی گئی ہے اور جزا و سزا کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ قرآن نصاب سازی کی کوئی کتاب نہیں بلکہ یہ انسانوں کے لئے رہنمائی اور ہدایت کا سرچشمہ ہے، اس کا مخاطب انسان ہے جو کہ کم علم بھی ہو سکتا ہے اور تعلیم یافتہ بھی، پروفیشنل بھی ہو سکتا ہے اور اناڑی بھی، اس کے علاوہ یہ زندگی گزارنے کے اصول بیان کرتا ہے۔ اس لئے نصاب سازی کے حوالے سے بھی ہم قرآن سے صرف اصول حاصل کر سکتے ہیں، تفصیلات کا تعین ہمیں حالات و واقعات اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا ہوگا۔

☆☆☆☆☆

سوال8۔ تصوراتی مقاصد میں بوبٹ(Bobbit) اور چارٹرز(Charters) کے کردار پر روشنی ڈالیں؟

جواب: **Systematic Conceptualization) تصورات** یا قاعدہ اور مربوط تشکیل میں نصاب سازی کے واضح طور پر بیان کئے جانے والے مقاصد کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں اس نے سرگرمی کے تجزیہ سے مقاصد اخذ کرنے کی بھی کوشش کی۔ تاہم بوبٹ (Bobbit) کا مقاصد کی تشکیل میں زیادہ زور خصوص (Specificity)، سادگی (Simplicity) اور وضاحت (Clarity) پر رہا۔

فرینکلن بوبٹ (Franklin Bobbit) نے 1918ء میں اپنی تصنیف میں نصاب سازی کے

1924ء میں ویرٹ چارٹرز (Werret Charters) نے باقاعدہ نصابی ڈیزائن (Systematic Curriculum Design) کا نظریہ پیش کیا۔ اس کے مطابق مقاصد بعد تعین اور دائرہ کار کو نصاب سازی کا پہلا مرحلہ ہونا چاہئے جس کا بعد میں مثالی نمونوں اور سرگرمیوں کی شکل میں جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ یعنی اس نے مقاصد کو مثالی مقاصد (Ideal Objectives) اور سرگرمی مقاصد (Activity Objectives) میں تقسیم کیا ہے۔

رالف ٹیلر (Ralf Tyler) نے 1969ء میں اپنی ایک چھوٹی سی مگر انقلابی کتاب "Basic Principles of Curriculum and Instruction" میں مقاصد کی تشکیل کے لئے زیادہ مربوط اور تفصیلی طریقہ کار پیش کیا ہے۔ گرداری مقاصد بیان کرنے کے لئے دیگر مواد کے ہمراہ ٹیلر (Tyler) نے ایک دوری قالب (رویہ رکردار + مواد) پیش کیا۔ ٹیلر (Tyler) کا زور اس بات پر تھا کہ مقاصد کو مطلوب رویوں کی دونوں صورتوں میں پیش کرنا سودمند رہتا ہے۔ تاہم ٹیلر (Tyler) کو زیادہ تر یک درست تخصیص اور جانچ پڑتال کی ضروریات کی وجہ سے ملی۔

آزمائش اور جائزہ پر ٹیلر (Tyler) کے کام سے متاثر تعلیم بلوم (Benjamin Bloom) اور ان کے ساتھیوں نے بڑی متاثر کن کتاب "تعلیمی مقاصد کی تکسانومی (Taxonomy of Educational Objecties)" تحریر کی، جس کا تعلق وقوفی میدان (Cognitive Domain) سے تھا۔ تاثراتی میدان (Affective Domain) پر کام بعد میں "Krathwohl Bloom" اور "Masia" نے کیا۔ جبکہ انیتا ہارو (Anita Harrow) نے آخری میدان نفسیاتی و حرکی (Psychomotor) پر توجہ دی۔ ہر میدان میں رہتے ہوئے مختلف تعلیمی مقاصد کو سلسلہ مراتب کے ساتھ پیش کیا جا سکتا ہے جس میں کم ترین درجے سے پیچیدہ ترین تعلیمی سطح شامل ہوتی ہے۔ یہ تکسانومیاں (Taxonomies) تعلیمی مقاصد کو بڑی تفصیل کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔ ان کا مقاصد کی تشکیل میں بہت اہم اور مرکزی کردار ہے تاہم ان کے علاوہ اور مصنفین جیسا کہ میگر (Magar)، گیگنین (Gagne)، تابا (Taba)، اور مک آشن (Mc Ashan) وغیرہ نے بھی کرداری طریقے (Behavriuoral Approach) کو بہتر

بنانے اور دسترس دینے کے لئے کافی اہم کردار ادا کیا ہے۔ تاہم کرداری طریقے کے ارتقاء کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم اس طریقے کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ مختلف ادوار میں اسے کئی مرتبہ تنقید کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال9۔ وقوفی میدان کے تمام مدارج کی فہرست تیار کریں، اور حصلوں کے حوالے سے ان کی وضاحت بھی کیجئے۔

جواب: **وقوفی میدان کیا ہے (What is Cognative Domain):**

ایک جامع اور معیاری نظام تعلیم میں طالب علم کی تعلیمی سرگرمیوں کو تین مدارج یعنی وقوفی، احساسی یا اثراتی اور نفسی حرکی درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے اور تعلیمی مقاصد بھی اسی نسبت سے طے کئے جاتے ہیں۔ وقوفی درجے کا تعلق ذہنی (Intellectual Abilities) سے ہے جبکہ احساسی حلقہ کا جذباتی اور احساساتی کیفیات اور رویوں مثلاً اقدار وغیرہ سے ہوتا ہے اور مہارتی حلقہ کا تعلق ذہنی اور دستی مہارتوں سے ہوتا ہے۔

وقوفی حلقہ یا وقوفی میدان مختلف درجات پر مشتمل ہوتا ہے۔ بی ایس بلوم (B.S. Bloom) کی تجویز کردہ وقوفی سطح درجہ بندی معتبر تسلیم کی جاتی ہے جس کے مطابق وقوفی میدان کو مندرجہ ذیل چھ درجات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1-	یادداشت (Recall)	2-	فہم (Comprehension)
3-	اطلاق (Application)	4-	تجزیہ (Anylysis)
5-	ترکیب (Synthesis)	6-	فیصلہ (Evaluation)

Elmas Ass

وضاحت:

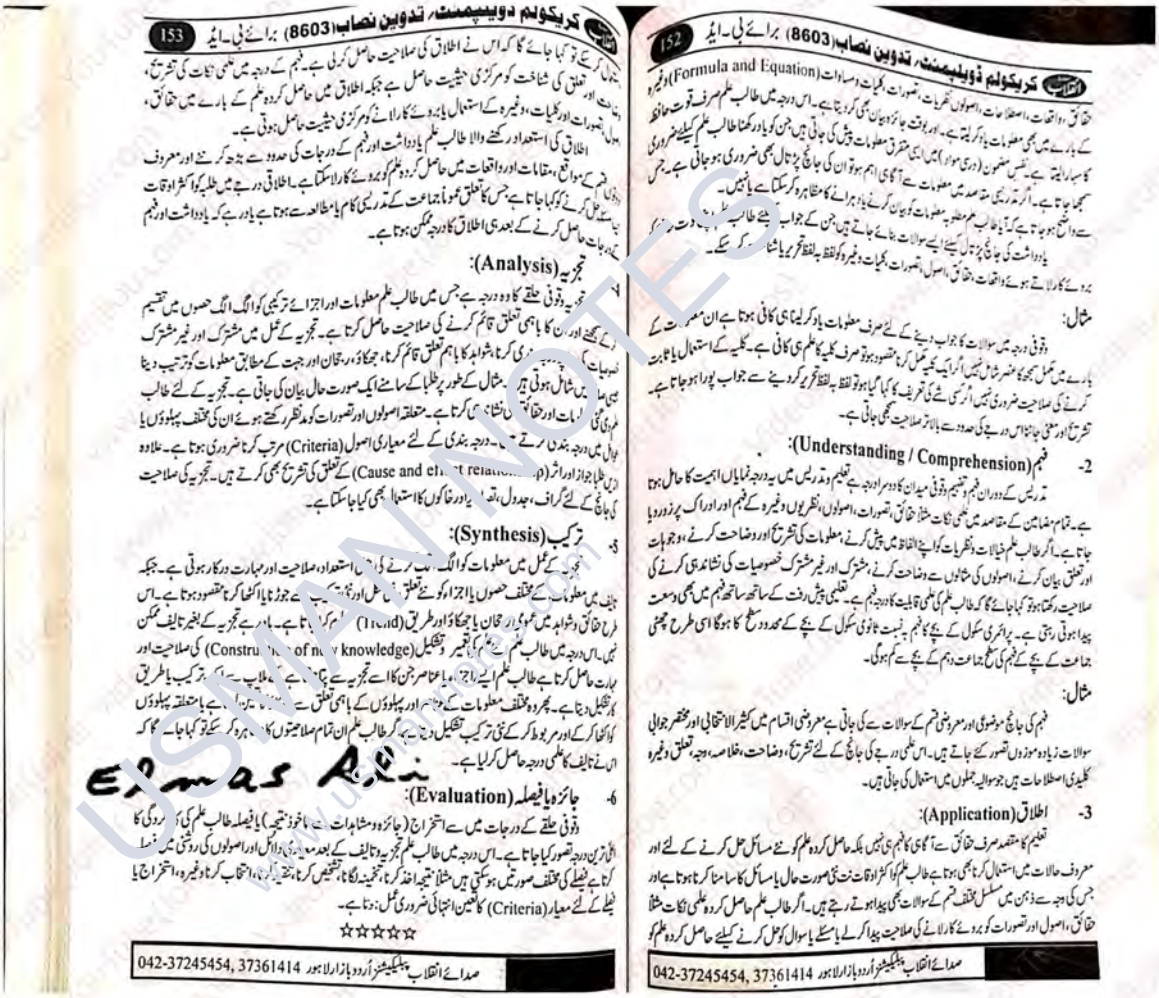
وقوفی میدان کا ہر ایک درجہ ایک مخصوص ذہنی صلاحیت اور استعداد کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان درجات کی درجہ بندی ترتیب ادنیٰ سے اعلیٰ تصور کی جاتی ہے۔ یعنی یادداشت ادنیٰ درجے کی صلاحیت ہے بہ نسبت فیصلہ جس کو اعلیٰ ترین تصور کیا جاتا ہے۔ طالب علم درجہ بدرجہ صلاحیتوں کے زینے طے کرتا رہتا ہے۔ ان تمام درجات کا نہ صرف باہم تعلق ہوتا ہے بلکہ ایک دوسرے پر انحصار بھی ہوتا ہے۔

طلباء کو دوران تدریس علم حاصل کرنے اور سیکھنے کے ایسے سرگرمیاں فراہم کئے جاتے ہیں جن سے مختلف مدارج کی تکمیل ممکن ہوتی ہے۔ دوسری طرف طلباء جب امتحانی سرگرمیوں سے گزرتے ہیں تو ان کی تعلیمی کارکردگی کی جانچ سے معلوم کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کون کون سے مدارج پر عبور حاصل کر لیا ہے۔

1- یادداشت (Recall):

مدرسے کی تعلیمی سرگرمیوں میں دوران تدریس طالب علم مختلف معلومات حاصل کرتا ہے۔ اس معلومات کو بالکل اسی طرح جس طرح بتایا گیا ہو بیان کر سکے تو کہا جائے گا کہ اس نے یادداشت کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔

یادداشت وقوفی میدان کا پہلا درجہ ہوتی ہے جو بلحاظ ذہنی استعداد سب سے ادنیٰ ہے۔ یہ کسی چیز کی کارکردگی تصور کی جاتی ہے اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ یادداشت ایک غیر اہم صلاحیت ہے لیکن دوسرے درجات کو نظر انداز کر کے اس درجہ کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دینا بھی نامناسب ہے۔ یادداشت کا درجہ قوت حافظہ (Memory)، اعادہ (Repetation)، ہو بہو تحریر یا بیان اور شناخت (Identification) کے عوامل پر مشتمل ہوتا ہے۔ طالب علم



(Formula and Equation) وغیرہ حقائق، واقعات، اصطلاحات، اصولوں، تصورات، کلیات، مساوات

کے بارے میں بھی معلومات یاد کر لیتا ہے۔ اور ثابت جائز دیہان بھی کر دیتا ہے۔ اس درجہ میں طالب علم صرف قوت حافظہ جن کو یاد رکھنا طالب علم کیلئے ضروری کا سہارا لیتا ہے۔ نفس مضمون (درسی مواد) میں ایسی متفرق معلومات پیش کی جاتی ہیں جن کو یاد رکھنا طالب علم کیلئے ضروری ہو جاتی ہے۔ جس سمجھا جاتا ہے۔ اگر تدریسی مقاصد میں معلومات کو بیان کرنے یا دہرانے کو مقاصد بنایا گیا ہو تو طالب علم کو اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ یا طالب علم معلومہ

سوال 10۔ تعلیمی مقاصد کی صف بندیوں (تیکسانومی) کے بارے میں تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب: تعلیمی مقاصد کی صف بندیاں (Taxonomies of Educational Objectives):

مختلف مصنفین اور ماہرین تعلیم نے تعلیمی مقاصد (Educational Objectives) کی متعدد صف بندیاں (Taxonomies) پیش کی ہیں۔ یہ صف بندیاں (Taxonomies) دراصل مختلف ماہرین جو کہ ... ہیں، نصاب ساز، اساتذہ اور محققین نے ان کو سب سے زیادہ استعمال کیا ہے۔ صف بندیاں (Taxonomies) مقاصد (Objectives) کو ہر میدان میں سلسلہ مراتب کے لحاظ سے درجہ بندی کر کے پیش کرتی ہیں۔ ... سازی، نصب کی تیاری، جائزہ اور تدریس و تعلم میں رہنمائی ملتی ہے۔ یہ صف بندیاں (Taxonomies) کو ... مفید مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں اس سے مقاصد (Aims) اور اہداف (Goals) کی تفصیل دار اصطلاحات کی صورت میں پیش کرنے میں سہولت ملتی ہے۔ نصب تیار کرنے اور جائزہ لینے کے لئے بھی اس کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے۔

-i وقوفی میدان (Cognitive Domain):

بلوم (Bloom) اور اس کے ساتھیوں نے یہ "تیکسانومی" تیار کی ہے۔ اس میں آسان سے پیچیدہ وقوفی عمل تک مقاصد (Objectives) کے چھ درجے شامل ہوتے ہیں۔ یہ درجے اور ان میں ترقی کا تسلسل مصنف کی صوابدید پر ہوتا ہے۔ ہر مصنف اپنے انداز میں ان مدارج کی تعریف و تشریح کر سکتا ہے۔ تاہم بلوم (Bloom) کی درجہ بندی درج ذیل ہے۔

-i علم (Knowledge):

یہ وقوفی میدان میں مقاصد کا کمترین درجہ ہے جس کا تعلق حقائق اور معلومات کو یاد رکھنے سے ہے۔

یہ سطح کسی سوچ بچار کے بغیر محض علم کے اجزاء کو از بر کرنے تک ہی محدود ہوتی ہے، اس سطح پر طالبعلم کے رویے میں یاد کرنا، بیان کرنا، شناخت کرنا، سننا، وضاحت کرنا شامل ہوتا ہے۔ اس سطح کے لئے مقاصد کی مثال درج ذیل ہے۔

-ii فہم (Comprehension):

پہلے کی نسبت دوسرا درجہ قدرے پیچیدہ ہے، اس میں یاد کئے گئے اور ذہن میں محفوظ کردہ علم کی تشریح و توضیح کی جاتی ہے۔ نیز مواد کی بنیاد پر پیشگوئی کرنا سیکھا جاتا ہے، اس سطح پر طلبہ کے رویوں میں عبارت کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کرنا، خلاصہ پیش کرنا، تمثیلات سے وضاحت کرنا، تشریح کرنا، عبارت میں اضافہ کرنا، نئے نتائج کا انبساط کرنا اور پیش کرنا شامل ہوتے ہیں۔ اس سطح کے مقاصد کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

مثالیں:

☆ اسلام کے اولین دور کی فتوحات کے تناظر میں جہاد کے تصور کو واضح کرنا۔

☆ آبادی کے گراف کی تشریح کرنا۔

-iii اطلاق (Application):

اطلاق (Application) نئے مسائل کو سیکھے گئے مواد، تصورات، قوانین، اصول اور نظریات کو بروئے کار

لانے ہوئے حل کرنے کی صلاحیت اور استعداد کا نام ہے۔ اس صلاحیت کو پانے کے لئے طالب علم مسائل کو حل کرتا ہے، ... میں بدلا ڈالتا ہے، اصول و قوانین کا مختلف صورتحال میں اطلاق کرتا ہے، عملی مظاہرہ کرتا ہے، تعمیری کام انجام دیتا ... اور کوئی کردار نبھاتا ہے۔

مثال: شہری آزادی کے دو تصورات کو عدالتی فیصلے کے تناظر میں واضح کریں جن کا اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے حوالہ دیا گیا ہے۔

تجزیہ (Analysis):

کسی جامع کل کو مختلف اجزاء میں تقسیم کرنا، اس کے باہمی تعلق کا تعین کرنا، متعلقات کو غیر متعلقات سے الگ کرنا ... کے پیچھے کارفرما نظریے کو حقیقت کو اچھی طرح سے سمجھنا تجزیہ کہلاتا ہے۔ یہ اپنے اعلیٰ درجے میں استدلال کا عمل ہوتا ... اس پر طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ چیزوں میں فرق کریں گے، ان کا تجزیہ اور درجہ بندی بھی کریں گے۔

... ان (Cognative Domain) کے اجزاء کا تجزیہ کرنا۔

ترکیب (Synthesis):

... اجزاء کو باہم ملا کر جامع کُل تشکیل دینے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ تنظیم نو اور تشکیل نو کا عمل ... جس سے بالکل نئی ... سامنے آتی ہے۔ اس میں کسی حد تک تخلیق اور تحقیق سرگرمیوں کا عمل دخل بھی ہوتا ... اس سطح پر طالبعلم کچھ تخلیق کرتا ہے، ڈیزائن کرتا ہے، کچھ بناتا ہے اور کوئی نتیجہ اخذ کرتا ہے۔

مثال: کسی تجربے سے حاصل ... نے ڈیٹا سے کوئی عمومی اصول تشکیل دینا۔

-vi جائزہ (Evaluation):

یہ سے شرہ معیار کے تحت کسی کو پرکھنے ... جانچنے ... کا نام ہے، اس کے لئے اعلیٰ ترین غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سطح پر طلبہ تنقید کرتے ہیں، جوابر اہم ... ہیں، نتائج ... کرتے ہیں، تقابلی جائزہ لیتے ہیں اور ... کا اندازہ کرتے ہیں۔

مثال: سیکنڈری سکول کے نصاب ... قومی تعلیمی پالیسی کی روشنی میں میدی ... لیسی

2- جذباتی یا تاثراتی میدان (The Affective Domain):

"Bloom"، "Karthwohl" اور "Masia" نے اس ڈومین کے حوالے سے مقاصد کی درجہ ... کو قدار (Values)، رویہ جات (Attitudes)، احساسات (Feelings)، قدر دانی (Appreciation) اور علم کے ... جذباتی پہلوؤں کی صورت میں بیان کیا ہے۔ ان اقسام اور درجات کو ... لمہ مراتب کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے ... ان وقوفی میدان کی طرح نہیں جس کے ساتھ عمل اور نتائج دونوں جڑے ... ہوتے ہیں، بلکہ یہ صرف ... پر مبنی ... ہیں، اس کے مختلف مدارج درج ذیل ہیں۔

-i وصول کرنا (Receiving):

یہ آگہی سے اگلا درجہ ہے اس موقع پر طلبہ عمل اور ردعمل ظاہر کرتے ہیں جس سے انہیں تسکین کا احساس ہوتا

USMAN NOTES www.usmannotes.com



ہے، طالبعلم صرف سننے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اس پر ردعمل بھی پیش کرتا ہے، اس درجے پر طالبعلم جواب دیتا ہے، پڑھتا ہے، پیروی کرتا ہے اور عملی مظاہرہ بھی کرتا ہے۔

مثال: فٹ بال کھیلنے کے لئے میدان میں اترنا۔

ii- ردعمل پیش کرنا:

یہ آگہی سے بھی اگلا درجہ ہوتا ہے۔ اس پر طلبا اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہیں جس سے ان کو تسکین کا احساس ہوتا ہے طلبہ محض سننے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس پر ردعمل بھی پیش کرتا ہے۔ اس مرحلے پر طالب علم جواب دیتا ہے، پڑھتا ہے، پیروی کرتا ہے۔ اور عملی مظاہرہ بھی کرتا ہے۔

Usmas Ali

مثال: فٹ بال کھیلنے کیلئے میدان میں اترنا۔

iii- قدر جانچنا(Valuing):

یہ کسی مخصوص مقصد، مواد یا رویہ کے حوالے سے طالبعلم کی ذمہ داری اور ذہانت تجویز کرتی ہے۔ طلبہ کی اقدار پختہ ہونے سے پہلے ان کو پرکھنا ضروری ہوتی ہیں تاہم اتنی بھی نہیں کہ ان تک نہ پہنچا جا سکے۔ طلبہ کی اقدار کی نشاندہی ہمیشہ ان کے رویوں اور رجحانات سے ہوتی ہے۔ اس درجے پر طلبہ دعوت دیتے ہیں، جواز تلاش کرتے ہیں، مدد کرتے ہیں، وکالت کرتے ہیں، اور خریداری کرتے ہیں۔

مثال: تعلیم بالغاں کی ضرورت پر اخبار کے ایڈیٹر کو خط لکھ کر عزم کا اظہار کرنا۔

iv- تنظیم(Organization):

اس میں اقدار کے حوالے سے تحقیق کی تشکیل، تعلق کی وضاحت، اور نظام قدر (Value System) کی تنظیم شامل ہوتی ہے۔ اس درجے پر طلبہ کے رویوں میں متبادل تشکیل دینا، ملانا، عمومی اصول پیش کرنا اور تنظیم و تشکیل شامل ہوتے ہیں۔

مثال: اسلام میں خواتین کی آزادی پر رائے دینا۔

v- Characterization of Value Complex:

یہ اس ڈومین کا اعلیٰ ترین درجہ ہے جو کم طرز زندگی کی ترویج سے جڑا ہوا ہے، اس نے باہمی تعلقات کی وسیع تر سرگرمیوں کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ یہ درجہ بلوغت میں ہی حاصل کیا جا سکتا ہے، یہ زندگی کے بارے میں فرد کے قلبی کا عکاس ہے۔ مختلف عقائد، رجحانات، رویے اور خیالات ایک کُل میں سما جاتے ہیں۔ اس درجے پر طلبہ کوئی کردار ادا کرتے ہیں، کوئی خاص عقیدہ اپناتے ہیں، سوال کرتے ہیں اور اثر انداز ہوتے ہیں۔

3- نفسیاتی حرکی میدان(The Psychomotor Domain):

نفسیاتی حرکی سرگرمیوں سے وابستہ یہ صف بندی "Anita Harrow" (Taxonomy) نے تشکیل دی ہے۔ اس میں سادہ سے پیچیدہ ترین حرکی سرگرمیوں تک چودہ درجے بیان کئے گئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

i- اضطراری حرکات(Reflex Movement):

کئی حرکات ایسے ہوتے ہیں جس میں ناواقفیت طور پر ردعمل ظاہر ہوتا ہے، یہ حرکات پیدائش سے موت تک ہوتی

ہیں مثلاً چھینک یا خوف کی صورت میں عضلات میں کھچاؤ وغیرہ۔

i- بنیادی حرکات(Fundamental Movement):

ان سے مراد جسمانی حرکات کا توارثی انداز ہے مثلاً چلنا، دوڑنا، اچھلنا، کھینچنا وغیرہ۔

iii- ادراکی اہلیتیں(Perceptual Abilities):

ان صلاحیتوں میں بصری اور بالغانہ تمیز، شعور، آنکھوں کا ہاتھ اور پاؤں کے ساتھ تعلق وغیرہ شامل ہوتا ہے، یہ صلاحیتیں کو ماحول کے ساتھ مطابقت اختیار کرنے میں معاونت فراہم کرتی ہیں۔ ان صلاحیتوں کے تحت متعلم یا فرد کھانے پینے وغیرہ کا کام کرتا ہے۔

ضروری تجسیمی کو تفکل کر کے لکھنا۔

iv- جسمانی اہلیتیں(Physical Abilities):

کا تعلق فرد کی ت سے ہوتا ہے۔ اس میں جسمانی طاقت، لچک اور دیگر خصوصیات شامل ہوتی ہیں، ان دے طلبہ تیز ہو سکتے ہیں، پاؤں کے انگوٹھوں کو چھو سکتے ہیں، فوری طور پر رک کر بھاگ سکتے ہیں۔

مثال: 120 سورتوں الخا مظاہرہ کرنا۔

v- ماہرانہ حرکات(Skilled Movement):

ان سے مراد پیچیدہ حرکا یں جنہیں کسی فن، کھیل یا کھیل میں ماہرانہ انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ ان ہ جنوں کے ساتھ طلبا ٹریننگ کر سکتے ہیں، موسیقی کے آلات بجا سکتے ہیں۔

مثال: چار رکعتوں کو بیک وقت ہوا میں اچھ

vi- مقصود کے بغیر ابلاغ(Non-Discursive Communication):

ان سے مراد وہ رویے اور رجحانات ہیں جن کا ابلاغ سے سروکار ہوتا ہے۔ ان میں چہرے کے تاثرات سے لے کر پیچیدہ ترین ابلاغ شامل ہیں، نان ڈسکرسو کیونی کیشن (Non-Discursive Communication) میں ردعمل کا اظہار کسی استدلال کی بنیاد پر نہیں، بلکہ وجدانی طور پر ہوتا ہے۔ اس سطح پر مقصد کا قیام کے انداز، چہرے کی ذہنی حرکات وسکنات وغیرہ سے تعلق ہوتا ہے۔ مثلاً بچے جذبات کے اظہار کے لئے بڑے اضطراری حرکت کرتا۔

حالانکہ تعلیمی مقاصد کے ان تینوں اہم میدانوں (Principal Domains) کے ساتھ الگ الگ سلوک ہوتا ہے تاہم پھر بھی بنیادی طور پر یہ ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں، طالبعلم کوئی مہارت صرف ذہنی شعوری مہارتوں کو بروئے کار لاتا ہے بلکہ دیگر صلاحیتوں کو بھی استعمال کرتا ہے۔ کئی خامیوں کے باوجود صنف بندی کا طریقہ (Taxonomic Approach) کئی انداز سے کارآمد ہے۔ اس سے نصاب کی منصوبہ بندی، مدرسی اور جائزہ میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ہم مختلف میدانوں کی وجہ سے ہر سطح کے مقاصد سے باخبر ہو سکتے ہیں، اگر صنف بندیوں سے بے نیاز ہو کر امور سرانجام دینے کی کوشش کی جائے تو ممکن ہے کہ کئی اہم مقاصد نظر انداز ہو جائیں گے۔ ان صنف بندیوں (Taxonomies) سے تعلیم و تدریس میں فکر کو تحریک ملتی ہے۔ تاہم انہیں بڑی ذہانت کے ساتھ استعمال کرنے کی ضرورت ہے اس کے ساتھ ساتھ مضمون کی نوعیت، طریقہ کار اور دیگر معاملات کا بھی دھیان رکھنا پڑتا ہے۔

سوال 11۔ تعلیم کے رویہ جاتی مقاصد کو بیان کرنے کے مختلف طریقے کون کونسے ہیں اظہار خیال کریں؟

جواب: مقاصد کی تشکیل (The Development of Objeectives):

مقاصد کا تعین اساتذہ کے رویے، مواد اور طلبہ کے رویئے کے نقطہ نظر سے کیا جا سکتا ہے۔ تعلیمی مقاصد کو بیان کرنے کے اہم طریقے (Approaches) مندرجہ ذیل ہیں۔

i- ٹیچر ل مرکز طریقہ (The Teacher-Centered Approach):

تعلیمی سرگرمیوں میں اس طریقہ کار کے تحت مقاصد کے بیان میں استاد کے رجحانات پر زور دیا جاتا ہے جس کی وضاحت درج ذیل مثالوں میں کی گئی ہے۔

- ☆ تیسری دنیا کے تعلیم اور کامیابیوں کو زیر بحث لائیں
- ☆ قوموں کے عروج و زوال کے قرآنی اصولوں کی وضاحت کرنا
- ☆ شاہ ولی اللہ کے سماجی نظریہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنا۔

مذکورہ بالا جملے ان امور کی نشاندہی کر رہے ہیں جو کہ استاد سے متعلق ہیں، تاہم ان سے یہ نہیں پتہ چل سکتا کہ اس سے طلبہ کے رجحانات میں تبدیلی آئے گی۔ ایسے بیانات قطعاً کلاس روم کے لئے تدبیری مضمون بندی میں اسانی سے مدد کر سکتے ہیں، تاہم اس میں طلبہ کے رویئے کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ طریقہ بالواسطہ اور غیر فنی کہلاتا ہے۔

ii- مواد مرکز طریقہ (Content-Centred Approach):

تعلیمی مقاصد کو بیان کرنے کا دوسرا طریقہ "مواد مرکز طریقہ (Content-Centred Approach) ہے۔ مواد یا نفس مضمون کو کورس میں احاطہ کئے جانے کی تفصیل مندرجہ ذیل مثالوں کی صورت میں پیش کی گئی ہے۔

- ☆ اقبال کا تصور خودی
- ☆ امام شامل کی حیات اور سرگرمیاں
- ☆ سورۃ الحجرات
- ☆ چین میں مسلم ثقافت

مذکورہ بالا مثالوں میں مواد خارجی طور پر تو واضح ہے البتہ اس سے واضح نہیں ہوتا کہ مواد کے ساتھ کرنا کیا ہے؟ اور اس سے طلبہ کے رویے میں کیا تبدیلی آئے گی؟ مواد تو وہ شے ہے کہ مختلف طریقوں سے طلبہ کی سماجی و عقلی مہارتوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور ان میں تبدیلی لاتا ہے۔ اس لئے اہم مقصد کو واضح کیا جانا ضروری ہے۔ یہ طریقہ کار بھی پہلے طریقے کی طرح نامکمل اور ناکافی ہے۔

iii- رویہ مرکز طریقہ (The Behaviour-Centred Approach):

بعض مصنفین نے مواد یا نفس مضمون کے اختتام پر طلبہ میں مطلوبہ رجحانات کے حصول پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ جیسا کہ "حقیقی فکر پیدا کرنا" "مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کو بہتر کرنا" اور "تحقیق کا جذبہ پیدا کرنا" وغیرہ۔ یہ بھی تعلیمی مقاصد کی نامکمل تشکیل، یہ بھی انتہائی مبہم اور عامیانہ ہیں جس سے کلاس روم کی صورتحال میں تعلیمی سرگرمی کی واضح سمت کا تعین نہیں ہو پاتا، درحقیقت تعلیمی مقاصد واضح طور پر متعین کئے جانے چاہئیں اور ان کا مواد کے ساتھ بھی تعلق قائم ہونا چاہئے۔ مواد کی تخصیص کے بغیر نفس مضمون کا چننا اور تدریسی حکمت عملی کا تعین ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے یہ طریقہ بھی نامکمل اور غیر حقیقی ہے۔

رویہ اور مواد کا طریقہ (The Behaviour and Content Approach):

مقاصد کو بیان کرنے کے مذکورہ بالا تین طریقوں کی ناکامی کے بعد ٹیلر (Tyler) نے ایک اور ماڈل پیش کیا جس میں طلبہ کے رجحان، رویے اور مواد دونوں کو شامل کیا گیا ہے۔ وہ تعلیمی مقاصد کے تعین میں طلبہ کے حوالے سے رویے اور مواد دونوں کی وضاحت کرنے کی تلقین کرتا ہے نیز وہ اس بات کی بھی وضاحت کرتا ہے کہ مطلوبہ رویہ زندگی میں قابل عمل ہوگا؟ مثال کے طور پر اگر طلبہ میں تخلیقی سوچ پروان چڑھانا مقصود ہے تو اس کے ساتھ مواد نیز مضمون کا ذکر کرنا انتہائی ضروری ہے جیسا کہ سائنس، تاریخ، زبان وغیرہ۔

سوال 12۔ رجحانات والے مقاصد کیسے لکھے جاتے ہیں؟ وضاحت کیجئے۔

جواب: رویہ جاتی مقاصد لکھنا (Behavioural Objectives):

رویہ جاتی مقاصد کو لکھنا انتہائی تکنیکی اور پیچیدہ سرگرمی ہے اس میں متعدد پیلو شامل ہیں مقاصد کے اجزاء کے حوالے سے درجہ بندی، صنف بندیوں کے ساتھ تعلق کی شناخت، موزوں ترین زبان کے انتخاب اور تسلسل وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سے ایک کیلئے فہم و فراست اور تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔ "Gomlund", "MaAshan", Michaelis", Meger", "Tyler", "Utz", Leonard" اور دیگر کئی مصنفین نے اس حوالے سے مخصوص [illegible] ان تمام اشکال کو بیان کرنا ناممکن ہے۔ جب کہ اس کی کوئی خاص ضرورت بھی نہیں۔ اس لئے یہاں پر صرف اہم تین نکات کو بیان کرنے پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ تمام مصنفین میں رویہ جاتی مقاصد (Behavioural Objectives) کے ضروری اجزاء کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ٹیلر (Tyler) نے وہ دیگر (Mager) نے "Grossman", "Leonard" [illegible] "Kiler" اور ان کے حلیفوں نے پانچ اور "Scott" اور "Michael" نے چھ اجزاء تجویز کئے ہیں۔

ٹیلر (Tyler) کا کہنا ہے کہ [illegible] ناکافی ہے بلکہ اس میں طلبہ کے رویے (Intended Pupil's behaviour) اور متعلقہ مواد یا زندگی [illegible] کرنا بھی انتہائی ضروری ہے، مخصوص رویے سے تعلق رکھنے والے مواد کی بھی تخصیص ہونی چاہئے۔

مثال: طلب ورسد کے قانون کی وضاحت کرنا، ریاضی [illegible] کرنا

تنقیدی فکر کی ترقی اور مزاحمت پیش کرنا رویوں اور رجحانات کا مذاق کرتے ہیں جبکہ طلب ورسد کا قانون اور ریاضی ان رویوں سے متعلق مواد کو پیش کرتے ہیں، یہ وہ عام انداز ہے جسے کئی طرح [illegible] کتاب کے مواد میں اختیار کیا گیا ہے۔

تاہم روبرٹ میگر (Robert Mager) مخصوص مقصد کے تین قسم کے اجزاء پیش کرتا ہے۔ [illegible] طریقہ کا یہ طریقہ بھی کافی مشہور ہے، جو کہ مصنفین اور ماہرین تعلیم کے [illegible] پر کافی انداز ہوا ہے۔ یہ تین اجزاء درج ذیل ہیں۔

ا۔ مطلوبہ میقاتی رویہ (Terminal Behaviour) جسے ہم طلبہ میں دیکھنا چاہتے ہیں، بڑا واضح ہونا چاہئے۔

ب۔ مقصد کو اہم ضروری شرائط (مواد، طریق، سرگرمیاں وغیرہ) بیان کرنا چاہئیں، جس کے تحت طلبہ مخصوص رویے کو انجام دے سکیں۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

ج۔ قابل قبول کارکردگی کا معیار متعین کیا جانا چاہیے۔

تاہم "Mager" کا خیال ہے کہ ان تین اجزاء کا ہر مقصد میں شامل ہونا ضروری نہیں، رویہ جاتی مقاصد (Behavioural Objective) تحریر کرنے کی اصل وجہ سبق، کورس یا باب کی خواہش کا واضح اظہار یا اہداف ہے۔ کوئی بھی مقصد تبھی زیادہ کارآمد ہوتا ہے، جب وہ متعلم پر واضح کردے کہ اسے مقصد حاصل کرنے کے لئے کیا امور انجام دینے کے قابل ہونا ہوگا۔

مثال: طالبعلم وری کتاب میں درج مسلمانوں کی ثقافتی کے اسباب میں سے کم از کم تین قلمبند کر سکیں۔

مندرجہ بالا مثال میں قلمبند کرنا رویہ (Behaviour) اور مسلمانوں کے ثقافتی کے کم از کم تین اسباب معیار (Criteria) ہے جبکہ وری کتاب میں درج ہونا "شرط" ہے۔

دیگر ماہرین کی طرف سے تجویز کردہ اجزاء کا تعلق وقت، شخصی رویہ، کارکردگی کی سطح اور شرائط وغیرہ سے ہے، جسے ذیل میں بیان کیا جارہا ہے۔

الف: وقت (Time):

اس وقت کا تعین کیا جائے جس کے اندر مطلوبہ مقاصد حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے مثلاً "اس سبق کے اختتام پر"---"باب کے آخر میں"---"اور" سال کے آخر میں"---

ب۔ کون؟ (Who):

یہ واضح کردینا بھی ضروری ہوتا ہے کہ مقصد ہر ایک کے لئے ہے یا صرف مخصوص طلبہ ہی اسے حاصل کریں گے، مثلاً "ایسے طلبہ جو کہ سبق مکمل کرچکے ہیں"---"80 فیصد طلبہ"---"تمام طلبہ"---

ج۔ رویہ (Behaviour):

جس رویئے کا مشاہدہ درکار ہے اسے "نوٹ" کرنا، مثلاً "بیان کریں"---"وضاحت کریں"---، فہرست پیش کریں"---"نام دیں"---"ترتیب دیں"---

د۔ معیار (Criteria):

کارکردگی کے مطلوبہ معیار کا تعین کیا جانا چاہئے مثلاً "کم از کم 3"---"100 فیصد درست"---

ر۔ شرائط (Conditions):

ایسے مواد اور سرگرمیوں کی نشاندہی کی جائے گی جو کہ مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ مثلاً، "پیمانہ اور پنسل کا استعمال کرتے ہوئے"---"لغت سے مدد لیتے ہوئے"---

مثال: اسلامی ثقافت کے کورس کی سرماہی کے اختتام پر طلبہ سائنس کیلئے مسلمانوں کے کردار کے موضوع پر ایک گھنٹے کے دوران 100 کثیر الانتخابی سوالات حل کرنے کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے قابل ہوجائیں گے جس میں کم از کم 70 درست جواب دینا قابل قبول معیار ہوگا۔ مندرجہ بالا مثال میں مطلوبہ رویہ Desired Behaviour امتحان کو پورا کرنا ہے جبکہ ایک گھنٹے میں 100 سوالات کو حل کرنا شرائط کو ظاہر کرتا

ہے اور 70 سوالات کے درست جوابات دینا کامیابی کا معیار سمجھا جاتا ہے۔

اس مثال میں تقریباً تمام پہلوؤں کا احاطہ کرلیا گیا ہے، اوپر بیان کردہ تمام خاکے محض رہنمائی کے لئے فراہم کئے گئے ہیں ان میں سے کسی کو مخصوص کرلینا ضروری نہیں بلکہ آپ بدل بدل کر انہیں استعمال کرسکتے ہیں بلکہ اپنے طور پر بھی انہیں تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

متعلقہ صنف بندیاں (Taxonomies) بھی رہنمائی کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ اگر بچوں میں شعوری مقاصد کو بیان کرنے کیلئے انتہائی سادہ زبان اختیار کریں، پورے مقصد کو ایک فقرے میں بیان کرنے کو بہتر نہیں کیا جاتا ہے لیکن یہ کوئی لازمی شرط نہیں، ضرورت پڑنے پر ایک سے زائد جملے بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں، اصل مقصد ابہام کا خاتمہ ہے جس کا خیال رکھنا چاہئے۔ مقصد کو واضح انداز میں پیش کرنے کے لئے مبہم فعل (Ambiguous verb) سے گریز کیا جائے، انگریزی میں مقاصد کو تحریر کرتے ہوئے جو "Verb" استعمال کئے جاسکتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

Action Verbs	Ambiguous Verbs
To define	to know
To classify	to understand
To analyse	to appreciate
To compare	to enlighten
To compute	to learn
To list	torepresent

اس کے علاوہ رویہ جاتی مقاصد (Behavioural Objectives) کو ایک تسلسل اور ترتیب سے پیش کیا جانا چاہئے جس سے تعلیمی اہداف کی جانب پیش قدمی ہو۔ ترتیب آسان سے پیچیدہ کی جانب ہونی چاہئے، مقاصد میں تسلسل ہونے کی وجہ سے اساتذہ کو علم سے متعلق پہلوؤں پر توجہ برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے اور محدود نوعیت کے تعلم کا انہدام دور ہوجاتا ہے۔

رویہ جاتی مقاصد کو تحریر کرتے ہوئے دیگر پہلوؤں مثلاً مضمون کی نوعیت، ماڈیول، اساتذہ کی صلاحیتیں، تعلیمی سٹیل، اوپن اینڈ کلوزڈ آبجیکٹوز (Open and Closed Objectives) میں فرق وغیرہ بھی خیال رکھا جانا چاہئے۔ "Open Objectives" سے مراد تخلیقی رویئے کو فروغ دینے کے لئے مقاصد اور "Closed Objectives" کارکردگی میں تکرار کے حوالے سے بیان کئے جاتے ہیں۔

☆☆☆☆

Elmas Ali

USMAN NOTES www.usmannotes.com



باب 6
مواد کا انتخاب اور تنظیم اصول اور طریقہ ہائے کار
Content Selection and Organization Principles and Procedures

سوال 1۔ نصابی مواد کا مفہوم واضح کریں، اس کے انتخاب کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ مواد کے مختلف مدارج اور ان کے کردار پر بحث کیجئے؟

Define the meanings of The Curriculum Content, Why we should select it, Describe the Different levels of Content and their Functions?

جواب:1- نصابی مواد سے مراد:

تعلیم و تدریس کے عمل کے دوران کسی خاص موضوع پر نصاب سازی کیلئے فراہم کئے جانے والے "میٹریل" کو نصابی مواد کہا جاتا ہے۔ اس میں پیش کئے جانے والے عمومی نظریات، تصورات اور اصول، اس کے علاوہ اس میں ادراک سے وابستہ عمل، مہارت اور نفس مضمون سے خاص تعلق رکھنے والی اعلیٰ اقدار بھی شامل ہوتی ہیں۔ آر ہیمن (R.Hyman) مواد کی تعریف کرتے ہوئے اس کو علم، مہارت یا عمل اور اقدار قرار دیا ہے، یہاں پر علم سے مراد حقائق، توضیحات، اصول، نظریات اور تعریفیں ہیں، جبکہ عمل اور مہارت میں پڑھنا، لکھنا، حساب کتاب کرنا، تنقیدی سوچ اپنانا، فیصلہ سازی کرنا اور بات چیت کرنا وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اقدار سے مراد مختلف معاملات میں اچھائی، برائی، صحیح، غلط اور خوبصورتی اور بدصورتی سے متعلق عقائد شامل ہیں۔

سمتھ، سٹینلے اور شورز (Smithh, Stanley and Shores) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "Fundamentals of Curriculum Development" میں نصابی مواد کے حوالے سے بڑی تفصیلی بحث کی ہے۔ ان کے مطابق "ہر تدریسی عمل میں کوئی شخص کسی دوسرے کو کچھ پڑھاتا ہے۔ اس عمل میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے وہ مواد (Content) ہوتا ہے اور پڑھنے والا متعلم کہلاتا ہے۔" مواد (Content) کو سیکھنے کے لئے دستیاب علم، مہارت، رجحانات، رویے اور اقدار کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ انسان جو کچھ بھی جانتا اور عقیدہ رکھتا ہے اس کے مثالی نمونے اور وفاداریاں مواد میں شامل ہوتی ہیں لیکن ہر وہ چیز جو انسان تخلیق کرتا ہے ضروری نہیں کہ مواد میں بھی موجود ہو۔ مثال کے طور پر کوئی خاندان کبھی نفس مضمون نہیں ہوتا، لیکن خاندان سے متعلق ہم جو کچھ جانتے سمجھتے ہیں، اس سے متعلق ہمارے عقائد، مثالی خاندانی زندگی پر مبنی تصورات وغیرہ ضرور نفس مضمون ہو سکتے ہیں، اسی طرح آلات اور مشینیں نفس مضمون نہیں

ہیں مگر ان آلات اور مشینوں کے استعمال، کام کرنے کے طریقہ کار اور انہیں بنانے کے طریقوں کے بارے میں شعور ضرور نفس مضمون ہے جسے نصاب میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

رالف ٹیلر (Ralph Tyler) تعلیمی یا آموزشی سرگرمیوں (Learning Experience) اور مواد (Content) میں فرق بیان کرتا ہے، اس کے مطابق کسی ماحول میں طالب علم اور بیرونی شرائط کا آپس میں معاملہ تعلیمی سرگرمی یا تجربہ (Learning Experience) کہلاتا ہے۔ تعلم طالبعلم کے متحرک رویے اور رجحانات کے ذریعے وقوع پذیر ہوتا ہے، اس میں معلم سے زیادہ متعلم کا اپنا کردار اہم ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی کلاس روم میں موجود دو طالب علموں کو مختلف قسم کے تعلمی تجربات حاصل ہوں، مشاہدات، تجربات اور سرگرمیوں کی تعریف میں متعلم اور ماحول کے درمیان کے تعلق سے ظاہر ہوتا ہے کہ متعلم اس عمل کا ایک متحرک رکن ہے، تعلمی سرگرمیوں کے چناؤ کے معاملے میں ایسی سرگرمیوں کا تعین شامل ہونا چاہیے جو کہ تعلمی مقاصد کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں اس کے علاوہ ان میں ایسی سرگرمیوں کی تشکیل دینے کی بھی استعداد ہونی چاہئے جو کہ دیگر تعلیمی سرگرمیوں کی طرف بھی طالب علم کو ترغیب دے۔

مواد کی نوعیت (Formation of The Content):

سمتھ، سٹینلے اور شورز (Smith, Stanley and Shores) نے مواد کی نوعیت پر بھی بحث کی ہے، ان کے مطابق مواد دو قسم کا ہوتا ہے یعنی توصیفی (Descriptive) اور معیار بند (Normative)۔

i- بیانیہ نفس مضمون (Descriptive Subject Matter):

بیانیہ نفس مضمون (Subject matter) ہمیشہ مصدقہ حقائق اور اصول و ضوابط پر مبنی ہوتا ہے۔ کتابیں اور ان کے علاوہ تعلیم و تربیت کا حاصل ہوتا ہے، مثلاً ہسٹری کے کورسز میں حالات و واقعات کا اندراج ہمیشہ حقائق کے مطابق کیا جاتا ہے یعنی کون کون شامل تھا وغیرہ، حیاتیات کے کورسز میں پودوں اور جانوروں کی اناٹومی کے حوالے سے حقائق بیان کئے جاتے ہیں اور ان کی درجہ بندی وغیرہ پر تفصیل بتائی جاتی ہے، بیانیہ اصول (Descriptive Principles) قوانین اور نظریات ہوتے ہیں اور ان میں اقدار اور ملتے جلتے حقائق شامل نہیں کئے جاتے، واقعات اور اصولوں کا فطری بیان اور حقائق توصیفی نفس مضمون (Descriptive Subject matter) کہلاتے ہیں۔

ii- معیار بند نفس مضمون (Normative Subject matter):

سماج کے باشعور شہری ہمیشہ اخلاقیات اور جمالیات کو پسند کرتے ہیں اور پسندیدگی عام طور پر اقدار پر مبنی ہوتی ہے، جو کہ انسانی اقدار کے مظہر ہوتے ہیں اور نفس مضمون پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں، تعلیم کے مقاصد حاشیہ پر سماجی اخلاقی کنٹرول، سیاسی اداروں کے ذریعے مثالی نمونوں کا اظہار، جیسے نظام خاندان میں قابل اعتماد اور فنی مہارت کا پیدا کرنے کا معیار اور اس طرح کے دوسرے امور "معیار بند اصولوں" (Normative Rules) میں شامل ہوتے ہیں۔

سوالات کے حوالے سے بھی مواد توصیفی (Descriptive) اور معیار بند نفس مضمون دونوں قسم کا ہو سکتا ہے اگر سوال کیا جائے کہ کیا ہوا؟ اور کب ہوا؟ تو اس کے جواب میں تو توصیفی نفس مضمون پیش کیا جا سکتا ہے لیکن اگر سوال یہ ہو کہ کیا ہونا چاہیے کیا؟ مختلف نظریات اور تصورات کے قائم ہونے کے اسباب کیا تھے؟ پیش آنے والے واقعہ میں کوئی بہتری بھی ہو سکتی تھی یا



کریکولم ڈویلپمنٹ / تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 164

(Normative) اس کے معنی ہے جانچنے کے لیے اس طریقے کے پیمانہ یا معیار۔ نفس مضمون (Subject Matter) پیش کرتا ہے۔

-2 نصابی مواد کے انتخاب کی ضرورت (The Need for Selection):

نصابی مواد کے انتخاب کا عمل بہت اہم ہے۔ [illegible] مطابق نصابی مواد اور سرگرمیوں کے انتخاب کی جانچ ہونی ضروری ہے۔ [illegible] انسان کے لیے [illegible] چونکہ ہر معیار نہیں ہوتا ہے۔ [illegible] ضروری ہے۔ [illegible] مواد تعلیم کا تصور بہت وسیع ہو گیا ہے جس کے [illegible] ہے۔ ایسے میں نصابی مواد کے [illegible] ہے۔ [illegible] داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے [illegible] مواد اور معلم کو [illegible] ہے۔ نصابی مواد کا انتخاب [illegible] ہے۔

-3 مواد کے مختلف درجات یا سطحیں اور ان کا کردار:

(Levels of Content and their Functions):

"Hilda Taba" نے نصابی مواد کے مندرجات کو تین درجے بیان کیے ہیں۔

-i خصوصی حقائق اور طریق عمل (Specific facts and Process):

مدرسہ تعلیمی سرگرمیوں میں کسی بھی اور سے میں پڑھائے جانے والے مضامین میں مختلف مدارج اور سطحوں کے قارئین ہوتے ہیں۔ ان میں ایک عام خصوصی حقائق، تجزیات کے کوئی درجے پر تو تعلیمی تصورات اور مخصوص طریقہ کار ضرور پائے جاتے ہیں۔ حکومت کی شاخوں، رنگ، مرتفع سوئی خصوصیات، واقعات کی تواریخ اور ریاضی والجبرا میں حسابی "مواد کے تمام مواد ایسے مختلف واقعات ہی درجے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طرح کا علم ہمیشہ جامد حیثیت میں بیان کیا جاتا ہے۔ ان میں مہارت حاصل کرنے سے کوئی نہ تعمیری نظریہ پیدا نہیں کیا جا سکتا لیکن مخصوص حقائق اور نظریات کو ذہن میں راسخ کرنے کے لیے خاص مواد فراہم کرتے ہیں۔ ہر مطلب کے لیے مواد کی ایک جیسی ہی تحصیل میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسے مطالعہ کے قابل ہونے کا مواد فراہم کرتے ہیں۔

-ii بنیادی خیالات اور اصول (Basic Ideas and Principles):

بنیادی تصورات اور اصول علم کے دوسرے درجے میں آتے ہیں، انسانی ثقافت، گھر اور قدرتی ماحول کے

کریکولم ڈویلپمنٹ / تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 165

[illegible] کے بارے میں خیالات ہم کے اسی درجے کی مثال ہیں۔ یہ خیالات اور اصول دی پیش کرتے ہیں [illegible] موضوعی خیالات کے ڈھانچے سے موہوم کیا جاتا ہے۔ یہ خیالات عموماً عمومیت کے حقائق کو بیان کرتے [illegible] جا سکتے۔

تصورات (Concepts):

[illegible] تعلیم کہتے ہیں کہ علم کا تعمیر ارادہ تصورات اور نظریات (Concepts) پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسا کہ نظریہ [illegible] آزادی، ساحق تبدیلی، نچر انقلاب کا تصور یا نچر ریاضی میں "Set" کا تصور وغیرہ۔ تصورات اور نظریات [illegible] خیالات کے انتہائی پیچیدہ نظام کا حصہ ہوتے ہیں۔ ان کا سیاق وسباق بھی ترتیب دیا جا سکتا ہے، انہیں نصاب [illegible] میں الگ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اسے پورے نصاب میں پھیلایا جانا چاہیے۔

[illegible] مواد اور آموختی عمل کے انتخاب کے اہم اصولوں پر اختصار خیال کریں؟

-1 پاکستان میں نصابی مواد کے انتخاب کے اصول:

(Principles for Selecting Curriculum):

[illegible] تعمیر [illegible] پالیسی کے مطابق پاکستان میں نصابی مواد کے انتخاب کے لئے مندرجہ ذیل اصول و [illegible] کیا جانا چاہیے۔

نظریہ اسلام کا فروغ (Promotting Islamic Ideology):

ایک اسلامی ریاست میں [illegible] کا حامل ایسا ہو [illegible] جس سے اسلامی نظریے کو فروغ حاصل ہو۔ اور سپیس [illegible] شرعی اصولوں کے عین مطابق ترتیب دیا [illegible]

سماجی [illegible] شعور پیدا کرنا (Developing Social Understanding):

تعلیمی سرگرمیوں کی ایسی عام شکل کو اختیار کیا جانا چاہیے جو [illegible] کے حوالے سے سماجی سوجھ بوجھ [illegible] کہ یہ کو سماج کے تمام شہری اپنی ذمہ داریوں سے روشناس ہو سکیں۔

شخصی ارتقاء کو اوج کمال تک پہنچانا (Promoting Maximum Personal Development):

تعلیمی سرگرمی ہر متعلم کی مکمل شخصیت کے نکھار کا ذریعہ ہونا چاہیے۔ مطلوبہ شخصی خوبیوں اور خصوصیات کو [illegible] نے کا مجرم پور اہتمام ہونا چاہیے۔ اس سے نصاب میں [illegible] اور [illegible] استعداد میں [illegible] ہوگا۔

تجربات میں تسلسل کو فروغ دینا:

(Promoting Continuity of Experience):

اس اصول میں متعلم اپنی پڑھائی کے دوران اپنے تجربات اور مشاہدات سے [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] پچھلی اور تعلیمی تسلسل پر خصوصی توجہ کی نشاندہی کرتا ہے۔

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ، تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 166

انتخاب

v- تعلیمی مقاصد کی روشنی میں (مواد کی) فراہمی:
(Providing for Educational Aims):

تعلیمی ماہرین کو ہمیشہ ایسے مواد کا انتخاب کرنا چاہئے جو کہ نصاب کے مقاصد (Aims) کے حصول میں مددگار ہو۔ نصاب میں بہتر مواد شامل کرنے کیلئے ہمیشہ اعلیٰ تعلیمی مقاصد کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

iv- تمام اہداف کے درمیان توازن برقرار رکھنا:
(Maintaining a Balance among all the Goals):

اعلیٰ تعلیمی مقاصد اور اہداف حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ سازگار ماحول، یکساں وقت اور دوسری شرائط قرار رکھنے سے تعلیمی اہداف اور مقاصد میں توازن پیدا ہوتا ہے۔

vii- تعلمی سرگرمیوں میں متعلمین کو شامل کرنا:
(Involving the Pupil in the Learning Experiences):

تعلیمی پالیسی کے تحت ہمیشہ پُرکشش اور دلچسپی انداز اپنایا جانا چاہئے، متعلمین کی شمولیت اور معاونت کو یقینی بنانا چاہئے۔ جس کی وجہ سے مثبت نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

viii- مؤثر آموزشی تجربات کا استعمال:
(Using Effective Learning Experiences):

مؤثر تعلم کے فروغ کے لئے تجربات، مشاہدات اور سرگرمیوں کے ذریعے موزوں ترین صورتحال کو بھرپور انداز میں استعمال کیا جانا چاہئے۔ اس کی بدولت طالب علموں کی ذہنی استعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔

2- رالف ٹیلر کے مطابق مواد کے انتخاب کے عمومی اصول:

مختلف مقاصد کے حوالے سے مخصوص تعلیمی سرگرمیوں کی موزونیت بدلتی رہتی ہے تاہم رالف ٹیلر (Ralph Tyler) کے مطابق مواد کے انتخاب کے کچھ قواعد وضوابط پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ مواد کے چناؤ کے لئے یہ عمومی اصول درج ذیل ہیں۔

i- مطلوبہ مقصد (Objective) کو حاصل کرنے کیلئے انتہائی ضروری ہے کہ طالبعلم کو اس مقصد کے حوالے سے مخصوص رجحانات کی مشق کا موقع مہیا کیا جائے، مثال کے طور پر اگر مقصد یعنی "Objective" مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت کو بڑھانا ہے تو یہ تب تک حاصل نہیں ہوگا جب تک طالبعلم کو مختلف قسم کے مسائل کو حل کرنے کا از خود موقع نہیں دیا جائے گا۔

ii- تعلمی سرگرمیوں، رویوں اور رجحانات کو اس قسم کا ہونا چاہئے جس سے طلبہ خاص رویئے کی انجام دہی سے سکون حاصل کریں۔ مثال کے طور پر اگر مقصد (Objective) صحت کے مسائل کو حل کرنے کی استعداد کو ترقی دینا ہے تو تعلیمی سرگرمیاں ایسی نوعیت کی ہونی چاہئیں جن میں نہ صرف طالبعلم کو صحت کے مسائل حل کرنے کا

کریکولم ڈویلپمنٹ، تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 167

موقع ملے بلکہ اسے اپنے تجربے اور مشاہدے سے سکون بھی حاصل ہو۔ بصورت دیگر مطلوبہ تعلم وقوع پذیر نہیں ہو سکے گا۔

Elmas Ali

مواد ہمیشہ اس نوعیت کا ہونا چاہئے جس کا مطلوبہ بردِ عمل طلبہ کی استعداد اور رجحانات کے عین مطابق ہو۔

نئی مواد کو ایسا ہونا چاہئے جو کہ ایک ہی تعلمی سرگرمی سے بہت سے منطقی نتائج پیدا کر سکے، مثال کے طور پر جب کوئی طالبعلم تعلیم کے حوالے سے مسئلہ حل کرتا ہے تو اسے اس عمل میں نہ صرف تعلیمی شعبے کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں بلکہ یہ فرد میں تعلیم عامہ کی اہمیت کے حوالے سے مختلف رویوں کو بھی پروان چڑھاتا ہے، اس کے علاوہ تعلیمی میدان میں ہونے والے کام کے حوالے سے پسندیدگی اور ناپسندیدگی کا بھی کھل کر اظہار خیال کیا جاتا ہے۔

مواد ایسا ہونا چاہئے جس سے مطلوبہ مقاصد (Objective) کو حاصل کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے یعنی مواد میں ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہئے جس سے ایک خاص مقصد (Objective) کو حاص کرنے میں کا مندرجہ ذیل ہے۔

سوال:- نصابی مواد کے انتخاب کا معیار یا (Criteria) پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب:- [illegible] کا معیار
ii- اہمیت یا Significance کا معیار
iv- دلچسپی یا Interest کا معیار
v- سیکھے جانے کے قابل Learnability کا معیار

نصابی مواد کے انتخاب کا معیار (Criteria for Content Selection):

تمام تعلیمی مفکرین اس نظریہ پر کامل اتفاق رکھتے ہیں کہ نصابی مواد کا چناؤ ہمیشہ متعین مقاصد (Objectives) کے مطابق ہونا چاہئے کیونکہ مقاصد (Objectives) [illegible] نصاب میں بھی ردوبدل کا تقاضا کرتی ہے۔ اسی لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ نصاب کو منتخب کرتے وقت کوئی [illegible] معیار ضرور مدِ نظر رکھا جائے تاکہ نصابی مواد کا بہتر انداز میں جائزہ مکمل سیاق وسباق کے ساتھ کیا جا سکے، مواد کے چناؤ کے حوالے [illegible] کے مد نظر رکھے جا رہے ہیں۔

i- کیا نصابی مواد اسلامی اقدار، روایات اور تعلیمات کے بنیادی اصول [illegible] کرتا ہے؟
ii- کیا نصابی مواد اسلامی معاشرے کی [illegible] اور خوشحالی کے لئے کلیدی کردار ادا [illegible]
iii- کیا نصابی مواد علم کے کسی منظم شعبے کیلئے خصوصی اہمیت رکھتے ہے؟
iv- کیا نصابی مواد زیادہ عرصہ کیلئے کارگر ثابت ہوں گے یا نہیں؟
v- کیا نصابی مواد کارآمد ہے؟ وقت گزرنے کیساتھ اس کی [illegible] میں کمی تو واقع نہیں ہوگی۔
vi- کیا نصابی مواد متعلمین کیلئے دلچسپ ہے؟ کسی بھی نصابی مواد میں دلچسپی کا عنصر انتہائی اہمیت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر مواد دلچسپ نہ ہوگا تو اساتذہ توجہ کے ساتھ تعلیم نہیں دے سکیں گے۔

ان کے علاوہ آپ اور بھی کئی طرح کے معیار قائم کر سکتے ہیں، یہاں پر اگر نکولز اینڈ گیٹز (Nicholls and Nicholls) کے تجویز کردہ معیارات کا مطالعہ کر لیا جائے تو کافی فائدہ مند رہے گا، اس نے مندرجہ ذیل معیارات بیان کئے ہیں۔



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 168

1- جوازیت یا معقولیت (Validity) کا معیار:

کسی بھی قسم کے مواد کو نصاب میں شامل کرنے کا جواز تبھی فراہم ہوتا ہے جب وہ تصدیق شدہ حقائق پر مشتمل ہو، اس کے علاوہ مواد کی جوازیت سے مراد یہ ہے کہ جس عنصر کو پیش کرنے کے لئے مواد منتخب کیا جا رہا ہے وہ اسی کا اظہار کرے، مثلاً اگر پاکستان کے جغرافیہ سے متعلق مواد شامل کیا جا رہا ہے تو ایسا مواد منتخب کیا جائے جو کہ صرف ملکی جغرافیہ سے تعلق رکھتا ہو اس میں اکا دکا کسی کا عمل دخل نہیں ہونا چاہئے۔ جوازیت کا ایک اور اہم [illegible] ہے کہ وہ [illegible] جائے کہ کہیں پیش کیا جانے والا مواد متروک تو نہیں ہو رہا منتخب کئے جانے والے مواد کو جدید دور کے تقاضوں کا ساتھ دینا چاہیے کیونکہ [illegible] نت نئی دریافتوں اور ایجادات سے پرانے علوم اور معلومات اپنی اہمیت کھو رہے ہیں، خصوصی طور پر ریاضی اور سائنس جیسے مضامین کیلئے اس معیار کے مطابق مواد کے انتخاب میں زیادہ دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ [illegible] میں زیادہ تیزی سے تبدیلیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔

جوازیت کے معیار کو ایک اور طریق کار سے بھی جانچا اور پرکھا جاتا ہے، اس کے تحت مواد اور مقاصد (Objectives) کے درمیان گہرے تعلق پر بھی خصوصی خیال رکھا جاتا ہے، اسی مواد کو نصاب میں شرکت کا جواز حاصل ہو سکتا ہے جو کہ نصاب کے مقاصد (Objectives) کی ترجمانی کرتا ہے، اگر مقصد (Objective) کسی اور چیز کی نشاندہی کرے اور مواد کوئی اور سبق دے تو اسے نصاب میں شامل کرنے کے لئے جائز (Valid) تصور نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر نصاب کا مقصد (Objective) اگر طلبہ کو ملک کے سیاسی ڈھانچے سے روشناس کرانا ہے اور مواد صرف سیاسی جماعتوں تک ہی محدود رہتا ہے تو یہ مواد "Valid" نہیں کہلائے گا۔

2- اہمیت یا (Significance) کا معیار:

ماہرین تعلیم کا کہنا ہے کہ کسی نصابی مواد کی اہمیت کا اندازہ نفس مضمون میں اس کی ضرورت اور افادیت کو دیکھ کر کیا جاتا ہے، نفس مضمون کے حوالے سے جس مواد کی قدر سب سے زیادہ ہوگی اسے ہی نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے، بیشتر نصاب ساز اس معیار کو اپناتے ہوئے نظریات اور اصول میں توازن کا بھی خصوصی طور پر خیال رکھتے ہیں، جیسا کہ نکولز اینڈ نکولز (Nicholls and Nicholls) کہتا ہے۔ "اگر تحقیق مفاہمانہ انداز میں منتخب کردہ اصول، تصور یا نظریات پر مشتمل ہے تو اس کی تشریح و توضیح کے لئے ان کے عملی کردار اور حقائق کو سمجھنا بھی انتہائی ضروری ہے اور انہیں محض شعور حاصل کرنے کے لئے ہی شامل کرنا چاہیے، اس سے حقائق کے بہت بڑے حصے کو سمجھنے کے حوالے سے درپیش مسائل جو کہ سیکنڈری درجے پر اکثر پریشانی کا سبب بنتے ہیں، کم ہو جائیں گے۔"

اہمیت کے معیار کے سنہری اصول کو کسی بھی قسم کے مواد پر لاگو کیا جا سکتا ہے، چاہے یہ مواد پرائمری کے نصاب کیلئے مسائل اور سرگرمیوں کے چناؤ کے لئے ہو یا منطق کے تحت علمی فہم سے تعلق رکھتا ہو۔ تاہم یہ معیار تب مسائل اور مشکلات پیدا کرتا ہے جب یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ مواد کس کے لئے اہم ہونا چاہئے؟ اس حوالے سے مختلف نصاب سازوں کے مختلف فہم کے تصورات اور نظریات ہیں، بہتر یہی ہے کہ حالات اور واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے طلبہ کی ضروریات کے عین مطابق مواد کے انتخاب کا فیصلہ کیا جائے۔

3- دلچسپی کا معیار (Interest):

مغربی مفکرین کہتے ہیں کہ منجھے ہوئے نصاب ساز عام طور پر مواد کا انتخاب کرتے وقت طلبہ کی دلچسپی کا خصوصی

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 169

خیال رکھتے ہیں اور اسے اعلیٰ درجے کا معیار تصور کیا جاتا ہے۔ تاہم یہ معیار ایسے معیارات میں سے ایک ہے جن کی عملی طور پر بڑی اہمیت اور مقبولیت ہوتی ہے لیکن عملی طور پر یہ اتنے مفید اور کارگر ثابت نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس معیار کو بھی نظر انداز کر دیا جاتا ہے جس کے لئے منطق یہ پیش کی جاتی ہے کہ نصاب ساز زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ طلبہ کے لئے کیا سیکھنا زیادہ ضروری ہوتا ہے لیکن ایسا کرنے سے ایک نقصان ضرور ہوتا ہے اور وہ یہ کہ طلبہ کو تعلم پر اُبھارنے والی قوت غائب ہو جاتی ہے، کیونکہ جب نصاب میں طلبہ کی دلچسپی کا تمام سامان موجود نہ ہو تو وہ اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر دلچسپی کا سامان موجود ہو تو وہ اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا ہے تو وہ زیادہ شوق اور دلچسپی سے پڑھتا ہے۔

دوسری جانب جب نصاب میں طلبہ کی دلچسپیوں کا حد سے زیادہ خیال رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے تو طلبہ من مانی کرنے لگتے ہیں ان میں بچگانہ پن آ جاتا ہے، مجموعی نشوونما پر اس کا الٹا اثر ہوتا ہے، جب کہ طلبہ کی تمام دلچسپیوں کا خیال رکھنا ممکن نہیں ہے کیونکہ طلبہ کی دلچسپیاں وقت اور عمر کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہیں، اور نصاب میں ان سب تبدیلیوں کا [illegible] جاتا ہے۔ اس لئے مواد کے اس معیار کو ایک حد میں رہتے ہوئے ہی لاگو کیا جا سکتا ہے۔

حقیقتاً تمام [illegible] یعنی اہمیت، جوازیت، سماجی مطابقت، افادیت، سیکھے جانے کی قابلیت، اور دلچسپی کو [illegible] مواد کو اکٹھا کرتے ہوئے ضرور ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے تبھی طلبہ کے لئے موزوں ترین نصاب تیار کیا جا سکتا ہے۔ ہم جان میں سے اہمیت، جوازیت اور افادیت ایسے معیارات ہیں جنہیں ضرور قابل ترجیح سمجھنا چاہئے۔

4- سیکھے جانے کی قابلیت کا معیار (Learability):

طلبہ کے رجحانات اور رویوں کو دیکھتے ہوئے ہمیشہ ایسا مواد سلیبس میں شامل کرنا چاہئے جسے وہ از خود حاصل [illegible] تعلیمی سرگرمیوں میں مواد کیساتھ [illegible] وقت کئے گئے ہیں مگر بڑا واضح اصول یہ ہے کہ طلبہ کو ایسا مواد سیکھنا چاہئے جسے وہ بڑی آسانی کے ساتھ سیکھ سکیں [illegible] سے نہیں ہو رہا، یہ معیار ایسے نصاب کے لئے موزوں ہے جس کا مقصد مختلف پس منظر اور مختلف [illegible] حاصل تعلیم کی کثیر تعداد کی ضروریات کو پورا کر رہا ہو۔ ایسے معاملات میں خصوصی تعلیمین کے لئے زیادہ مشکل مواد نہیں [illegible] سیکھے کی قابلیت کے معیار کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں طلبہ کو تعلیم کے لئے تیار بھی کیا جائے۔ نصاب [illegible] لئے قابل ایسے مواد کا تعین جو طلبہ کو تعلم کی ترغیب دے، ایک مشکل عمل ہے تاہم کلاس روم کا استاد جو کہ نصاب پر عملدرآمد کراتا ہے اس پر یہ ذمہ داری ضرور ہوتا ہے کہ وہ طلبہ کی تعلیم کے لئے تیاری کا اندازہ کر سکے، اس لئے وہ حالات کا جائزہ لیتے ہوئے [illegible] کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ مطلوبہ نتائج حاصل کئے جا سکیں۔ ایک ذہین اور فرض شناس استاد [illegible] طرح کے نصابی فیصلے بالمال کرتا رہتا ہے۔

5- سماجی مطابقت کا معیار (Social Relevancce):

مختلف معیارات میں سماجی مطابقت کو قدرے ممتاز معیار سمجھا جاتا ہے، یہ صرف ایسے مواد کو انتخاب کے لئے موزوں قرار دیتا ہے جو کہ سماج کے نقطہ نظر کے مطابق فرد کی سماجی نشوونما کرتا ہے۔ اس معیار کا تعلق مواد کی اخلاقی اقدار، نظریات، سماجی مسائل، متنازع معاملات اور دیگر سماجی امور سے مطابقت رکھتا ہے تاکہ فرد کو معاشرے کا مؤثر رکن بننے



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 170

میں ہوتا ہے۔

تاہم یہ سوال اپنی جگہ پر موجود ہے کہ ان بنیادوں پر کون سا مواد نصاب میں شامل کیا جا سکتا ہے؟ یہ سوال [illegible] جہاں خوبیاں پائی جاتی ہیں وہیں خرابیاں بھی موجود ہوتی ہیں، بعض [illegible] میں معروف اقدار [illegible] کیونکہ معاشرے میں [illegible] معاشروں کی اپنی اقدار [illegible] میں پیش کر دینا کیا قابل قبول معیار ہے؟ کیا مختلف معاشروں کا تقابلی جائزہ [illegible] اپنانے کی کوشش نہیں کی جانی چاہئے؟ بلاشبہ بہترین اصول تو یہی ہے کہ اچھی [illegible] لیں اور یہی اسلام کی آفاقی تعلیمات کا بھی سبق ہے۔ ذمہ دار معاشروں میں نصاب سازعام طور پر مندرجہ ذیل [illegible] پر مشتمل مواد نصاب میں شامل کرتے ہیں۔

1- جمہوری اصول اور اقدار
2- [illegible] کے بارے [illegible]
3- سائنسی آگاہی اور تنقید
4- سماجی تبدیلیوں میں سہولت

افادیت کا معیار اس معیار کو مواد کے چناؤ میں مرکزی حیثیت حاصل ہے اس کے بغیر اعلیٰ تعلیمی مقاصد حاصل کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ نصابی مواد کے انتخاب کے سلسلے میں اس کی افادیت ہمیشہ مسلمہ رہی ہے۔ یہ معیار بظاہر اہمیت اور سادگی مطابقت سے ماتا جاتا ہے۔ لیکن غور کریں تو یہ اصطلاح ان سے کچھ مختلف نظر آئے گی، یہ اصطلاح متعلم کے انفرادی مفاد سے تعلق رکھتی ہے، مواد کی افادیت کا مطلب فرد کو باافادہ زندگی کے لئے تیار کرنے میں اس کا کردار یا کارآمد ہونا ہے۔ اس کے علاوہ مفید مواد متعلم کو براہ راست مطلوبہ نتائج تک پہنچا دیتا ہے۔ افادیت کا معیار ان کے لئے زیادہ قابل قدر ہے جو کہ سکول کے نصاب کو زیادہ مختصر بنانے کے حق میں ہیں۔ کیونکہ اس معیار کو اپنانے سے سکول کی تعلیم کو حقیقی زندگی سے زیادہ قریب کیا جا سکتا ہے۔ تاہم بعض سکول، کالجز اور جامعات ایسی ہیں جو کہ نصاب کے لئے مواد کو منتخب کرتے ہوئے عملی امور سے زیادہ نظریات کو اہمیت دیتی ہیں، لیکن طالبعلم کو عملی زندگی کے لئے تیار کرنے کی خاطر ضرورت اس امر کی ہے کہ معیاری تعلیمی نصاب کے لئے مواد کا چناؤ کرتے ہوئے تعلیمی فوائد اور ثمرات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔

نظریہ افادیت کو اپنی انتہائی سطح پر اختیار کرنے سے سٹیٹس کو (Status Quo) کو دوام ملتا ہے یا دستیاب مواد کا تنقیدی محدود ہو جاتا ہے، اس انداز سے سیکنڈری سکولز جیسے شعبہ جاتی اداروں میں مسائل پیدا ہوتے ہیں کیونکہ بلوغت کی افادی ضروریات خاص کر خاندانی زندگی، روزگار کی تعلیم، اشخاص کے باہم تعلقات میں مہارتیں، ذاتی صحت، پیشہ اور دیگر امور سے متعلق مواد تجویز کرتی ہیں۔ یہ موضوعات ویسے تو حقیقی مسائل پر مشتمل ہوتے ہیں تاہم یہ سیکنڈری سکول میں روایتی طور پر الگ رہنے والے مضامین میں اور شعبہ جات پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ مسئلہ سکولوں میں گئی مرتبہ اٹھتا رہا ہے جو کہ ابھی تک حل طلب ہے، اس کی بنیادی وجہ حد سے زیادہ تنظیم نصاب ہوتا ہے۔

افادیت کے معیار کا تعین کرتے ہوئے جو عالیہ نظریہ اپنایا گیا ہے وہ طلبا کی موجودہ ضروریات کے مطابق مواد کے انتخاب سے تعلق رکھتا ہے۔ طلبا کو جدید دور میں ایسے نصابی مواد کی ضرورت ہے جو کہ نئے کے خلاف آگہی، ذاتی مسائل کا حل، مختلف ثقافتوں کے حوالے سے سوجھ بوجھ، معاشی آگہی اور دیگر امور سے متعلق ان کے اذہان کو تیار کر سکے۔ مواد کے انتخاب کے حوالے سے یہ معیار کافی سودمند ہے تاہم اس معیار کو اختیار کرنے کے مختلف انداز نے نصاب سازوں میں

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 171

(Non-tertiary-bond) "نان ٹرشری بانڈ سٹوڈنٹس" (Students) کے نصاب کے لئے زیادہ موثر ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 9- سمتھ، سٹینلے، شورز نے انتخاب مواد کے مختلف طریقوں کی وضاحت کی ہے، آپ ان میں سے کونسا طریقہ پاکستان میں اپنانا پسند کریں گے اور کیوں؟

جواب: مواد کے انتخاب کے طریقہ ہائے کار (Purposes of Content Selection):

سمتھ (Smith)، سٹینلے (Stanley) اور شورز (Shores) نے اس موضوع پر بڑی تفصیل سے بحث کی ہے۔ انہوں نے مواد کے انتخاب کے چار طریقے بیان کئے ہیں۔

i- قیاسی (Judgemental)
ii- تجرباتی (Experimental)
iii- تجزیاتی (Analytical) اور
iv- متفقہ طریقہ (Consensual)

i- قیاسی طریقہ (Judgmental Procedure):

قیاسی طریقہ میں نفس مضمون کو اکٹھا کرتے وقت نصاب ساز کو مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تلاش کرنا پڑتے ہیں۔

Elmas Ali

1- [illegible] اور سماجی مقاصد قبول کئے جانے چاہئیں؟
2- موجودہ [illegible] کس نوعیت کے ہیں جس میں یہ "Objectives" مقاصد حاصل کرنے ہیں اور انہیں تسلیم کیا گیا ہے۔

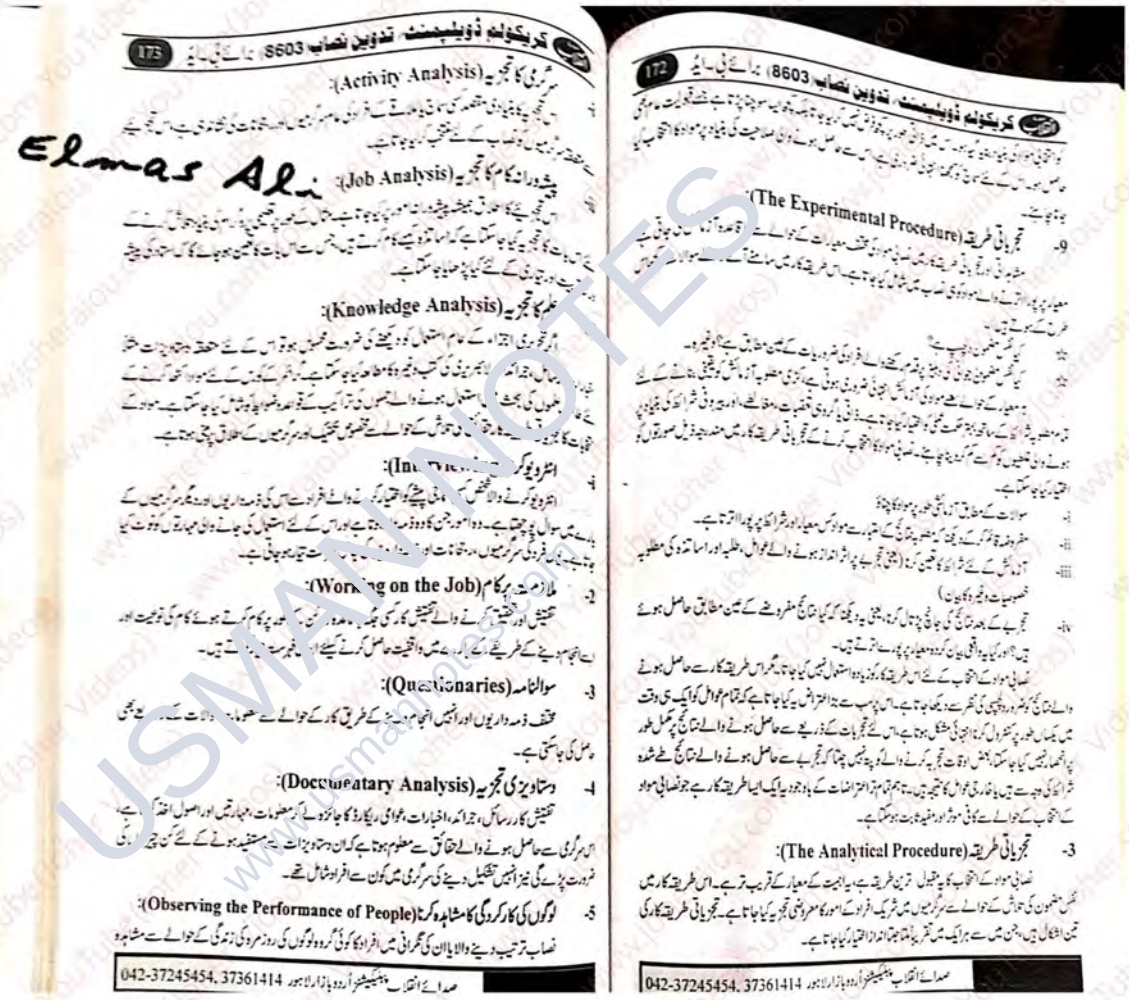
موجودہ صورتحال میں [illegible] دوسرے ذرائع سے مقاصد (Objectives) کو بہتر طریق کار کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس طریقہ کار میں مواد کے معروضی پیمانے [illegible] نصاب ساز کی خصوصی دلچسپی اور علم کی ضرورت پڑتی ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ نصاب ساز کی سوچ پر گہری نظر ہو اور اس کی [illegible] توجیہات سے ہٹ کر آفاقی رائے کے مطابق ہونی چاہئے۔

مقاصد کے تعین کے لئے نصاب ساز جب معلومات کے ذرائع [illegible] اور مواد کے انتخاب کے لئے جب انہیں بروئے کار لاتا ہے تو وہ اس [illegible] کے تحت حقیقی سماجی اور تاریخی [illegible] بلکہ وہ بصیرات، شفاف، سماجیات، معاشیات، سیاسیات، تاریخ، نفسیات اور فلسفہ کے شعبوں میں ہونے والے [illegible] حاصل کرتا ہے۔

اس کے علاوہ اس قیاسی طریقہ (Judgemental Procedure) میں گروپ [illegible] جاتے ہیں تاکہ انفرادی اور اجتماعی طور پر مختلف تجاویز کا درست طور پر جائزہ لیا جا سکے اور خاص نکات پر اتفاق رائے حاصل کیا جا سکے۔ البتہ اگر مواد کو تقاضے اور ذاتی توجیہات کی بنیاد پر چننے کی کوشش کی جائے تو یہ قیاسی طریقے کے [illegible] ازسکتا۔ یہی ایسا مواد نصاب کو قدرے بہتر بنا سکتا ہے۔

قیاسی طریقے (Judgmental Procedure) کا بہترین اظہار تب ہوتا ہے جب سماجی تشکیل نو کے معیار



کریکولم ڈویلپمنٹ تدوین نصاب 8603 بی ایڈ 172

(The Experimental Procedure) تجرباتی طریقہ -9

(The Analytical Procedure): تجزیاتی طریقہ -3

042-37245454, 37361414 صدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور

کریکولم ڈویلپمنٹ تدوین نصاب 8603 بی ایڈ 175

(Activity Analysis): سرگرمی کا تجزیہ

(Job Analysis): پیشہ ورانہ کام کا تجزیہ

(Knowledge Analysis): علم کا تجزیہ

(Working on the Job): ملازمت پر کام -2

(Questionnaries): سوالنامہ -3

(Documentary Analysis): دستاویزی تجزیہ -4

(Observing the Performance of People): لوگوں کی کارکردگی کا مشاہدہ کرنا -5

042-37245454, 37361414 صدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور

USMAN NOTES www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 174

تجزیاتی طریقہ کار پر جو سب سے بڑا اعتراض اٹھایا جاتا ہے وہ اس عمل کے دوران معاملات، مہارتوں اور علم کو چھوٹے چھوٹے اجزاء میں تقسیم کرنا ہوتا ہے جس سے ان کی مجموعی تنظیمی ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ تاہم تجزیہ ہر حال میں ضروری ہوتا ہے اس پر اعتراض اٹھا کر اسے ختم نہیں کیا جا سکتا، تجزیہ کے حوالے سے مندرجہ ذیل سوالات ہمیشہ ذہن میں رہنے چاہئیں۔

- تجزیہ کس کے لئے کیا جا رہا ہے؟
- کیا یہ مقصد کے لئے کارآمد ہے؟

4- متفقہ طریقہ (The Consensual Procedure):

متفقہ طریقہ (Consensual Procedure) نصاب کے حوالے سے لوگوں کی تجاویز اکٹھا کرنے کا کارگر طریقہ ہے۔ اس طریقہ کار میں نکلنے والے نتائج لوگوں کی تعداد یا شرح فیصد کے حوالے سے ظاہر کئے جاتے ہیں، مثلاً 30 فیصد (3) فیصد فنڈ مواد کے خواہش مند ہیں۔ جب اس طریقہ کو قیاسی طریقہ (Judgemental) کے ساتھ ملا کر استعمال کرتے ہیں تو یہ دوسروں پر بہت زیادہ انحصار کرنے والا طریقہ بن جاتا ہے۔ نصاب میں فنڈ مواد چننے کے حوالے سے ہم اس طریقہ کار کو استعمال کرتے ہیں، بعض کا کہنا ہے کہ لوگوں کی تجاویز تعصب سے پاک نہیں ہوتیں، اس کے باوجود اس طریقہ کار پر بھی کئی اعتراضات ہوئے ہیں، بعض کا کہنا ہے کہ صرف اکثریتی رائے پر ہی فیصلہ کیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 5۔ مواد کے چناؤ اور تنظیم کے طریقہ کار کے حوالے سے سٹیفن رومائن کے بتائے گئے طریقوں پر اظہار خیال کریں؟

جواب: مواد کے انتخاب اور تنظیم کے طریقہ کار کے حوالے سے "Romine" کی درجہ بندی:

منتخب کئے ہوئے مواد کو ترتیب سے الگ کرنا کافی مشکل ہوتا ہے خصوصاً اس وقت جب نصاب کے مجموعی ڈھانچے کے حوالے سے فیصلہ کیا جا رہا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بیان کردہ طریقہ کار کا استعمال مواد کے چناؤ اور تنظیم دونوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ نصاب سازی کے اس مرحلے کے حوالے سے تقلیمی نصاب میں کئی طرح کی تجاویز ملتی ہیں۔ کئی مصنفین نے ایک یا ایک سے زائد طریقہ کار کو نصاب کی حدود، پھیلاؤ اور وسعت کے تعین کے لئے پیش کیا ہے۔ بعض طریقے وسیع پیمانے پر قابل اطلاق ہوتے ہیں۔ جبکہ بعض مطالعے کے کورسز، پراجیکٹس اور کلاس روم کی متعلقہ سرگرمیوں کے لئے مخصوص رہتے ہیں۔

"Stephen Romine" نے چند ایسے طریقوں پر بحث کی ہے جن کا اطلاق نصابی سرگرمیوں کی تنظیم و ترتیب اور انتخاب، درسی کتب کا جائزہ، مختلف تجاویز کے حوالے سے سروے، اغلاط کا مطالعہ، مطالعہ نصاب، بلوغت کی زندگی کا جائزہ، سماجی امور کا تجزیہ اور نوجوانوں کی پسند ناپسند اور ضروریات کے مطابق ہو سکتا ہے۔

سٹیفن رومائن کے بیان کردہ ان طریقوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- درسی کتاب کا طریقہ (The Texbook Proceedure):

نصاب سے متعلقہ سرگرمیوں کے تسلسل کے تناظر میں نصابی سرگرمیوں کے انتخاب اور تنظیم و ترتیب کے لئے

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 175

سب سے زیادہ استعمال ہونے والا یہی ذاتی وضاحتی طریقہ (Self-Explanatory Procedure) ہوتا ہے۔ اس روز میں کورس کے مواد یا نصاب کے بڑے حصے کا تعین کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ فرض کرنا ضروری ہوتا ہے کہ متن تحریر کرنے والے بہتر طور پر جانتے ہیں کہ نصابی سرگرمیوں پر عمل کرنے کے حوالے سے نوجوانوں کے لئے کیا کچھ مفید رہے گا اور کیا کچھ کارآمد نہیں رہے گا۔

2- اغلاط کی تحقیق کا طریقہ (The Survey of Opinions Procedure):

اس طریقہ کار کے پیچھے جو سوچ کارفرما نظر آتی ہے وہ غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ہے تاکہ نصاب کی کمزوریوں اور خامیوں کو دور کیا جا سکے۔ یہ تجزیہ کی ایک ایسی شکل ہے جس میں غیر صحیح اور ہوؤں [illegible] کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر معاشرتی علوم کے مضمون میں اس [illegible] کام ہو سکتا ہے کہ ماضی میں مختلف قسم کے افراد ایک ساتھ کیوں نہ رہ سکے؟ اس سے حاصل ہونے والے نتائج کی بنیاد پر [illegible] میاں اور مواد کا انتخاب کیا جا سکتا ہے جس سے باہمی اشتراک اور تعاون کو فروغ حاصل ہو سکے [illegible] خیالات [illegible] والے لوگوں کو آپس میں مل جل کر رہنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ ریاضی میں استاد [illegible] کا جائزہ لے [illegible] مختلف پہلوؤں میں اس کی کمزوریوں کا تعین بھی کر سکتا ہے۔ کمزوریوں کا تعین طلبہ کی کارکردگی [illegible] کے بعد [illegible] کے لئے معالجاتی کام (Remedial Work) کرایا جا سکتا ہے۔ کورس کے آغاز پر ہونے کے بعد [illegible] تشخیصی مقصد کے لئے [illegible] جس میں طلبہ کی صلاحیتوں اور خامیوں دونوں کا تجزیاتی جائزہ لیا گیا ہو۔ یہ عمل کورس کے ڈھانچے کو جزوی بنیاد [illegible] ہے۔

Elmas Ali

3- مختلف آراء کے سروے کا طریقہ:

اس [illegible] طریقہ کار میں مختلف قسم [illegible] اسے متفقہ یا ماہرانہ رائے کا اظہار بھی کہا جاتا ہے۔ کس مضمون کے حوالے سے قائم کی گئی کمیٹی تحقیق اور ممبران کی تجاویز پر مشتمل فیصلے کا اعلان کرتی ہے۔ یہ فیصلے اکثر و بیشتر قابل قدر اور بڑی ذمہ داری کے ساتھ ہونے والی تحقیق کی بنیاد پر [illegible] ہے۔ جبکہ کبھی کبھی یہ فیصلے بغیر تحقیق کے پیش کی جانے والی تجاویز سے زیادہ پر [illegible] نہیں ہوتے، محدود نصابی شعبوں مثلاً [illegible] بعض مسائل کے حوالے سے اس طریق کار کی اہمیت میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طریق کار [illegible] اشخاص کے پینل گروپ مجموعی طور پر شمولیت اختیار کرتے ہیں۔

1- ماہرین بمعہ استاد
2- پیشہ ورانہ تعلیم کے ماہرین
3- انٹینی راہنما
4- عام افراد
5- شاگرد

4- دیگر نصابوں کے مطالعہ کا طریقہ (The Study of other Curriculum Procedure):

اس طریقہ کار کو "Scissors and Paste" یعنی کاٹنے اور چسپاں کرنے کا طریقہ بھی کہتے ہیں، اس طریقہ کار میں دیگر سکولوں اور اداروں کی طرف سے تیار کردہ نصابی گائیڈز، کورسز اور دیگر اقسام کے مواد کا بغور مشاہدہ کیا جاتا ہے

اور اپنے سکول کے لئے ایسے عمومی اصول یا تصورات اخذ کئے جاتے ہیں، جو کہ انتہائی مفید ثابت ہوں۔ اس انداز میں استاد یا سکول کا زیادہ تر انحصار دیگر اداروں کے نصاب پر ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر سائنس کا کوئی نصاب جو کہ کسی سکول میں رائج ہے کو اختیار کر لینا فائدہ مند رہتا ہے تو اسے اسی طریقہ کار کے مطابق استاد پورے کا پورا نصاب بھی اپنی کلاس میں رائج کر سکتا ہے۔

5- بالغانہ سرگرمیوں کے جائزہ کا طریقہ:

(The Analysis of Adult Activities Procedure):

مطلوبہ سرگرمیوں کا جائزہ کوئی بنیاد طریقہ کار نہیں ہے۔ لیکن نصابی مواد کے انتخاب کے [illegible] سے اس [illegible] ابھی بھی مثالی حیثیت کی حامل ہے۔ وسیع تناظر میں دیکھا جائے تو اس میں بطور شہری اور پیشہ ور شخص کی [illegible] سے انجام دی جانے والی زندگی کی سرگرمیوں کا مطالعہ اور مشاہدہ شامل ہوتا ہے۔ اس مشاہدے سے ایسی سرگرمیوں کا تعین آسان ہو جاتا ہے جنہیں سکھا کر نوجوان نسل کیلئے انتہائی ضروری ہو سکتا ہے۔ پیشہ ورانہ تعلیم کا نصاب متعین کرنے میں یہ طریقہ زیادہ مقبولیت کا حامل ہے۔ اس شعبے کے لئے کئے جانے والے تجزیئے میں مخصوص مہارتوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ جب کارآمد اور موزوں ترین مہارتوں کی شناخت ہو جاتی ہے تو انہیں تعلیمی نصاب کا حصہ بنا دیا جاتا ہے۔

6- سماجی امور کا طریقہ(The Social Functions Procedure):

یہ طریقہ کار بھی سرگرمیوں اور رجحانات کے جائزے سے تعلق رکھتا ہے تاہم یہ زیادہ وسیع نقطہ نظر پیش کرتا ہے، اس طریقہ کار کے پیچھے جو تصور کارفرما ہے وہ تعلیم کو ایک معاشرتی عمل قرار دیتا ہے۔ جس کا ابتدائی مرحلہ سماجی کردار کا جائزہ ہے تاکہ رجحانات کا تعین ہو سکے جن میں مہارت حاصل کرنا بطور بالغ شہری فرد کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اس طریقہ کار کو نصاب کے بڑے مقصدوں کے لئے اختیار کیا جاتا ہے جیسا کہ سماجی پروگرام، عزم وغیرہ۔ اس طریقہ کار میں سماجی، سیاسی، معاشی و دیگر متعلقہ شرائط اور ان کے اثرات کے حوالے سے جامع تحقیق شامل ہوتی ہے، جس کے لئے سروے، ادب کا مطالعہ اور دیگر طریقے آزمائے جاتے ہیں۔

7- نوجوانوں کی دلچسپیوں اور ضروریات کا طریقہ:

(The Youth Interest and Needs Procedure):

سماجی امور کا طریقہ اور نوجوانوں کی دلچسپیوں اور ضروریات کے طریقوں میں کئی مشابہتیں پائی جاتی ہیں۔ دوسرے طریقے کا دائرہ کار بالغ افراد کی زندگی تک محدود ہے جس کی مختلف قسم کے مسائل کے حوالے سے درجہ بندی کی جاتی ہے۔ اس طریقہ کار کا تسلسل ترتیبی طور پر لڑکیوں کے پس منظر، پختگی، دلچسپی اور ضروریات کی بنیاد پر ترتیب دیا جاتا ہے، یہ تدریجی سلسلہ وار ترتیب بھی ہو سکتی ہے اور منطقی بھی۔ اس طریقہ کار میں لگاتار پیش آنے والے مسائل پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے لیکن اس کی وسعت پھیلاؤ اور تسلسل دونوں کا دارومدار نوجوانوں پر ہوتا ہے، اس میں بالغوں کے بجائے لڑکیوں کے شخصی و سماجی امور کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں بلوغت کی زندگی کے لئے تیاری سے گریز شامل نہیں، بلکہ اس طریقہ کار کا کردار اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 6- نصاب سے کیا مراد ہے؟ اس کے اصولوں پر خصوصی نوٹ لکھیں؟

جواب: نصاب کی تنظیم کے اصول(Principles of Curriculum Organization):

تعلیمی سرگرمیوں میں تعلیمی مواد کے انتخاب کیلئے بیان کردہ اصول مواد کی ترتیب و تنظیم کے لئے بھی بڑے مفید اور مؤثر ثابت ہوتے ہیں جبکہ ان سے بھرپور استفادہ کے لئے ان میں کچھ تبدیلیاں بھی کی جا سکتی ہیں۔ سکول کے اہداف، تعلیمی مقاصد، ضروریات اور متعلمین کی صلاحیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے سکول کے نصاب کی مختلف تقسیم کے حوالے سے منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ نصاب کی تنظیم کے حوالے سے مندرجہ ذیل اصولوں کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

- ☆ انتہائی لچک کا مظاہرہ کرتے ہوئے وسعت، پھیلاؤ اور تسلسل کا تعین کیا جائے۔
- ☆ تعلیمی سرگرمیوں کی مشترک صورت مہیا کی جائے۔ اس کے علاوہ خصوصی دلچسپیوں اور ضروریات کی تسکین کے لئے ضروری سرگرمیوں اور رجحانات کو شامل کیا جائے۔
- ☆ [illegible] کردہ مقاصد (Objectives) کے حصول کو یقینی بنایا جائے، نیز انہی مقاصد کی روشنی میں طلبہ کی ترقی و نشوونما [illegible] جائزہ کو بھی منطقی نتیجے تک پہنچایا جائے۔
- ☆ جس انداز [illegible] علم و فروغ پذیر ہو رہا ہے اس سے اختلاف کرنے سے گریز کیا جائے۔
- ☆ حصول [illegible] پر خصوصی توجہ دینی چاہئے اور انہیں مشترکہ نصابی مضمونوں کے عمل میں بھی شریک کرنا چاہئے۔
- ☆ تعلیم کے [illegible] قائم کریں جس سے سکول اور کمیونٹی میں تعلیم کے حوالے سے منطقی نتائج حاصل ہو سکیں۔

نصابی تنظیم کیا ہے؟(What is Curriculum Organization):

رالف ٹیلر (Ralph Tyler) [illegible] میں اہم تبدیلیاں راتوں رات نمودار نہیں ہو جاتیں، بلکہ (ا کوئی) ایک سرگرمی تعلیم پر اکیلے گہرا اثر ڈال سکتا ہے۔ سوچنے، کرنے، بنیادی عادات، رجحانات، رویوں اور دلچسپیوں میں تبدیلیوں کے لئے کافی وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنوں [illegible] سالوں کے بعد مقاصد نئے رجحانات کی صورت میں عملی جامہ پہنتے ہیں۔ بعض پہلوؤں میں تعلیمی عمل کا اثر ایسا ہوتا ہے جیسے مسلسل [illegible] رہنے والے پانی کا اثر پتھر پر بہتا رہتا ہے، پتھر پر پڑنے والا [illegible] ابتدائی ست روی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اب [illegible] پتھروں پر مہینوں پتھر کا مشاہدہ کرتے رہیں تو آپ کو واضح فرق نظر نہیں آئے گا۔ البتہ سالوں بعد اسی پتھر کو دیکھیں گے تو مسلسل [illegible] کے واضح نشانات نظر آئیں گے۔ یہی صورتحال تعلیم کے ساتھ بھی پیش آتی ہے انسانوں میں بعض رویے اور [illegible] تبدیلی کے لئے مسلسل تعلیمی عمل کے نتائج ہوتے ہیں۔

مؤثر نصابی تنظیم کے اصول: ii-

(Criteria of Effective Curriculum Organization):

ٹیلر (Tyler) نے نصاب اور پیشہ ورانہ تربیت کے جن بنیادی اصولوں کا بیان کیا ہے ان کے مطابق [illegible] سرگرمیوں کے مؤثر طور پر منظم گروپ تشکیل دینے کے لئے تین قسم کے معیارات پر پورا اترنا انتہائی ضروری ہے۔ ان میں تسلسل (Sequence)، تسلسل (continuity) اور ادغام (Integration) شامل ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 178

1- تسلسل (Continuity) کا اصول:

تسلسل کسی بھی نصابی مواد کا مرکزی نقطہ ہے اس سے مراد نصاب کے اہم اجزاء کی عمودی تکرار (Vertical Reiteration) ہے مثال کے طور پر اگر معاشرتی علوم کے مضمون میں معاشرتی علوم کے مواد کو پڑھنے کی صلاحیت میں ترقی اہم ترین مقصد ہے تو اس صلاحیت کو تقویت دینے کے لئے مشق کے کئی مواقع مہیا کرنے چاہئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی طرح کی مہارتوں کا بار بار مظاہرہ کرنے کے مواقع فراہم کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر سائنس کے مضمون میں تواہنی کے بامعنی تصور کو طلباء کے ذہنوں میں پختہ کرنا اہم ترین مقصد ہے۔ اس تصور کے حصول کی مختلف حصوں میں بار بار پیش کیا جائے، نصاب کی موثر تنظیم سازی کیلئے اہم اجزاء کی تکرار کی اہمیت کی حامل ہوتی ہے

2- ترتیب (Sequence) کا اصول:

یہ معیار "Continuity" سے منسلک مگر اس سے بھی وسیع تر ہے، نصاب کے اہم تصورات اور اجزاء کو کورس میں بار بار پیش کرنے کے باوجود ضروری نہیں کہ یہ عمل منطقی تصور کے شعور کے حوالے سے بہتر نتائج پیدا کرے۔ اس لئے ترتیب کا کام اہم لئے ہوتے ہے کیونکہ اس میں صرف تکرار ہوتی ہے، پیچیدہ پہلوؤں کی طرف رہنمائی فراہم نہیں کی جاتی۔ ترتیب کا کام اہم تصورات کو مرحلہ وار ترتیب دینا بھی ہوتا ہے۔ مثلاً اگر معاشرتی علوم کے مضمون میں مواد کو پڑھنے کی صلاحیت کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے تو اس کے لئے آغاز سادہ اور عام فہم مواد سے کیا جائے گا اور پڑھنے کی سرگرمی کو بتدریج پیچیدہ کرتے ہوئے بار بار دہرایا جائے گا۔ یعنی پانچویں درجے میں بچوں کے سامنے پیش کیا گیا مواد چھٹے درجے میں بعینہ نہیں دہرایا جائے گا بلکہ پانچویں درجے میں پیش کئے گئے تصورات کے مزید پیچیدہ پہلوؤں کو چھٹے درجے کی تربیت میں شامل کریں گے۔ اسی طرح سائنس کے مضمون میں تواہنی کے تصور کو اگلے درجات میں مزید تفصیلات اور پیچیدہ پہلوؤں کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔

3- ہم آہنگی (Integaration) کا اصول:

ہم آہنگی سے مراد تعلم کی سرگرمیوں کے درمیان افقی تعلق (Horizontal Relationship) ہے۔ تعلم کی سرگرمیوں کی تنظیم ایسی ہونی چاہئے جس سے طلبہ کو کسی ہم خیال نقطہ نظر تک پہنچنے میں معاونت مل سکے اور وہ ہم آہنگ رجحان اپنا سکیں۔ مثال کے طور پر ریاضی میں عددی مسائل کو حل کرنے کی استعداد میں اضافہ کرتے ہوئے اس بات کو بھی اجاگر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کا دیگر مضامین مثلاً معاشرتی علوم اور سائنس وغیرہ میں کیسے اطلاق ہوگا؟ یعنی تمام مہارتوں کو الگ الگ مضامین میں نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ ان کے ایک دوسرے کے ساتھ سماجی روابط اور تعلقات کو بھی نمایاں کرنا چاہئے تبھی طلبہ سیکھے گئے اسباق کو اپنی عملی زندگی میں بہتر انداز میں استعمال کر سکیں گے۔

☆☆☆☆☆

سوال 7۔ موثر تدریسی حکمت عملیوں کے انتخاب کا تذکرہ کیجیے۔

جواب۔ تدریسی حکمت عملیوں کا انتخاب (Selection of Teaching Strategies):

تعلمی سرگرمیوں سے مراد ایسی سرگرمیاں ہوتی ہیں جو کہ تعلیم و تدریس کے لئے متعلمین کو پیش کی جاتی ہیں تاکہ متعین شدہ تعلیمی مقاصد کو حاصل کیا جائے اور نصاب کی خواہشات پر پورا اترا جا سکے۔ اس تعریف میں اساتذہ کی طرف

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 179

ترتیب دی گئیں تمام تدریسی اور ترجیحی حکمت عملیاں اور کمرہ جماعت کا ماحول بھی شامل ہے۔

نصابی عمل کے دوران تعلمی سرگرمیاں کلی طور پر مواد اور نصاب کی خواہشات سے وابستہ ہوتی ہیں۔ مواد مقاصد و اہداف "Aims, Goals and Objectives" کے طور پر پیش کئے گئے نظریات سے اخذ کیا جاتا ہے، جس کا موثر طور پر اطلاق کرنے کے لئے نصاب ساز موزوں تعلیمی سرگرمیوں کا سہارا لیتے ہیں۔ اس طرح مختلف طریقے نہ صرف مواد کی تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں بلکہ ابتدائی طور پر بیان کردہ مقاصد (Objectives) کے حصول میں بھی معاونت کرتے ہیں۔

اس تعلق کو مثال سے بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ فرض کریں پرائمری سکول میں اساتذہ کا گروپ اپر پرائمری (Upper Primary) طلبہ کو سائنسی تصورات اور اصول کے بارے میں زیادہ آگہی دینا چاہتا ہے اور پرائمری سائنس نصاب کو وسعت دینے کیلئے موزوں ترین علم، مہارت اور اقدار تشکیل دیتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ طلبہ کو وقتی نشوونما کے [illegible] تک پہنچایا جائے۔ اس سلسلے میں نصاب ساز بنیادی مہارتوں اور ان کی خصوصیات کو سمجھانے کے لئے طلبہ [illegible] تجویز کرے گا۔ یہاں پر جو سوال درپیش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم تعلم کے عمل اور متعلمین کے بارے میں [illegible] اگر ہمیں اس کے بارے میں کافی معلومات حاصل ہوں گی تبھی ہم متعلمین کو موزوں نصابی مواد کی سپولیت [illegible] یہ ایسا مسئلہ ہے جو کہ نصاب بنانے والوں اور کلاس روم کے اساتذہ دونوں کے لئے انتہائی اہم ہے۔ یوں [illegible] اساتذہ کو ممکن حد تک بہترین رہنمائی فراہم کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ نتیجتاً ایسے نصاب ساز جو کہ [illegible] سے زیادہ منسلک ہوتے ہیں، نصاب میں تعلم و تدریس کی زیادہ موزوں حکمت عملی کو شامل کر سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا مثال کو آگے بڑھائیں تو نصاب سازوں کے لئے صورتحال کا جائزہ تجویز کیا جاتا ہے، اور نصاب کی [illegible] کی جاتی ہے۔ جو کہ اپر پرائمری (Upper Primary) طلبہ کو بنیادی مہارتوں کے بارے میں شعور عطا کرنے کے لئے باہمی طور پر متحرک تدریسی اور عملی تجربات موزوں قرار دیتا ہے۔ یا پھر عملی مظاہرہ اور سمعی و بصری طریقہ کی پریکٹس تجویز کی جا سکتی ہے، خاص حالات میں تیز [illegible] کا بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ تعلم و تدریس کی حکمت عملی کا انتخاب کافی حد تک ٹاسک اور طلبہ کی ضروریات کے حوالے سے نصاب [illegible] اور شعور کے مطابق ہوتا ہے۔

تعلم و تدریس کی حکمت عملیاں (Teaching Learning Strategies)

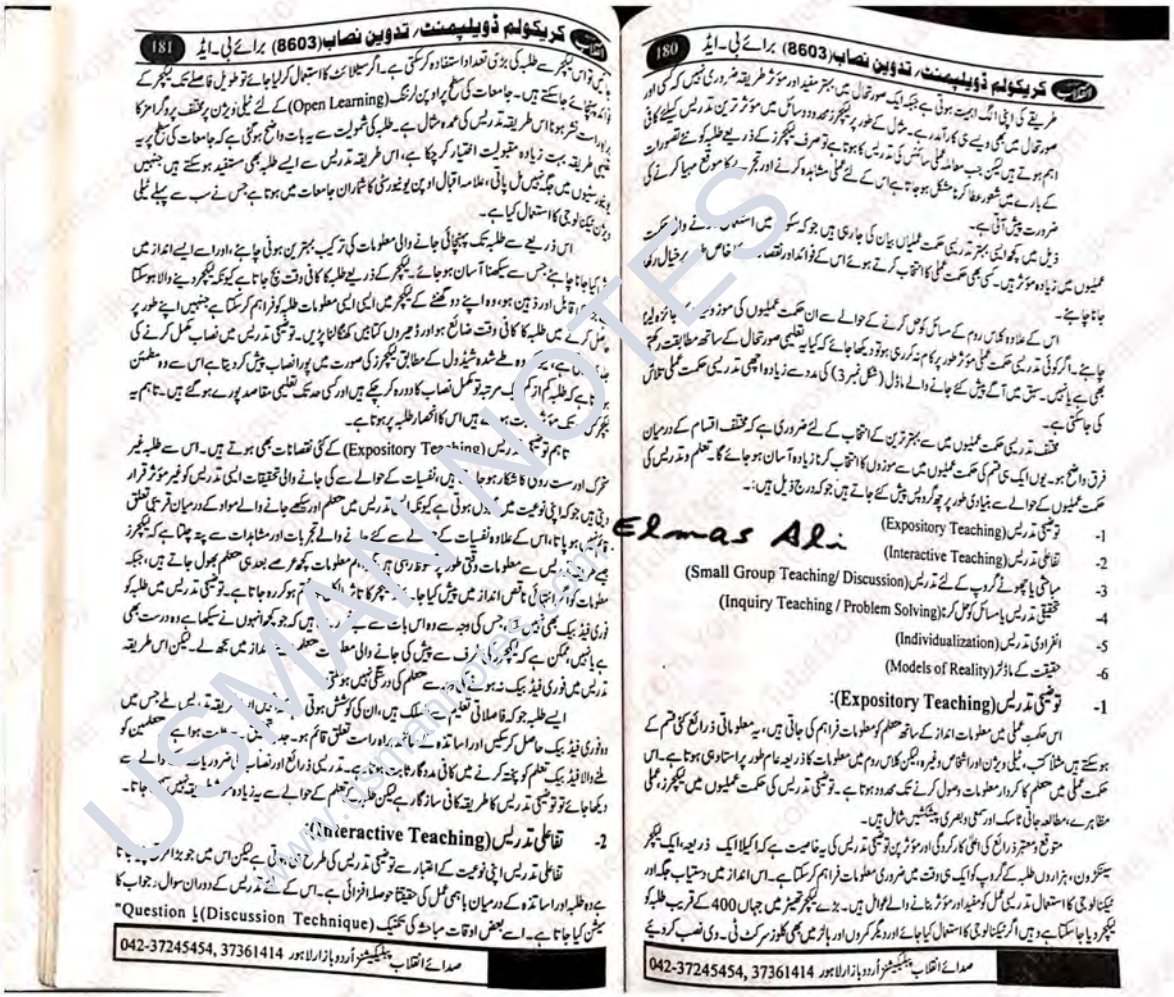
تعلم و تدریس کی حکمت عملیوں کے متعدد نصاب اور تعلیمی محققین کی آراء [illegible] موضوعات اور مختلف تدریسی حکمت عملیوں کے چناؤ کے حوالے سے [illegible] کو دلائل پیش کئے جاتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1- ایک ہی حکمت عملی تمام طلبہ کیلئے کارگر ثابت نہیں ہوتی، بعض متعلم زیادہ سیکھ لیتے ہیں اور بعض پیچھے رہ جاتے ہیں، مثال کے طور پر بعض طلبہ تحقیقی طریقہ کار سے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ بعض وضاحتی انداز کو بہتر خیال کرتے ہیں۔

2- تعلم و تدریس کے بعض طریقے صرف مخصوص حالات کے لئے موزوں ہوتے ہیں، مثال کے طور پر لیکچر [illegible] موزوں نہیں رہتے جب استاد چھوٹے گروپ یا انفرادی ٹاسک کے طور پر [illegible] خود شناسی کو پیدا کرنا چاہتا ہو۔

3- کوئی ایک طریقہ سب سے برتر نہیں ہوتا، خصوصاً جب مختلف حالات میں طلبہ کی کارکردگی کا معاملہ ہو تو ہر

USMAN NOTES www.usmannotes.com
Elmas Ali



180 کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ

طریقے کی اپنی الگ اہمیت ہوتی ہے جبکہ ایک صورتحال میں بہتر مفید اور موثر طریقہ ضروری نہیں کہ کسی اور صورتحال میں بھی ویسے ہی کارآمد ہے۔ مثال کے طور پر لیکچرز محدود وسائل میں موثر ترین تدریس کیلئے کافی اہم ہوتے ہیں لیکن جب مطالعہ عملی سائنس کی تدریس کا ہو تو ہے تو صرف لیکچرز کے ذریعے طلبہ کو نئے تصورات کے بارے میں شعور عطا کرنا مشکل ہو جاتا ہے اس کے لئے عملی مشاہدہ کرنے اور تجربہ کا موقع مہیا کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

ذیل میں کچھ ایسی بہتر تدریسی حکمت عملیاں بیان کی جا رہی ہیں جو کہ سکول میں استعمال کرنے والی حکمت عملیوں میں زیادہ موثر ہیں۔ کسی بھی حکمت عملی کا انتخاب کرتے ہوئے اس کے فوائد اور نقصانات کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔

اس کے علاوہ کلاس روم کے مسائل کو حل کرنے کے حوالے سے ان حکمت عملیوں کی موزونیت کا جائزہ لینا چاہئے۔ اگر کوئی تدریسی حکمت عملی موثر طور پر کام نہ کر رہی ہو تو دیکھا جائے کہ کیا یہ تعلیمی صورتحال کے ساتھ مطابقت رکھتی بھی ہے یا نہیں۔ سبق میں آگے پیش کئے جانے والے ماڈل (شکل نمبر 3) کی مدد سے زیادہ اچھی تدریسی حکمت عملی تلاش کی جا سکتی ہے۔

مختلف تدریسی حکمت عملیوں میں سے بہترین کے انتخاب کے لئے ضروری ہے کہ مختلف اقسام کے درمیان فرق واضح ہو۔ یوں ایک ہی قسم کی حکمت عملیوں میں سے موزوں کا انتخاب کرنا زیادہ آسان ہو جائے گا۔ تعلم و تدریس کی حکمت عملیوں کے حوالے سے بنیادی طور پر چھ گروپس پیش کئے جاتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔

1- توضیحی تدریس (Expository Teaching)
2- تفاعلی تدریس (Interactive Teaching)
3- مباحثی یا چھوٹے گروپ کے لئے تدریس (Small Group Teaching/ Discussion)
4- تحقیقی تدریس یا مسائل کو حل کرنا (Inquiry Teaching / Problem Solving)
5- انفرادی تدریس (Individualization)
6- حقیقت کے ماڈلز (Models of Reality)

1- توضیحی تدریس (Expository Teaching):

اس حکمت عملی میں معلومات انداز کے ساتھ متعلم کو معلومات فراہم کی جاتی ہیں، یہ معلوماتی ذرائع کئی قسم کے ہو سکتے ہیں مثلاً کتب، ٹیلی ویژن اور اشخاص وغیرہ، لیکن کلاس روم میں معلومات کا ذریعہ عام طور پر استاد ہی ہوتا ہے۔ اس حکمت عملی میں متعلم کا کردار معلومات وصول کرنے تک محدود ہوتا ہے۔ توضیحی تدریس کی حکمت عملیوں میں لیکچرز، عملی مظاہرے، مطالعہ جاتی ٹاسک اور سمعی و بصری پیشکشیں شامل ہیں۔

متوقع و معتبر ذرائع کی اعلیٰ کارکردگی اور موثر ترین توضیحی تدریس کی یہ خاصیت ہے کہ اکیلا ایک ذریعہ، ایک لیکچر سینکڑوں، ہزاروں طلبہ کے گروپ کو ایک ہی وقت میں ضروری معلومات فراہم کر سکتا ہے۔ اس انداز میں دستیاب جگہ اور ٹیکنالوجی کا استعمال تدریسی عمل کو مفید اور موثر بنانے والے عوامل ہیں۔ بڑے لیکچر تھیٹر میں جہاں 400 کے قریب طلبہ کو لیکچر دیا جا سکتا ہے وہیں اگر ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے اور دیگر کمروں اور باہر میں بھی کلوز سرکٹ ٹی۔ وی نصب کر دیئے

181 کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ

جائیں تو اس لیکچر سے طلبہ کی بڑی تعداد استفادہ کر سکتی ہے۔ اگر سیٹلائٹ کا استعمال کر لیا جائے تو طویل فاصلے تک لیکچر کے فوائد پہنچائے جا سکتے ہیں۔ جامعات کی سطح پر اوپن لرننگ (Open Learning) کے لئے ٹیلی ویژن پر مختلف پروگرامز کا براہ راست نشر ہونا اس طریقہ تدریس کی عمدہ مثال ہے۔ طلبہ کی شمولیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جامعات کی سطح پر یہ طریقہ بہت زیادہ مقبولیت اختیار کر چکا ہے، اس طریقہ تدریس سے ایسے طلبہ بھی مستفید ہو سکتے ہیں جنہیں یونیورسٹیوں میں جگہ نہیں مل پاتی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا شمار ان جامعات میں ہوتا ہے جس نے سب سے پہلے ٹیلی ویژن ٹیکنالوجی کا استعمال کیا ہے۔

اس ذریعے سے طلبہ تک پہنچائی جانے والی معلومات کی ترکیب بہترین ہونی چاہئے، اور اسے ایسے انداز میں پیش کیا جانا چاہئے جس سے سیکھنا آسان ہو جائے۔ لیکچر کے ذریعے طلبہ کا کافی وقت بچ جاتا ہے کیونکہ لیکچر دینے والا ہو سکتا ہے کہ قابل اور ذہین ہو، وہ اپنے دو گھنٹے کے لیکچر میں ایسی ایسی معلومات طلبہ کو فراہم کر سکتا ہے جنہیں اپنے طور پر حاصل کرنے میں طلبہ کا کافی وقت ضائع ہو اور ڈھیروں کتابیں کھنگالنا پڑیں۔ توضیحی تدریس میں نصاب مکمل کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہے، یہ وہ طے شدہ شیڈول کے مطابق لیکچرز کی صورت میں پورا نصاب پیش کر دیتا ہے اس سے وہ مطمئن ہو جاتا ہے کہ طلبہ کم از کم ایک مرتبہ تو مکمل نصاب کا دورہ کر چکے ہیں اور کسی حد تک تعلیمی مقاصد پورے ہو گئے ہیں۔ تاہم یہ لیکچرز کس حد تک مؤثر ثابت ہوئے ہیں اس کا انحصار طلبہ پر ہوتا ہے۔

تاہم توضیحی تدریس (Expository Teaching) کے کئی نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ اس سے طلبہ غیر متحرک اور سست روی کا شکار ہو جاتے ہیں، نفسیات کے حوالے سے کی جانے والی تحقیقات ایسی تدریس کو غیر مؤثر قرار دیتی ہیں جو کہ اپنی نوعیت میں یک سمتی ہوتی ہے کیونکہ ایسی تدریس میں متعلم اور سیکھے جانے والے مواد کے درمیان قریبی تعلق قائم نہیں ہو پاتا، اس کے علاوہ نفسیات کے حوالے سے کئے جانے والے تجربات اور مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ لیکچرز جیسے طریقہ تدریس سے معلومات وقتی طور پر حاصل ہو رہی ہوتی ہیں، متعلم معلومات کو عرصے بعد ہی متعلم بھول جاتے ہیں، جبکہ معلومات کو گہرا اور ابتدائی ناقص انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ لیکچر کا تاثر ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ توضیحی تدریس میں طلبہ کو فوری فیڈ بیک بھی نہیں ملتا، جس کی وجہ سے وہ اس بات سے بے خبر رہتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے سیکھا ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں، ممکن ہے کہ لیکچرر کی طرف سے پیش کی جانے والی معلومات متعلم کے انداز میں سمجھ لے۔ لیکن اس طریقہ تدریس میں فوری فیڈ بیک نہ ہونے کی وجہ سے متعلم کی درستگی نہیں ہو سکتی۔

ایسے طلبہ جو کہ فاصلاتی تعلیم سے منسلک ہیں، ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ایسے طریقہ تدریس لے جس میں انہیں فوری فیڈ بیک حاصل کر سکیں اور اساتذہ کے ساتھ براہ راست تعلق قائم ہو۔ جدید ٹیکنالوجی سے متعلمین کو ملنے والا فیڈ بیک متعلم کو پہنچ کرنے میں کافی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ تدریسی ذرائع اور نصاب کی ضروریات کے حوالے سے دیکھا جائے تو توضیحی تدریس کا طریقہ کافی سازگار ہے لیکن طلبہ کے متعلم کے حوالے سے یہ زیادہ موثر طریقہ تدریس نہیں سمجھا جاتا۔

2- تفاعلی تدریس (Interactive Teaching)

تفاعلی تدریس اپنی نوعیت کے اعتبار سے توضیحی تدریس کی طرح ہی ہوتی ہے لیکن اس میں جو بڑا فرق ہوتا ہے وہ طلبہ اور اساتذہ کے درمیان باہمی عمل کی حقیقی حوصلہ افزائی ہے۔ اس کے لئے تدریس کے دوران سوال و جواب کا سیشن کیا جاتا ہے۔ اسے بعض اوقات مباحثہ کی تکنیک "Question (Discussion Technique)" یا

Elmas Ali



182 کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ

Discussion Technique" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ توضیحی تدریس (Expository Teaching) کی بہتر شکل ہے جس میں معلم اور مدرس کے درمیان باہمی عمل اور فیڈ بیک نہ ہونے کی خامیوں کو دور کر دیا گیا ہے۔

نقلی تدریس میں موثر اور اعلیٰ کارکردگی کے حامل ذرائع شامل ہوتے ہیں اور فوری فیڈ بیک مہیا کیا جاتا ہے، اس طریقہ کار میں معلم بھی زیادہ فعال انداز میں تربیتی عمل میں شریک ہوتا ہے، جبکہ معائناتی تدریس کے مواقع بھی اس میں احسن انداز کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ فوری فیڈ بیک کی وجہ سے سیکھنے کے عمل کو موثر بنانے میں کافی مدد ملتی ہے۔ اس سے طلبہ اور اساتذہ کے درمیان مضبوط اور گہرا تعلق بھی قائم ہوتا ہے جو اس طریقہ کار کا اہم حصہ ہے۔ یہ طریقہ کار صرف کلاس روم میں نصاب چیک کرنے کی بھاری ذمہ داری بھی انہی پر عائد ہوتی ہے۔ یہ طریقہ تدریس اپنے فلاض کمیوں کی وجہ سے [illegible] کرنے کے لئے بہت زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے، جیسا کہ لیکچر کی تکنیک کم عمر بچوں کیلئے زیادہ موثر نہیں ہو سکتی تاہم [illegible] میں بہت زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے، جیسا کہ لیکچر کی تکنیک کم عمر بچوں کیلئے زیادہ موثر نہیں ہو سکتی تاہم [illegible] کے ذریعے اس سے بہتر طور پر نئے تصورات سمجھائے جا سکتے ہیں۔

تاہم مختلف ذرائع کے استعمال کے حوالے سے تقابلی تدریس (Interactive Teaching) کم کارگر بھی جاتی ہے۔ لیکچرز کے ذریعہ طلبہ کی بہت بڑی تعداد کو ایک ہی وقت میں پڑھایا جا سکتا ہے۔ لیکن تقابلی تدریس کے لئے یہ بڑا مشکل ہو جاتا ہے مثلاً اگر ایک استاد کے ذمہ ایک ہی درجے اور ایک ہی مضمون کی مختلف کلاسز کی تدریس ہے تو وہ تقابلی طریقے سے سب کو ایک ہی وقت میں نہیں پڑھا سکے گا بلکہ اسے ہر کلاس میں ایک ہی طرح کی تدریس کو دہرانا پڑے گا۔ جس سے وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ تاہم کئی ماہرین تعلیم اسے تدریس کا معیار بڑھانے اور استاد و معلم کے باہمی تعلق کو مضبوط کرنے کے لئے اہم ذریعہ سمجھتے ہیں۔

3- چھوٹے گروپ کی تدریس یا مباحثہ (Small Group Teaching / Discussion):

اس طریقہ تدریس کی بنیادی خصوصیات کلاس کی دو چھوٹے گروپس میں تقسیم ہے جو کہ اپنے مقصد کے حصول کیلئے قدرے آزادی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ کئی معاملات میں یہ عمل گروہی مباحثے کے طریقہ کار سے انجام پاتا ہے، اس طریقہ تدریس میں استاد کا کردار بدل جاتا ہے اب اس کے ذمے صرف معلومات کو معلمین تک پہنچانا نہیں ہوتا بلکہ وہ اس کی جگہ معاون کے طور پر بھی کام کرتا ہے، یعنی گروہی بحث و مباحثہ میں طلبہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ طلبہ کے چھوٹے گروپس کی سرگرمیاں عموماً کلاس روم میں ہی انجام دی جانے والی ہوتی ہیں، مثلاً معاشرتی علوم کے مضمون میں کسی موضوع پر بحث کی جا سکتی ہے، سائنس کی کلاس میں کوئی مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے، یا کسی ناول کو پڑھتے ہوئے اس کے اہم کرداروں کی کارکردگی پر سوال اٹھائے جا سکتے ہیں، گروہی مباحثے کو موثر انداز میں انجام دینے کے لئے طلبہ کے کام کی بہتر حکمت عملی اور اس کی ترتیب و تنظیم، دلائل کی تیاری، ٹاسک کی تقسیم اور دیگر امور میں مہارت حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ چھوٹے گروپس کی تدریس عام مثالوں میں گروہی مباحثہ، ٹیوٹوریلز (Tutorials)، سیمینارز، گروپس کی گفت و شنید، مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے مذاکرات اور غور و فکر بھی بڑا ضروری ہے۔

چھوٹے گروپ کی تدریس (Small Group Teaching) میں طلبہ کا صرف استاد کے ساتھ تعلق استوار نہیں ہوتا بلکہ وہ ساتھی طلبہ کے ساتھ معاملات کو بھی آگے بڑھانا سیکھتے ہیں۔ بعض طلبہ کے لئے تو اوپر بیان کردہ صلاحیتوں میں مہارت حاصل کرنے کا یہی ذریعہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ طلبہ جب مل کر بحث و تمحیص میں حصہ لیتے ہیں تو

183 کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ

[illegible] دوسرے سے بھی بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ جبکہ گروہ کی صورت میں مل جل کر مسائل حل کرنا بذات خود بڑی قابل قدر صورت ہوتی ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ 1980ء کی دہائی میں انفرادی تدریس کی بجائے معاون اور گروہی تدریس کا رجحان زیادہ بڑھنے لگا تھا۔ ایسے حالات میں طے شدہ مقاصد کو حاصل کرنے میں سمال گروپ ڈسکشن (Small Group Discussion) کا تدریسی طریقہ کافی کارگر اور مفید ثابت ہوا ہے۔ کئی اساتذہ سمال گروپ ٹیچنگ (Small Group Teaching) کو سیکنڈری اور اعلیٰ درجے پر انگریزی، معاشرتی علوم، تاریخ اور قانونی علوم کی تدریس کے لئے اسے استعمال کر رہے ہیں۔ جبکہ اسی تکنیک یا حکمت عملی کو ریاضی اور سائنس اور دیگر علوم کی پڑھائی کے لئے بھی انتہائی مفید تصور کیا جاتا ہے۔ تاہم اس حکمت عملی کیلئے وقت درکار ہوتا ہے، جس کا مواد پر انحصار کم ہوتا ہے، البتہ جدید دور کے ساتھ چلنے والے نصاب سازوں نے گروہی کام (Group Work) کی اہمیت کو ہر لحاظ سے برتر اور اعلیٰ حکمت عملی تصور کیا ہے۔ اس خیال میں اسی طرح طلبہ کی ذہنی مہارتوں اور اقدار دونوں کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

حالانکہ بعض اساتذہ نے سمال گروپ ورک (Small-group work) کے حوالے سے تحفظات کا بھی اظہار کیا ہے کہ یہ تکنیک بظاہر نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتی، خصوصاً جب اس سرگرمی سے پیدا ہونے والے شور کی [illegible] غور کیا جائے تو [illegible] بالکل لاحاصل سی مشق محسوس ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت میں سیکھنے کے لئے طلبہ کو مکمل خاموشی کی [illegible] نہیں ہوتی، [illegible] یہ بات [illegible] حیت کرنے سے وہ تدریسی عمل میں زیادہ شریک ہو جاتے ہیں۔ تاہم اس عمل کیلئے استاد کی ذمہ داری بھی ہے کہ [illegible] طلبہ کے رجحانات پر نظر رکھے اور ان کے رویوں پر غور کرے اور طلبہ کو ٹاسک کے ساتھ مربوط رکھے، جب تک ضروری [illegible] سرگرمی بے کارہ نہ ہو جائیں اس سے کسی قدر انتشاری کیفیت پیدا ہو سکتی ہے جسے کنٹرول کرنا بھی استاد کی ذمہ داری ہے۔

اس کے باوجود یہ حکمت عملی اپنی [illegible] کی وجہ سے حل کر مسائل حل کرنے کی صلاحیت کو بڑھایا جا سکتا ہے، اگرچہ وہ اس تکنیک میں طلبہ کی طرف [illegible] حاصلہ کا [illegible] کرنا پڑتا ہے وہ ناتجربہ کاری، غیر سنجیدگی کی وجہ سے ہے، ورنہ اس تکنیک کی مدد سے طلبہ میں باہمی تعاون اور [illegible] مسائل کے حل [illegible] کرنے جیسی صلاحیتیں بہتر انداز میں پیدا کی جا سکتی ہیں۔

4- تحقیقی تدریس یا مسئلہ کو حل کرنا (Inquiry Teaching / Problem Solving):

اس حکمت عملی کی بنیاد [illegible] ہیت طلبہ کو ایسی سرگرمی میں [illegible] کے حل کیلئے وہ خود استادی کے ساتھ سوالات کے جوابات تلاش کرتے ہیں۔ اس تکنیک میں بجائے اس کے کہ استاد معلومات مہیا کرے، طلبہ خود مسئلہ پیش کرتے ہیں۔ اسے حل کرنے کیلئے سوالات اٹھاتے ہیں پھر ان کے جواب [illegible] کرتے ہیں۔ جواب تلاش کرتے ہوئے طلبہ کو بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہیں، ان کے سیکھنے کے انداز میں [illegible] بھی آتی ہے۔ جس مضمون اور صورتحال کیساتھ بھی ہو تحقیق کی کئی حکمت عملیاں موجود ہوتی ہیں۔ تحقیقی اور تفتیشی تدریس میں معلمین کو چار سرگرمیوں [illegible] شریک کیا جاتا ہے اور سرگرمی کو انجام دینے کے لئے انہیں قدرے آزادی [illegible] دی جاتی ہے۔ یہ سرگرمیاں [illegible] جو ڑوں کی شکل میں یا گروپ کی صورت میں انجام دے سکتے ہیں۔ چار مراحل درج ذیل ہیں۔

۱۔ مسائل کے بارے میں آگہی یعنی طلبہ کے اذہان میں کسی معاملے پر بہتر راہنمائی فراہم کرنا۔
۲۔ طلبہ کی طرف سے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی آزمائشی مفروضہ پیش کرنا اور اپنے ہم جماعتوں کی طرف



سے اس کی تشریح کرنا۔

3- مفروضے کی جانچ پڑتال کے لیے معلومات مواد کا اکٹھا کرنا اور تحقیق کرنا اور پھر تجزیاتی طور پر منطقی نتائج پر پہنچنا۔

4- حاصل ہونے والے شواہد سے نتائج اخذ کرنا اور معیار پر پورا اترنے والے مفروضے کو قبول اور دوسرے کو مسترد کرنا۔

اس کے بعد پانچویں مرحلے کی کارروائی شروع ہوتی ہے جس میں عموماً نتائج سے عمومی اصول اخذ کیے جاتے ہیں اور ان کا نئے اعداد و شمار پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ ان تمام مراحل کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ ان سب میں متعلمین کا کردار انتہائی متحرک ہوتا ہے۔ جبکہ استاد کا کردار سہولت کار سے زیادہ نہیں ہوتا۔

تحقیقی تدریس (Inquiry Teaching) کو بعض اوقات دریافت یہ (Discovery Learning)، مسائل کا حل (Problem Solving) یا استقرائی تعلم (Inductive Learning) بھی کہا جاتا ہے بعض اوقات تو اسے سائنسی طریقہ کار (Scientif Method) بھی کہتے ہیں۔

تحقیقی تدریس تقریباً ہر طرح کے نصابی مضامین اور مدرسوں کے لئے معیاری سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے کہ حکمت عملی کو معاشرتی علوم، انگریزی، سائنس، ریاضی اور دیگر مضامین کی تدریس میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے، ان تمام مضامین کی تدریس میں استاد کا کردار بطور سہولت کار ہوتا ہے جبکہ متعلم زیادہ سرگرمی کے ساتھ مسئلے کو حل کرنے میں لگ جاتا ہے۔

طریقے کی طرح اس تدریسی حکمت عملی کی بھی اپنی خوبیاں اور خامیاں ہیں، اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس سے متعلمین میں علم مکمل طور پر سرایت کر جاتا ہے، جب متعلمین مسائل کو حل کرنے میں پوری طرح دلچسپی لیتے ہیں اور اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہیں تو وہ معاملے کی گہرائی تک بھی پہنچ جاتے ہیں، ان کا علم محض رٹی رٹائی معلومات تک محدود نہیں رہتا۔ بلکہ وہ اپنی معلومات کا اطلاق کر کے اس سے منطقی نتائج بھی اخذ کرتے ہیں اور اس طرح وہ معلومات کی جزیات تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں، اس انداز سے حاصل کیا گیا علم دیرپا ثابت ہوتا ہے۔ یہ طریقہ تدریس طلبہ کی تخلیقی اور تحقیقی مہارتوں میں اضافہ کرتا ہے، جس سے وہ مستقبل کی تحقیقی زندگی میں اپنی صلاحیتوں کا اطلاق کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ تحقیقی تدریس منطقی اور استدلالی فکر کو بڑھاتی ہے، اس سے مسائل کا حوصلے کے ساتھ مقابلہ کرنے اور مربوط انداز میں فیصلہ سازی کی بھی تربیت ملتی ہے۔ یہ حکمت عملی متعلمین کے گروپ کے ساتھ کام کرنے سے مفید ثابت ہوتی ہے۔

بے شمار فوائد کے باوجود یہ ایسی تکنیک ہے جو کہ سکولوں میں متعولیت کی سند حاصل نہیں کر سکی۔ اس کی بنیادی وجہ اساتذہ سے متعلق کچھ مسائل ہیں کیونکہ یہ حکمت عملی کافی وقت مانگتی ہے، جبکہ اساتذہ پر اور اتنی ذمہ داریاں ہوتی ہیں کہ وہ اس تکنیک کو مناسب وقت نہیں دے سکتے، اس طرح مطلوبہ نتائج حاصل کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔

کمرہ جماعت کے اساتذہ عام طور پر تحقیقی حکمت عملی کو مسترد کر دیتے ہیں کیونکہ یہ حکمت عملی ان کے تبدیل شدہ کردار کا تقاضا کرتی ہے۔ وہ علم کا ذریعہ نہیں رہتا بلکہ اس کا کردار صحیح یا غلط کا فیصلہ کرنے تک ہی محدود ہو جاتا ہے، یا پھر وہ صرف مواد مہیا کرتا ہے اور ہدایات جاری کرتا ہے۔ اس طرح تعلم پر کنٹرول استاد سے طلبہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جو کہ اکثر اساتذہ کو پسند نہیں آتا۔ اس کے علاوہ بعض مضامین بھی اس طریقہ تدریس کے لئے بظاہر موزوں نہیں ہوتے۔ اگر صرف طلبہ کی حفاظت کو ہی مدنظر میں رکھا جائے تو صنعتی فنون، ہوم اکنامکس، طبیعات، سائنس اور اس جیسے دیگر مضامین میں طلبہ کو آزادی کے ساتھ تجربات کرنے کی آزادی نہیں دی جا سکتی۔ مثال کے طور پر صنعتی فنون میں لکڑی پر آرے کی طاقت پر تحقیق کا کام ناتجربہ کار طلبہ کو دے دیا جائے تو بڑا حادثہ ہونے کا اندیشہ رہے گا۔ اس کے باوجود بعض مضامین ایسے بھی ہیں

...سازوں کو چاہئے کہ وہ اس حکمت عملی کو مدنظر رکھتے ہوئے نصاب ترتیب دیں اور جہاں یہ حکمت عملی انتہائی کامیاب ہوتی ہے وہاں اسے ضرور شامل کیا جائے۔

تحقیق کی ایک اور شکل بھی ہے، جس کے مطابق پوری ٹیم یا گروپ مسئلے کے حل میں شریک ہوتا ہے اسے گروہی تحقیق (Group Investigation) کہا جاتا ہے۔ یہاں دیئے گئے کام کو اکٹھا کرنے کا سائنسی انداز اتنا اہم نہیں ہوتا جتنا اس پر تحقیق کے لئے گروہ کے ارکان کا باہمی اشتراک ضروری ہوتا ہے۔

Elmas Ali

انفرادی طریقہ (Individualisation)

انفرادی طریق کار کے ذریعے تعلیم کو تخصیصی سرگرمی کہا جاتا ہے۔ تعلم (Individual Learning) کی ...یہ خصوصیت یہ ہے کہ اس میں متعلم اپنی قابلیت کے مطابق اپنی اسائنمنٹ مکمل کرتا ہے، اور اپنی رفتار کے مطابق آگے ...اس میں تعلیم کی ذمہ داری استاد سے متعلم کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ ماضی میں اس طریقہ تدریس کی دو اشکال ...طریقہ تدریس کی تمام تر خصوصیات متعلمین کے حق میں ہیں، اس طریقہ کار سے متعلم کا تعلم مضبوط ہو جاتا ...ں سے طلبہ کی ضروریات کافی حد تک پوری ہو جاتی ہیں اور طلبہ اپنی صلاحیتوں اور اہلیتوں کے مطابق ...نے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ تاہم اساتذہ کی طرف سے اس طریقہ کار پر تحفظات کا ...ہار کیا گیا ہے، ا... موقف یہ ہے کہ ا... طریقہ تدریس میں طالبعلم کے تعلم پر ان کا براہ راست کنٹرول کم ہو جاتا ہے۔ ...صورتحال میں متعلم کو ملنے وا... مواد کے بارے میں استاد کو مکمل اختیار نہیں ہوتا، تخصیصی طریقہ کار گروہی ...ہے متضاد حکمت عملی ہے، ... کا تمام تر زور انفرادی تعلیم پر ہوتا ہے، یہاں نصاب مرتب کرنے والے کو چاہئے ...انائی دانشمندی کے ساتھ ایسی حکمت عملی ... جو کہ متعلم کیلئے انتہائی ضروری اور اہم ہوں۔

...ماڈلز (Models of Reality):

...سیکھنے کے عمل کو جو تعلم کو مفید بنانے کا ایک اور ... ہے کہ ... سامنے ایسی صورتحال پیش کی جائے ...حقیقی زندگی کے عین مطابق ہو۔ بعض اوقات طلبہ کو براہ راست عملی زندگی ... سرگرمیوں میں شامل بھی کیا جا سکتا ہے، ...کی وجوہات کی بنا پر سکولوں میں ... اختیار نہیں کیا جاتا، مگر حقیقت یہ ہے کہ ... ایسی صورتحال پیش ...کی جاتی ہے جو کہ حقیقت کے بالکل قریب ہو، جو کہ اس ماحول میں زیادہ مؤثر انداز ... سکتے ہیں۔ ا... تدریس میں ...طلبہ کے سامنے ایسے نمونے پیش کر سکتے ہیں جو کہ حقیقی زندگی میں پائی جانے والی صورتحال کی ...مایاں خصوصیات ...ہوتے ہیں۔ نقلی یا بناوٹ، طبعی ماڈلز، گیمز، اور کردار بھا... (Models of Reality) کی عام ...شکلیں ہیں۔

حقیقت کے ایسے نمونہ جات جن میں حقیقت کا اصلی رنگ پیش کیا گیا ہو، تعلم کو مؤثر بنانے میں بڑا منفرد کردار ادا ...کرتے ہیں، مختلف قسم کے نمونوں کے درمیان حقیقت کے درجات کو مندرجہ ذیل شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

(Models of Reality) حقیقی ماڈلز

شکل نمبر ۱۔۔

	انتہائی ترین حقیقت			تجریدی حقیقت
	طبعی ماڈلز	کام کے ماڈلز	تصوراتی ماڈلز	کردار ادا
	اڑان کی نقل کرنیوالا	تدریس کی مشق	شاہراہ	ملازمت کے لئے انٹرویوز
	تعمیر کرنے والا	بکری	مفلوجی	اور حصص کاروبار کا عکاسی
	بحری جہاز کی نقل	نوآموزی	نیٹ ورکنگ	کرنے کیلئے طلبہ مختلف صورتحال
	کرنیوالا			میں مختلف کردار نبھانا

پولیس اور عسکری عملہ اپنے ایکاروں کی تربیت کے لئے دہشت گردوں کے حملوں کی نقلی ماحول فراہم کرتی ہے جس میں ایکٹر عملی مشق کا مرتکب ہوتے ہوئے حصول کامیابی بلند کرنے کی تربیت میں حصہ لیتے ہیں۔

حقیقت کے سطحی نمونے چونکہ بہت مہنگے ہوتے ہیں اس لئے سکولوں میں یہ زیادہ مقبولیت حاصل نہیں کر سکے لیکن یہ میں محفوظ ہوتے ہوئے اسکی کی کلاس میں کچن کا ماڈل پیش کیا جا سکتا ہے جس میں عالیات اصلی کچن کی طرح اس میں کام کرتا سیکھ تی ہیں اسی طرح پریس کی کلاس میں فنتری ماحول فراہم کیا جا سکتا ہے جہاں کمپیوٹر، سینیٹری فرنیچر کا تمام سامان موجود ہوتا ہے۔

حقیقت کی جگہ دصورت میں دیکھا جائے تو اساتذہ طلبہ کو مختلف شخصیتوں کا کردار ادا کرنے کو کہہ سکتے ہیں، ماڈلز کے ذریعے تدریس کا عمل طے ہو آنا آسان کیا جانا چاہئے، سب سے پہلے استاد کو منصوبہ پیش کرنا چاہیے یعنی بتانا چاہئے کہ کیا ہو رہا ہے۔ پھر طلبہ کو ماڈلز کے تواکمہ ضوابط سمجھتے ہوئے اس پر عمل بھی کرنا چاہئے۔ اس کے بعد شرکت کا ایک لمبا عمل شروع ہوتا ہے۔ ہر طرح کی کانپی، ہیوٹ یا کردار نبھانے کے بعد ایک بریفنگ کا اہتمام ہونا چاہئے تا کہ طلبہ کے اذہان میں موجود ابہام اور الجھنوں کو دور کیا جا سکے۔ حصص کے کاروبار (Share Trading) کی تمثیل پیش کرتے ہوئے طلبہ اس کے رموز سے روشناسی حاصل کر سکتے ہیں، انہیں اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ حصص کا کاروبار ہوتا کیا ہے اور یہ کیسے کیا جاتا ہے۔

حقیقت کے ماڈلز انتہائی موثر تدریسی حکمت عملی ہے۔ اسے بہترین طور پر پیش کیا جائے تو طلبہ صورتحال میں بھرپور طریقے سے شمولیت اختیار کر سکتے ہیں اور اعلیٰ درجے کا تعلم بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ بعض سکولوں میں کم توقعاتی اہلیت کے حامل طلبہ کے لئے بڑی تعمیر پیش کی جاتی ہیں تا کہ ان کی تعلم کے عمل میں دلچسپی بھی بڑھ سکے۔ قرون وسطیٰ کی تاریخ پڑھانے کے لیے لیکچرز کے ساتھ مباحثہ، سمعی و بصری مواد اور دیگر حکمت عملیوں کا استعمال کافی مفید رہتا ہے لیکن کئی بچے ان میں بھی اکتاہٹ محسوس کرتے ہیں ایسے میں انہیں اگر مصنوعی گیمیں میں شامل کیا جائے تو طلبہ بڑا دلچسپ محسوس کریں گے کیونکہ قرون وسطیٰ اور آج کے دور میں سینکڑوں سال کا فرق ہے۔ اس لئے یہ ماڈلز کا طریقہ انتہائی کارگر ہونے کے باوجود کئی جگہ پر استعمال میں نہیں لایا جا سکتا۔

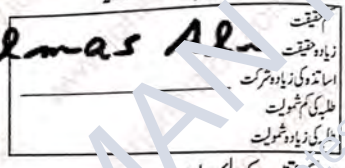
مدرسوں میں اس حکمت عملی کو بروئے کار نہ لانے کے پیچھے بہت سی وجوہات کارفرما ہیں، ایک تو اس میں کافی وقت صرف ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے مقررہ وقت میں نصابی اہداف کو حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے، اس کے لئے اساتذہ کو دیگر ذمہ داریوں سے بہت کر اضافی طور پر تیاری کرنا پڑتی ہے۔ اور سب سے بڑی بات اس پر کافی رقم بھی خرچ کرنا پڑتی ہے جسے متوسط اور ترقی پذیر ممالک کے سکولوں کی انتظامیہ برداشت نہیں کر سکتی۔ لیکن پھر بھی بعض شعبے ایسے ہیں جہاں مصنوعی ماڈلز کو پیش کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر ہوابازی کی تربیت میں ماڈلز کا استعمال انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ البتہ سکول کی تعلیم میں اسے مہنگا ہونے کی وجہ سے توجہ کے قابل نہیں سمجھا جاتا۔

تعلم وتدریس کی دیگر حکمت عملیاں (Other Teaching-Learning Strategies):

مشق یعنی پریکٹس یا ڈرل (Practice/ Drill) کو الگ حکمت عملی کے طور پر بھی پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ پہلے زیادہ سیکھے ہوئے کو راسخ کرنے کی حکمت عملی ہے۔ اوپر بیان کردہ حکمت عملی سے عالبعلم جب کچھ سیکھ لیتا ہے تو وہ پختہ کر سکتے گئے علم یا مہارت کو پختہ کر سکتا ہے۔ سکولوں میں روایتی فزیکل ایجوکیشن، رقص اور دیگر مضامین میں عملی تربیت زور دیا جاتا ہے۔ مشق کرانے میں نمایاں کردار نصاب ساز سے زیادہ استاد کا ہوتا ہے۔ کسی بھی چیز میں کامل مہارت حاصل کرنے کیلئے اس کی بار بار کی مشق انتہائی کارگر رہتی ہے لیکن نگران یا استاد کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ مشق درست طریقے سے انجام دے، کیونکہ غلط انداز میں کئے گئے کام کی مشق معاملے میں الجھاؤ پیدا کر دیتی ہے۔

معلومات، مہارتیں اور اقدار سیکھنے کے لئے حقیقی ماحول میں تعلم حاصل کرنا یقیناً انتہائی موثر ثابت ہوتا ہے۔ تاہم یہ طریقہ کار بے حد مہنگا ہے جس پر نصاب مرتب کرنے والوں اور مدرسین کا کوئی خاص وسیلہ تابع نہیں رہتا۔ حالیہ کچھ سالوں میں ورچوئل صورتحال کے استعمال کا رجحان بڑھا ہے۔ مثال کے طور پر سمندر میں کشتی چلانے کی تربیت میں حقیقی صورتحال میں حصہ لیکر سیکھا جا سکتا ہے لیکن کشتی رانی کے ترجیحی سکول سے زیادہ بہتر تربیت حاصل کی جا سکتی ہے؟ تو اس کا جواب ہے کہ ورچوئل صورتحال میں زیادہ بہتر انداز میں کشتی چلا سکتا ہے۔

شکل نمبر 2.....



تعلم کی سرگرمیوں کے انتخاب کے لئے معیار:

(Criteria for selecting learning Activities)

تعلیمی سرگرمیوں کے نصاب کا حصہ شامل تعلم وتدریس کی حکمت عملیوں سے مجموعی تعلم انتہائی موثر ہونے کا انتخاب یقیناً ایک اہم سوال ہے کیونکہ ہر طرح کی تعلیمی صورتحال میں تمام سرگرمیاں عموماً قابل عمل نہیں ہوتیں۔ تاہم یہ واضح ہے کہ مدرسین کے پاس وہی ترجیحی طریقے دستیاب ہوتے ہیں جن پر وہ مستقل طور پر عمل کرتے رہے ہیں۔

نصاب سازوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ نصاب کے لئے تعلم کی بہترین سرگرمیوں کی تشخیص کریں۔ تعلم کے نصاب کی بہترین نتائج حاصل کرنے کے لئے نصاب ساز مخصوص حکمت عملیاں چنتے ہیں جن میں کردار نبھانا، مباحثہ، گروپ کے درمیان بحث و مباحثہ میں حصہ لینا اور دیگر سرگرمیاں شامل ہیں۔ اساتذہ وجب نصاب میں بیان کئے گئے اہداف حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان بیان کردہ حکمت عملیوں کو تدریسی عمل میں استعمال کرتے ہیں۔ تاہم یہ مجموعی تعلم ہوتا ہے کہ وہ بیان کردہ حکمت عملی میں سے کس کا انتخاب کرتے ہیں۔

کئی مصنفین موزوں ترین طریقے کے انتخاب کے لئے کوئی اچھوتا معیار قائم کر لیتے ہیں۔ مک نیل (McNeil) نے فلسفیانہ، نفسیاتی اور تکنیکی معیار کے حق میں دلائل دیئے ہیں۔ ان میں سے بعض معیارات قابل قدر ہیں جبکہ کچھ مدرسہ کے نصاب کے حوالے سے قابل عمل نہیں ہیں۔

"Zais" نے مقاصد، اہداف، عزائم، مواد اور طلبہ کے تجربات اور مشاہدات کو موزوں ترین معیار کے طور پر پیش کیا ہے۔ تاہم انتخاب کے معیار کے لئے توسع، وسعت، جوازیت، موزونیت اور [illegible] کو شامل کیا جا سکتا ہے۔

معیار کے انتخاب کے لئے وہیلر (Wheeler) کے تعلیمی اصول [illegible] انتہائی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ طلبہ کس طرح سیکھتے ہیں؟ اس کی بصیرت تعلیمی نظریہ (Learning Theory) سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے یہ تعلم کی سرگرمیوں کے انتخاب میں بھی فائدہ مند رہتا ہے۔ وہیلر (Wheeler) کے اصول درج ذیل ہیں

1- تعلم ایک ایسا فعال عمل ہے جس میں متعلم کا شامل ہونا انتہائی ضروری ہے۔
2- تعلم مؤثر انداز میں تبھی آگے بڑھتا ہے جب متعلم پوری طرح متحرک اور فعال ہو اور جو کچھ اسے سیکھنا یا جانا ہے اسے وہ پوری طرح سمجھ رہا ہو۔ اور مختلف قسم کے فکری نظریات کو اپنے ذہن میں راسخ بھی کر رہا ہو۔
3- انفرادی اہداف، اقدار اور محرکات سے تعلم قدرے بہتر اور مؤثر ہو جاتا ہے۔ عمدہ یادداشت سیکھنے کے عمل کو مزید بہتر بناتی ہے۔
4- تعلم کی مہارتوں کے لئے ردعمل کی بار بار تکرار ضروری ہے۔ تاکہ اسباق اچھی طرح ازبر ہو جائیں۔
5- فوری مدد سے تعلم کو فروغ ملتا ہے۔ اور اس کی استعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔
6- متعلم کے سامنے جتنی زیادہ سرگرمیاں پیش کی جائیں گی اتنی زیادہ عمومیت اور تفریق واضح ہوگی۔
7- رویہ متعلم کے شعور کا عمل ہوتا ہے لہٰذا مدرسین کو طلبہ کی شعوری صلاحیتوں کے رجحان کا جائزہ لینا چاہیے۔
8- ایک جیسی صورتحال میں مختلف متعلمین کا مختلف قسم کا ردعمل ظاہر ہوتا ہے جس سے اختلافی نقطہ نظر سننے کا موقع ملتا ہے۔
9- گروہی ماحول تعلم کے نتائج اور ذہنی تسکین دونوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔
10- انفرادی اختلافات سے بھی تعلم متاثر ہوتا ہے۔ یہ اختلاف "Biogenic" اور سماجی و ثقافتی دونوں طرح کے ہوتے ہیں۔
11- ہر تعلم بہ جہت ہوتا ہے تاہم اس کی توجہ صرف مخصوص مطلوبہ نتیجے پر ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے منطقی نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔

Elmas Ali

باب 7

نصاب کا جائزہ
Evaluation of Curriculum

Methods of

سوال 1- نصابی جائزے کی نوعیت اور خصوصی مقاصد پر روشنی ڈالیں؟

جواب:

نصابی جائزہ کی نوعیت (The Nature of Curriculum Evaluation)

ایک جامع، معیاری اور منفرد نصابی مواد مرتب کرنے کیلئے طلبہ کی مدرسی سرگرمیوں کی نوعیت کو بنیادی طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے۔ طلبہ کو فراہم کئے جانے والے نصابی مواد کی نوعیت کو ہمیشہ طلبہ کی قدرتی ضروریات کے عین مطابق ہونا چاہیے۔ [illegible] سے مدرسین نصابی جائزے کی نوعیت کو خصوصی ترجیح دیتے ہیں۔

نصابی جائزہ کیا ہے؟

نصابی مواد کو انتہائی [illegible] مفید اور کارآمد بنانے کے لئے نصابی جائزے کو کلیدی حیثیت حاصل ہے کیونکہ نصابی جائزے کی بدولت ہی ہمیں سبق [illegible] کی ضروریات کا ادراک ہوتا ہوتا ہے۔ ایک اچھا نصاب ساز نصابی جائزے کو خاصی اہمیت دیتا ہے۔ نصابی جائزہ [illegible] نصاب کا لازمی پہلو ہے نصابی جائزہ ایک ایسا عمل ہوتا ہے جس میں تجربات اور مشاہدات کی بنیاد پر اس مرحلے کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ [illegible] سے تعلیمی نظام میں کیا ہو رہا ہے اور یہ کہ طلبہ نے نصاب سے کیا کچھ حاصل کیا ہے اور [illegible] حاصل کیا جا سکتا ہے؟ نصابی جائزے کے ذریعے نصاب کا خاکہ تیار کرنے [illegible] نصاب کے اہداف حاصل کرنے میں اور نصاب کے بارے میں مفید معلومات مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اہم فیصلوں [illegible] دیتی ہے۔ نصابی جائزہ عام [illegible] سے ایک مخصوص اصطلاح ہے کیونکہ اس کا استعمال یہ جاننے کے لئے کیا جاتا ہے کہ اساتذہ اور طلبا ایک مخصوص نصاب [illegible] کس قسم کے ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ نصابی جائزے میں مقاصد کو [illegible] پرکھنا، استاد کے لئے نصاب [illegible] طلبا نے اس مخصوص نصاب کے بارے میں کس ردعمل کا اظہار کیا ہے شامل ہوتا ہے۔

جدید دور کی تعلیمی اصطلاحات میں نصابی جائزے کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ عام طور پر اسے [illegible] میں وقوع پذیر ہونے والے معاملات کو جانچنے اور طلبہ کی کامیابیوں کا مشاہدہ کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ نصابی جائزے سے نصاب کی قدر و قیمت کا تعین ہوتا ہے۔ یعنی اس سے پتہ چلتا ہے کہ نصاب جس مقصد کے لئے تیار کیا گیا ہے آیا وہ اسے پورا بھی کر رہا ہے یا نہیں۔

USMAN NOTES

نصابی جائزہ ایک انتہائی اہم مرحلہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے نصاب کی غلطیوں اور خامیوں کا اندازہ ہوتا ہے، اگر ان خامیوں کو دور نہ کیا جائے تو یہ نتیجہ وقوعیت کے مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی نصاب ایسا بھی ہو سکتا ہے جو کہ طلبہ کی ضروریات پوری نہ کر پا رہا ہو اور جسے طلبہ اپنے اوپر بوجھ تصور کرتے ہوں، نصاب کی اس خامی کا جائزے سے ہی پتہ چلتا ہے۔

نصابی جائزے کا مواد دو قسم کے نقطہ نظر کے ساتھ مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک نقطہ نظر سے سابق نصابی جائزے کا تعلق مقاصد کے حصول میں کامیابی کے معیار کو جانچنے سے ہے۔ جبکہ دوسرے نقطہ نظر سے نصابی جائزے مراد تعلیمی پروگرام کے حوالے سے فیصلے کرنے کے لیے معلومات کو اکٹھا کرنا اور انہیں عملی طور پر اپنے استعمال میں لانا ہے۔

1- پہلے نقطہ نظر کے حامل نصابی جائزے کو معیار تقیم کو برقرار رکھنے کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ نصابی جائزے کا آغاز مکمل کورس یا اس کے کسی باب کے مقاصد کو بیان کرنے کے طریق کار سے ہوتا ہے۔ یہ مقاصد کی درجہ بندی کی جاتی شکل میں تعریف کی صورت میں انجام دیا جاتا ہے۔ اگلا مرحلہ اشیاء کی تیاری ہوتا ہے جس کا مقصد اس بات کا تعین کرنا ہوتا ہے کہ مواد کس حد تک مقاصد کو پورا کر سکے گا۔

مقاصد کے حصول میں کامیابی یعنی "Achievement of Objectives" کا ماڈل ایک امریکی اختراع ہے۔ ٹیلر (Tyler) کو اس کا موجد قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کو قطعی شکل بینجمن ایس بلوم (Banjamin S. Bloom) کی کوششوں سے ملی۔ اب یہ ماڈل دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے جس نے پروگرامڈ لرننگ (Programmed Learning) اور سیلف انسٹرکشنل (Self-Instructional) سکیموں کی صورت میں نصاب سازی کو تکنیکی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔ البتہ دو نظریات کی بنیاد پر اس نمونے کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ایک اعتراض تو یہ ہے کہ اس میں صرف پہلے سے طے شدہ متعین نتائج پر ہی توجہ دی جاتی ہے جبکہ غیر مطلوبہ نتائج کو ہمیشہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اعتراض کرنے والوں کا دوسرا اعتراض نصابوں سے متعلق معیار کے تعین کے حوالے سے اس نمونے میں وسعت کے فقدان پر ہے۔

2- دوسرے نقطہ نظر کو نصابی جائزے کے لئے تشریحی اور توضیحی کردار کا سامنا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد فیصلہ سازوں کو کسی فیصلے پر پہنچنے کے لئے معلومات فراہم کرنا ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نصاب میں جائزہ لینے کے لئے مقاصد کے علاوہ بھی بہت کچھ شامل ہوتا ہے۔ یہ نصابی جائزے فوائد کی نوعیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس طریقے کو نتائج سے زیادہ فیصلوں پہنچنے تحقیق کا نام دیا جا سکتا ہے۔

نصاب کا جائزہ ایک ہمیشہ جاری رہنے والا عمل ہوتا ہے۔ جس میں نصاب کے مقاصد، سلیبس، تدریسی مواد کتب، طریقہ تدریس، امتحانات، سہولیات، متعلقہ نصابی سرگرمیاں، تربیت اساتذہ، نظام رہنمائی اور تنظیمی ڈھانچہ وغیرہ نصاب سے متعلقہ وہ پہلو ہیں جن کو جائزے کے عمل میں شریک کیا جا سکتا ہے۔

عام طور پر نصاب کے جائزے کے لئے مختلف طریقے کار استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً (i) مباحثے، (ii) تجربات، (iii) انٹرویوز، (iv) مختلف سٹیک ہولڈرز کی رائے، (v) مشاہداتی عمل سے، (vi) سوالنامے اور، (vii) عملی کارکردگی اور دفتری ریکارڈ وغیرہ کے ذریعے نصاب کا از سر نو جائزہ (Evqaluation) لیا جاتا ہے۔

ماہرین تعلیم نے نصابی جائزے کی تین اہم اقسام بیان کی ہیں جو درج ذیل ہیں۔ اور ان سب کا مقصد اس

بات کا تعین کرنا ہے کہ کیا نصاب پر نظر ثانی (Revision) کی ضرورت ہے۔

(i) رسمی یا تشکیلی جائزہ (Formative Evaluation)
(ii) تکمیلی جائزہ (Summative Evaluation)
(iii) تشخیصی جائزہ (Diagnostic Evaluation)

1- رسمی یا تشکیلی جائزہ:

نصاب کا رسمی یا تشکیلی جائزہ دوران سال مختلف مرحلوں کی صورت میں لیا جاتا ہے۔ رسمی سطح پر اس جائزہ کی دو اہم خصوصیات ہیں۔ اس میں تدوین نصاب کا عمل کرنے والا ہی جائزے کے لئے مواد کا بھی انتخاب کرتا ہے۔ اور جائزہ نصاب مرتب کرنے والوں کو نصاب کی اصلاح کے لئے ضروری معلومات فراہم کرتا ہے۔ ایک معروف مفکر (Sten Ho...) کے مطابق رسمی جائزہ ہمیں نصاب بنانے کے لئے رہنمائی اور معاونت فراہم کرتا ہے اور نصاب کی ترقی کو متاثر کرتا ہے۔ رسمی جائزے کا اطلاق عام طور پر رسمی تعلیمی اداروں میں کیا جاتا ہے۔ اس عمل کے دوران یہ مشاہدہ کیا جاتا ہے ایک کورس کو لاگو کرنے کے کیا منطقی نتائج ہو سکتے ہیں؟ اور جس طرح کورس کا دورانیہ آگے بڑھتا ہے اس کے ساتھ ساتھ رسمی جائزہ کا عمل سوالنامے اور مشاہداتی طریق کار استعمال میں لاتے ہوئے درج ذیل نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

1- [illegible] کے بارے میں کیا رد عمل ہے؟
2- کورس میں بیان کئے جانے والے تدریسی تجربات سے کس حد تک سیکھا گیا ہے؟
3- کورس میں شامل تجربات اور [illegible] کس حد تک پورا کرتی ہیں؟
4- کن نصابی مقاصد کا حصول [illegible]
5- نصاب کے کن حصوں پر نظر ثانی کی ضرورت ہے؟

Elmas Aziz

2- تکمیلی جائزہ:

جائزہ لینے کی اس قسم میں نصاب کا وسیع پیمانے پر تجزیہ کیا جاتا ہے اور یہ عمل اس وقت دہرایا جاتا ہے جب نصاب عمل طور پر تیار ہو چکا ہوتا ہے۔ اس سطح پر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ [illegible] کورس کے اختتام پر کیا کچھ سیکھا ہے۔ کیا نصاب سے مطلوبہ نتائج نکالے جا رہے ہیں یا نہیں؟ تکمیلی جائزہ عمل کے دوران نصاب کے مختلف اجزاء میں پائی جانے والی خوبیوں اور خامیوں کا ایک تجزیاتی جائزہ لینے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ [illegible] پائی جانے والی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبا اور اساتذہ کے کردار کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔

اس طرح ہم دیکھ سکتے ہیں کہ نصاب کے جائزہ اور نظر ثانی (Revision) کے عوامل ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔

3- تشخیصی جائزہ:

جائزے کے اس طریق کار کے ذریعے تدریسی مسائل کی تشخیص کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کیونکہ ہر نصاب میں خوبیاں اور خامیاں ضرور ہوتی ہیں لہٰذا ان خامیوں کو دور کرنے کے لئے خصوصی عوامل اپنانے کی ضرورت ہوتی ہے جو اس تشخیصی جائزہ کے ذریعے اختیار کئے جاتے ہیں۔ عام طور پر تشخیصی جائزے کا اطلاق نصاب پر نظر ثانی (Revision)

USMAN NOTES www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 192

کے درج ذیل پہلوؤں پر ہوتا ہے۔

i- جب نصاب کے مواد میں کوئی ترمیم یا اضافہ کرنا مقصود ہو۔
ii- جب نصاب میں کسی بھی طرح کا کوئی جدید نظریہ پیش کرنا ہو۔
iii- جب نصاب میں سے مواد کا کوئی حصہ غیر ضروری بوجھ کر خارج کرنا ہو۔
iv- جب طلبہ کے رویوں، رجحانات میں اصلاح کرنا ہو۔

نصابی جائزے کے عمل کے دوران درج ذیل سوالات اس لئے پوچھے جاتے ہیں کہ نصاب پر نظر ثانی (Revision) کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔

i- کیا طلباء اور طالبات مختلف قسم کے مضامین کے پڑھائے جانے والے مواد کو بہترین انداز سے سمجھ سکے ہیں؟
ii- کیا طلباء طالبات نے نصاب کو قبول کر لیا ہے؟
iii- کیا نصاب کسی بھی عام سکول میں پڑھایا جا سکتا ہے؟
iv- کیا نصاب پڑھانے کے لئے خاص سہولیات فراہم کرنے کی ضرورت ہے؟ یا اس کا تعین کہ
v- کیا نصاب سے طلباء کو تدریسی تجربات حاصل ہو رہے ہیں؟ اور یہ کہ
vi- کیا نصاب طلباء کے درمیان پائے جانے والے انفرادی اختلافات اور آراء کو مدنظر رکھتا ہے؟
vii- کیا طلبہ نصاب کو غیر ضروری اور اضافی بوجھ تو نہیں سمجھتے۔
viii- کیا نصاب مقررہ وقت کے دوران مکمل کیا جا سکتا ہے؟
ix- کیا طلباء کے لئے نصابی مواد کا حصول انتہائی مشکل تو نہیں ہے؟
x- نصاب کا جائزہ لینے کے لئے کس طرح کے آلات کو استعمال کیا جائے گا؟

1- نصابی جائزے کے مقاصد(The Aims of Curriculum Evaluation):

جب جدید دور کے مطابق نصاب میں نئی اصلاحات کی جاتی ہیں، ترمیم و اضافہ کیا جاتا ہے۔ ازسرنو نصاب کا جائزہ لینے کے لئے ماہرین تعلیم کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ جو نصاب کو اچھی طرح سے جانچتے اور پرکھتے ہیں اور مطلوبہ نتائج کا تجزیاتی جائزہ مرتب کرتے ہیں۔ اس امر کا بھی بغور مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ کیا نصاب طلبہ کی تدریسی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ جدید دور کے رجحانات کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے یا نہیں؟ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ تعلیمی سرگرمیوں سے متوقع نتائج برآمد ہوئے ہیں؟

نصابی جائزے کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:۔

1- نصابی جائزے سے نصاب تیار کرنے والے اور سیکھنے والے کو فیڈ بیک حاصل ہوتا رہتا ہے۔
2- اس بات کا تعین کیا جا سکتا ہے کہ سیکھنے والا کس حد تک یا کتنے اچھے انداز سے تعلیمی مقاصد حاصل کر رہا ہے۔
3- نصاب کو مزید بہتر بنانے کے لئے معلومات مل سکتی ہیں۔ جن کی روشنی میں ترمیم و اضافہ کیا جا سکتا ہے۔
4- سیکھنے والے کو فیصلہ کرنے میں راہنمائی ملتی ہے۔
5- بیان کردہ مقاصد کو واضح کرنے میں معاونت ملتی ہے۔

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 193

نصاب سازوں کو طلباء کے بارے میں فیصلہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔

احتیاط کے ساتھ کئے جانے والے جائزے سے نصاب کی خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں معلوم ہو جاتا ہے جس کی بنیاد پر تعلیمی پروگرام میں مناسب ردوبدل کیا جا سکتا ہے۔ جانچنے اور پرکھنے کے عمل میں عام طور پر سب سے زیادہ دشوار ان خصوصیات پر دیا جاتا ہے جن کا تعین آسانی سے ہو سکے جیسا کہ سیکھنے کے عمل کرنا، تخلیقی صلاحیت، تنقیدی فکر، کام کی عادات اور فنی رجحانات جانچنے جیسے پہلو نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں۔ آزمائشوں کا مناسب استعمال اور اس پر انحصار کرنے کی وجہ سے تعلیمی کامیابیوں کا ایک مبہم احساس پیدا ہو چکا ہے۔ تاہم جائزہ کا مقصد صرف قابل جانچ اور متعین صلاحیتوں تک محدود نہیں بلکہ یہ تمام تر تعلیمی نتائج کی پرکھ بھی کرتا ہے۔

اصلاحات اور اختراعات کے لئے جائزے کے عمل میں سامنے ہونے والی معلومات مندرجہ ذیل اقسام میں بانٹی جا سکتی ہیں۔

Elmas Ali

طریقہ کار کی رہبرائی سے اصلاحات لانے کے لئے مسلسل فیڈ بیک حاصل ہوتا ہے۔

فیصلہ سازی میں فیصلہ سازی کے لئے اہم نکات مہیا ہوتے ہیں۔

نصاب کے نتائج پر مرتب ہونے والے رجحانات سے تبدیلی کا آزمائشی ڈیٹا فراہم ہوتا ہے۔

پیشہ ورانہ ماہر تعلیم جو نصاب کا نفاذ کرتے ہیں انجرانی نتائج میں کامیابی کے حوالے سے بھی جوابدہ ہوتے ہیں۔

ان میں مندرجہ ذیل امور شامل ہوتے ہیں۔

طلبہ کی کارکردگی کی زیادہ بہتر جامع جانچ کی جاتی ہے۔

طلبہ کی کارکردگی اور اہلیت پر اثر انداز ہونے والے ماہرین تعلیم منتظمین منصوبہ سازوں اور اداروں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

ایسا نصابی جائزہ ترتیب دیا جاتا ہے جسے تعلیمی پروگرام کے تمام شرکاء سے رسائی حاصل ہو۔ اس سے نہ صرف مستقبل کے نتائج کے حوالے سے درست پیش گوئی ممکن ہے بلکہ پروگرام کو بہتر بنانے اور تمام پہلوؤں کے حوالے سے طلبہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی راہنمائی فراہم ہوتی ہے۔

2- تعلیمی اہداف

(Educational Goals and Curriculum Objectives)

نصاب کے اہداف اور مقاصد کے کئی قابل قدر پہلو ہیں۔ نصاب کی خواہش اور اس سے حاصل ہونے والے حتمی نتائج میں فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ تبھی نصاب کو معیاری اور جامع قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ رویوں، قدروں، رجحانات اور جذبوں کی اہمیت کو بھی تسلیم کیا جا رہا ہے۔ جبکہ مقاصد اور اہداف کے تعین نے اسے مزید تقویت دی ہے۔

1- تعلیمی اہداف اور ماہرین کی تیاری(Development of Educational Goals):

فلاسفر اور ماہرین تعلیم گزشتہ چار صدیوں سے تعلیم کے مقاصد اور اہداف پر بحث و مباحثہ کرتے چلے آ رہے ہیں اب بھی تعلیمی اہداف کے معاملے کو بنیادی ترجیح حاصل ہے لیکن اس کے باوجود یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو مکمل طور پر حل نہیں کیا جا سکا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پیش کئے جانے والے تعلیمی اہداف کسی حد تک ناقابل عمل ہوتے ہیں۔ حتیٰ



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب 8603 برائے بی۔ایڈ 194

کے ان مقاصد کو جانچ میں پیش کرنے سے بھی کوئی خاص مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ یہ عام طور پر تعلیمی اہداف مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر غیر محکم رہتے ہیں۔

i- مقاصد کے بیان میں مسلسل کردار سازی پر زور دیا جاتا ہے لیکن ہمیں واضح نہیں ہوتے کہ اسی سے کے حصول میں ہے۔ اس سے اہداف بے معنی دکھائی دیتے ہیں تاہم یہ بنیادی شرائط کی اصلاحتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

ii- تعلیمی اہداف کو واضح کرتے ہوئے تعلیمی ماہرین کے ساتھ عام موقوں کو شریک نہیں کیا جاتا۔ اس لئے ان کو حتمی شکل پیش کی جاتی ہے۔

iii- اہداف کو عام طور پر پہلے سے طے شدہ تصور کیا جاتا ہے جس میں اہداف کو کیسے حاصل کرنا ہے؟ اس بنیادی کمی ہوتی ہے جبکہ اہداف میں تبدیلی بھی تعلیمی عمل کی ضرورت ہے جس کا خیال کرنا چاہئے۔

iv- اہداف کو حاصل کرنے کیلئے ماہرین جن اہداف کی ذاتی تصور کے مطابق تشریح و توضیح کرتے ہیں جس سے اہداف واضح ہونے کی بجائے مزید مبہم ہو جاتے ہیں۔

Elmas Ali

2- تعلیمی سرگرمیوں کو جانچنا: (Role of Educational Measurement Goals):

تعلیمی عمل میں بہتری اور آزمائشوں کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے۔ انہیں اعلیٰ اہداف کی تیاری میں بھی مدد گار ہونا چاہئے۔ جانچ کی باقاعدہ اور مربوط انداز میں جانچ کے بغیر اہداف کی واضح سمت اور درست متعین نہیں کیا جا سکتا۔ کمال اور باقاعدہ جانچ کے بغیر اہداف کا تعین بے معنی ہوتا ہے۔ تعلیمی اہداف کی تکمیل اور تیاری کے بنیادی اور تعلیمی مقاصد میں پر عمل پیرا ہونے کے بعد ہی ان کی جانچ ضروری ہوتا ہے۔

3- اہداف کے انتخاب میں اقدامات: (Consideration in Selecting Goals):

تعلیمی اہداف کے معیار مندرجہ ذیل پہلوؤں کے مدنظر ہونا چاہئے۔

i- بہتر مجموعی معاشرے اور فرد کی اقدار
ii- معاشرے کا تاریخی پس منظر
iii- آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی معاشرے کی حتمی خواہش
iv- علمیاتی موجود، ماہیت اور اہداف کے حصول کے حوالے سے مکتبات۔
v- اداروں کے تعلیمی فلسفی نقطہ نظر اور یہ معاشرے میں مضمون کی تدریسی صلاحیت کی وسعت۔
vi- علم کے مختلف نظریات اور تصورات
vii- اہداف کا قابل پیمائش ہونا یعنی اہداف کا حصول جنہیں جانچا جا سکے مبہم اہداف کہلاتے ہیں۔

4- تعلیمی مقاصد اور اصولیات درجہ بندی: (Educational Objectives and Their Taxonomies):

بلوم (Bloom) اور دیگر ماہرین کی جانب سے پیش کی جانے والی تعلیمی درجہ بندی (Taxonomy) کو تعلیمی

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب 8603 برائے بی۔ایڈ 195

اہداف (Domains) میں تقسیم کیا گیا ہے۔

i- وقوفی میدان (Cognitive Domain) کا تعلق مقاصد سے ہوتا ہے جو کہ علم اور فہم سے حاصل کرنے سے متعلق ہوتے ہیں۔

ii- جذباتی میدان (Affective Domain) میں شامل مقاصد کا تعلق رویوں، اقدار، رجحانات اور سماجی رویوں جیسے عوامل سے ہوتا ہے۔

iii- نفسیاتی حرکی میدان (Psychomotor Domain) ان مقاصد کا احاطہ کرتا ہے جن کا تعلق فنی مہارتوں سے ہوتا ہے۔ یہ ایسی کارکردگیاں ہیں جن کا جسمانی حرکت کو جسے شامل ہونا ضروری ہوتی ہیں۔

وقوفی یا علمی میدان (Cognitive Domain):

وقوفی میدان کو مندرجہ ذیل مقاصد میں تقسیم کیا گیا ہے۔

i- حصول
ii- مواد کو سامنے لانے کے لئے درکار پیچیدہ مہارتوں، اصطلاحوں اور بیانوں میں بہتری پیدا کرنا۔
iii- حقائق کو دریافت کرنا۔ تصورات، کلیات کا رجحان، اصول، ضابطہ اور نظریات وغیرہ۔
iv- تفہیم: مواد کو سمجھنا، ترجمہ کرنا اور پھر خلاصہ کرنا۔
v- اطلاق: تجریدات اور تصورات کا مخصوص حالات میں استعمال۔
vi- تجزیہ: کسی فکری نظریے کی ساخت کے اجزاء کو تلاش کرنا، تنظیم یا تعلیم کے اصول کا تجزیات کے ساتھ تجزیاتی جائزہ لینا۔
vii- ترکیب: حصہ قطعہ حقائق کی از سر نو ترتیب [illegible] قابل نتیجہ نکالنا۔
viii- تشخیص: داخلی اور خارجی شواہد کی جانچ پرکھ کرنا۔

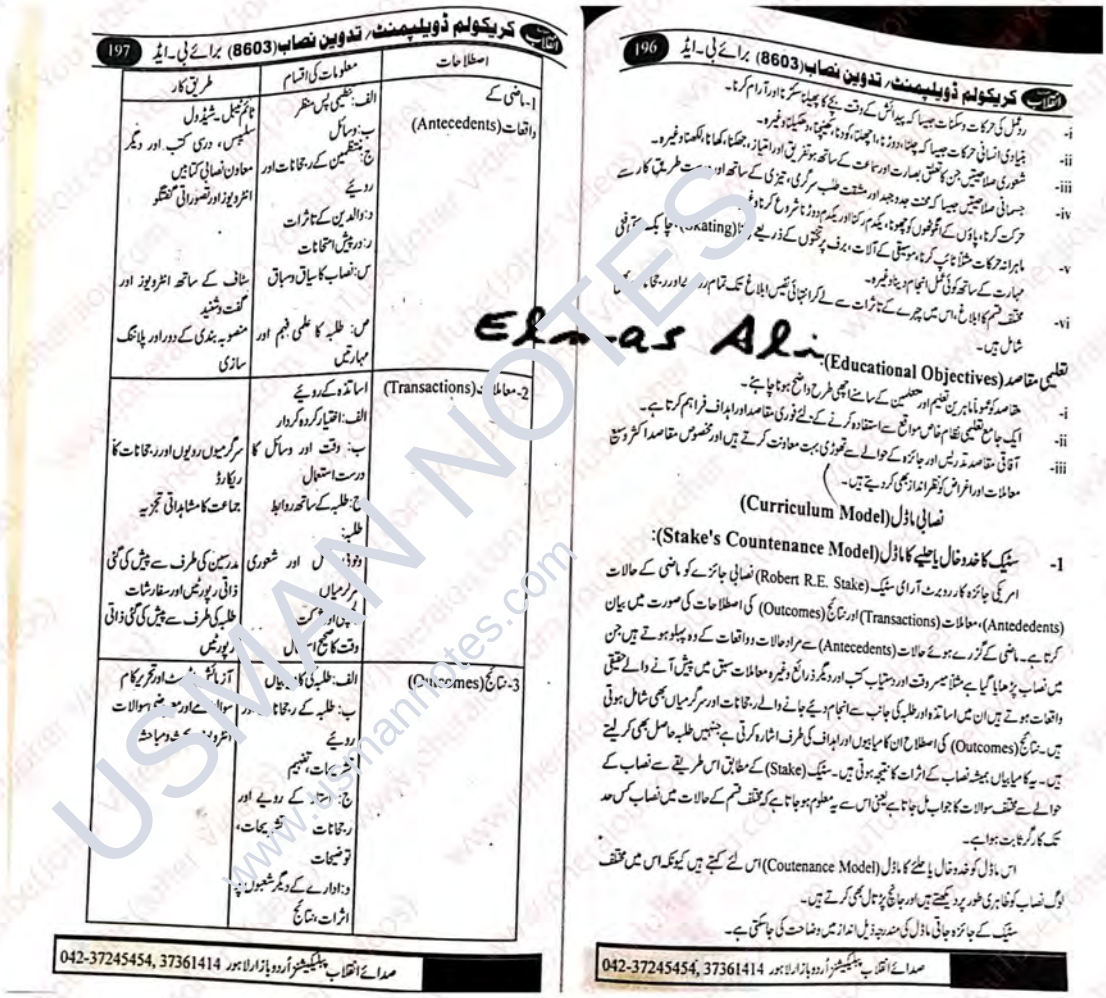
تاثراتی میدان (The Affective Domain):

تاثراتی میدان (Affective Domain) کا تعلق [illegible] ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

i- قبول کرنا یا متوجہ ہونا: کسی [illegible] شعور، فہم
ii- جواب دینا: رضامندی، جواب کے لئے [illegible] جواب دے کر تسکین حاصل کرنا، شکر کرنا
iii- قدر: افادیت کسی قدر یا پابندی کو قبول کرنا اور ترجیح دینا
iv- تصورات تشکیل دینا: اقدار کے حوالے سے ذہن میں شعور اور نظریات سازی کیلئے خیالات [illegible]
ترتیب دینا اور قدری نظام کی تنظیم
v- اقدار کی کردار سازی میں حصہ لینا۔

نفسیاتی حرکی میدان (The Psychomotor Domain):

اس میدان میں مندرجہ ذیل امور شامل ہوتے ہیں۔



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 196

- i- ردعمل کی حرکات وسکنات جیسا کہ پیدائش کے وقت بچے کا چیخنا، سکڑنا اور آرام کرنا۔
- ii- بنیادی انسانی حرکت جیسا کہ چلنا، دوڑنا، اچھلنا، کودنا، چھیننا، دھکیلنا وغیرہ۔
- iii- شعوری صلاحیتیں جن کا تعلق بصارت اور سماعت کے ساتھ ہو تفریق اور امتیاز، جھکنا، کھانا، لکھنا وغیرہ۔
- iv- جسمانی صلاحیتیں جیسا کہ محنت جہد وجہد اور مشقت طلب سرگرمی، تیزی کے ساتھ اور سست طریق کار سے حرکت کرنا، پاؤں کے انگوٹھوں کو چھونا، یکے بعد دیگرے اور یکے بعد دیگرے ناشروع کرنا وغیرہ۔ (Locating) چابکدستی
- v- ماہرانہ حرکات مثلاً ٹائپ کرنا، موسیقی کے آلات، برف پر تختوں کے ذریعے
- vi- مہارت کے ساتھ کوئی عمل انجام دینا وغیرہ۔ مختلف قسم کا ابلاغ، اس میں چہرے کے تاثرات سے لے کر انتہائی نفیس ابلاغ تک تمام
شامل ہیں۔

تعلیمی مقاصد (Educational Objectives)

- i- مقاصد کو عموماً ماہرین تعلیم اور متعلمین کے سامنے اچھی طرح واضح ہونا چاہئے۔
- ii- ایک جامع تعلیمی نظام خاص مواقع سے استفادہ کرنے کے لئے فوری مقاصد اور اہداف فراہم کرتا ہے۔
- iii- آفاقی مقاصد تدریس اور جائزہ کے حوالے سے تھوڑی بہت معاونت کرتے ہیں اور مخصوص مقاصد اکثر وبیشتر معاملات اور اغراض کو نظر انداز بھی کر دیتے ہیں۔

نصابی ماڈل (Curriculum Model)

1- سٹیک کا خدوخال یا حلیے کا ماڈل (Stake's Countenance Model):

امریکی جائزہ کار روبرٹ آر ای سٹیک (Robert R.E. Stake) نصابی جائزے کو ماضی کے حالات (Antededents)، معاملات (Transactions) اور نتائج (Outcomes) کی اصطلاحات کی صورت میں بیان کرتا ہے۔ ماضی کے گزرے ہوئے حالات (Antecedents) سے مراد حالات و واقعات کے وہ پہلو ہوتے ہیں جن میں نصاب پڑھایا گیا ہے مثلاً میسر وقت اور دستیاب کتب اور دیگر ذرائع وغیرہ معاملات سبق میں پیش آنے والے حقیقی واقعات ہوتے ہیں ان میں اساتذہ اور طلبہ کی جانب سے انجام دیئے جانے والے رجحانات اور سرگرمیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ نتائج (Outcomes) کی اصطلاح ان کامیابیوں اور اہداف کی طرف اشارہ کرتی ہے جنہیں طلبہ حاصل بھی کر لیتے ہیں۔ یہ کامیابیاں ہمیشہ نصاب کے اثرات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ سٹیک (Stake) کے مطابق اس طریقے سے نصاب کے حوالے سے مختلف سوالات کا جواب مل جاتا ہے یعنی اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مختلف قسم کے حالات میں نصاب کس حد تک کارگر ثابت ہوا ہے۔

اس ماڈل کو خدوخال یا حلیے کا ماڈل (Coutenance Model) اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں مختلف لوگ نصاب کو ظاہری طور پر دیکھتے ہیں اور جانچ پڑتال بھی کرتے ہیں۔

سٹیک کے جائزہ جاتی ماڈل کی مندرجہ ذیل انداز میں وضاحت کی جا سکتی ہے۔

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 197

اصطلاحات	معلومات کی اقسام	طریق کار
1- ماضی کے واقعات (Antecedents)	الف: تعلیمی پس منظر ب: وسائل ج: تنظیمیں کے رجحانات اور رویئے د: والدین کے تاثرات ر: زیر پیش امتحانات س: نصاب کا سیاق وسباق ص: طلبہ کا علمی فہم اور مہارتیں	ٹائم ٹیبل، شیڈول سلیبس، درسی کتب اور دیگر معاون نصابی کتابیں انٹرویوز اور تصوراتی گنگفگو سٹاف کے ساتھ انٹرویوز اور گفت وشنید منصوبہ بندی کے دور اور پلاننگ سازی
2- معاملات (Transactions)	اساتذہ کے رویئے الف: اختیار کردہ کردار ب: وقت اور وسائل کا درست استعمال ج: طلبہ کے ساتھ روابط طلبہ: رویے اور شعوری سرگرمیاں چلن اور حرکت وقت کا صحیح استعمال	سرگرمیوں رویوں اور رجحانات کا ریکارڈ جماعت کا مشاہداتی تجزیہ مدرسین کی طرف سے پیش کی گئی ذاتی رپورٹس اور سفارشات طلبہ کی طرف سے پیش کی گئی ذاتی رپورٹس
3- نتائج (Outcomes)	الف: طلبہ کی کامیابیاں ب: طلبہ کے رجحانات اور رویئے تشریحات، تفہیم ج: اساتذہ کے رویے اور رجحانات توضیحات د: اداروں کے دیگر شعبوں پر اثرات، نتائج	آزمائشی ٹیسٹ اور تحریری کام سوالات اور معروضی سوالات انٹرویوز، مشاہدہ

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

2- ہلڈا تابا ماڈل (Hilda Taba Model): نصاب کے طریقہ عمل تابا (Taba's Social Studies Model) کا معاشرتی علوم کا ماڈل سبب اور نتیجہ کے درمیان تعلق کے مفروضے پر مشتمل ہوتا ہے جس میں زیادہ ترجیح اسباب و نتائج پر دیتا ہے۔ جائزے کا عمل سبب اور نتیجہ کے درمیان تعلق کے مفروضے پر مشتمل ہوتا ہے جس کا مطالعاتی مواد پر تجرباتی کنٹرول ہوتا ہے اور اس سے طلبہ کی کامیابیوں پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ مطالعاتی مواد میں مختلفین مطالعاتی مواد کو مختلف "یونٹوں" میں مرتب کرتے ہیں۔ ہر یونٹ باقاعدہ تبدیلی کو بھی بروئے کار لایا جاتا ہے۔ مختلف گروپس کو مواد پیش کرنے کے بعد نصابی جائزے کا عمل شروع ہوتا ہے اس دوسرے سے کسی قدر مختلف ہوتا ہے۔ مختلف گروپس کو مواد پیش کرنے کے بعد نصابی جائزے کا عمل شروع ہوتا ہے اس جائزے کے نتائج نئے پروگرام کی تیاری کے سلسلے میں اصول اور ضابطے وضع کرتے ہیں۔ وہ سوچ جو کہ حتمی نیچر کا حامل ہوتا ہے اسی کی حمایت یقینی ہو جاتی ہے۔

3- ڈی ایل سٹفل بین کا سی آئی پی پی ماڈل (D.L. Stuffelbean's CIPP Moddel): نصابی جائزے کے لیے سٹفل بین (Stufflebean) کے کردار کو سی آئی پی پی ماڈل (CIPP Model) کی وجہ سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے، اس ماڈل میں چار چیزوں سیاق (Context)، مداخل (Input)، طریقہ عمل (Process) اور نتیجہ (Product) پر زیادہ ترجیح دی گئی ہے، انہی چار چیزوں کے ابتدائی حروف کو ملا کر ماڈل کا نام "CIPP" رکھا گیا ہے۔ یہ چاروں عناصر ناگزیر کھینچنے، مفید معلومات کو حاصل کرنے اور مہیا کرنے کے عمل کے لئے انتہائی ضروری پس منظر پیش کرتے ہیں۔ جس سے فیصلوں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے اور متبادل تلاش کئے جاتے ہیں۔

سی آئی پی پی ماڈل مندرجہ ذیل بنیادی سوالات کے جواب دینے کی کوشش کرتا ہے۔

i- جائزے کے کون سے مقاصد اور اہداف پورے ہونے چاہئیں۔
ii- کون سا طریقہ کار اختیار کیا جانا چاہئے؟
iii- مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اختیار کیا گیا عمل درستی کے معیار پر پورا اترتا ہے کہ نہیں؟
iv- بغور دیکھا جاتا ہے کہ مطلوبہ مقاصد حاصل کئے جا رہے ہیں یا نہیں؟

4- مائیکل سکرائیون کا گول فری ماڈل (Micheal Scriven's Goal Free Model): آر۔ ٹیلر (R. Tyler) نے اپنی کتاب نصاب کے بنیادی اصول (Basic Principles of Curriculum) میں جائزہ کا آبجیکٹوز ماڈل (Objectives Model) پیش کیا ہے۔ وہ نصابی جائزے کو ایسے عمل کے تناظر میں دیکھتا ہے جو کہ اس بات کا تعین کرے کہ ترتیبی پروگرام نے کس حد تک تعلیمی مقاصد کو قبول کر لیا ہے۔ نصابی جائزہ تعلیم کا معیار برقرار رکھنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ نصاب کے آبجیکٹوز ماڈل (Objectives Model) میں نصاب کی مخصوص مقاصد کے سیٹ کو سامنے رکھتے ہوئے تشخیص کی جاتی ہے۔ اس ماڈل کو باقاعدہ شکل بی ایس بلوم (B.S Bloom) نے دی جس نے مقاصد کی درجہ بندی کا نظام پیش کیا ہے۔ اس نے اپنا نظریہ تعلیمی مقاصد تیکسانومی کی صورت میں پیش کیا ہے۔

ٹیلر (Tyler) کے ماڈل میں مندرجہ ذیل درجات شامل ہیں۔

i- مقاصد کی تشکیل، ii- مقاصد کی درجہ بندی اور مدارج کی تشکیل۔

iii- مقاصد کار، خامات کی صورت میں بیانیہ۔
iv- حالات کا انتخاب جن میں مقاصد کا حصول ممکن ہو، درست وقت کا تعین۔
v- جائزے کے صحیح طریقے کا انتخاب اور جانچ پڑتال کا کام۔
vi- جائزہ کے معیاری اور معروضی طریقوں کی تیاری کا کام۔
vii- مختلف طریقہ کار سے حاصل ہونے والے نتائج کی تشریح اور انہیں استعمال میں لانے کے ذرائع کا کھوج۔

ٹیلر (Tyler) کے ماڈل میں ترتیبی مقاصد کو زیادہ ترجیح دی گئی ہے۔ مقاصد کی تخصیص اور ان مقاصد کے تناظر میں طلبہ کی کامیابیوں کا جائزہ اس ماڈل کے اہم پہلو ہیں۔ اس ماڈل میں کسی حد تک ترجیح عمل کو نظر انداز کر دیا گیا ہے،

"Taba" کا سوشل سٹڈیز کا ماڈل (Social Studies Mode)

یہ ماڈل نصابی عمل میں اسباب اور نتائج کے تعلق کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ اس ماڈل کی نمایاں خصوصیت تجرباتی [illegible] اور مطالعے کے مواد میں باقاعدہ تبدیلی ہے۔ جو نصاب زیادہ بہتر نتائج دیتا ہے اسی کو بہتر تصور کیا جاتا ہے۔

سوال2: نصابی جائزے کے عمل کے خصوصی اقدامات کی وضاحت کیجئے؟

جواب:1 **جائزہ کے عمل کی منصوبہ بندی:**

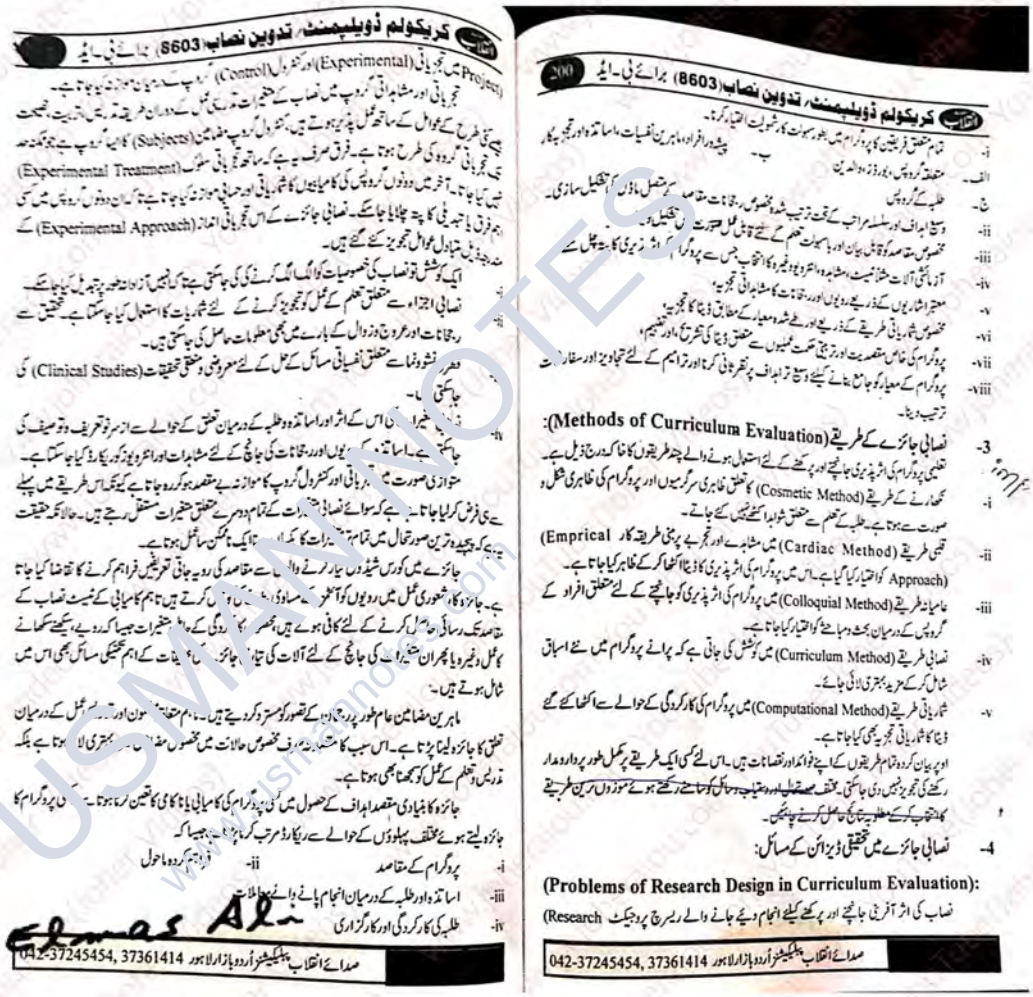
[illegible] نے نصابی جائزے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اسے ترتیبی بنیادوں پر دیکھنے کی ضرورت کو محسوس کیا ہے کیونکہ نصابی جائزے [illegible] بہت زیادہ غور و فکر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ بہترین منصوبہ بندی کر کے منطقی نتائج حاصل کئے جا سکیں۔ [illegible] اس مواد کے جائزے پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے جس کی بنیاد پر نصاب تیار کیا گیا ہو۔ موجودہ دور میں رویوں پر مبنی پروگرامز کے زیادہ عملی تصور [illegible] بڑھتا ہوا رجحان جائزے کی زیادہ موزوں تعریف، اقدار کی جانچ پڑتال کے بہتر تخلیق معیارات اور رپورٹنگ [illegible] موجودہ معیارات کا متقاضی ہوتا ہے۔ ہر ایویلیوایشن سٹڈی (Evaluation Study) کی اپنی کچھ خاص خصوصیات ہوتی ہیں، تاہم سٹڈی کے شیڈول کی منصوبہ بندی نسبتی طریقہ کار (Relation Procedures) کو استعمال میں لائے جانے چاہئے۔

نصابی جائزے کا اہتمام کرتے ہوئے پروگرام [illegible] پر غور کرنے سے منطقی اور عقلی طور پر فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں مجموعی عمل میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں:

1- پروگرام کے اہداف اور مقاصد کا تعین جائزے کی تخصیص [illegible]
2- جائزہ کا درست سمت میں ٹیبل تیار کرنے کی منصوبہ بندی،
3- ڈیٹا اکٹھا کرنے کے طریقوں کی تیاری یا انتخاب،
4- متعلقہ مواد یا ڈیٹا اکٹھا کرنا، اعداد و شمار جمع کرنا،
5- ڈیٹا کو ترتیب دینا، خلاصہ بیان کرنا اور تجزیہ کرنا،
6- ڈیٹا اور مقاصد کا موازنہ کرنا، اہداف کو جانچنا،
7- نتائج کی رپورٹ اور فیڈ بیک دینا۔

2- جائزے کے عمل کے مختلف مراحل (Steps in the Evaluation Process):

جائزے کے عمل میں مندرجہ ذیل مراحل شامل ہونے چاہئیں۔



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 200

i- تمام متعلقہ فریقین کا پروگرام میں بطور سہولت کار، شمولیت اختیار کرنا۔
ب- پیشہ ور افراد و ماہرین نفسیات، اساتذہ اور تجربہ کار
الف- متعلقہ گروپس، پیرنٹز و والدین
ج- طلبہ کے گروپس
ii- وسیع اہداف اور سلسلہ مراتب کے تحت ترتیب شدہ مخصوص رجحانات مقاصد سے متصل مواد کی تشکیل سازی۔
iii- خصوص مقاصد کو قابل بیان اور باسہولت فہم کے لئے قابل عمل صورت میں تشکیل دینا۔
iv- آزمائشی آلات مشاہدہ، انٹرویو وغیرہ کا انتخاب جس سے پروگرام کی اثر پذیری کا پتہ چلے
v- معیار اشاریوں کے ذریعے رویوں اور رجحانات کا مشاہداتی تجزیہ
vi- مخصوص شماریاتی طریقے کے ذریعے اور طے شدہ معیار کے مطابق ڈیٹا کا تجزیہ
vii- پروگرام کی خاص مقصدیت اور تجزیاتی حمایتوں سے متعلق ڈیٹا کی تشریح اور تفہیم
viii- پروگرام کے معیار کو جانچنے کے لئے تجاویز اور سفارشات ترتیب دینا۔

3- نصابی جائزے کے طریقے (Methods of Curriculum Evaluation):

تعلیمی پروگرام کی اثر پذیری جانچنے اور پرکھنے کے لئے استعمال ہونے والے چھ طریقوں کا خاکہ درج ذیل ہے۔

i- سنوارنے کے طریقے (Cosmetic Method) کا تعلق ظاہری سرگرمیوں اور پروگرام کی ظاہری شکل و صورت سے ہوتا ہے۔ طلبہ کے تعلم سے متعلق شواہد اکٹھے نہیں کئے جاتے۔

ii- قلبی طریقے (Cardiac Method) میں مشاہدے اور تجربے پر مبنی طریقہ کار (Emprical Approach) کو اختیار کیا گیا ہے۔ اس میں پروگرام کی اثر پذیری کا ڈیٹا اکٹھا کر کے ظاہر کیا جاتا ہے۔

iii- عامیانہ طریقے (Colloquial Method) میں پروگرام کی اثر پذیری کو جانچنے کے لئے متعلق افراد کے گروپس کے درمیان بحث و مباحثے کو اختیار کیا جاتا ہے۔

iv- نصابی طریقے (Curriculum Method) میں کوشش کی جاتی ہے کہ پرانے پروگرام میں نئے اسباق شامل کر کے مزید بہتری لائی جائے۔

v- شماریاتی طریقے (Computational Method) میں پروگرام کی کارکردگی کے حوالے سے اکٹھا کئے گئے ڈیٹا کا شماریاتی تجزیہ بھی کیا جاتا ہے۔

اوپر بیان کردہ تمام طریقوں کے اپنے فوائد اور نقصانات ہیں۔ اس لئے کسی ایک طریقے پر مکمل طور پر دارومدار رکھنے کی تجویز نہیں دی جا سکتی۔ مختلف محتمل اور متناسب مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے موزوں ترین طریقے کا انتخاب کر کے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے چاہئیں۔

4- نصابی جائزے میں تحقیقی ڈیزائن کے مسائل:

(Problems of Research Design in Curriculum Evaluation):

نصاب کی اثر آفرینی جانچنے اور پرکھنے کیلئے انجام دیئے جانے والے ریسرچ پروجیکٹ (Research

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ

(Project) میں تجرباتی (Experimental) اور کنٹرول (Control) گروپ میں نصاب کے متغیرات کو عملی طور پر متعارف کروایا جاتا ہے۔ تجرباتی اور مشاہداتی گروپ میں نصاب کے متغیرات کو عملی طور پر متعارف کروایا جاتا ہے۔ پہلی طرح کے حوالوں کے ساتھ عمل پذیر ہوتے ہیں، کنٹرول گروپ مضامین (Subjects) کا ایسا گروپ ہے جو کہ مد نظر تجرباتی گروہ کی طرح ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ساتھ تجرباتی متغیر (Experimental Treatment) نہیں کیا جاتا۔ آخر میں دونوں گروپس کی کامیابیوں کا شماریاتی اور حسابی موازنہ کیا جاتا ہے تاکہ ان دونوں گروپس میں کسی اہم فرق یا تبدیلی کا پتہ چلایا جا سکے۔ نصابی جائزے کے اس تجرباتی انداز (Experimental Approach) کے مندرجہ ذیل متبادل عوامل تجویز کئے گئے ہیں۔

i- ایک کوشش تو نصاب کی خصوصیات کو الگ الگ کرنے کی کی جا سکتی ہے تاکہ انہیں آزادانہ طور پر تبدیل کیا جا سکے۔
ii- نصابی اجزاء سے متعلق تعلم کے عمل کو تجویز کرنے کے لئے شماریات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تحقیق سے رجحانات اور عروج و زوال کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔
iii- دیگر نشوونما سے متعلق نفسیاتی مسائل کے حل کے لئے معروضی و متفق تحقیقات (Clinical Studies) کی جا سکتی ہیں۔
iv- [illegible] اس کے اثر اور اساتذہ و طلبہ کے درمیان تعلق کے حوالے سے از سر نو تعریف و توصیف کی جا سکتی ہے۔ اساتذہ [illegible] رویوں اور رجحانات کی جانچ کے لئے مشاہدات اور انٹرویوز کو بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔

متوازی صورت میں تجرباتی اور کنٹرول گروپ کا موازنہ بے مقصد ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ اس طریقے میں پہلے سے ہی فرض کر لیا جاتا ہے کہ سوائے نصابی متغیرات کے تمام دوسرے متغیرات مستقل رہتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پیچیدہ ترین صورتحال میں تمام متغیرات کا کنٹرول ناممکن سا شامل ہوتا ہے۔

جائزے میں کورس شیڈول تیار کرنے والوں سے مقاصد کی رویہ جاتی تعریفیں فراہم کرنے کا تقاضا کیا جاتا ہے۔ جائزہ کار شعوری عمل میں رویوں کو آخری مساوات میں شامل کرتے ہیں تاہم کامیابی کے نصاب نصاب کے تصدیق رسائی حاصل کرنے کے لئے کافی ہوتے ہیں، مخصوص کارکردگی کے حامل متغیرات جیسا کہ رویے، سیکھنے سکھانے کا عمل وغیرہ یا پھر ان متغیرات کی جانچ کے لئے آلات کی تیاری جائزہ کار کے اہم تکنیکی مسائل بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔

ماہرین مضامین عام طور پر رجحانات کے تصور کو مسترد کر دیتے ہیں۔ تمام متعلقہ افراد اور تدریسی عمل کے درمیان تعلق کا جائزہ لینا پڑتا ہے۔ اس سبب کا مشاہدہ صرف مخصوص حالات میں مخصوص مضامین میں بہتری لاتا ہوتا ہے بلکہ تدریس و تعلم کے عمل کو سمجھنا بھی ہوتا ہے۔

جائزہ کا بنیادی مقصد اہداف کے حصول میں کسی پروگرام کی کامیابی یا ناکامی کا تعین کرنا ہوتا ہے۔ کسی پروگرام کا جائزہ لیتے ہوئے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے ریکارڈ مرتب کرنا ہوتا ہے جیسا کہ

i- پروگرام کے مقاصد
ii- فراہم کردہ ماحول
iii- اساتذہ اور طلبہ کے درمیان انجام پانے والے معاملات
iv- طلبہ کی کارکردگی اور کارگزاری

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

-v دیگر متغیرات کی طرف سے کئے جانے والے اثرات اور نتائج

-vi نئے ابھرنے والے نقطہ نظر کی خوبیاں اور خامیاں

وہ حالات جس میں تعلم کا عمل جاری رہا، اساتذہ اور طلبہ کے معاملات اور منطقی نتائج کے حوالے سے نوٹ کی جانے والی باتیں درج ذیل ہیں۔

-i حالات:
- ☆ طلبہ کی خصوصیات
- ☆ نصاب کا نفس مضمون
- ☆ ترتیبی مواد
- ☆ سماجی سیاق وسباق

-ii معاملات:
- ☆ گفتگو میں کامل مہارت
- ☆ واقعات کا تسلسل
- ☆ سماجی ماحول میں مطابقت

-iii نتائج:
- ☆ طلبہ کی کامیابیاں
- ☆ طلبہ کی حرکی صلاحیتیں
- ☆ ادارہ جاتی اثرات
- ☆ اساتذہ کی خصوصیات
- ☆ نصابی سیاق وسباق
- ☆ مدرسہ کی تنظیم
- ☆ میا کیا جانے والا وقت
- ☆ شیڈول پر عملدرآمد کا عمل
- ☆ اساتذہ پر پڑنے والے اثرات

اُوپر کی جانے والی وضاحت سے جائزہ لینے والے پروگرام کی خصوصیات بہتر انداز میں پہچاننے اور سمجھنے میں معاونت ملتی ہے۔ جائزہ کار کو چاہئے کہ وہ اپنی دلچسپی اور خواہش کے مطابق جانچنے کے لئے متغیرات کا چناؤ کرے۔ جبکہ معلومات کے ذرائع کے طور پر اساتذہ، منتظمین، والدین اور دیگر متعلقہ اشخاص سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ جائزہ کار کو چاہئے کہ متغیرات کا انتخاب مندرجہ ذیل باتوں کی بنیاد پر کرے۔

-i خواہش
-ii مشاہدہ
-iii معیارات
-iv تجربہ لوگوں کی تجاویز

یہاں خواہش سے مراد پروگرام سے متعلق مختلف اشخاص کی جانب سے طے کردہ اہداف اور مقاصد ہیں، جبکہ مشاہدات میں وہ تمام ظاہری امور شامل ہوتے ہیں جو کہ پروگرام کے انعقاد کے دوران وقوع پذیر ہوئے۔ معیارات ماہرین کی آراء پر مشتمل ہوتے ہیں جو کہ ہمیں بتاتے ہیں کہ حقیقت میں کیا ہونا چاہئے تھا۔ جبکہ اندازے یا آراء سے مختلف پہلوؤں اور صورتحال کے حوالے سے لوگوں کے احساسات اور محسوسات کی عکاسی ہوتی ہے۔

5- جائزہ کے ذریعے کورس میں بہتری:

(Course Improvement Through Evaluation):

تعلم کے عمل کو بہتر مؤثر بنانے کے لئے پیشہ ورانہ تربیت میں بہتری لانے کی خواہش ہو تو رائج تعلیم و تربیت کا

جائزہ لینا انتہائی ضروری ہو جاتا ہے، اس سلسلے میں ڈیٹا اکٹھا کرتے ہوئے ایسی معلومات کو اکٹھا کیا جاتا ہے جس سے نئے کورس کی اثر پذیری اور منطقی نتائج کا پتہ چل سکے۔ جائزے کے حوالے سے مفید ترین معلومات وہ ہوتی ہیں جو کہ نصاب کے تشکیلی عمل میں تراسیم اور مطابقت قائم کرنے میں معاونت فراہم کر سکیں۔ یقیناً یہ ایک روایتی آزمائشی انداز سے ہٹ کر پیش کیا جانے والا اصول ہے۔ کوئی بھی ٹیسٹ جسے جائزے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے نصاب کے نفس مضمون کے عین مطابق ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ ایسے ٹیسٹ کا اعتبار یت اور جوازیت کے معیارات پر پورا اترنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ یاد رکھیں کہ جائزے کا مقصد یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ طلبہ میں تعلم کے دوران کیا تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، پھر اس سے حاصل ہونے والی معلومات کو پروگرام میں بہتری لانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی تعلیمی پروگرام کے حوالے سے پائی جانے والی آراء تجاویز عام طور پر کسی نہ کسی تعصب یا جانبداری پر مشتمل ہوتی ہیں، لیکن موزوں آزمائش کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات زیادہ معروضی نتائج فراہم کرتی ہیں، معیارات کے حوالے سے کامیابی کو جانچنے کے لئے "معیاری بنائے" "Standardized Tests" کو استعمال کرنا چاہئے جس میں مہارت کے تمام شعبے کی آزمائش بھی ہو۔ جبکہ رویوں اور رجحانات کی جانچ سوالناموں اور انٹرویوز کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔

باقاعدہ جائزہ (Systematic Evaluation) نمبنوں کے سادہ انعقاد اور نتائج کے تجزیے سے ... اس میں مہارت اور رویے کی جانچ پڑتال کے ساتھ ساتھ دیگر امور کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے جیسا کہ کلاس روم کی تدریس کے حوالے سے سلسلہ وار مطالعہ اور تحقیق کی جاتی ہے جبکہ تدریس کے اختتام پر ماضی اور مستقبل کے حوالے سے ممکنات اور توقعات کا اندازہ بھی لگایا جاتا ہے۔ اور حاصل ہونے والے مطلوبہ نتائج، معلومات، تجاویز اور سفارشات کی تعلیم و تربیت اور نصاب میں بہتری لانے کے لئے عملی طور پر اقدامات کئے جاتے ہیں۔

6- نتیجہ (Conclusion):

پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت میں بہتری لانے کے لئے سوچنے کی پرانی عادات اور پرانی تکنیکیں ناقص رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے باقاعدہ طریقہ عمل اختیار کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ جائزہ (Systematic Evaluation) سے مراد ایسا جائزہ ہوتا ہے جو کہ پروگرام کے بنیادی پہلوؤں کے بارے میں پیمانے پر زیادہ تفہیم کے ساتھ پیش کر سکے۔ اس سے کورس کی وہ توقع پذیر ہونے والی تبدیلیاں ... کی ہوتی ہے

تاہم جائزہ کا مفہوم حاصل ہونے والے موزوں ... سمجھنے رکھتے ہوئے کسی کورس کی منظوری یا نامنظوری کا فیصلہ کر لینے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ جائزہ نصاب سازی کا ایک لازمی حصہ ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے ایسی ایسی معلومات حاصل ہوتی ہیں جن کی روشنی میں نصاب ساز ایک جامع، منفرد اور معیاری نصاب ... کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

Usman Ali

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 204

باب 8

نصاب اور ترقی (ارتقاء)

Curriculum and Development

سوال 1۔ تعلیمی کمیشن 1947ء کی رپورٹ کا خصوصی جائزہ پیش کیجئے؟

جواب: ہم پاکستان میں تعلیم کے شعبے میں ہونے والی ترقی کو تین مختلف ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں جس میں نئی نئی تعلیمی اصلاحات متعارف کروائی گئیں ہیں۔ مختلف قسم کی تعلیمی پالیسیاں بھی تشکیل دی گئیں اب ان ادوار کا تجزیاتی جائزہ لیتے ہیں۔ پہلا دور 1947ء سے 1958ء، دوسرا دور 1959ء تا 1971ء، اور تیسرا دور 1972ء سے شروع ہو کر موجودہ دور تک پہنچتا ہے۔ پاکستان میں تعلیمی ترقی کا پہلا دور 1947ء تا 1958ء کے عرصے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس مرحلے کی اہم ترین پیش رفت تعلیمی کمیشن 1947ء کی وہ ابتدائی رپورٹ ہے۔ یہ رپورٹ پاکستان کی تعلیمی ترقی میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگرچہ اس رپورٹ کی سفارشات پر جزوی طور پر ہی عمل درآمد سامنے آیا تاہم 1958ء تک پاکستان میں تعلیم کے میدان میں جو بھی اقدامات اٹھائے گئے، وہ اس رپورٹ پر نامکمل عمل درآمد کا نتیجہ تھے۔

1- قومی تعلیمی کمیشن 1947ء:

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے لئے ایک الگ ملک کا مطالبہ ایک جداگانہ قومیت کے اعتبار سے کیا تھا آزادی کی تحریک اپنی جدوجہد میں کامیاب رہی۔ آخر 14 اگست 1947ء کو ایک آزاد اور خود مختار وطن پاکستان دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد ملک کو بے شمار مسائل کا سامنا رہا۔ انتظامی مشینری مفقود تھی۔ لاکھوں مہاجرین کو آباد کاری کا مسئلہ درپیش تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پاکستان کے حصے کے مالی وسائل بھارت نے روک رکھے تھے۔ اس کے باوجود قیام پاکستان کے فوراً بعد مرکزی رہنماؤں نے ایک ایسے نظام تعلیم کی ضرورت محسوس کی جو ایک طرف اسلام کے سنہری اصولوں پر مشتمل ہو اور نظریہ پاکستان سے بھی مطابقت رکھتا ہو اور دوسری طرف اس میں زندگی کے جدید تقاضوں کا ساتھ دینے کی بھی صلاحیت ہو۔ آزادی کے چند ہی ماہ بعد قائداعظم" کی ہدایت پر کل تعلیمی ڈھانچے کی از سر نو تشکیل اور تعلیمی مسائل کا تفصیلی جائزہ لینے کے لئے 27 نومبر تا یکم دسمبر 1947ء کو ایک آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کی صدارت اس وقت کے وزیر تعلیم فضل الرحمٰن نے کی۔

2- قائداعظم" کا پیغام:

قائداعظم" اپنی سرکاری مصروفیات کی بنا پر کانفرنس میں شرکت نہ کر سکے۔ تاہم انہوں نے کانفرنس کے نام ایک

جاری کیا۔ انہوں نے پاکستان کے تعلیمی مستقبل کیلئے ایک واضح اور خوص لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے شرکائے کانفرنس کے سامنے راہنما اصول رکھے۔ آپ نے اپنے پیغام میں فرمایا: "آپ جانتے ہیں کہ تعلیم کی اہمیت اور صحیح سمت کا تعین قدری کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ایک صدی سے بھی زیادہ مدت تک غلامی کے باعث ہمارے لوگوں کی تعلیم پر توجہ نہیں دی گئی۔ ہم اگر حقیقی طور پر تیز رفتار اور بہتر ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں لازماً اس مسئلہ کو حل کرنا ہوگا اور ہمیں اپنی تعلیمی پالیسی اور پروگرام کو ایسے خطوط پر استوار کرنا ہوگا جو ہمارے لوگوں کی ذہنی صلاحیتوں سے مطابقت رکھتے ہوں، جو ہماری تاریخ اور ثقافت کے مطابق ہوں اور جدید حالات اور دنیا بھر میں ہونے والی ترقی کے عین مطابق ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری ریاست کے مستقبل کا دارومدار تعلیم کی اس نوعیت پر ہے جو ہم اپنے بچوں کو ایک پاکستانی شہری کے لئے فراہم کریں گے۔ تعلیم کا مقصد صرف دری تعلیم نہیں۔ ہمیں اپنے لوگوں کو سائنسی اور فنی تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ ہمیں دنیا سے مقابلہ کرنا ہے جو بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ اس کے لئے ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کے کردار کی تعمیر بھی کرنی ہے۔ اس کیلئے ہمیں معیاری تعلیم کے ذریعے ان میں عزت نفس، ذمہ داری، ثابت قدمی اور قوم کی بے لوث خدمت کے اعلیٰ اوصاف پیدا کرنا ہیں۔"

قائداعظم" کے پیغام کے بعد وزیر تعلیم جناب فضل الرحمٰن نے افتتاحی خطبہ دیا جس میں انہوں نے درپیش [illegible]

تعلیمی [illegible] تجاویز:

تعلیمی کانفرنس کے [illegible] ماہرین تعلیم کی دس کمیٹیاں بنائی گئیں جنہوں نے تعلیمی نظام کے مختلف مسائل کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور ان کے حل کیلئے تجاویز پیش کیں۔ اس کانفرنس کی بعض اہم تجاویز اور سفارشات مندرجہ ذیل ہیں:

1- پاکستان کے نظام تعلیم کی بنیاد [illegible] پر رکھی جائے گی اور تعلیم کا سب سے بڑا مقصد اسلامی اقدار و روایات کی ترویج و اشاعت اور نظریہ پاکستان کے اہم مقاصد پورا کرنا ہونا چاہیے۔

2- عام مدارس میں لڑکیوں اور لڑکوں کیلئے مذہبی تعلیم کا [illegible] جانا چاہیے۔ اقبالیوں کو ان کے نظریہ حیات کے مطابق ضروری تعلیم دی جائے۔

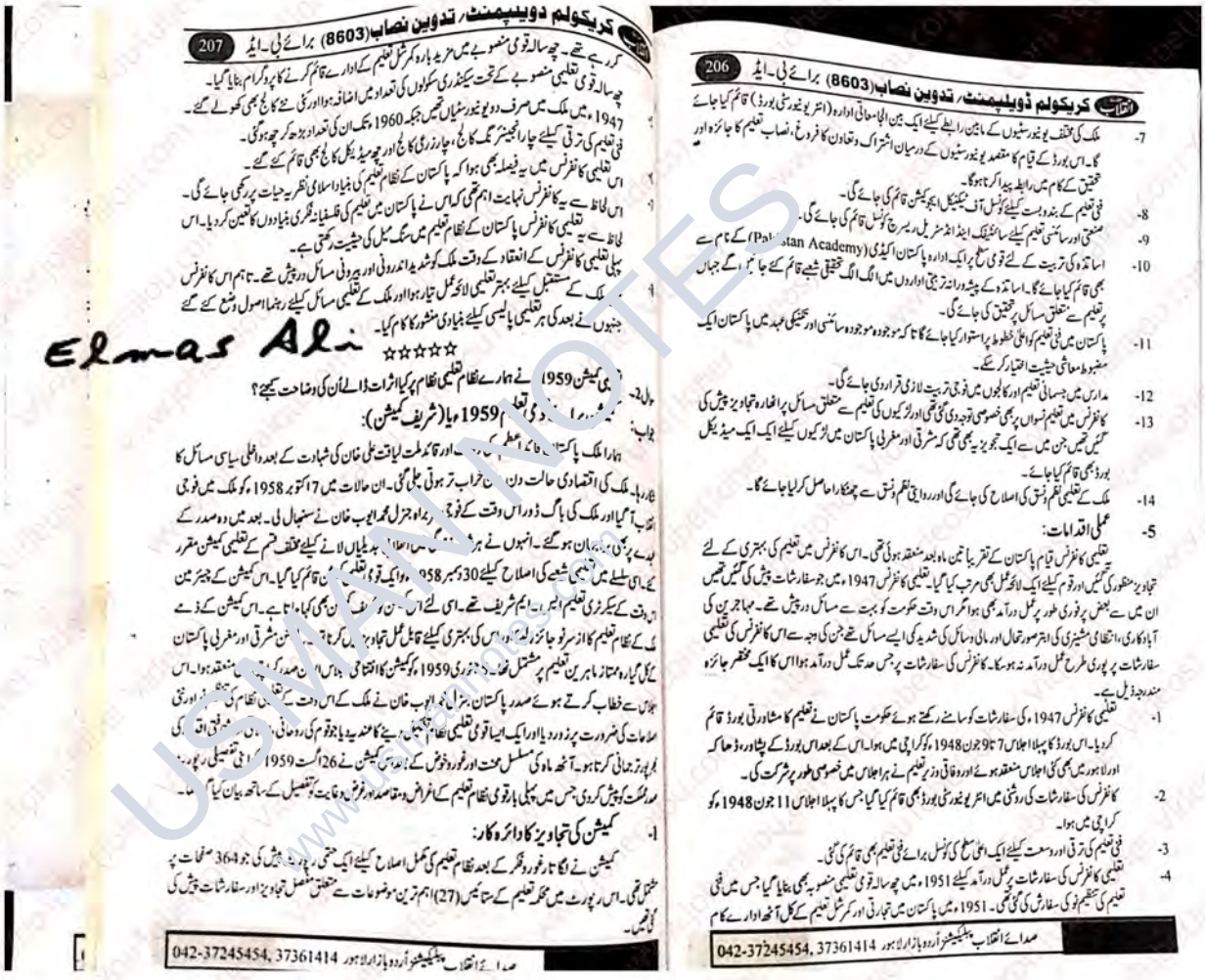
3- ابتدائی مدارس میں لڑکوں اور لڑکیوں کو اکٹھے تعلیم دی جائے [illegible] سطح پر لڑکیوں کے لئے علیحدہ تعلیمی ادارے بنائے جائیں۔ تعلیمی نصاب میں لڑکیوں کیلئے ترجیحی [illegible] جیسے مضامین شامل کئے جانے چاہئیں۔

4- ملک میں ناخواندگی اور جہالت کے خاتمہ کیلئے ہمہ گیر لازمی اور مفت پرائمری تعلیم کا [illegible] اہتمام جائے اور پرائمری مدارس کے اساتذہ کیلئے پیشہ [illegible] تربیت کا بندوبست کیا جائے۔ [illegible] کے علاوہ خواندگی کے فروغ کیلئے سرکاری مدرسوں کی عمارات کو تعلیم بالغاں کے مراکز کے طور پر بھی استعمال کیا جائے۔

5- پرائمری سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک کے نصاب کا از سر نو جائزہ لیا جائے [illegible] نئی مملکت کے افراد کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق اس میں ردوبدل اور تبدیلیاں کی جائیں۔

6- اُردو کو قومی زبان کی حیثیت سے پورے ملک میں لازمی مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جائے گا تاہم صوبوں میں صوبائی زبانوں کو ذریعہ تعلیم کے طور پر بھی اپنایا جا سکتا ہے۔

Elmas Ali
USMAN NOTES www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 206

7- ملک کی مختلف یونیورسٹیوں کے مابین رابطے کیلئے ایک بین الجامعاتی ادارہ (انٹر یونیورسٹی بورڈ) قائم کیا جائے گا۔ اس بورڈ کے قیام کا مقصد یونیورسٹیوں کے درمیان اشتراک وتعاون کا فروغ، نصاب تعلیم کا جائزہ اور تحقیق کے کام میں رابطہ پیدا کرنا ہوگا۔

8- فنی تعلیم کے بندوبست کیلئے کونسل آف ٹیکنیکل ایجوکیشن قائم کی جائے گی۔

9- صنعتی اور سائنسی تعلیم کیلئے سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کونسل قائم کی جائے گی۔

10- اساتذہ کی تربیت کے لئے قومی سطح پر ایک ادارہ پاکستان اکیڈمی (Pakistan Academy) کے نام سے بھی قائم کیا جائے گا۔ اساتذہ کے پیشہ ورانہ تربیتی اداروں میں الگ الگ تحقیقی شعبے قائم کئے جائیں گے جہاں تعلیم سے متعلق مسائل پر تحقیق کی جائے گی۔

11- پاکستان میں فنی تعلیم کو اعلیٰ خطوط پر استوار کیا جائے گا تاکہ موجودہ موجودہ سائنسی اور تکنیکی عہد میں پاکستان ایک مضبوط معاشی حیثیت اختیار کر سکے۔

12- مدارس میں جسمانی تعلیم اور کالجوں میں فوجی تربیت لازمی قرار دی جائے گی۔

13- کانفرنس میں تعلیم نسواں پر بھی خصوصی توجہ دی گئی تھی اور لڑکیوں کی تعلیم سے متعلق مسائل پر اضافہ تجاویز پیش کی گئیں تھیں۔ ان میں سے ایک تجویز یہ بھی تھی کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں لڑکیوں کیلئے ایک ایک میڈیکل بورڈ بھی قائم کیا جائے۔

14- ملک کے تعلیمی نظم ونسق کی اصلاح کی جائے گی اور روایتی نظم ونسق سے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے گا۔

5- عملی اقدامات:

تعلیمی کانفرنس قیام پاکستان کے تقریباً تین ماہ بعد منعقد ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں تعلیم کی بہتری کے لئے تجاویز منظور کی گئیں اور قوم کیلئے ایک لائحہ عمل بھی مرتب کیا گیا۔ تعلیمی کانفرنس 1947ء میں جو سفارشات پیش کی گئیں تھیں ان میں سے بعض پر فوری طور پر عمل درآمد بھی ہوا مگر اس وقت حکومت کو بہت سے مسائل درپیش تھے۔ مہاجرین کی آبادکاری، انتظامی مشینری کی ابتر صورتحال اور مالی وسائل کی شدید کمی ایسے مسائل تھے جن کی وجہ سے اس کانفرنس کی تعلیمی سفارشات پر پوری طرح عمل درآمد نہ ہو سکا۔ کانفرنس کی سفارشات پر جس حد تک عمل درآمد ہوا اس کا ایک مختصر جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

1- تعلیمی کانفرنس 1947ء کی سفارشات کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے تعلیم کا مشاورتی بورڈ قائم کر دیا۔ اس بورڈ کا پہلا اجلاس 7 تا 9 جون 1948ء کو کراچی میں ہوا۔ اس کے بعد اس بورڈ کے پشاور، ڈھاکہ اور لاہور میں بھی کئی اجلاس منعقد ہوئے اور وفاقی وزیر تعلیم نے ہر اجلاس میں خصوصی طور پر شرکت کی۔

2- کانفرنس کی سفارشات کی روشنی میں انٹر یونیورسٹی بورڈ بھی قائم کیا گیا جس کا پہلا اجلاس 11 جون 1948ء کو کراچی میں ہوا۔

3- فنی تعلیم کی ترقی اور وسعت کیلئے ایک اعلیٰ سطح کی کونسل برائے فنی تعلیم بھی قائم کی گئی۔

4- تعلیمی کانفرنس کی سفارشات پر عمل درآمد کیلئے 1951ء میں چھ سالہ قومی تعلیمی منصوبہ بھی بنایا گیا جس میں فنی تعلیم کی تنظیم نو کی سفارش کی گئی تھی۔ 1951ء میں پاکستان میں تجارتی اور کمرشل تعلیم کے کل آٹھ ادارے کام

کر رہے تھے۔ چھ سالہ قومی منصوبے میں مزید بارہ کمرشل تعلیم کے ادارے قائم کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

چھ سالہ قومی تعلیمی منصوبے کے تحت سیکنڈری سکولوں کی تعداد میں اضافہ ہوا اور کئی نئے کالج بھی کھولے گئے۔ 1947ء میں ملک میں صرف دو یونیورسٹیاں تھیں جبکہ 1960ء تک ان کی تعداد بڑھ کر چھ ہو گئی۔

فنی تعلیم کی ترقی کیلئے چار انجینئرنگ کالج، چار زرعی کالج اور چھ میڈیکل کالج بھی قائم کئے گئے۔

اس تعلیمی کانفرنس میں یہ فیصلہ بھی ہوا کہ پاکستان کے نظام تعلیم کی بنیاد اسلامی نظریہ حیات پر رکھی جائے گی۔ اس لحاظ سے یہ کانفرنس نہایت اہم تھی کہ اس نے پاکستان میں تعلیم کی قلمبندیہ فکری بنیادوں کا تعین کر دیا۔ اس لحاظ سے یہ تعلیمی کانفرنس پاکستان کے نظام تعلیم میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

پہلی تعلیمی کانفرنس کے انعقاد کے وقت ملک کو شدید اندرونی اور بیرونی مسائل درپیش تھے۔ تاہم اس کانفرنس ملک کے مستقبل کیلئے بہتر تعلیمی لائحہ عمل تیار ہوا اور ملک کے تعلیمی مسائل کیلئے رہنما اصول وضع کئے گئے جنہوں نے بعد کی ہر تعلیمی پالیسی کیلئے بنیادی منشور کا کام کیا۔

Elmas Ali

☆☆☆☆☆

سوال 2- [illegible] کمیشن 1959ء نے ہمارے نظام تعلیمی پر کیا اثرات ڈالے اُن کی وضاحت کیجئے؟

جواب: [illegible] 1959ء یا (شریف کمیشن):

ہمارا ملک پاکستان [illegible] اور قائد ملت لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد داخلی سیاسی مسائل کا شکار رہا۔ ملک کی اقتصادی حالت دن بدن خراب تر ہوتی چلی گئی۔ ان حالات میں 17 اکتوبر 1958ء کو ملک میں فوجی انقلاب آ گیا اور ملک کی باگ ڈور اس وقت کے فوجی سربراہ جنرل محمد ایوب خان نے سنبھال لی۔ بعد میں وہ صدر کے عہدے پر بھی براجمان ہو گئے۔ انہوں نے ہر [illegible] میں اصلاحات لانے کیلئے مختلف قسم کے تعلیمی کمیشن مقرر کئے۔ اسی سلسلے میں تعلیمی شعبے کی اصلاح کیلئے 30 دسمبر 1958ء کو ایک قومی تعلیمی کمیشن قائم کیا گیا۔ اس کمیشن کے چیئرمین اس وقت کے سیکرٹری تعلیم ایم۔ ایم شریف تھے۔ اسی لئے اس کمیشن کو شریف کمیشن بھی کہا جاتا ہے۔ اس کمیشن کے ذمے [illegible] کے نظام تعلیم کا از سر نو جائزہ لینا اور اس کی بہتری کیلئے قابل عمل تجاویز پیش کرنا تھا۔ [illegible] مشرقی اور مغربی پاکستان کے گیارہ ممتاز ماہرین تعلیم پر مشتمل تھا۔ 5 جنوری 1959ء کو کمیشن کا افتتاحی اجلاس [illegible] صدر کی [illegible] منعقد ہوا۔ اس اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے ملک کے اس وقت کے تعلیمی نظام کی [illegible] اور تعلیمی اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا اور ایک ایسا قومی تعلیمی نظام تشکیل دینے کا مفید دیا جو قوم کی روحانی [illegible] معاشی اقدار کی بھرپور ترجمانی کرتا ہو۔ آٹھ ماہ کی مسلسل محنت اور غور وخوض کے بعد اس کمیشن نے 26 اگست 1959ء کو اپنی تفصیلی رپورٹ صدر مملکت کو پیش کر دی جس میں پہلی بار قومی نظام تعلیم کے اغراض ومقاصد اور غرض وغایت بہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا تھا۔

1- کمیشن کی تجاویز کا دائرہ کار:

کمیشن نے لگاتار غور وفکر کے بعد نظام تعلیم کی مکمل اصلاح کیلئے ایک جامع رپورٹ پیش کی جو 364 صفحات پر مشتمل تھی۔ اس رپورٹ میں محکمہ تعلیم کے ستائیس (27) اہم ترین موضوعات سے متعلق مفصل تجاویز اور سفارشات پیش کی گئی تھیں۔



انتخاب کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 208

ان میں سے اہم ترین عنوانات سے متعلق تعلیمی کمیشن کی سفارشات اور تجاویز مندرجہ ذیل ہیں:

-2 ابتدائی تعلیم:

قومی تعلیمی کمیشن 1959ء نے ابتدائی تعلیم سے متعلق جو سفارشات پیش کیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:

-1 ابتدائی تعلیم کا مقصد یہ ہوگا کہ بچے کو ان بنیادی معلومات اور مہارتوں سے [illegible] کیا جائے گا جن کی بطور فرد اور شہری کے اسے ضرورت ہوگی۔

-2 ابتدائی تعلیم کا نصاب اس طرح ترتیب دیا جائے گا کہ وہ بچے کی ضروریات سے مطابقت رکھتا ہو اور اس کے ذریعے اس میں عملی کام کرنے کی عادت پختہ ہو جائے۔

-3 طلباء کی شخصیت سازی کیلئے اور ان میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے [illegible] کے وقت [illegible] ہی میں قومی [illegible] گایا جائے گا۔ قومی پرچم لہرایا جائے گا اور اخلاقیات پر تقاریر بھی کی جائیں گی۔

-4 ابتدائی تعلیم کے مدرسوں کے لئے زمین اور عمارت، ساز و سامان اور اساتذہ کی رہائش کا انتظام [illegible] آبادی) ذمہ داری ہوگی۔

-5 ابتدائی مدارس کے مستقل اخراجات کا نصف حصہ ضلعی سطح پر ٹیکسوں سے پورا کیا جائے گا جبکہ باقی نصف اخراجات صوبائی حکومتیں ادا کریں گی۔

-6 ابتدائی تعلیم کا کنٹرول لوکل باڈیز کے اداروں سے لے کر براہ راست صوبائی حکومتوں کے کنٹرول میں دیا جائے گا۔

-3 ثانوی تعلیم:

قومی تعلیمی کمیشن 1959ء نے ثانوی تعلیم کیلئے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی تھیں۔

-1 ثانوی تعلیم کا مقصد فرد، شہری، کارکن اور محب وطن کی حیثیت سے فرد کی مکمل تعلیم و تربیت ہے۔ تعلیم کا فرض ہے کہ وہ فرد کو اس قابل بنائے کہ وہ سائنسی ایجادات اور انکشافات کو اچھی طرح سے سمجھ کر ان سے مستفید ہو سکے اور ضروری سماجی سرگرمیوں میں حصہ لے سکے۔

-2 ثانوی سطح کا نصاب لازمی اور اختیاری مضامین پر مشتمل ہونا چاہیے۔ لازمی مضامین فرد کو روزمرہ زندگی میں کام دیں اور اختیاری مضمون فرد کو کسی مخصوص پیشے یا خصوصی علم کیلئے تیار کریں۔

-3 ثانوی درجات میں مضامین کے زیادہ سے زیادہ گروپ بنائے جائیں تاکہ طلبا اپنی دلچسپیوں کے مطابق مضامین کا انتخاب کر سکیں۔

-4 نصاب میں دستی کام میں فنی مہارت کو زیادہ اہمیت دی جائے۔ عملی فنون کی تدریس کیلئے دھاتکاری، باغبانی، بجلی کا کام، ٹائپ رائٹنگ اور لڑکیوں کیلئے ہوم اکنامکس اور آرائشی فنون کے مضامین متعارف کرائے جائیں۔

-5 موجودہ مدرسوں کو دس سال کے اندر کثیر المقاصد سکولوں (کمپری ہینسو سکولوں) میں تبدیل کر دیا جائے گا جہاں مضامین کے انتخاب کے وسیع مواقع موجود ہوں گے۔

-4 پیشہ ورانہ اور فنی تعلیم:

Elmas Ali

قومی تعلیمی کمیشن نے پیشہ ورانہ فنی تعلیم کی اصلاح کیلئے درج ذیل تجاویز پیش کی تھیں۔

انتخاب کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب(8603) برائے بی۔ایڈ 209

-1 عام سکولوں کے نصاب میں فنی اور پیشہ ورانہ مضامین متعارف کرا کر [illegible] متعلق عملی کام کو بھی شامل کیا جائے گا۔

-2 آٹھویں جماعت کے بعد دسویں جماعت میں فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کیلئے مضامین نصاب میں شامل کئے جائیں گے تاکہ میٹرک کے بعد طلباء اس مقصد کے لئے خاص اداروں میں داخلہ لینے کے قابل ہو سکیں۔

-3 پولی ٹیکنیک اور ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ میں داخلہ میٹرک کے بعد دیا جائے گا۔ ان اداروں کے نصاب کو مضبوط بنایا جائے گا اور نئے تین سالہ کورس شروع کئے جائیں گے۔

-4 رات کی کلاسوں کا بھی اجراء کیا جائے گا۔ فنی اور پیشہ ورانہ تربیت کے اداروں میں فنی تعلیم کے تمام اداروں کیلئے ایک الگ نظامت فنی تعلیم (Directorate of Technical Education) قائم کی جائے گی۔ فنی تعلیم کے اداروں کے نظم و نسق فنی تعلیم کے بورڈ کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

-5 حکومت مختلف صنعتوں کو اس بات پر آمادہ کرے گی کہ وہ اپنے اپنے شعبے میں افرادی قوت کی خصوصی تربیت کا انتظام کریں۔

-6 انجینئرنگ کے تربیتی اداروں میں داخلے کیلئے کم از کم تعلیمی قابلیت ایف ایس سی ہی رکھی جائے گی اور ڈگری کیلئے تعلیم کا عرصہ چار سال ہوگا۔ موجودہ ڈپلومہ کورس پولی ٹیکنیک (Polytechnic) اداروں میں منتقل کر دیئے جائیں گے۔

-7 شعبہ صنعت میں داخلہ لینے کیلئے تعلیمی قابلیت میٹرک رکھی جائے گی اور ڈگری کا عرصہ تین سال ہوگا۔ دیہی، شہری اور مضافاتی پاکستان میں ایک ایک، دیہی یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔ زرعی تعلیم کی ترقی کیلئے ایک مرکزی [illegible] کونسل (Agricultural Research Council) قائم کی جائے گی۔

-8 تجارتی اور کاروباری تعلیم کے [illegible] کو ثانوی سکولوں میں اختیاری مضمون کی حیثیت سے نصاب میں شامل کیا جائے گا اور الگ کورس [illegible] (Commercial Institutes) بھی کھولے جائیں گے۔ فنی کام کا عرصہ تین سال کر دیا جائے گا۔ اس [illegible] کی تعلیم کا خصوصی انتظام کیا جائے گا۔

کمیشن کے نزدیک ملک کی ترقی کے لئے [illegible] طرح سے تربیت یافتہ [illegible] طرح سے تربیت یافتہ افراد [illegible] کے ساتھ ساتھ ثانوی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔ ثانوی تعلیم کے بچے کو بطور فرد، شہری، کارکن اور محب [illegible] کے پوری تربیت [illegible] کی سفارش کی گئی۔ سکولوں کے نصاب میں جو مضامین [illegible] تھے انہیں ملا کر ایک مضمون [illegible] کی حیثیت دے دی گئی۔

کمیشن نے محنت کی عظمت کے تصور کو مزید وسعت دینے [illegible] تعلیم کو [illegible] دلوانے قائم کئے گئے تاکہ بچے میں ہاتھ سے کام کرنے کی فنی مہارت پیدا ہو۔ اس طرح [illegible] مہارتی [illegible] میں شرکت کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے تاکہ وہ تعلیم [illegible] کوئی موزوں پیشہ اختیار کر سکے۔

☆☆☆☆☆

سوال3۔ تعلیمی پالیسی 1969 اور قومی تعلیمی پالیسی 80-1972 میں ترقیاتی پہلوؤں پر بحث کریں؟

جواب: 1969-1ء کی نئی تعلیمی پالیسی (The New Educational Policy 1969):

ہمارے تعلیمی نظام میں پورے تعلیمی ڈھانچے کی از سر نو ترتیب اور اس کی سمت کا تعین کرنے کی ضرورت کو محسوس

کرتے ہوئے 1969ء میں نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا گیا۔ نئی تعلیمی پالیسی میں تعلیمی میدان میں ہونے والے قومی وسائل کے ضیاع کی درست نشاندہی کی گئی تھی۔ بے روزگاری کے تاثر اور نظام تعلیم کی تشکیل نو کے مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے پالیسی میں اس بات کو تجویز کی گئی تھی کہ:

''مسئلے کے حل کیلئے ضروری ہے کہ سیکنڈری سطح پر تعلیمی نظام کی مکمل طور پر ترتیب نو کی جائے۔ اس وقت سیکنڈری کے درجے تک کی تعلیم کو حتمی سطح کا درجہ حاصل نہیں بلکہ یہ طلبہ کو کالج اور یونیورسٹی کے درجے کی تعلیم کے لئے تیار کرنے والی سطح ہے۔ اس سطح پر زیادہ توجہ عام علمی مضامین پر مرکوز ہو چکی ہے۔ ووکیشنل اور ٹیکنیکل تربیت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ سیکنڈری سطح پر 9 فیصد سے بھی کم طلبہ ایسے ہیں جو کہ ووکیشنل اور ٹیکنیکل مضامین پڑھ رہے ہیں۔ صورتحال کو بالکل تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم قومی وسائل کے ضیاع کو روکنا چاہتے ہیں جو کہ سیکنڈری سطح پر روزگار کے لئے نااہل افرادی قوت پیدا ہونے سے وقوع پذیر ہوتے ہیں اور پہلے سے بھرے ہوئے کالجز پر سے بوجھ کا سبب بنتے ہیں تو ہمیں ووکیشنل اور ٹیکنیکل مضامین پر مبنی تعلیم کی جانب پیش قدمی کرنا ہوگی۔

تعلیم کے ٹیکنیکل حصے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے پالیسی میں کہا گیا تھا:۔

''تعلیمی نظام کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ ایلیمنٹری سکول کو چھوڑنے والے 13 سے 15 سال کی عمر کے کم از کم 60 فیصد طلبہ کو ووکیشنل ٹریننگ فراہم کرے، تاکہ وہ ایسی کارآمد مہارتیں سیکھ سکیں جو روزی کمانے میں ان کی معاون ہوں۔ دیہی علاقوں میں زراعت پر مبنی ووکیشنل ایجوکیشن کے نظام کے لئے کوشش کی جانی چاہیے۔ کمرشل مضامین، کھاتہ داری، لیگل ڈرافٹنگ، ٹائپنگ، شارٹ ہینڈ وغیرہ کو اس درجے پر سکول کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے۔ ووکیشنل اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کے شعبے میں ترقی کے لئے سسٹم کو چاہیے کہ وہ کامیابی پر ڈپلومہ اور ڈگریاں جاری کرے جیسا کہ پرنٹنگ، لکڑی کے کام، پلمبنگ، ٹیلرنگ وغیرہ میں میٹرک (ٹیک) (Matric Tech)، انٹر ٹیک (Inter Tech)، بی ایس ٹیک (B.S. Tech) کا اجراء کیا جائے۔ اس سے توقع کی جا سکتی ہے کہ تعلیمی نظام زیادہ بہتر انداز میں معاشی و سماجی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہو جائے گا اور تعلیم یافتہ بے روزگاروں کے مسئلے پر قابو پانے میں بھی مدد کرے گا۔''

(2) 1972-80ء کی تعلیمی پالیسی (The Education Policy 1972-80):

1972-80 کی تعلیمی پالیسی کا مقصد ایلیمنٹری ایجوکیشن کو کارگر اور مؤثر بنانا تھا۔ اس میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ:

''ایلیمنٹری ایجوکیشن کے نظام کو ایسا بنایا جائے گا جس سے طلبہ کو دیا جانے والا علم، مہارتیں، رجحانات اور طریقہ تعلیم ایسے طلبہ کے بھی کام آئے گا جو کہ سیکنڈری تعلیم کی جانب نہیں بڑھتے، اور انہیں مقامی کمیونٹی کی معیشت میں کھپانے میں مدد کرے گا۔ ایسے طلبہ جو کہ آٹھویں جماعت کے بعد سکول کو چھوڑ دیتے ہیں، کے لئے سکول ورکشاپ میں ان کی پیشہ ورانہ دلچسپی کے مطابق ووکیشنل پیشہ ورانہ تربیت کا انتظام کیا جائے گا۔ یہ ضروری ہے کہ آٹھویں جماعت کے بعد سکول چھوڑنے والے طلبہ کو ایسی پیشہ ورانہ مہارتیں سکھائی جائیں جس سے وہ ایک اچھا کسان یا ہنرمند بن سکیں۔

جنرل ایجوکیشن کے حوالے سے 1972-80ء کی پالیسی میں مزید کہا گیا کہ:

''جنرل و ٹیکنیکل ایجوکیشن کا انضمام سیکنڈری سکول اور کالجز کے طلبہ کو اس قابل بنائے گا کہ وہ کوئی مناسب روزگار حاصل کر سکیں یا اپنا ذاتی کام شروع کر سکیں۔ جن پیشہ ورانہ شعبوں کی تعلیم کا اہتمام کیا جائے گا ان میں الیکٹریکس، آٹو الیکٹریسٹی، پاپولیشن، سبزیوں کی کاشت، ریشم کے کیڑوں کی پرورش، فصلوں اور مویشیوں کی پیداوار، مشارٹ ہینڈ،

ٹائپنگ، اکنومکس، بشپنگ وغیرہ شامل ہیں۔ میٹرک، انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کے درجے پر ایجوکیشن کو اختیاری مضمون کے طور پر پیش کیا جائے گا، اسی طرح اداروں میں بڑے پیمانے پر اساتذہ کی ووکیشنل ٹریننگ کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔''

Elmas Ali ☆☆☆☆☆

سوال 9۔ قومی تعلیمی پالیسی 1978ء اور ترقی کے مسائل پر روشنی ڈالیں؟

جواب 1۔ قومی تعلیمی پالیسی 1978ء (The National Education Policyt, 1978):

قومی تعلیمی پالیسی 1978ء میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کو خصوصی اہمیت دی گئی تھی۔ اس میں ٹیکنیکل اور ووکیشنل ایجوکیشن کے لئے کوششوں کے باوجود اسے ملازمت کے حصول کے لئے کارآمد نہیں بنایا جا سکا، نیز ملک کی 80 فیصد دیہی آبادی کی ضروریات کے مطابق تربیت کا مناسب بندوبست بھی نہیں کیا گیا تھا جس کی وجہ سے آبادی کا کثیر حصہ ملکی معیشت کی ترقی کے لئے کردار ادا نہیں کر پا رہا تھا۔ اس لئے ٹیکنیکل اور ووکیشنل تعلیم و تربیت کو بہتر بنانے کے لئے تمام ٹیکنیکل اور ووکیشنل تعلیمی اداروں میں مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق تربیت پیدا وار سے متعلق نصاب متعارف کروانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جبکہ ایڈوائزری کمیٹی جو کہ تجارت و صنعت کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی تربیت کو مارکیٹ کی جدید ضروریات کے مطابق رکھے گی اور [illegible] کا فریضہ سرانجام دے گی۔

تمام ٹیکنیکل اور ووکیشنل اداروں کو اپنے وسائل جیسا کہ ادارے میں تیار ہونے والی اشیاء کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی کے علاوہ مزید فنڈز بھی مہیا کئے جائیں گے تاکہ ٹیکنیکل اداروں کو تقویت دی جا سکے۔ مرحلہ وار پروگرام کے تحت ٹیکنیکل اداروں کے ساتھ چھوٹے پیداواری یونٹ قائم کئے جائیں گے۔ کمیونٹی کے مفاد میں جہاں ضروری ہو وہاں ٹیکنیکل اداروں میں [illegible] کے پروگرام شروع کئے جائیں گے۔ جبکہ عام سکولوں سے تعلیم چھوڑ جانے والے طلبہ کے لئے بھی الگ سے ٹیکنیکل اور ووکیشنل [illegible] قائم کئے جائیں گے۔ جبکہ مختلف اداروں کے لئے درکار سامان کی فراہمی کے لئے اعلیٰ معیار قائم کیا جائے گا۔ جبکہ سلنگ [illegible] کے بعد قابلیت کا امتحان لینے اور سرٹیفکیٹس عطا کرنے کے حوالے سے بھی صنعت و تجارت کے نمائندوں کی مشاورت معاونت سے پورا نظام تشکیل دیا جائے گا۔

ڈپلومہ اور ڈگری لیول تک کے لئے بطور ملازمت تربیت کا [illegible] اس سلسلے میں طلبہ کو صنعتی اداروں سے تربیت دلانے کے لئے باقاعدہ قانون سازی بھی کی جائے گی۔ [illegible] کے ساتھ استوار کرنے کے لئے پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹس کے اساتذہ کی [illegible] کے لئے مشاورتی خدمات کی حوصلہ افزائی کی جائے گی جبکہ صنعتوں میں کام کرنے والے عملے کو بھی دعوت دی جائے گی کہ وہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں میں پیداواری طریقوں اور ہنر بنانے کے لئے سفید تجاویز فراہم کریں۔ اس کے علاوہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں میں تدریسی خدمات کے لئے اساتذہ کی تربیت کا ادارہ قومی سطح پر بھی قائم کیا جائے گا۔

نئی ایجوکیشن پالیسی میں سابقہ پالیسی 1972-80ء کے تحت شروع ہونے والے انٹرمیڈیٹ ٹیکنیکل پروگرامز کو بہتر بنانے، اور وسعت دینے کے لئے اصلاحات تجویز کی گئیں تھیں۔ جبکہ ایسے ہی مقامی مہارت میں تربیت کے پروگرامز

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



دیہی علاقوں میں بھی شروع کرنے کا کہا گیا تھا۔

2- مسائل اور مشکلات (Problems and Issues):

مذکورہ بالا پروگرامز کے حوالے سے کئی طرح کے تحفظات پائے جاتے تھے۔ ان میں چند ایسے ... دیل ہیں:

i- ٹیکنیکل پروگرامز کے لئے مخصوص طبعی سہولیات، سامان اور تربیت یافتہ افراد کی ... تھی جس کے لئے ... اس کے علاوہ ... ٹیکنیکل پروگرامز کے لئے ضروری وسائل درکار تھے اور پاکستان جیسے ملک کے لئے یہ وسائل فراہم کرنا انتہائی مشکل امر تھا۔

ii- پروگرامز متعارف کرانے کے باوجود اداروں میں کئی قسم کے ٹیکنیکل مضامین اور ان کے اساتذہ کی مہارتوں کی تربیت کو عمومی نصاب سے الگ کر کے پیش کرنے سے یہ تاثر ابھرتا تھا کہ صرف ٹیکنیکل شعبہ ہی تکنیکی ترقی کا ضامن ہے جبکہ نصاب کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہ بڑا سنگین مسئلہ تھا اس سے تعلیمی نظام میں خرابیاں پیدا ہوئیں۔

iii- ٹیکنیکل ٹریننگ پروگرامز ایسے طریقہ کار سے ترتیب دیئے گئے جس سے یہ خود ایک ایسی سرگرمی نظر آتے تھے، جس کا آخری اور حتمی نتیجہ امتحان میں کامیابی یا ناکامی کی صورت میں نکلتا تھا۔ اس پروگرام اور کمیونٹی کی ضروریات کے درمیان تعلق کو قائم نہیں کیا گیا حالانکہ اساتذہ اور طلبہ کو سماجی ترقی پروگرامز میں بھی شریک کیا جاسکتا تھا۔ یہ ان پروگرامز کی بڑی خامی تھی۔

حقیقت میں تعلیم کو ایسا ہونا چاہیے کہ وہ طلبہ اور کمیونٹی کے لئے فائدہ مند ہو، جبکہ پورے تعلیمی نظام کو معیار زندگی کو بہتر بنانے میں خصوصی کردار ادا کرنا چاہیے۔ ایسے غریب ممالک جہاں بھوک، غربت، پس ماندگی، بدحالی اور محرومی پائی جاتی ہے وہاں تعلیم کو مقبولیت حاصل ہونا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ ایسے ملکوں میں تعلیم کو تبھی عام کیا جاسکتا ہے جب تک ان مسائل کا حل تعلیم میں نہ دیا گیا ہو۔

نصاب سازی کے حوالے سے ضروری ہے کہ سماج کے ارکان اور اساتذہ مقامی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے نصاب تیار کریں، تاہم پاکستان کا معاملہ یہ ہے کہ یہاں تعلیم کے معاملات کو قانون سازی کی متوازی فہرست میں شامل کیا گیا تھا یعنی اس پر وفاقی حکومت بھی قانون سازی کر سکتی تھی اور صوبائی حکومت بھی مذکورہ دور میں قانون سازی وفاقی سطح پر کی گئی تھی، حالانکہ نصاب سازی کے عمل میں صوبوں سے بھی مشاورت کی گئی تھی لیکن پھر بھی ملک بھر کے لئے ایک ہی نصاب رائج کیا گیا تھا۔ جبکہ مقامی ضروریات کے مطابق مقامی سطح پر نصاب، درسی کتب اور معاون مواد وفاق کی منظوری کے بغیر نافذ نہیں کیا جاسکتا تھا۔

نئی تعلیمی پالیسی کے نفاذ میں ایک اور بڑی رکاوٹ اساتذہ کی مہارت، رجحانات اور اہلیت بھی تھی۔ چونکہ تبدیلی لانے کا اصل ذریعہ اساتذہ ہی ہوتے ہیں اس لئے تبدیلی کی خاطر سب سے پہلے انہیں تیار کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ تاہم اس سلسلے میں بہت کم اقدامات کئے گئے، البتہ کئی طرح کے سیمینارز، ورکشاپس اور کانفرنسوں کا ضرور اہتمام ہوا جس میں اساتذہ کو نئے کردار کے لئے تیار کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

اساتذہ کی تربیت کے نصاب "سماجی ترقی" کو بطور لازمی مضمون شامل کر کے ایک اہم اصلاح کی کوشش کی گئی

تھی، تیکنیکی ٹیچر ز ٹریننگ سنٹرز میں دوران ملازمت اساتذہ کی تربیت کے لئے بھی اس کی باقاعدہ تعلیم دی گئی۔

سماجی ترقی کے مضمون سے اساتذہ اور طلبہ کو کمیونٹی کی بہتری کے حوالے سے اپنی اور تربیتی پروگرامز کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ اس سے وہ کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لئے زیادہ بہتر خدمات انجام دے سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 5- تعلیمی پالیسی 2010-1998ء میں تعلیم کے ترقیاتی پہلوؤں پر اظہار خیال کریں؟

جواب: تعلیمی پالیسی 2010ء-1998ء:

1997ء میں اس وقت کی حکومت نے اقتدار سنبھالنے پر وفاقی وزارت تعلیم کو نئی پالیسی مرتب کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ وزارت تعلیم نے پالیسی مرتب کرنے کے سلسلہ میں عوام سے تجاویز بھی طلب کیں تاکہ عوام کی ... امنہ مشوروں کی روشنی میں ایک جامع پالیسی تشکیل دی جاسکے۔ اس سلسلہ میں وزارت تعلیم کو 4,025 ... موصول ہوئیں جن کی روشنی میں پالیسی مرتب کرنے کے بعد قومی تعلیمی کمیشن نے 18 مارچ 1998ء کو اس پالیسی کو ... دے دی۔ ... کے خاص خاص نقاط حسب ذیل ہیں۔

Elmas Ali

پالیسی کے اہم مقاصد:

قرآنی ... اور اسلامی ... تصورات کو نصاب کے ساتھ مربوط کیا جائے گا تاکہ قرآنی ہدایات اور افکار کو تعلیم و تربیت کے ... ذریعہ مسلمانوں تک پہنچایا جاسکے۔

بنیادی پرائمری ایجوکیشن کا بوجھ ... کرنے کے لئے پرائمری تعلیم سے محروم رہ جانے والے یا ادھورا چھوڑ جانے والے لڑکے اور لڑکیوں کے ... اور موقع دیا جائے گا اور ان کے لئے نسبتاً مختصر کورس کا ... پروگرام شروع کیا جائے گا جو کہ ... دونوں طرح سے پڑھایا جائے گا۔

بنیادی تعلیم کے لئے اسکول کی انتظامی میٹنگ ... اور والدین کی ایسوسی ایشنوں کو متحرک بنایا جائے گا۔ لوکل کمیونٹی کی شمولیت کو بھی موثر بنایا جائے گا۔

لازمی پرائمری تعلیم کے لئے قانون سازی کا کام اور اس پر ... عمل درآمد بھی کیا جائے گا۔

متن اور تدریسی مواد کو تعلیم کی ... ضروریات کے مطابق مرتب کیا ...

سیکنڈری تعلیم حاصل کرنے کے ... خواہش مند کو داخلہ کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

زیادہ سے زیادہ اسکول کھولے جائیں گے اور ... معیاری تعلیم کا اجراء کیا جائے گا۔

شہر اور دیہات میں تعلیمی سہولتوں میں موجود فرق کو کم کیا جائے گا۔

نجی تعلیمی اداروں کو اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اپنے ... مستحق طلباء کو داخلہ دیں جو میرٹ پر ... اترتے ہیں اس کے علاوہ غریب طلبا کو مفت تعلیم کے مواقع بھی دیئے جائیں گے۔

نوجوانوں کو مختلف تعلیمی درجات پر محنت کی عظمت کی طرف راغب کیا جائے گا تاکہ وہ معاشرے کے مفید کارآمد شہری بن سکیں۔

صنعتی شعبے کے مشورے سے فنی اور تکنیکی تعلیم کے نصابات پر مکمل نظر ثانی کی جائے گی۔ نئی ٹیکنالوجیز مثلاً ٹیلی



کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 214

کمپیوٹیشن، کمپیوٹر، فوٹو پریزروایشن اور ٹیکنالوجی وغیرہ متعارف کروائی جائیں گی۔

-12 نیکنیکل اور ووکیشنل اداروں سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی طلب میں اضافہ کیلئے ان اداروں کے تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنایا جائے گا۔

-13 تمام عمر کے بچوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ناگ کو ممکن بنایا جائے گا۔ کلاسوں میں کمپیوٹر کو تعلیم کے لئے استعمال کیا جائے گا تاکہ طلبہ کو نئی صدی کے تقاضوں کے مطابق تیار کیا جا سکے۔

-14 طلبا کو اپنی فنی مہارت کے شعبے کی تربیت صنعتی اداروں میں مکمل کرنے [illegible] کی۔

-15 یونیورسٹیوں اور صنعتوں کے درمیان باہمی اشتراک کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

-16 اخلاقی نوعیت کی ایسی بامقصد اور معیاری ریسرچ کو ترجیحی بنیادوں پر معاونت فراہم کی جائے گی جس کا تعلق ہمارے حل مسائل سے ہوگا۔

-17 ریسرچ کے مزید نئے مراکز قائم کئے جائیں گے اور موجودہ مراکز کو مزید بہتر بنایا جائے گا۔

-18 فنی اداروں اور صنعتی شعبے کے باہمی تعلق کو مضبوط بنایا جائے گا۔ منتخب فنی اداروں میں پیداواری یونٹ بھی قائم کئے جائیں گے۔

-19 فنی اور ووکیشنل تعلیم کو عام کیا جائے گا تاکہ صنعتی ضروریات کے لئے تربیت یافتہ افرادی قوت مہیا ہو سکے۔

-20 تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لئے دوران ملازمت اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت اور تعلیمی انصرام وانتظام کو موثر بنایا جائے گا اور میرٹ کی بنیاد پر اساتذہ بھرتی کئے جائیں گے۔

-21 ملازمت سے پہلے اور دوران ملازمت اساتذہ کی تعلیم وتربیت کے لئے ایک جامع پالیسی تشکیل دی جائے گی۔

-22 جائزہ اور پڑتال کا ایک جامع پروگرام وضع کیا جائے گا۔ اساتذہ کے کام کے معیار کو پرکھنے کے منصفانہ طریقے تشکیل دیئے جائیں گے۔

-23 یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم کے میدانوں میں Excellance حاصل کرنے کے لئے سائنس کے نئے مضامین متعارف کرائے جائیں گے اور پہلے سے رائج Disciplines کو نئی تحقیق اور جدید علوم کے مطابق ڈھالا جائیگا۔

-24 نصاب کی تشکیل وتدوین ایک مسلسل عمل کے ذریعہ ہوتی رہے گی۔

نیکنیکل اور ووکیشنل تعلیم:

-1 اس وقت پاکستان میں نیکنیکل اور ووکیشنل تعلیم کی نسبت نظامِ تعلیم میں سہولیات زیادہ بہتر ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک ایسا تعلیمی نظام قائم کیا جائے جس میں نیکنیکل ایجوکیشن کو زیادہ اہمیت حاصل ہو۔

-2 نیکنیکل اور ووکیشنل کے ڈگری یافتہ افراد کے لئے ملازمت کے مواقع بڑھانے کے لئے نیکنیکل اور ووکیشنل تعلیم کے معیار کو بڑھایا جائے گا۔

-3 نیکنیکل اور ووکیشنل تعلیم کی اس طرح منصوبہ بندی کی جائے گی کہ بیک وقت خود ملازمتی اور صنعت کے لئے تربیت یافتہ افرادی قوت کے مقاصد کو حاصل کیا جا سکے۔

-4 نیکنیکل اور ووکیشنل اداروں اور صنعتوں کے درمیان روابط بڑھائے جائیں گے تاکہ صنعتوں کی ضروریات

کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 215

کے مطابق فنی مہارتیں سکھائی جا سکیں۔

-5 ایسی نیکنیکل اور ووکیشنل مہارتیں سکھائی جائیں گی جو تعلیم یافتہ نوجوانوں میں روزگار کو بھی بنائیں تاکہ بے روزگاری جیسا مسئلہ ختم ہو سکے۔

☆☆☆☆☆

سوال 6۔ قومی تعلیمی پالیسیوں کے پیش نظر پاکستان کی معاشی ترقی اور تعلیم کے ترقیاتی پہلوؤں کے درمیان تعلق کو واضح کیجئے۔

Elmas Ali

جواب: پاکستان کی قومی تعلیمی پالیسیاں اور تعلیم کے ترقیاتی پہلوؤں کے درمیان ربط و تعلق:

نوٹ: اس سوال کے جواب کے لیے اسی باب کے سوال نمبر 5 تا 1 کو ملاحظہ کریں۔

☆☆☆☆☆

سوال 7۔ ایشیائی خطے میں تعلیم و ترقی کے منصوبوں اور طریقہ کار کا عمومی جائزہ پیش کریں اور مسائل کے حل پر مختصر نوٹ بھی لکھیں؟

جواب: ایشیائی ریجن میں تعلیم و ترقی (Education Development in Asian Region):

ایشیائی ممالک میں موجود شہری اور دیہی معیشت جہاں ایک طرف جدیدیت کے مختلف درجات کی نمائندگی [illegible] طرز زندگی کے حوالے سے قدامت پسندی بھی پائی جاتی ہے۔ یہ دوہری نوعیت سماجی و معاشی ترقی [illegible] عدم توازن کی وجہ سے ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ان ممالک میں پالیسیوں کی واضح ترجیح کرتے ہوئے [illegible] قائم کیا جائے اور ترجیحات کا از سر نو جائزہ لیا جائے۔ اسی مسئلے میں دیہات سے شہروں کی جانب [illegible] جس سے شہروں میں روزگار کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

آبادیاتی عوامل نے مسئلے میں [illegible] ہے جبکہ ترقی کے مسائل کے تناسب میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ایشیائی خطے کے بیشتر ممالک [illegible] تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جبکہ ان ممالک میں دوسروں پر انحصار کرنے والے افراد کا تناسب بھی زیادہ ہے۔ یعنی آ[illegible]50 فیصد حصہ 21 سال یا اس سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ یہاں پر غیر مساوی [illegible] اور آبادی میں روز بروز اضافے کی وجہ سے خوراک، سماجی خدمات، صاف پانی کی فراہمی اور تعلیم [illegible] مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ماہرین تعلیم کو ترقیاتی امور کے مطابق تعلیمی پالیسیوں اور [illegible] کی تشکیل کا کام درپیش ہے۔ غیر مساوی تعلیمی مواقع، عملی ضروریات کے ساتھ مطابقت نہ رکھنے والے نصاب اور [illegible] ضروریات کے برعکس رائج کئے گئے تعلیمی پروگرام [illegible] پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے [illegible] کے ماہرین تعلیم کے غور و فکر کا محور یہ ہے کہ دیہات میں [illegible] کو کیسے فروغ دیا جائے؟ صحت [illegible] کے معاملات [illegible] کیسے بہتری لائی جائے؟ اور لوگوں کے لئے ان کے [illegible] روزگار کی مہارتوں کو کیسے [illegible]؟

دیہات میں تبدیلی پر زور اس لئے دیا جاتا ہے کیونکہ [illegible] کی آبادی کا بڑا حصہ دیہات میں رہائش پذیر ہے۔ جبکہ سہولیات کی عدم دستیابی کی وجہ سے یہاں کے لوگ شہروں کا رخ کرتے ہیں جس سے شہری آبادیوں



کے لئے خوراک کی تیاری اور فصلوں کی پیداوار غیر متاثر ہو رہی ہے۔ جدید عمارتیں، اور ایشیائی شہروں میں دستیاب سہولیات دیہاتی علاقوں کے فطری حسن کی تعریف کی بجائے وہاں کی بدحالی کا مذاق اڑاتی ہیں، دیہی ترقی (Rural Development) کا مسئلہ پیچیدہ ترین اور بہت مشکلات کا حامل ہے۔ اس لئے اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے انفرادی اور مشترکہ کوششوں کی بجائے مربوط انداز میں اداروں کے باہمی تعاون کے ساتھ کلیدی کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ سکولوں اور غیر روایتی تعلیم کے ادارے دیہی ترقی (Rural Development) کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خاص طور پر کمیونٹی اور سماج کے تربیت کا فریضہ انجام دینے والے پیشہ ورانہ تربیت دینے والوں (Trainers) کو اپنے کاموں کی چاہئے کہ دیہات میں رہنے والے افراد کو تعلیم دینا کتنا زیادہ اہم ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ سماج کے نمائندوں اور انہیں حل کرنے کے حوالے سے خصوصی کردار ادا کریں۔ دیہاتی علاقوں میں رہنے والے افراد بھی ایسا ہی چاہتے ہیں۔

5- صحت اور غذائیت کے معاملات پر فوری توجہ دینا تو ویسے ہی بڑا اہم ہے۔ کیونکہ صحت مند افراد ہی ایسی طاقت مہیا کر سکتے ہیں جو کہ معیشت کی گاڑی کو ترقی کی جانب دھکیل سکے۔ اگرچہ کئی ممالک میں صحت اور غذائیت کے حوالے سے پروگرامز شروع کیے گئے ہیں تاہم اس کے باوجود خطے میں غذائیت کی کمی دیکھنے کو ملتی ہے۔ خوراک کی پیداوار کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال بھی ہو رہا ہے تاہم یہ کوششیں بھی آبادی میں تیز رفتار اضافے کے مقابلے میں ناکافی سمجھی جاتی ہیں۔ وسائل اور قابل عمل کی کمی کی وجہ سے ان ممالک کو مستقل بنیادوں پر پروگرامز کو جاری رکھنے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ ایشیاء کے کئی ممالک میں صحت کے حوالے سے بیماریوں کا شکار بے شمار افراد مناسب طبی سہولیات نہ ملنے کی وجہ سے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے دیہی اور شہری علاقے جو نظر انداز ہو گئے یا کر دیئے گئے ہیں۔ وہاں صحت اور غذائی تعلیم کے بنیادی پروگرام بڑے پیمانے پر شروع کیے جائیں۔ جن کو صحت اور غذائی تعلیم کے قومی پروگرام کے ساتھ منسلک کیا جائے تاکہ صحت و غذائیت کا مناسب معیار حاصل کیا جا سکے۔

6- عموماً قابل ملازمت مہارتوں سے مراد ایسی مہارتیں ہوتی ہیں۔ جو طلبہ کو براہ راست حصول ملازمت میں مدد گار ثابت ہو سکیں۔ تجاویز پیش کی گئی ہیں کہ اس تصور کو دوسری سادہ نوعیت کی مہارتوں کے حصول تک وسعت دی جائے۔ جو افراد کو سماج کا مفید حصہ بننے میں مدد دے سکیں۔ ایسی بنیادی مہارتوں کا حصول جن کی گھروں، بکلوں، سکولوں اور کمیونٹی کے اندر ضرورت پیش آتی ہے اور جن کو مقامی اداروں کے ذریعے بھی سیکھا جا سکتا ہے۔ ان کے ذریعے افراد کی فنی مہارت میں اضافہ ہوگا۔ اور وہ معاشرے کے مستعد اور مفید ارکان بن سکیں گے۔

7- ایک بین الاقوامی ورکشاپ میں اس بات کو واضح کیا گیا کہ ایسے نصاب کی تیاری جو افراد کی سماجی و معاشرتی ضروریات کو پورا کر سکے انتہائی ضروری ہے۔ کانفرنس کے شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اساتذہ اور ماہرین تعلیم کو نصاب میں دیہی علاقوں میں صحت، خوراک اور فنی مہارتوں پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ اس سلسلے میں خاص بات یہ ہے کہ نصاب سازی کے وقت ان خصوصی مقاصد کو پیش نظر رکھا جائے جو سیکھنے والوں کی ضروریات

اور قومی مقاصد کو پورا کر سکیں۔ کیونکہ جب کوئی فرد اپنے لیے کوئی قابل قدر اور مفید مہارت سیکھتا ہے تو اس کا فائدہ پورے معاشرے کو بھی ہوتا ہے۔ اساتذہ کی تربیت کے معاملے میں اس کانفرنس نے نیچر ایجوکیشن کے پروگراموں میں بڑے پیمانے پر تبدیلیوں پر زور دیا۔ تاکہ تربیت اساتذہ کے نصاب کو بدلتے ہوئے رجحانات کے مطابق ڈھالا جا سکے۔ ورکشاپ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا۔ کہ تعلیم اساتذہ کے پروگراموں کی تشکیل نو کرتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ اساتذہ قومی ترقی کے پروگراموں میں زیادہ شرکت کے ساتھ ساتھ سکولوں کے لیے تیار کیے جانے والے نصابات کو بھی تدوین نو کے عمل سے گزاریں۔

☆☆☆☆☆

سوال 7- ایشیائی خطے کے ممالک میں تعلیم و ترقی کے موجودہ منصوبوں اور دیگر پروگراموں کا تقابلی جائزہ پیش کیجئے؟

جواب ایشیائی ریجن میں موجود منصوبوں اور پروگراموں کا تجزیاتی اور تقابلی جائزہ:

ایشیائی خطے میں سکولوں کے نصاب میں بڑے پیمانے پر اصلاح اور ترمیم کا عمل جاری ہے۔ تاکہ تعلیم ذریعے ان معاشروں کی ضروریات کے مطابق ترقی کے عمل کو تیز کیا جا سکے۔ اور تعلیم کو معاشرے اور سیکھنے والوں کے لیے زیادہ مفید اور بامقصد بنایا جا سکے۔

1- جمہوریہ کوریا اور بھارت میں تعلیم و ترقی سے متعلق نصاب کے منتخب اجزاء کے لیے کثیر جہتی ابلاغ عامہ کے ذرائع کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ تاکہ سکول کے نصاب کو سماجی اور ترقیاتی ضروریات سے زیادہ ہم آہنگ کیا جا سکے۔ نصاب کی تشکیل میں حالات کے مطابق لچک کو متعارف کرایا گیا ہے اس مقصد کے لیے جمہوریہ کوریا میں ایک نمونہ جاتی اپروچ اختیار کی گئی ہے۔ جاپان میں مرکزی سطح پر اور مختلف ریاستوں میں نصاب ساز ادارے بھی قائم کیے گئے ہیں۔ تاکہ نصاب میں مسلسل تبدیلی لانے کا عمل جاری رہے۔ ملک کے دیہی علاقوں خصوصاً معاشرے کے پسماندہ طبقات کے لیے تعلیمی بنیادوں پر ذرائع ابلاغ خصوصاً مواصلاتی ذرائع پر مشتمل مختلف مواد استعمال کیا جا رہا ہے۔

2- سری لنکا، جہاں کا نصاب بہت زیادہ عملی نوعیت کے مضامین پر مشتمل ہے۔ پرائمری اور لوئر سیکنڈری درجات کے نصاب میں بڑے پیمانے پر تبدیلی کی گئی ہے جس کا محور اب تعمیر و ترقی ہے۔ چھٹے سے دسویں سال کی پہلی جماعت سے لے کر گیارہویں جماعت کے تمام طلبہ کے لیے ایک مشترکہ نصاب متعارف کرایا گیا ہے۔ جس میں عام تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کے لیے قابل ملازمت مہارتوں کے مضامین بھی شامل کیے گئے ہیں۔ تاکہ وہ سماج کی زیادہ بہتر انداز میں خدمت کر سکیں۔ اس نئے نصاب کا سب سے بڑا مقصد تعلیم اور ملازمت کے مواقعوں کے درمیان خلا کو پُر کرنا ہے۔

3- پاکستان اور انڈونیشیا میں بھی اسی طریقے پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اس خطے کے بعض ممالک میں پہلے ہی ایسے بہت سے تعلیمی پروگرام شروع کیے جا چکے ہیں۔ جن کے ذریعے سکول اور سماج کے مختلف ذرائع اور وسائل کو استعمال



کریکولم ڈویلپمنٹ / تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 218

کرتے ہوئے دیہی اصلاح اور ترقی کی کوششیں جاری ہیں۔ اس سلسلے میں کمیونٹی میں علم و آگاہی اور فنی

مہارتوں پر مبنی رویوں اور رجحانات کی نشوونما قومی ترقی اور سماجی مسائل کے حل میں مدرسین کلیدی کردار ادا کر

رہے ہیں۔

4- بنگلہ دیش میں دیہی عوام میں عملی اور کام پر مبنی تحریک پیدا کرنے میں کیمیلیا پروجیکٹ (Camellia Project) کا اہم کردار ہے۔ یہ مقامی رہنماؤں اور دیگر کارکنوں کی شرکت کی غرض سے مقامی ادارے کے قیام و استحکام میں مدد دیتا ہے۔ دیہی اساتذہ کیلئے وہاں کی مقامی ضروریات کی بنیاد پر [illegible] کی شمولیت سے عملی تحقیق کے ذریعے تعلیمی نصاب تیار کیے جاتے ہیں۔ فلپائن میں جھیل کنارے [illegible] جیسے موراٹ میں علاقہ اور سکول کے بچے چھوٹے پیمانے کی نفع بخش منصوبوں کے مختلف شعبوں میں کام سیکھنے کے لئے [illegible] عمل [illegible] ہیں۔ جو سکول اور سماج کے درمیان پرجوش اور باہمی مفاد پر مشتمل تعلقات کو ظاہر کرتے ہیں۔

5- نیپال میں ٹرینجو وان یونیورسٹی کے تمام گریجویٹس کے لیے اور بیرون ملک کسی بھی یونیورسٹی سے [illegible] حاصل کرنے والے ماسٹرز ڈگری رکھنے والے طلبہ کے لیے ایک سال کی کمیونٹی ڈویلپمنٹ سروس لازمی ہوتی ہے جس کا مقصد دیہی ترقی کے پروگراموں میں شرکت کے ذریعے گریجویٹ طلبہ کو حقیقت پسند اور کام کی [illegible] سے سرشار بنانا ہے۔

6- سری لنکا میں عام تعلیم کا حصول ملازمت کے لیے درکار فنی مہارتوں اور پیداواری سرگرمیوں کے ساتھ بڑا گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔

7- انڈونیشیا میں دیہی علاقوں میں رہائش پذیر لوگوں کے حالات زندگی بہتر بنانے کے لئے بہت سے پروگرام شروع کیے گئے ہیں۔ ان پروگراموں کا خاص محور زراعت، صحت، غذائیت اور تعلیم کے شعبے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر پروگراموں کی منصوبہ بندی اور مالی معاونت مرکزی حکومت کرتی ہے۔ اس کے علاوہ انڈونیشی حکومت اصولی طور پر سالانہ ہر گاؤں کی تعمیر و ترقی کے منصوبوں کے لیے ایک خاص حد تک امدادی رقم بھی فراہم کرتی ہے جس سے مقامی طور پر آبپاشی، نکاسی آب اور مواصلات کے شعبوں کو ترقی دی جا سکتی ہے۔

8- بعض دیگر ممالک میں صحت اور غذائیت کے نصابات کی تدوین و ترقی کیلئے بڑے پیمانے پر کام کیا گیا ہے۔ اور مختلف ایجنسیوں کے تعاون اور سماج کے مختلف کارکنوں اور اساتذہ کے اشتراک و تعاون سے سرانجام دی جانے والی ان تمام کاوشوں کا مقصد یہ ہے کہ دیہی آبادیوں کو صحت و غذائیت کے بارے میں زیادہ علم و شعور فراہم کیا جائے۔

9- فلپائن میں فلپائنی غذائی پروگرام کے تحت کارکن اساتذہ اور کمیونٹی کے تعاون سے دیہی علاقوں میں مختلف غذائی ترکیبی منصوبوں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت رابطہ کار ٹیچرز کمیونٹی میں موجود مختلف خاندانوں کی صحت و غذائیت کی حقیقی ضروریات کے بارے میں جائزہ لیتے ہیں۔

10- سنگاپور میں وزارت صحت، تعلیم اور وزارت ثقافت کے باہمی میل جول سے جدید ذرائع ابلاغ پر مشتمل طریقہ کار کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ دیہی ترقیاتی پروگراموں پر عمل درآمد کے لیے تینوں وزارتوں کے ذریعے بڑے پیمانے پر ایک عملی مہم کے ذریعے مطلوبہ اہداف اور مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 219

سوال 9- ایشیائی خطے میں تعلیم اور پیداواری مہارتوں کے درمیان تعلق کا جائزہ پروشنی ڈالیں اور درپیش مسائل اور مشکلات پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب: ایشیائی خطے میں تعلیم اور پیداواری مہارتوں کی ترقی کے درمیان ربط و تعلق:

Education and Productive Sill Developement in Asia Region)

فنی اور مہارتی تعلیم کا تصور اور مقاصد (Concept of Objectives of Skill Education):

ایشیاء پیسفک پروگرام آف ایجوکیشن انوویشن فار ڈویلپمنٹ (اے پی ای آئی ڈی) کے زیر اہتمام ہونے والے اجلاس کے شرکاء کی تشریح کے مطابق مہارتی تعلیم کا تصور تین اہم اجزاء کی ترکیب سے تشکیل پاتا ہے۔ ان اجزاء کو سوالات کی شکل میں ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔

i- مہارتی ترقی کی کیسے تعریف کی جائے؟ ii- کس بنیاد پر اسے ترقی دی جائے؟ اور

iii- مہارتی تعلیم کا شیڈول کن اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے؟

جبکہ مقاصد (Ojbectives) سے مراد طالبعلم کی صلاحیت کی وہ قسم یا درجہ ہے جس کا حصول متوقع ہوتا ہے۔

مہارتی ترقی کا تصور (Conccept of Skill Development):

[illegible] ہر کوئی اس بات سے اتفاق کرتا ہے کہ مدرسہ میں یا مدرسہ سے باہر کوئی بھی تعلیم تب تک بامقصد، بامعنی اور [illegible] جب تک اس کا قومی ترقیاتی پروگراموں کے ساتھ گہرا تعلق پیدا نہیں کیا جاتا۔ اس لئے روایتی اور غیر روایتی نظام میں مہارتی ترقی کے لئے تعلیمی پروگرام اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ترتیب دیئے جانے چاہئیں۔ مندرجہ ذیل نکات اجلاس میں سریک [illegible] کی جانب سے پیش کیے جانے والے مہارتی تعلیم کے تصورات کی مشترکہ خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہیں:

i- عام تعلیمی پروگرام کا حصہ [illegible] ہونے کے ذریعے سے مہارتی تعلیم کو محض وقتی کام سمجھ نہیں رکھا جا سکتا، اس میں عملی دنیا کی ضروریات اور [illegible] کے حوالے سے مثبت رویوں اور رجحانات کو بھی شامل کیا جانا چاہیے۔

ii- مہارتی تعلیمی پروگرام کو [illegible] سے بھی منسلک رہنا چاہیے۔

iii- مہارتی تعلیمی پروگرام انفرادی اور سماجی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے بنائے جانے چاہئیں۔ (اس لئے دانش مندی کا تقاضا ہے کہ مہارتی [illegible] ہمیشہ سماج کے ارکان کی مشاورت اور معاونت سے تشکیل دیئے جائیں)

Elm Ali

2- مقاصد (Objecoves):

ایشیائی خطے کے مختلف ممالک کی جانب سے تشکیل دیئے [illegible] مقاصد کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر کے مقاصد ایک جیسے ہیں تاہم بعض مقاصد خاص ممالک کے ساتھ بھی مخصوص [illegible]

i- مشترکہ مقاصد (Common Objectives):

طالبعلم کو عملی زندگی سے روشناس کرانا، یعنی طالبعلم کو سماج کے پیشہ ورانہ [illegible] کی خصوصیات اور اقسام کا

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

شعور فراہم کرنا۔ اس مقصد کا تعلق تعلیمی مقاصد کی تیکسانومی سے ہوتا ہے جس کے مسائل شعوری شعبے سے منسلک ہوتے ہیں اور یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ مختلف پیشہ ورانہ شعبہ جات کا علم اور شعور ہونے سے متعلم اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ تعلیم کے بعد خود کسی پیشے کا انتخاب کر سکے۔

iii- طلبہ کو انفرادی اور سماجی ضروریات کے مطابق مفید مہارتیں سکھانا۔ فنی تعلیم کے اس مقصد سے مراد طلبہ کو سکول یا اس جیسے کسی اور تعلیمی ادارے میں ایسی مہارتیں سکھانا جنہیں وہ عملی اور حقیقی زندگی میں بہتر انداز میں استعمال کر سکیں۔ اس مقصد کا تعلق تعلیمی مقاصد کی تیکسانومی اور حرکی [illegible] سے ہے۔

iii- طلبہ کو معاشرے کا مفید شہری بنانا۔ اس مقصد کا مطلب یہ ہے کہ فرد کو بحیثیت انفرادی اور سماجی ضروریات کے مطابق مہارت سکھا دینا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اس میں بحیثیت کارآمد شہری سماجی شعبہ جات میں [illegible] کی خواہش پیدا کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے پروگرام اس نہج پر تشکیل دینا [illegible] طلبہ کو سماج کی خدمت کے لئے کام کرنے کی ترغیب ملے۔ اس مقصد کا تعلق تعلیمی مقاصد کی تیکسانومی کے تاثراتی میدان سے ہے جو کہ اکثر اوقات تعلیمی پروگرام پر علمدرآمد کے وقت نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

iv- عملی دنیا کی ضروریات، خود انحصاری، بہبود، باہمی تعاون، ہمدردی، اور امداد باہمی کی جانب مثبت رجحانات کو پروان چڑھانا۔ اس مقصد کا تعلق بھی تاثراتی میدان سے ہوتا ہے، جو کہ مہارتی ترقی کے اہداف کا تیسرا حصہ ہے۔ اس مقصد کی نوعیت تعلیم کو سماجی طور پر زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کے تصور کو اہمیت دیتی ہے۔

ii- مخصوص ممالک کے خاص مقاصد(Objectives Specific Particular Contries):

i- بعض ممالک نے ترقی کی ایک سے دوسرے سطح پر پہنچنے پر تجربی کام میں طلبہ کی شرکت کو ممکن بنانے کیلئے ان کی رہنمائی کیلئے بھی فنی تعلیم کا مقصد بنایا۔ اس کے پیچھے یہ خیال کارفرما تھا کہ طلبہ فنی تعلیم اس انداز اور سلسلہ وار ترتیب کے ساتھ دی جائے جس سے وہ مہارت پر نہ صرف کامل دسترس حاصل کریں بلکہ فوری طور پر اسے عملی زندگی میں استعمال بھی کر سکیں۔ اس طرح طلبہ تعلیم کے دوران کما بھی سکتے ہیں۔

ii- بعض ممالک نے عام تعلیم کے دوران طلبہ کو ٹیکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم کی مزید تعلیم کیلئے تیار کرنے کو بھی مقصد قرار دیا۔ یہ مقصد ایسے طلبہ کے لئے مخصوص طور پر اہم ہوگا جو کہ عام تعلیمی پروگرام سے ہٹ کر پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے۔

Elmas Ali

3- تنازعات اور مسائل(Issues and problem):

i- فنی مہارتوں کی ترقی کے حوالے سے دو قسم کے مکاتب فکر پائے جاتے ہیں، ایک طبقہ کو فوری طور پر ان مہارتوں کو استعمال میں لانے کے لئے تیار کرنے کے حق میں ہے جبکہ دوسرے مکتبہ فکر کا نقطہ نظر یہ ہے کہ طلبہ کو سکول مکمل کرنے کے بعد پہلے پیشہ ورانہ اور ٹیکنیکی تعلیمی اداروں میں مزید تعلیم حاصل کرنا چاہیے اور اس کے بعد عملی زندگی کا آغاز کرنا چاہیے۔ اول الذکر کے نزدیک سماج کی خدمت انتہائی زیادہ اہم ہے۔ ان کے خیال میں عام تعلیم کی سطح پر کسی خاص شعبے میں تخصیص پر زیادہ زور نہیں دیا جانا چاہیے۔ اس دوسرے پر ضرورت اس امر کی ہے کہ طلبہ کو صرف بنیادی فنی مہارتیں سکھائی جائیں اور ان میں کام اور محنت کی جانب مثبت رجحانات اور

رویوں کو فروغ دیا جائے۔ جبکہ دوسرے مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ ترقی پذیر ممالک میں بیشتر طلبہ عام تعلیم کو یا تو مزید تعلیم کے لئے چھوڑ دیں گے یا پھر عملی زندگی میں قدم رکھنے کے لئے ترک کر دیں گے۔ ہم ان کا کہنا ہے کہ عملی زندگی میں قدم رکھنے سے قبل ان کی مزید تربیت اس نہج پر کی جائے کہ وہ عملی طور پر کام زیادہ بہتر انداز میں کر سکیں گے۔ اجلاس کے شرکاء نے دونوں قسم کے نقطہ نظر کی اپنی اپنی خصوصیات بیان کیں اور کہا کہ اس پر مزید تحقیق کا کام ہونا چاہیے اور خامیوں کو دور کرنے کے لئے اقدامات کئے جانے چاہئیں۔

ایک نقطہ نظر کے مطابق روایتی سکول محض ایک تعلیمی ادارہ ہے جبکہ اس حوالے سے دوسرا نقطہ نظر بھی پایا جاتا ہے جس کے مطابق روایتی مدرسوں میں سیکھنے کے ساتھ کمانے کا بھی موقع ملنا چاہیے۔ البتہ سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں کے بارے میں جو عام تصور پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ان اداروں سے طلبہ کے رویوں رجحانات میں مثبت تبدیلی آنا چاہیے۔ تاہم ہنر سکھانے والے کئی ادارے جیسا کہ چھوٹے فارم اور ورکشاپ وغیرہ نہ صرف طلبہ کو مہارت سکھاتے ہیں بلکہ ان سے تعمیری اور پیداواری کام بھی لیتے ہیں، اور تیار ہونے والی مصنوعات اور پیداوار طلبہ، اساتذہ اور سماج میں فروخت بھی کرتے ہیں، جبکہ ان سے حاصل ہونے والی آمدن کا کچھ حصہ تربیتی سرگرمیوں کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے جبکہ بہت ہی معمولی حصہ طلبہ میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح مستحق طلبہ کی ادارے کی طرف سے مدد ہو جاتی ہے۔ اور طلبہ کو فارغ وقت میں زیادہ سے زیادہ پیسے کمانے کی ترغیب بھی ملتی ہے۔ اس طرح وہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے کمانا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں یہ بھی کہنے کی ضرورت ہے کہ دونوں نقطہ نظر میں زیادہ فرق نہیں ہے، اگر حالات اجازت دیتے ہیں تو دوسرے نقطہ نظر کو اپنایا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ [illegible] کی غرض سے نہیں چلایا جانا چاہیے بلکہ اسے طلبہ کی تعلیم کے مفاد میں استعمال ہونا چاہیے۔

4- مسائل اور مجوزہ حل(Problems and Suggested Solutions):

قریباً تمام [illegible] پر ممالک اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ [illegible] عام طور پر مفید کام اور مہارتیں طلبہ کو ہر تعلیمی سطح پر سکھائی جانی چاہئیں تاکہ وہ عملی زندگی میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے [illegible] ہیں۔ تاہم عملی طور پر اسے اپنی طرح تسلیم نہیں کیا جا سکا۔ یہی وجہ ہے کہ کئی ممالک میں فنی تعلیم کو اتنی زیادہ اہمیت نہیں دی گئی ہے۔ [illegible] کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سماجی، انتظامی اور معاشی تعاون کے [illegible] ارتی تعلیم کا بھرپور انداز میں [illegible] اس [illegible] دو بنیادی تحت عملیاں اختیار کرنے کی ضرورت ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

i- مؤثر فنی تعلیمی پروگرامز اور ترقیاتی سرگرمیوں کو عام تعلیم کے طور پر متعارف کرانے کے لئے تشہیری اہتمام کیا جانا چاہیے۔

ii- تعلیم کے ذمہ دار اداروں کے درمیان سرگرمیوں کے ذریعے عام تعلیم کے حصے کے طور پر مہارتی تعلیم کی اہمیت کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

سوال 9۔فنی اور مہارتی تعلیم کی مختلف اپروچز(Approaches) پر اظہار خیال کریں؟

جواب: فنی تعلیم کی مختلف اپروچز (طریقے):

دنیا میں فنی اور مہارتی تعلیم کے لیے اس وقت رسمی اور غیر رسمی اپروچز (طریقے) استعمال میں لائے جا رہے ہیں۔ رسمی فنی تعلیم سے مراد عام طور پر اسکول، سیکنڈری اور ووکیشنل سکول [illegible] کی جانے والی فنی تعلیم ہے۔ جبکہ غیر رسمی فنی تعلیم سے مراد عام طور پر اسکول، سیکنڈری اور ووکیشنل سکولوں کے علاوہ [illegible] تربیتی سکولوں میں دیا جانے والا فنی تعلیم ہے۔ ان دونوں رسمی فنی تعلیم سے مراد ان لوگوں کے لیے فنی تعلیم کا انتظام ہے۔ جو باقاعدہ [illegible] تربیتی سکولوں میں زیر تعلیم نہیں ہوتے ہیں۔ ان دونوں طرح کے طریقہ کار (اپروچز) کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

1- فارمل اپروچ یا رسمی فنی تعلیم (Formal Approach):

ہر ایک ملک میں نوجوانوں کو فنی مہارتیں سکھانے کے لیے باقاعدہ رسمی ادارے موجود [illegible] ہے۔ اس طرح کے کام میں ہر ملک کی ضروریات، حالات اور وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے فنی تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔

i- فنی مہارتوں کا پروگرام:

ہر ملک کے حالات اور سماجی ضروریات اگرچہ اور نوعیت کی ہوتی ہیں۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر ہوم اکنامکس، زراعت، نکڑی اور دھات کا کام، فنی مہارتیں، فنون اور دستکاریاں اور مختلف خدمات وغیرہ ہر جگہ فنی تعلیم کے مشترکہ پروگرام اور نصاب کا حصہ ہوتی ہیں۔ تاہم ہر ایک ملک کی ضرورت اور روایات کے مطابق قدرے مواد ایک دوسرے سے قدرے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔

ii- پروگرام کی نوعیت:

عام طور پر فنی اور مہارتی تعلیم کا مقصد صرف دستی کاموں میں مہارت حاصل کرنا ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ دیگر تعلیمی پیلوؤں مثلاً علمی اور فکری جہتوں کی ترقی اور نشوونما پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ تاہم زیادہ تر توجہ فنی اور مہارتی ترقی پر دی جاتی ہے۔ ان مہارتوں کی تعلیم کے دوران ہی بعض ممالک میں سیکھنے والوں کو عملی طور پر پیداواری سرگرمیوں میں بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔

Elmas Ali

iii- ہدفی گروہ:

دنیا کے بعض ممالک میں مثلاً انڈونیشیا اور بھارت وغیرہ میں تمام فنی شعبوں میں عملی پیداواری مہارتوں کی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ بعض دوسرے ممالک مثلاً افغانستان وغیرہ میں یہ تعلیم ساتویں یا آٹھویں جماعت سے جبکہ ملائشیا میں لوئر سیکنڈری لیول سے شروع ہوتی ہے۔ کچھ ممالک میں ہوم اکنامکس سے متعلق بعض شعبوں مثلاً کھانے پکانے اور سلائی کڑھائی کو صرف لڑکیوں کے لئے مخصوص تعلیم سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ بعض دیگر ممالک میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں ان شعبوں میں مہارتیں سیکھنے کے عمل میں شریک ہوتے ہیں۔

iv- تعلیمی اوقات:

اگرچہ ہر ملک میں پیداواری مہارتیں سیکھنے کیلئے مختلف اوقات کار مقرر کیے جاتے ہیں۔ تاہم عام طور پر فنی بعثہ 2 تا 8 پیریڈز فنی تعلیم کے لیے ضرور مخصوص کیے جاتے ہیں۔

فنی پروگراموں کے انتظامی معاملات:

جن ممالک میں فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم اہم مقصد کے لیے فراہم کرنے کے انتظامات موجود ہوتے ہیں، وہاں عام [illegible] اور فنی اداروں میں بچوں کو لازمی اور اختیاری دونوں طرح کے فنی مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں بھی دو طرح کا نقطہ نظر یا طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے۔

پہلے مرحلے میں تمام طلبہ کو ضرورت کے مطابق فنی مہارتوں کی تعلیم فراہم کی جاتی ہے اور دوسرے مرحلے میں اختیاری فنی مضامین میں مہارتیں سکھائی جاتی ہیں۔

مثالیں:

i- اس سلسلے میں مختلف ممالک میں خوراک، مکان، لباس، صحت، حفاظت، سیاحت، سماجی کام، اور سماجی سرگرمیوں سے متعلق عملی کام پر دیا جاتا ہے۔ سیکنڈری درجے پر بھی تعلیمی پروگراموں کی نوعیت اس سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ لیکن [illegible] صفائی، برتن صاف کرنا، پھولوں اور سبزیوں کی کاشت اور پرائمری درجے پر عام دستی کام کی مہارتیں سکھائی جاتی ہیں۔ مثلاً [illegible] سیکنڈری سکولوں میں بہت سے عملی اختیاری مضامین میں کوئی سرگرمی کروائے جاتے ہیں۔ مثلاً نکڑی کا کام، دھات کا کام، بجلی کا [illegible] رغف اور قالین بافی وغیرہ۔ سیکنڈری سکولوں کے ابتدائی مدارج میں فنی مہارتیں تعلیمی پروگراموں کے ذریعے طلبہ اور [illegible] سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

2- دوسری اپروچ یا دوسرا طریقہ کار (Second Approach):

دوسرا طریقہ کار [illegible] سے ملتا جلتا ہے لیکن بنگلہ دیش اور سوشلسٹ جمہوریت [illegible] میں ان کے ٹریننگ کے پروگراموں کے مقاصد میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔ اور کسی حد تک فلپائن اور تھائی لینڈ میں اس دوسرے طریقہ کار کو مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ سوشلسٹ جمہوریت [illegible] میں نوجوانوں کو نپی طرح کی فنی مہارتوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جس سے [illegible] میں کوئی سکول داخل ہوتا ہے۔ طلبہ [illegible] کے مختلف [illegible] شی ترقیاتی پروگراموں میں ہاتھ بٹانے کے لیے دستی مہارتوں کی عملی تربیت دی جاتی ہے۔ یہاں [illegible] طرح [illegible] دیں کیے جاتے ہیں۔ بعض معیشت کے انتظامی امور مہارتوں سے [illegible] کو سرزد اور سکولوں کی سطح پر افسران حالا [illegible] اور ضر [illegible] مطابق اختیاری کورسز۔ مقاصد کے لحاظ سے ان پروگراموں کو درجہ بندی چار طرح سے کی جاتی ہے۔

i- پیداواری کاموں کے ذریعے تعلیم کی ضروریات کو پورا کرنا۔
ii- پیداواری کاموں کے ذریعے سماج کے ترقیاتی مسائل کو حل کرنا۔
iii- عوامی ضروریات کے کاموں میں مصروف عمل ہونا۔
iv- پیداواری مقاصد کے لیے مہارتی ٹریننگ کو استعمال میں لانا۔

بنگلہ دیش میں پرائمری درجے پر ہی عملی کام کا تجربہ بھی سکھایا جاتا ہے۔ اپنے اساتذہ کی نگرانی میں طلبہ خود اپنی کوآپریٹو سوسائٹی کو منظم کرتے ہیں اور سکول کے نظام میں رہتے ہوئے اپنے لیے آمدنی کے ذرائع پیدا کرتے ہیں۔ ان میں باغبانی، پولٹری فارمنگ، کتابوں کی جلد بندی، اجتماعی کاشتکاری اور چھوٹے پیمانے پر

فرنیچر وغیرہ کی تیاری بھی شامل ہے۔ سیکنڈری درجے پر مختلف شعبوں مثلاً زراعت، کامرس اور ہوم اکنامکس وغیرہ میں فنی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

فلپائن میں بیانیہان سکول پروگرام (Bayanihan School Programme) کے تحت خود انحصاری پر مشتمل پیشہ ورانہ تربیت دی جاتی ہے۔

یہاں تعلیمی مضامین کے ساتھ فنی مہارتوں کی تربیت اور عملی کام کر کے طلبہ کے لیے ایسے پروگرام منظم کیے جاتے ہیں جن میں سیکھنے کے ساتھ ساتھ روزی کمانے کا بھی انتظام ہوتا ہے۔

تھائی لینڈ کے شمال مشرقی علاقوں کے بہت سے مدرسوں میں عملی کام کی پرفی مہارتوں کے کئی منصوبے شروع کیے گئے ہیں۔ ان منصوبوں میں پولٹری فارمنگ، خوراک کی اشیاء کو محفوظ بنانا، تعمیراتی مرمت، قالین بافی، کھیسوں اور کالی مرچ کی کاشت، مٹی کے برتن بنانا اور دیگر دستکاریاں بھی شامل ہیں۔

3- تھرڈ اپروچ یا تیسرا طریقہ (Third Approach):

اسی طریقہ کار کے تحت تیسری قسم کے پروگرام پیش کیے جاتے ہیں یعنی لازمی بنیادی پروگرام، اختیاری پروگرام وغیرہ۔ یہ پروگرام انڈونیشیا میں شروع کیے گئے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ میں پیشہ ورانہ رجحانات اور مہارتوں کو نشوونما کی جائے تاکہ وہ جدید دنیا کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات میں فنی اور پیشہ ورانہ مسائل کو حل کرنے کے قابل ہو سکیں۔ زرعی مہارتوں کے پروگرام تمام جماعتوں کے تمام طلبہ کے لیے لازمی ہوتے ہیں۔ دسویں اور گیارہویں جماعت کے طلبہ اختیاری پروگرام اختیار کرتے ہیں، جبکہ مکمل مہارتوں پر مشتمل پروگرام ایسے طلبہ اختیار کرتے ہیں جو مزید اعلیٰ جماعتوں کی پڑھائی جاری رکھنا نہیں چاہتے۔

Elmas Ali

4- فورتھ اپروچ چوتھا طریقہ کار (Fourth Approach):

چوتھا طریقہ کار ان طلبہ کو فنی مہارتیں سکھانے، شخصی اور کرداری نشوونما کے لیے اپنایا جاتا ہے جو اعلیٰ مہارتی فنون حاصل کرنا چاہتے ہوں اور ان کی بنیاد پر اچھی ملازمتوں کے خواہشمند ہوں۔ یہ طریق کار ملائشیا میں اختیار کیا جاتا ہے۔ جہاں مختلف شعبوں سے متعلق اور مخ ذیل درجہ بندی کے مطابق فنی مہارتوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔

i- لوئر سیکنڈری لیول پر پری پیشہ ورانہ تعلیم دی جاتی ہے جس کا مقصد طلبہ کو ایسی مہارتوں کی تعلیم فراہم کرنا ہوتا ہے جو ان کو روزمرہ زندگی میں کام دے سکیں۔ اور ان میں پیشہ ورانہ فنی مہارتی تعلیم کے لیے مثبت رویے اور دلچسپی پیدا کر سکیں۔

ii- اپر سیکنڈری ٹیکنیکل سکولوں میں طلبہ کو ایسے ایک یا دو ٹیکنیکل مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جن کا انتخاب وہ بہت سے مضامین کی فہرست میں سے کرتے ہیں۔ جن میں انجینئرنگ، زراعت اور کامرس کے شعبے شامل ہوتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ طلبہ کو اعلیٰ فنی تعلیم میں تربیت دے کر مختلف ملازمتوں کے لئے تیار کیا جائے۔

iii- اپر سیکنڈری پیشہ ورانہ اداروں میں طلبہ کو پیشہ ورانہ مہارتوں کی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ تاکہ ان کو مختلف فنی شعبوں مثلاً انجینئرنگ، زراعت، کامرس اور ہوم سائنسز وغیرہ میں تربیت دے کر مختلف ملازمتوں کے لیے تیار کیا جائے۔

ii- نان فارمل اپروچ یا غیر رسمی طریقہ کار (Non-formal Approach):

i- مطالعاتی پروگرام:

دنیا کے مختلف ممالک میں غیر رسمی تعلیم مختلف قسم کی سماجی ضروریات کی بنیاد پر مہیا کی جاتی ہے۔ چونکہ ہر ملک کی اپنی ثقافت اور اپنے رسم و رواج اور روایات کے مطابق اس کا اپنا ایک ذہن بہن کا نچوڑ ہوتا ہے۔ اس لئے تمام ممالک کے لیے تعلیمی مواد یکساں نوعیت کا نہیں ہو سکتا۔ غیر رسمی تعلیم بھی تقریباً انہی شعبوں میں مہیا کی جاتی ہے۔ اس لئے تمام ممالک کے نظام کا انتظام کیا جاتا ہے۔ فرق صرف معاشرتی ضروریات کے مخصوص مطالعاتی پروگراموں کے چناؤ میں ہوتا ہے۔ جن میں رسمی طریقہ کے طور پر افغانستان میں زراعت، شہد کی مکھیاں اور ریشم کے کیڑے پالنا وغیرہ) اور چھوٹی صنعتوں مثلاً (سراکس، قالین بافی وغیرہ)، سری لنکا میں فنی مہارتوں پر مبنی پروگرام مثلاً بجلی کی وائرنگ، آلات موسیقی کی تیاری وغیرہ اور چھوٹی صنعتوں میں جلد سازی، پرنٹنگ اور لکڑی کا کام وغیرہ۔ بھارت میں زراعت، ہوم اکنامکس، دھات کاری اور لکڑی کا کام، پیشہ ورانہ مہارتیں وغیرہ اور انڈونیشیا میں ہوم اکنامکس، زراعت، لکڑی اور دھات کا کام مختلف فنی مہارتوں اور دیگر چھوٹی صنعتوں کے پروگرام شروع کیے گئے ہیں۔

ii- سٹڈی پروگرام کی نوعیت (Nature of Studuy):

غیر رسمی تعلیم میں باقاعدہ سکول نہ جانے والے طلبہ کے لیے فنی مہارتوں پر مبنی مطالعاتی پروگرام پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ پروگرام دیہی علاقوں میں مہارتوں کے سکھانے پر مبنی ہوتی ہے۔ لیکن ہر ایک ملک میں خصوصی مہارتوں کی نوعیت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ بعض ممالک مثلاً بھارت، ویت نام اور انڈونیشیا میں ملک کے معاشی ڈھانچے کو نوٹ خاطر رکھتے ہوئے زیادہ زور زراعت کے شعبے پر فنی تعلیم پر دیا جاتا ہے۔

iii- ہدفی گروپ (Target Group):

اس طریقہ تعلیم یعنی رسمی نظام میں ایک جیسی عمروں کے اور مشترک تعلیمی ماحول سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن غیر رسمی تعلیمی نظام میں فنی مہارتوں کی تعلیم کرنے والے طلبہ کا تعلق باقاعدہ رسمی تعلیمی اداروں سے نہیں ہوتا۔ لہٰذا ان کی عمروں، تعلیمی ماحول اور معاشی مقاصد میں فرق پایا جاتا ہے۔ تاہم بعض ممالک ان کے لیے ایک جیسا تعلیمی ماحول پیدا کر لیتے ہیں۔ بھارت میں ان کے لیے رسمی پروگرام کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی:

i- معمولی خواندگی کے لیے تعلیمی پروگرام ii- مڈل درجے کے لیے پروگرام
iii- سیکنڈری درجے کے لیے پروگرام iv- سینئر سیکنڈری درجے کے لیے تعلیمی پروگرام

☆☆☆☆☆

سوال 11۔ دیہی ترقی کے حوالے سے تعلیم کے خصوصی کردار پر اظہار خیال کریں، دیہی ترقی کے کس قسم کے پروگرام شروع کیے جا سکتے ہیں؟

جواب: تعلیم اور دیہی ترقی (Education and Rural Development):

i- بہت سے ایشیائی ممالک میں دیہی آبادی پر اب خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اگرچہ دیہی علاقوں سے شہری

USMAN NOTES www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8603 Helping Key Book (Curriculum Development (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

علاقوں کی جانب نقل مکانی کی رفتار کافی تیز ہو چکی ہے۔ لیکن شہری آبادی کی نسبت دیہی آبادی میں غالب تعداد کاروان ابھی کئی دہائیوں تک مزید برقرار رہے گا۔ ان زمینی حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے ایشیائی خطے کے بہت سے ممالک اپنے قومی ترقیاتی اہداف کو حاصل کرنے کے لیے دیہی علاقوں میں اپنے ترقیاتی پروگراموں پر زیادہ سے زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔

-2 اب یہ بات مسلمہ تسلیم کی جاتی ہے کہ ماضی میں دیہی ترقی اور خصوصاً دیہی تعلیم کے شعبوں کی طرف جو کم توجہ دی گئی اس وقت دیہی آبادی کی غریب کو کم کرنے میں ممالک خصوصاً ایشیائی ممالک میں کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی اس وقت دیہی آبادی کی غریب کو کم کرنے میں معاشی حالت کو درست کرنے کے لیے دیہی ترقی کو بطور ایک کلیدی حکمت عملی اختیار کیا جا رہا ہے۔ اس حکمت عملی کے تحت دیہی علاقوں میں رہنے والے تمام افراد کو شامل کرنے اور دیہی ترقی کے ثمرات کو تمام دیہی عوام تک پہنچانے کیلئے معاونت لے گی۔ اور دیہی آبادی کو بہتر طبی سہولیات اور تعلیمی خدمات فراہم کی جائیں گی۔ اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ افرادی ترقی کے ساتھ ساتھ دیہی سماج کو سماجی اور نفسیاتی پہلوؤں سے بھی ترقی دینے میں مدد ملے گی۔ دیہی ترقی کے لیے تعلیمی اور سیاسی فیصلہ سازی کا بھی انتہائی اہم کردار ہوتا ہے۔ تعلیمی ترقی دیہی آبادی کی تعلیمی ترقی میں ہمیشہ معاون ثابت ہوتی ہے۔ جبکہ سیاسی شراکت اپنی خواہشات کے مطابق اور دیہی ثقافت کی نشوونما اور ترقی کیلئے غریب دیہی آبادی کو آزادانہ اور دانشمندانہ طریقہ کار سے دیہی ترقی کے معاملات میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کے قابل بنائے گی۔ جس سے مجموعی قومی ترقی کے پروگرام تشکیل دینے میں بڑی معاونت فراہم کی جائے گی۔

-3 چونکہ دیہی ترقی کا ایک بڑا مقصد غربت کو کم کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے دیہی علاقوں کے لیے پروگرام ترتیب دیے گئے ہیں۔ جن کے ذریعے دیہی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے گا۔ چونکہ دیہی علاقوں میں زراعت ہی ایک بڑا پیشہ ہوتا ہے۔ لہٰذا دیہی ترقی کے پروگراموں میں زراعت کو ہمیشہ ترجیح دی جاتی ہے۔ آبادی میں لگاتار اضافے اور خوراک کی اشیاء کی بھرپور پیداوار کو دیکھتے ہوئے دیہی ترقی کے زیادہ تر پروگراموں میں زیادہ اہمیت کھیت کی پیداوار میں اضافہ کو دی جاری ہے۔ اور اس مقصد کے لئے مختلف اقدامات مثلاً بہتر بیجوں، کھاد، کیڑے مار ادویات کے استعمال، زرعی خدمات کی فراہمی اور کاشتکاری کے جدید طریقوں پر سب سے زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔

-4 دیہی ترقی کے دوسرے مرحلے میں دیہی علاقوں میں چھوٹی صنعتوں کے قیام خصوصاً زرعی بنیاد رکھنے والی صنعتوں کے قیام پر توجہ دی جا رہی ہے اس کے علاوہ مشینی کاشت کاری کے طریقوں، دیہی علاقوں تک بجلی اور صاف پانی کی فراہمی اور آمدورفت کی بہتر سہولتوں کے ساتھ ساتھ روزگار کے لیے بہتر مواقع بھی پیدا ہوئے ہیں۔ ایسا ہی ایک اور پروگرام دیہی ہیلتھ سروسز کو بہتر بنانا ہے۔

-5 غربت کا نتیجہ ناقص اور غیر معیاری خوراک اور خراب صحت کی صورت میں نکلتا ہے۔ اور اس کے منفی اثرات افراد کی پیداواری صلاحیت میں کمی کی صورت میں سامنے آتے ہیں تاہم ضروری نہیں کہ پیداوار میں اضافے کے ثمرات پوری آبادی کو مساوی طور پر حاصل ہو سکیں۔ دیہی علاقوں میں کچھ ایسے عوامل بھی کام کر رہے ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے دیہی ترقی کے زیادہ تر پروگراموں کے فوائد ان افراد تک نہیں پہنچ پاتے جن کے لیے یہ

پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ زرعی پیداوار میں اضافہ تو دیکھنے کو ملے لیکن دیہات کی غریب آبادی مناسب خوراک سے ہمیشہ محروم ہی رہے۔ اس طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صحت کی سہولیات میں نمایاں بہتری دیکھنے کو ملے۔ لیکن اس کے ثمرات غریب دیہی آبادی کو نہ مل سکیں۔ یہ بھی ممکن ہے دیہات میں تعلیمی سہولیات میں نمایاں بہتری واقع ہو۔ لیکن غریب والدین اپنے بچوں کو سکول نہ بھیج سکیں۔

اس ساری صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے ایشیائی ممالک میں یہ احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ پیداوار میں اضافے کے لیے کی جانے والی کاوشوں کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں ترقی کے مقاصد، اقدار اور فلاسفی میں تبدیلی لانے کی بھی اہم ضرورت ہے۔ اس بڑھتے ہوئے احساس نے ترقی کے عمل میں انسانی کردار کو اور زیادہ واضح کر دیا ہے۔ لہٰذا دیہی ترقی کے عمل میں نئی نئی حکمت عملیاں اختیار کی جا رہی ہیں اور نئی نئی اصلاحات بھی نافذ کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اجتماعی شراکت اور خود انحصاری کے ذریعے دیہی آبادی کو قومی سیاسی دھارے میں شامل کیا جائے۔ اس طرح دیہی علاقوں میں تمام تر قیاتی پروگراموں کے اہم عناصر میں تعلیم کے شعبے میں ترقی اور دیگر سہولیات کی فراہمی بنیادی ہدف ہونا چاہیے۔ مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایشیا میں ترقیاتی پروگراموں کے معاشی اور سماجی حوالوں میں وہاں کے معاشی اور سماجی نفسیاتی عوامل کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ دو بنیادی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

Elmas Ali

-2 ہم دیہی ترقی کے لیے تعلیم کے کردار کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ یعنی دیہی ترقی میں تعلیم کا کردار اور دیہی ترقی کے لیے تعلیم کا کردار۔

دیہی ترقی میں تعلیم کا کردار (Education in Rural Development):

دیہی ترقی میں تعلیم کے خصوصی کردار کے لیے ضروری ہے کہ حکومت کو بطور ایک سماجی ادارہ کے ترتیب دینا ہوگا جس کی بنیاد سکول کے اندر اور سکول سے باہر کی سرگرمیوں پر مشتمل ہو۔ یہ سرگرمیاں مختلف تجربات کے ذریعے مہارتوں اور اقدار کی تعلیم فراہم کرتا ہو۔ ہمارے ممالک میں ترقی کے کردار کو تسلیم کرتے ہوئے اس کو اٹھانے کے لیے نصابی سلیبس میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ دیہی ترقی کیلئے تعلیمی پروگرام کے دو نظریات (Approaches) سامنے آئے ہیں جو درآمد کیا جا رہا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

1. سکول کے نصاب میں دیہی ترقی کے مختلف عناصر کو ایسے منفرد انداز میں سمو دیا جاتا ہے کہ دیہی ترقی کے لیے تعلیم نصاب کا حصہ بن جاتی ہے۔
2. معمول کے تعلیمی نصاب کی از سر نو تشکیل کرکے اس میں دیہی ترقی سے متعلقہ سرگرمیوں کو ضم کر دیا جاتا ہے۔

ایشیائی ممالک کی سرکاری دستاویزات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحت اور غذائیت کی سکیم کے پروگراموں کو سکول کے نصابات میں شامل کیا جا رہا ہے۔ مثلاً بنگلہ دیش میں زراعت، جنگلات، فصلوں کے نقصان دہ کیڑوں کا کنٹرول اور تحقیقی کاموں وغیرہ، بھارت میں عملی کاموں میں تجربہ، پیشہ ورانہ مہارتوں اور سماجی تعمیر نو کے مضمونوں، انڈونیشیا

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



میں ترقیاتی عملی مہارتوں ماہی گیری، زراعت، ڈیری فارمنگ، ملائشیا میں صنعتی فنون، زرعی سائنس، نیپال اور جمہوریہ کوریا میں لازمی پری پیشہ دورانہ تعلیم اور دو کیشنل مضامین، فلپائن میں سماجی منصوبے، زمینی اور آبی وسائل کے تحفظ، صحت، غذائیت، غذائی اشیاء کی پیداوار، اور خاندانی منصوبہ بندی اور سری لنکا میں دیہی ترقی کے منصوبوں کو نصاب کا حصہ بنایا جارہا ہے۔

دیہی علاقوں میں فرائض انجام دینے والے اساتذہ عموماً مطالعہ پاکستان اور اسلامیات سے مبرا نہیں ہوتے۔ اس کی ایک بڑی وجہ بہتر تربیت یافتہ اساتذہ کی مسلسل شہری علاقوں کی طرف نقل مکانی ہے۔ ایک اور وجہ دیہی علاقے سے تعلق رکھنے والے اساتذہ کی شہری ماحول اور اس کی ثقافتی خصوصیات سے ناواقفیت ہے۔ ثقافتی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ممالک کے اکثر علاقوں میں دیہی ٹیچرز کو تربیت کے ذریعے تعلیم کے جدید رجحانات اور دیہی ٹیکنالوجی کے مفید استعمال کے پروگراموں میں شامل کیا جارہا ہے۔ تاکہ وہ دیہی ترقی میں معاون ثابت ہوسکیں۔ کئی ممالک میں زراعت، صحت اور امداد باہمی تحریک کے کارکن، بحث مباحثے اور نمائشوں کے ذریعے دیہی سکولوں کو تیاری اور معاونتی ضروریات سے ہم آہنگ بنانے میں سرگرم کردار ادا کررہے ہیں۔ اس مقصد کے لیے یہ سماجی کارکنان جو اشاعتی مواد استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ اندرون مدرسہ اور بیرون مدرسہ تعلیمی مقاصد کے لیے بہت اہم قدر و قیمت کا حامل ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ سماج کے ترقیاتی منصوبوں میں سکول کی شراکت سے عملی کاموں پر مبنی تعلیمی پروگراموں، حصول ملازمت کے لئے کارآمد مہارتوں اور صحت اور غذائیت وغیرہ کو اصلاح شدہ نصابات میں جدت پر مشتمل تصورات کو سمویا جارہا ہے۔

بعض ممالک میں دیہی ترقی پر مبنی تعلیمی اور تدریسی پروگراموں کے لئے ابلاغ عامہ کے جدید ذرائع، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات وغیرہ کو استعمال کیا جارہا ہے۔ بعض دیگر ممالک میں زرعی تعلیم، تعلیم آبادیات اور سائنس کی تعلیم کے لیے ٹیلی ویژن کے مواصلاتی رابطوں کے پروگراموں سے بھی استفادہ کیا جارہا ہے۔ دیہی علاقوں میں اساتذہ کی تربیت کے لیے بھی ان پروگراموں سے وسیع پیمانے پر فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

ii- دیہی ترقی کے لیے تعلیم (Education For Rurla Development):

i- ان تمام سرگرمیوں کا مرکزی نقطۂ نظر دیہی معاشروں کی تعلیمی ترقی ہوتا ہے۔ روایتی تصور کے مطابق تو تعلیم کا ان ترقیاتی پروگراموں سے کچھ سروکار نہیں ہوتا۔ تاہم اب یہ بات مصدقہ سمجھی جاتی ہے۔ کہ بارآور تعلیم وقت، حالات اور مقام کی قید سے ماورا ہے۔ اسی لیے نیا تصور تعلیم رسمی کے علاوہ غیر رسمی اور نیم رسمی تعلیم پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان میں سے غیر رسمی تعلیم کا انداز اگرچہ بے قاعدہ یا غیر منظم طریقہ کار پر مبنی ہوتا ہے۔ تاہم دیہی ترقی کے لیے تعلیم جس کا تعلق دیہات کی ترقیاتی سرگرمیوں سے ہے۔ زیادہ تر غیر رسمی ذرائع سے فراہم کی جاتی ہے، اس کو رسمی ذریعہ تعلیم کے ساتھ منسلک کرلیا جاتا ہے۔ اس طرح کے پروگراموں میں درج ذیل چار طرح کے لوگ دیہی تعلیمی پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں۔

i- ایسے لوگ جو زراعت اور اس سے متعلق توسیعی خدمات سے وابستہ ہوتے ہیں۔ مثلاً زرعی کارکن، تعلیم صحت کے توسیعی کارکن، انجمن امداد باہمی کے منتظمین، خاندانی منصوبہ بندی پروگرام کے کارکن وغیرہ۔

ii- کسان اور فنی مہارتوں کے حامل کارکن خصوصاً غیر رسمی طریقہ کار سے تربیت یافتہ کارکن۔

iii- تعلیم بالغاں اور سماجی ترقی سے متعلقہ کارکن بشمول مذہبی رہنما وغیرہ۔

رسمی یا باقاعدہ سکولوں میں کام کرنے والے اساتذہ۔

تعلیم کے ان تمام ذرائع اور جملہ قسم کے اساتذہ اور ماہرین تعلیم کا دیہی ترقی کے عمل میں کردار انتہائی اہم ہوتا ہے۔ اسی لیے دیہی ترقی سے متعلق تعلیمی اور جائزے کے پروگراموں میں ان کو پوری طرح شامل بھی کیا جاتا ہے۔ دیہی ترقی کے موجودہ منصوبوں میں دو قسم کی حکمت عملیاں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ خود انحصاری یا بالفاظ دیگر پروگرام میں دوسرے مختلف سماجی گروہوں کے درمیان اشتراک و تعاون اور تجربات کے تبادلے پر مشتمل حکمت عملی کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ اس طریق کار میں سماج کے شراکت اور دیگر ترقیاتی اداروں مثلاً صحت، زراعت اور صنعت سے متعلقہ اداروں کے تعاون سے منصوبہ بندی اور سروے پر مشتمل پروگرام شروع کیے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعے سماج کی ضروریات اور کمیونٹی میں موجود وسائل بشمول انسانی وسائل کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے۔ اور ان وسائل و ذرائع کو معاشرتی فلاح و بہبود اور ترقیاتی منصوبوں میں بروئے استعمال لایا جاتا ہے۔ اس طرح کا تعاون کمیونٹی کے مسائل سے آگاہی اور ان کے حل کی کوششوں میں بڑا معاون ثابت ہوتا ہے۔ اور ہنرمند افراد اپنی مہارتوں اور صلاحیتوں کو کام میں لاکر خود انحصاری کی طرف بڑھنے کی جدوجہد میں مصروف عمل نظر آتے ہیں۔

بہت سے ممالک میں، مختلف سماجی گروپس کے درمیان دیہی ترقی کے پروگراموں میں اشتراک و تعاون اور تجربات کے باہمی تبادلے سے کم ترقی یافتہ طبقات کو کامیاب طبقات کے تجربات سے استفادہ کا موقع ملتا ہے۔ موجودہ پروگراموں میں باہمی تعلیم و تربیت کے منصوبوں میں سہولت مہیا کی جاتی ہیں تاکہ کمیونٹی کے [illegible] میں شریک مختلف افراد اور نخصیتیں مجموعی کمیونٹی کو ترقیاتی منصوبوں کے ثمرات سے بہرہ مند ہونے اور ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے کا موقع مل سکے۔ نیز اس طرح معاشرے کے مختلف اراکین کو ترقیاتی مقاصد کے لیے [illegible] کی خدمات سے فائدہ اٹھانے اور رہنمائی حاصل کرنے کے مواقع بھی میسر آتے ہیں۔ اور وہ اپنی [illegible] کو سماج کی ضروریات کے مطابق ڈھال سکتے ہیں۔

ترقیاتی اداروں کے افسران [illegible] ساز ماہرین جنہوں نے ماضی میں مختلف اداروں میں اہم ذمہ داریاں نبھائی ہوں۔ چاہے ان کی حیثیت اتنی [illegible] ہو کمیونٹی کے پروگراموں میں جمہوری فضا میں اپنا مطلوبہ کردار انتہائی آسانی کے ساتھ ادا کرسکتے ہیں [illegible] مختلف گروہوں کے درمیان بہتر انجام دہی تعلیم اور [illegible] تعلقات اور تعاون کی فضا پیدا کرسکتے ہیں [illegible] لیے سازگار ہموار ہوسکتے ہیں۔

دیہی ادارے اور مدرسے طلبہ کو دیہی ترقی سے متعلق تعلیم و تربیت مہیا کرنے کے علاوہ براہ راست دیہی ترقیاتی منصوبوں میں بھی شامل ہوتے ہیں۔ اکثر پوچھا جاتا ہے کہ ان ممالک میں [illegible] مدرسین کو اپنے نئے کردار کی ادائیگی کیلئے قبل از وقت یا ان سروس پیشہ ورانہ تربیت [illegible] ہوتی۔ [illegible] وہ کمیونٹی اور اس کے مختلف اداروں کے درمیان بہتر اشتراک و تعاون پر مشتمل تعلقات کو استوار [illegible]۔ حال ہی میں [illegible] حال کو بہتر بنانے کے لیے کئی ایک حکمت عملیاں یعنی طریقے کار اختیار کیے گئے [illegible] اور ان [illegible] حاوہ بھی کیا جارہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ ایشیائی خطے [illegible] ممالک بہتر تعلیمی سرگرمیوں کے ذریعے اپنے ترقیاتی اہداف حاصل کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔

Elmas Ali

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور 042-37245454, 37361414

باب 9

نصاب سازی کا تقابلی تناظر

Comparative Perspective of Curriculum Development

سوال1۔ امریکہ میں نصاب سازی پر اظہار خیال کریں؟

جواب1- ریاست ہائے متحدہ امریکا میں نصاب سازی

(Curriculum Development in the United States of America):

1- تعارف:

زرخیز زمین، آبادی، قدرتی وسائل اور جدید ترین ٹیکنالوجی کی بدولت ریاست ہائے متحدہ امریکا کے لوگ شاہانہ معیار زندگی اختیار کیے ہوئے ہیں جبکہ وہ دوسرے ممالک کے شہریوں کے لئے بھی مثالی کردار ادا کر رہے ہیں۔ امریکا کی زیادہ تر آبادی، انڈیا، برطانیہ، جرمنی سیکنڈ مینویا، مغربی اور شمالی یورپ وغیرہ سے نقل مکانی کر کے امریکا پہنچنے والے افراد پر مشتمل ہے اور یا پھر ان غلاموں کی اولاد ہے جو افریقہ سے لائے گئے تھے۔ جغرافیائی اور آبادیاتی خصوصیات کے اشتراک کی وجہ سے پورے ملک میں افراد کے حوالے سے کافی تفریق پائی جاتی ہے۔ جبکہ پورے ملک میں تعلیمی نظام اور اس کا ڈھانچہ بھی مختلف ہے۔

2- تعلیمی نظام(Educational System):

امریکا میں ہر ریاست کنڈرگارٹن سے 12 سال کی تعلیم تک مفت سرکاری سکول کا نظام فراہم کرتی ہے۔ حالانکہ ہر ریاست کے قوانین دوسروں سے مختلف ہوتے ہیں تاہم 6 یا 7 سال سے 16 سال تک بچوں کی سکول کی تعلیم تمام ریاستوں میں لازمی قرار دی گئی ہے۔ ہر علاقے کے حوالے سے تعلیم کے مختلف ڈھانچے تشکیل دیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ کنڈرگارٹن اور ایلیمنٹری گریڈز (پہلی تا آٹھویں جماعت) کے ساتھ چار سال کی ہائی سکول کی تعلیم، یا کنڈرگارٹن اور ایلیمنٹری درجے کے 6 گریڈز کے ساتھ تین سال جونیئر ہائی سکول اور تین سال سینئر ہائی سکول کی تعلیم (بعض اوقات جونیئر اور ہائی سکول کی تعلیم کو اکٹھا کر کے چھ سال کی ہائی سکول کی تعلیم بنا دی جاتی ہے)، اس کے علاوہ ایک اور تعلیمی ڈھانچہ اختیار کیا گیا ہے جس میں کنڈرگارٹن، ایلیمنٹری سکول کے 4 یا 5 سال، مڈل سکول کے 4 سال اور ہائی سکول میں 4 سال کی

تعلیم شامل ہے۔ کوئی بھی ریاست ہو ہائی سکول کی تعلیم 17 سے 18 سال میں مکمل ہوتی ہے۔

تاریخی طور پر تعلیم کو ہمیشہ ریاستوں اور مقامی حکومتوں کی ذمہ داری تصور کیا جاتا رہا ہے تاہم 1972ء سے اب تمام سطحوں پر وفاقی حکومت بھی یہ ذمہ داری اٹھانے میں شریک رہتی ہے۔ وفاقی حکومت مختلف مدرسوں میں تعلیمی اخراجات فراہم کرنے میں مالی معاونت کے فرائض بھی انجام دیتا ہے۔ وفاقی محکمہ تعلیم کا سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے جو کہ قومی تعلیمی پالیسی کو نافذ کرنے کا ذمہ دار بھی ہوتا ہے۔

مختلف ریاستوں میں عموماً منتخب یا مقرر کردہ ماہرین پر مشتمل ایک بورڈ آف ایجوکیشن ہوتا ہے جو پالیسی سازی کا کام کرتا ہے اور اس کے عمل درآمد کے لئے بجٹ کا تعین بھی کرتا ہے۔ ریاست کے محکمہ تعلیم کا سربراہ چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر ہوتا ہے جو کہ ہر سطح پر تعلیم کی فراہمی، نصاب سازی، اساتذہ کی تربیت، سکولوں کے مالیاتی امور وغیرہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

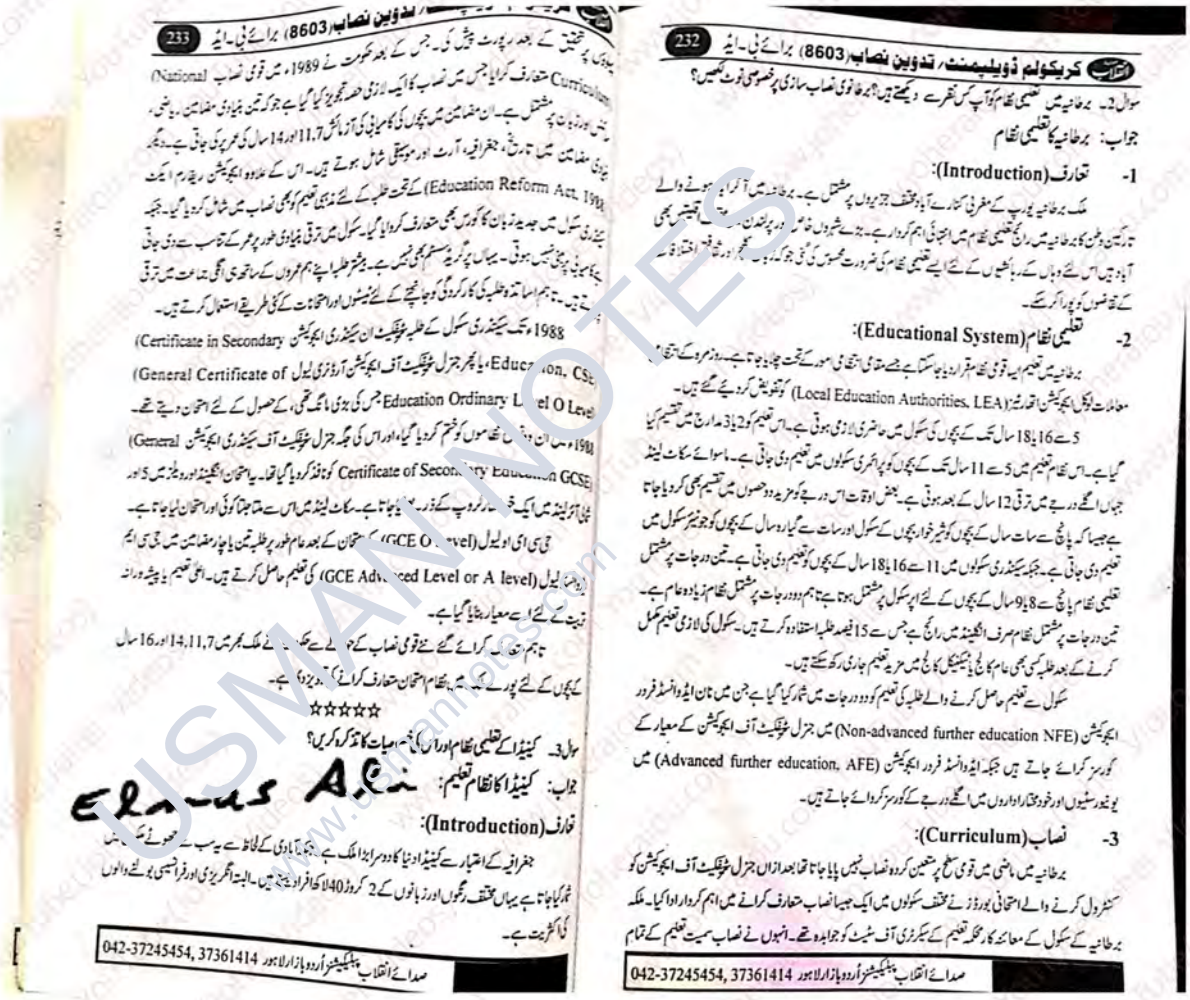
3- نصاب(Curriculum):

امریکا میں اصولی طور پر سکول چلانے کی عملی ذمہ داری کاؤنٹی اور ڈسٹرکٹ اضلاع جیسے چھوٹے یونٹس کے سربراہان عائد ہوتی ہے۔ جبکہ 18 ہزار 2 سو مقامی اضلاع روزانہ کا نظم و نسق چلاتے ہیں۔ مقامی خودمختاری کی روایت اور [illegible] نے نصاب کو بھی کافی حد تک متاثر کیا ہے۔ امریکا میں قومی سطح پر کوئی سرکاری نصاب موجود نہیں ہوتا، ریاستیں [illegible] اپنے انداز میں نصاب تجویز کرتے ہیں۔ ریاستی سطح پر مکمل تحقیق کی بنیاد پر ہونے والی نصاب سازی میں ماہرین مضامین، مدرسوں کے منتظمین اور اساتذہ بھی شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ تمام سطح پر پڑھائے جانے والے اہم مضامین میں انگریزی زبان اور ریاضی، سائنس، سوشل سٹڈیز، آرٹس اور جسمانی تعلیم جیسے مضامین شامل ہوتے ہیں۔

ٹیکنالوجی کے [illegible] میں ہونے والی [illegible] کی وجہ سے جدید تدریسی طریقے اور تکنیکس متعارف کرائی گئی ہیں جیسا کہ پروگرامڈ انسٹرکشن (Programmed Instruction)، پروگرامڈ ٹیچنگ (Programmed Teaching)، لینگویج لیبارٹریز (Language Laboratries)، کمپیوٹر ایڈڈ انسٹرکشن (Computer Aided Instruction) وغیرہ۔ حالیہ سالوں میں نصاب میں مطالعہ اخلاقیات (Ethics Studies)، کنزیومر اینڈ انوائرمنٹل ایجوکیشن (تعلیم ماحولیات)(Consumer and Environmental Education) جیسے نئے مضامین بھی شامل کر لیے گئے ہیں۔ طلبہ کی ایک گریڈ سے دوسرے درجے میں ترقی سے متعلق پالیسی کا دارومدار ریاست یا ضلع کے فیصلوں پر منحصر ہوتا ہے۔ تاہم رائج صورتحال کے مطابق ایلیمنٹری [illegible] گریڈ میں ترقی خودکار طریقہ کار سے کی جاتی ہے البتہ سیکنڈری سطح پر طالبعلم کی کارکردگی مایوس کن ہو تو [illegible] گریڈ میں نہیں کیا جاتا۔ ہائی سکول ڈپلومہ کیلئے روایتی امتحان ضروری نہیں ہوتا۔ حاضری اور سکول میں تعلی بخش کارکردگی ہی ہائی سکول ڈپلومہ کیلئے کافی ہوتی ہے۔ نیشنل پبلک ایجوکیشن سسٹم (قومی نظام تعلیمات) (National Public Examination System) نہ ہونے کی وجہ سے ریاست کے تعلیمی معیار میں تفریق پائی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



کریکولم ڈویلپمنٹ / تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ 232

سوال 2۔ برطانیہ میں تعلیمی نظام کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ برطانوی نصاب سازی پر خصوصی نوٹ لکھیں؟

جواب: برطانیہ کا تعلیمی نظام

1- تعارف (Introduction):

ملک برطانیہ یورپ کے مغربی کنارے آباد مختلف جزیروں پر مشتمل ہے۔ برطانیہ میں آکر آباد ہونے والے تارکین وطن کا برطانیہ میں رائج تعلیمی نظام میں انتہائی اہم کردار ہے۔ بڑے شہروں خاص طور پر لندن [illegible] تعلیمیں بھی آباد ہیں اس لئے وہاں کے رہائشیوں کے لئے ایسے تعلیمی نظام کی ضرورت محسوس کی گئی جو کہ [illegible] اختلافات کے تقاضوں کو پورا کر سکے۔

2- تعلیمی نظام (Educational System):

برطانیہ میں تعلیم ایسے قومی نظام مقرر دیا جا سکتا ہے جسے متعدد امتحانی امور کے تحت چلایا جاتا ہے۔ روزمرہ کے انتظامی معاملات لوکل ایجوکیشن اتھارٹیز (Local Education Authorities, LEA) کو تفویض کر دیے گئے ہیں۔

5 سے 16 یا 18 سال تک کے بچوں کی سکول میں حاضری لازمی ہوتی ہے۔ اس تعلیم کو 2 یا 3 مدارج میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس نظام تعلیم میں 5 سے 11 سال تک کے بچوں کو پرائمری سکولوں میں تعلیم دی جاتی ہے۔ ماسوائے سکاٹ لینڈ جہاں اگلے درجے میں ترقی 12 سال کے بعد ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس درجے کو مزید دو حصوں میں تقسیم بھی کر دیا جاتا ہے جیسا کہ پانچ سے سات سال کے بچوں کو infant یعنی شیر خوار بچوں کے سکول اور سات سے گیارہ سال کے بچوں کو جونیئر سکول میں تعلیم دی جاتی ہے۔ جبکہ سیکنڈری سکولوں میں 11 سے 16 یا 18 سال کے بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ تین درجات پر مشتمل تعلیمی نظام پانچ سے 8 یا 9 سال کے بچوں کے لئے اپر سکول پر مشتمل ہوتا ہے تاہم دو درجات پر مشتمل نظام زیادہ عام ہے۔ تین درجات پر مشتمل نظام صرف انگلینڈ میں رائج ہے جس سے 15 فیصد طلبہ استفادہ کرتے ہیں۔ سکول کی لازمی تعلیم مکمل کرنے کے بعد طلبہ کسی بھی عام کالج یا ٹیکنیکل کالج میں مزید تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔

سکول سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی تعلیم کو دو درجات میں شمار کیا گیا ہے جن میں تھرڈ ایڈوانسڈ فرودر ایجوکیشن (Non-advanced further education NFE) میں جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن کے معیار کے گورمنٹ کرائے جاتے ہیں جبکہ ایڈوانسڈ فرودر ایجوکیشن (Advanced further education, AFE) میں یونیورسٹیوں اور خودمختار اداروں میں اگلے درجے کے گورمنٹ کروائے جاتے ہیں۔

3- نصاب (Curriculum):

برطانیہ میں ماضی میں قومی سطح پر متعین کردہ نصاب نہیں پایا جاتا تھا بعد ازاں جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن کو کنٹرول کرنے والے امتحانی بورڈز نے مختلف سکولوں میں ایک جیسا نصاب متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ملکہ برطانیہ کے سکول کے معائنہ کار محکمہ تعلیم کے سیکرٹری آف سٹیٹ کو جوابدہ تھے۔ انہوں نے نصاب سمیت تعلیم کے تمام

پہلوؤں پر تحقیق کے بعد رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد حکومت نے 1989ء میں قومی نصاب (National Curriculum) متعارف کرایا جس میں نصاب کا ایک لازمی حصہ تجویز کیا گیا ہے جو کہ تین بنیادی مضامین۔ ریاضی، [illegible] اور زبان پر مشتمل ہے۔ ان مضامین میں بچوں کی کامیابی کی آزمائش 7، 11 اور 14 سال کی عمر میں کی جاتی ہے۔ دیگر بنیادی مضامین میں تاریخ، جغرافیہ، آرٹ اور موسیقی شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایجوکیشن ریفارم ایکٹ (Education Reform Act, 1988) کے تحت طلبہ کے لئے مذہبی تعلیم کو بھی نصاب میں شامل کر دیا گیا۔ جبکہ پرائمری سکول میں جدید زبان کا کورس بھی متعارف کروایا گیا۔ سکول میں ترقی بنیادی طور پر عمر کے تناسب سے دی جاتی ہے کامیابی پر مبنی نہیں ہوتی۔ یہاں پر گریڈ سسٹم بھی نہیں ہے۔ بیشتر طلبا اپنے ہم عمروں کے ساتھ ہی اگلی جماعت میں ترقی [illegible] ہم اساتذہ طلبہ کی کارکردگی کو جانچنے کے لئے ٹیسٹوں اور امتحانات کے کئی طریقے استعمال کرتے ہیں۔

1988ء تک سیکنڈری سکول کے طلبہ سرٹیفکیٹ ان سیکنڈری ایجوکیشن (Certificate in Secondary Education, CSE)، یا پھر جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن آرڈنری لیول (General Certificate of Education Ordinary Level O Level) جس کی بڑی مانگ تھی، کے حصول کے لئے امتحان دیتے تھے۔ 1988ء میں ان دونوں نصابوں کو ختم کر دیا گیا، اور اس کی جگہ جنرل سرٹیفکیٹ آف سیکنڈری ایجوکیشن (General Certificate of Secondary Education GCSE) کو نافذ کر دیا گیا تھا۔ یہ امتحان انگلینڈ اور ویلز میں 5 اور نارتھرن آئرلینڈ میں ایک خصوصی گروپ کے ذریعہ لیا جاتا ہے۔ سکاٹ لینڈ میں اس سے ملتا جلتا کوئی اور امتحان لیا جاتا ہے۔

جی سی ای او لیول (GCE O Level) امتحان کے بعد عام طور پر طلبہ تین یا چار مضامین میں جی سی ای اے لیول (GCE Advanced Level or A level) کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یا پیشہ ورانہ تربیت کے لئے اسے معیار بنایا گیا ہے۔

[illegible] کرائے گئے نئے قومی نصاب کے [illegible] نے ملک بھر میں 14، 11، 7 اور 16 سال کے بچوں کے لئے پورے [illegible] نظام امتحان متعارف کرانے کی تجویز دی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال 3۔ کینیڈا کے تعلیمی نظام اور اس کی خصوصیات کا تذکرہ کریں؟

جواب: کینیڈا کا نظام تعلیم:

Ehsan Afzal

تعارف (Introduction):

جغرافیہ کے اعتبار سے کینیڈا دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے جبکہ آبادی کے لحاظ سے یہ سب سے [illegible] ملک شمار کیا جاتا ہے یہاں مختلف رنگوں اور زبانوں کے 2 کروڑ 40 لاکھ افراد بستے ہیں۔ البتہ انگریزی اور فرانسیسی بولنے والوں کی اکثریت ہے۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com



234 کریکولم ڈویلپمنٹ/ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ

تعلیمی نظام (Educational System):

کینیڈا میں قومی سطح پر یونیفارم سرکاری تعلیمی نظام موجود نہیں ہے۔ قانون کے تحت تعلیم صوبوں کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے کینیڈا میں کل 12 تعلیمی نظام پائے جاتے ہیں، یہ تمام نظام آپس میں ملتے جلتے ہیں تاہم انگریزی بولنے والے صوبوں کا تعلیمی نظام برٹش لینڈ کی روایات سے اثر قبول کرتا ہے۔ جبکہ فرانسیسی بولنے والے صوبے "Quebec" خصوصیت کا حامل ہوتا ہے، جو کہ یورپی آبادی، ثقافت اور جغرافیہ کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ انگریزی بولنے والے صوبوں کا تعلیمی نظام پبلک لینڈ کی روایات سے اثر قبول کرتا ہے۔ جبکہ فرانسیسی بولنے والے صوبے "Quebec" میں فرانس کے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ کینیڈا میں (پبلک سکول، سیکنڈری سکول، سپیشل سکول، پرائیویٹ سکولز میں پانچ یا آٹھ سال سے لے کر گیارہ یا بارہ سال کی عمر تک بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ سیکنڈری سکولز 12 سے 14 سال کے طلبہ کو تعلیم دیتے ہیں، ایلیمنٹری سکولز میں عام طور پر پڑھنے، لکھنے، حساب کی بنیادی مہارتیں سکھائی جاتی ہیں اور سائنس، معاشرتی علوم، موسیقی اور آرٹ کی کلاسز ہوتی ہیں۔ جبکہ "مطالعہ کینیڈا" کو بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

سیکنڈری سکولز مختلف مدارس کے ہیں اکثریت کمپوزٹ سکولز (Composite Schools) کی ہے جو کہ بڑی تعداد میں تعلیمی، کاروباری اور تکنیکی کورسز کراتے ہیں۔ تعلیمی رجحان نہ رکھنے والے طلبہ کے لئے بعض ووکیشنل سکولز بھی قائم کئے گئے ہیں جہاں سے مہارتیں سیکھ کر طلبہ عملی اور فنی مہارت کے میدان میں قدم رکھتے ہیں جبکہ کمپوزٹ سکولز سے علم کی فراوانی کے بعد طلبہ یونیورسٹی تک پہنچتے ہیں۔

3- نصاب (Curriculum):

ملک کینیڈا میں ایک جیسا تعلیمی نصاب موجود نہیں کیونکہ صوبوں میں بھی ہر سکول سسٹم کا اپنا الگ تعلیمی نصاب ہے۔ کوئر سمرجیز کرکہ وزارت تعلیم کی ذمہ داری ہے وزیر تعلیم لازمی مضامین کا اعلان کرتا ہے۔ عام طور پر محکمہ تعلیم کو وہ کے مواد کے حوالے سے رہنما شیڈول بھی جاری کرتا ہے۔ اس کے بعد نگران افسران (Supeerivising Officers) کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ دیکھیں ان رہنما اصولوں پر عملدرآمد ہو رہا ہے یا نہیں؟ کورس کی ڈیزائننگ میں بھرپور انداز میں حصہ لینے کے لئے سکول کے عملے کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے۔ نئے کورس کو عام طور پر ایک یا دو مگر چند سکولوں میں نافذ کیا جاتا ہے سکول بورڈز وزارت تعلیم کی منظوری کے بعد نئے کورس کو تمام صوبے میں رائج کرتے ہیں۔ دریافت کا طریقہ (Discovery Method)، نیم بچنگ (Team Teaching) اور دیگر اقسام کی ٹیکنالوجی کا بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ بعض اساتذہ لیکچر مختصر (Lecture Method) بھی اپنا لیتے ہیں۔

1960 تک طلبہ کو سیکنڈری سکول سے گریجویشن کے مرحلے تک پہنچنے کیلئے مختلف امتحانات سے گزرنا پڑتا تھا تاہم اس نظام کو بہت زیادہ تنقید کا نشانہ بنایا گیا کیونکہ اس سے طلبہ ہمیشہ رونگا گر پاس ہو جاتے تھے اور اساتذہ بھی نصاب کے صرف انہی حصوں پر توجہ دیتے تھے جو کہ امتحانی نقطہ نظر سے خصوصی اہمیت کے حامل ہوتے تھے۔ اب زیادہ تر پرنسپل یا کلاس روم کا استاد طالبعلم کی سکول میں مجموعی پرفارمنس اور ٹیسٹ و امتحانات میں کامیابی کو دیکھ کر اس بات کا تعین کرتا ہے کہ طالبعلم گریجوایٹ قرار دیا جائے یا نہیں۔

☆☆☆☆☆

235 کریکولم ڈویلپمنٹ تدوین نصاب (8603) برائے بی۔ایڈ

سوال 4۔ روس کے تعلیمی نظام اور نصاب [illegible]

جواب: روس میں نظام تعلیم

Elmas Ali

1- تعارف (Introduction):

روس میں 1920ء میں [illegible] تعلیمی نظام [illegible] ترقی کے ساتھ مسلسل بہتر سے بہتر کی جانب رواں دواں ہے۔ [illegible] تعلیمی نظام [illegible] ہے۔ روس میں تعلیم [illegible] ہے۔ یہ تعلیم دنیا کی زبانوں [illegible] میں سے کوئی بھی اختیار کر سکتے ہیں۔

2- تعلیمی نظام اور نصاب (Educational System and Curriculum):

روس کے [illegible] تعلیمی نظام میں پری سکول ایجوکیشن (نرسری سکول)، عام تعلیم فراہم کرنے والے سکول، ووکیشنل سکولز، ٹیکنیکل سکولز اور ہائر ایجوکیشن شامل ہیں۔ نرسری سکولوں میں 2 سال سے 3 سال تک کے بچے [illegible] ہے۔ جبکہ کنڈرگارٹن میں 3 سال سے 7 سال تک کے بچے تعلیم دی جاتی ہے۔ ان اداروں کی سرگرمیاں کھیل، مطالعہ [illegible] جسمانی تعلیم اور [illegible] تعلیم کے تمام پہلوؤں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ریاستی کنڈرگارٹن نصاب اس بات کا تعین کرتا ہے کہ طلبہ کو حسابیات، ریاضی، ڈرائنگ، ماڈلنگ، معاشرتی نشوونما اور قصص میں کیا کچھ سیکھنا ہے۔ لکھنے پڑھنے کے عمل کو 1970ء میں نصاب میں شامل کیا گیا تھا۔ اس دہے پر بچوں کو ان کی ملاقاتی زبانوں میں تعلیم دی جاتی ہے جس کا مقصد [illegible] خیال رکھتا ہوتا ہے۔ یہاں پر بچوں کی خوراک، جسمانی تعلیم، اور طبی دیکھ بھال کے شیڈول پر [illegible] جاتا ہے۔

کنڈرگارٹن کے بعد اگلا تعلیمی مرحلہ [illegible] سکولوں میں شروع ہوتا ہے۔ پرائمری تعلیم جسے روس میں لازمی قرار دیا گیا ہے، 4 سالہ سکول کا حصہ ہے۔ یہ تعلیم 8 سال تک دی جاتی ہے۔ یہاں پر تمام مضامین پڑھائے جاتے ہیں [illegible] سب سے زیادہ توجہ [illegible] دی جاتی ہے۔ دیگر مضامین میں موسیقی، آرٹ، جسمانی تعلیم کے مضامین شامل ہوتے ہیں۔ فارمز (Form 4) [illegible] زبانوں میں رائج کورسز، ادب، ریاضی، تاریخ، اور غیر ملکی زبان متعارف کرائی جاتی ہے۔ فارمز (Form 5) میں [illegible] اور جیو گرافی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جبکہ فارم سکس (Form 6) میں فزکس اور فارمز (Form 7) میں کیمسٹری [illegible] کی جاتی ہے۔

8 سالہ سکول کے بعد اگلا مرحلہ 2 سال کی ثانوی تعلیم کا ہوتا ہے۔ جس کے لئے سیکنڈری سکولز، ووکیشنل سکولز اور پیشہ ورانہ ادارے اور سپیشلائزڈ سیکنڈری سکولز قائم کئے گئے ہیں۔

سیکنڈری سکول کے پہلے سال جو مضامین پڑھائے جاتے ہیں [illegible] ریاضی، [illegible] سائنس، غیر ملکی زبان اور معاشی جغرافیہ شامل ہیں، جبکہ فارم ٹین (From 10) میں مزید مضامین جیسا کہ فلکیات (Astronomy)، جنرل بیالوجی (General Biology) اور سماجی علوم وغیرہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

شروع سے لے کر سیکنڈری سکول پاس کرنے تک لیبر ایجوکیشن (Labour Education) مسلسل جاری رہتی ہے۔ پہلے تین سال (Form 1 to 3) میں بچے کاغذ، ہارڈ بورڈ اور دیگر مواد سے [illegible] پر کام کرنے کی مہارت

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



حاصل کرتے ہیں۔ پوتھی سے آٹھویں (Form 4 to 8) تک بچوں کو گھریلو سائنس ورکشاپ اور سکول سے ملحقہ تجربہ گاہوں میں مگرنی اور دھاتوں کا کام سکھایا جاتا ہے۔ جبکہ سینئر ری سکول کی سینئر فارمز (Senior forms) میں بھی پیشہ ورانہ تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

پیشہ ورانہ ادارے قومی معیشت کے مختلف شعبوں کے لئے ماہرین تیار کرتے ہیں جبکہ ... پر قومی معیشت کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلسل نظر ثانی جاری رہتی ہے۔ ان سکولوں میں پیش ... نے والے کورسز 3 ... 4 سال کی مدت کے ہوتے ہیں۔ ٹیکنیکل سکولز مختلف قسم کے معاشی شعبوں کے لئے درمیانی سطح کی تعلیمی سہولیت کے ... ماہر تیار کرتے ہیں۔ ان سکولوں میں ... سالہ سکول کے بعد 3 سے 4 سال جبکہ سیکنڈری سکول کے بعد 2 سے ... تعلیم دی جاتی ہے۔

سیکنڈری سکولز ایسے طلبہ کے لئے ہوتے ہیں جنہوں نے ثانوی تعلیم مکمل نہیں کی ہوتی، ان سکولوں میں انہیں بنیادی علمی مہارت سکھائی جاتی ہے۔ ان سکولوں میں طلبہ مضامین کے باہم منسلک سائیکلز (Cycles) جیسا کہ جنرل، ٹیکنیکل اور کمرشل سائیکلز کا مطالعہ کرتے ہیں۔ گریجوایٹ ہو جانے والے طلبہ کو کسی بھی اعلیٰ تعلیم کے ادارے میں داخلہ لینے یا معیشت کے کسی شعبے کے ساتھ منسلک ہونے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

یونیورسٹیوں اور دیگر اداروں میں معاشیات، تعلیم، تدریس، پولی ٹیکنیک، زراعت، تجارت اور دیگر شعبوں کی اعلیٰ تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ بلا تفریق رنگ و نسل اور جنس ہر ایک کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا موقع مہیا کیا جاتا ہے۔ یونیورسٹیوں میں طلبہ مخصوص مضامین کے گروپ کی تعلیم اور عملی مہارت کے ذریعے منتخب کردہ جدید سائنسی علوم سیکھتے ہیں۔ ان پروگراموں میں بعض لازمی نوعیت کے مضامین بھی شامل ہوتے ہیں جبکہ بعض اختیاری مضامین بھی شامل کئے جاتے ہیں تاکہ طلبہ اپنے منتخب کردہ شعبوں میں زیادہ گہرائی کے ساتھ علم حاصل کر سکیں۔ یونیورسٹی میں پیش کئے جانے والے اختیاری مضامین تعداد میں کافی زیادہ ہوتے ہیں۔ صرف طبیعیات کے مضمون میں 100 سے زائد کورسز پیش کئے گئے ہیں، اس سطح پر جو بنیادی طریقہ تدریس استعمال کئے جاتے ہیں ان میں لیکچرز متحفہ (Lecture Method)، سیمینار (Seminars)، لیبارٹری ورک (Laboratory Work)، پریکٹیکل ورک (Practical Work) وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 5۔ جاپانی نظام تعلیم اور نصاب سازی کا تنقیدی جائزہ پیش کریں، ہم اس سے کیا سیکھ حاصل کر سکتے ہیں؟

جواب: جاپان میں نصاب سازی (Curriculum Development in Japan):

1- تعارف (Introduction):

جاپان چھوٹے بڑے 4 ہزار اہم جزیروں پر مشتمل ملک ہے، اس کا کل رقبہ 3 لاکھ 78 ہزار مربع کلومیٹر بنتا ہے۔ اس میں سے صرف 12 فیصد رقبہ قابل رہائش ہے۔ 1984ء میں جاپان کی کل آبادی 12 کروڑ تھی جس میں 14 سال تک کی عمر کے افراد کی آبادی کا 22 فیصد تھے۔

2- تعلیمی نظام (Educational System):

جاپان میں تعلیم کے بنیادی قانون کے مطابق تعلیم کا مقصد علم و علم کی افزائش کی نشوونما ہے۔ یعنی ایسے افراد فراہم کرنا جن کے دماغ اور جسم کی بھرپور نشوونما ہوئی ہو اور جو انصاف اور ایمانداری، دیانتداری اور فرض شناسی سے محبت کرتے ہوں، انفرادی اقدار کے جذبے سے بھی سرشار ہوں، عزت اور جذبہ پر یقین رکھتے ہوں، ذمہ داری کا ان میں عملی احساس پایا جاتا ہو اور وہ ایک پرامن ریاست اور سماج کی تشکیل میں معاون ثابت ہو سکیں۔

جاپان میں مفت سکول کی تعلیم میں بنیادہ ترجیح طلبہ کی بنیادی صلاحیتوں کی ترقی پر دی جاتی ہے، بجائے اس کے کہ انہیں سائنس اور ٹیکنالوجی میں تیز رفتار ترقی اور معاشرتی تبدیلیوں کے مقابلے کیلئے مخصوص پیشہ ورانہ مہارتیں سکھائی جائیں۔

جاپان کا تعلیمی نظام مندرجہ ذیل چار مدارج پر مشتمل ہوتا ہے۔

کنڈرگارٹن اور نرسری (Kindergarten and Nursery):

کنڈرگارٹن ایسے تعلیمی ادارے ہیں جو کہ 3 سے 5 سال کے بچوں کے لئے وزارت تعلیم کے تحت کام کر رہے ہیں۔ جبکہ ... سال سے زیادہ عمر کے بچوں کے لئے نرسری سکولز وزارت صحت و سماجی بہبود کے زیر اہتمام سوشل ویلفیئر اداروں (Social Welfare Institution) کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

ii- ... ایجوکیشن (Elementary Education):

6 سال کی عمر کے بچے ایلیمنٹری سکول میں داخل ہوتے ہیں، یہ 6 سال پر مشتمل تعلیم ہے جو کہ ہر ایک کیلئے لازمی بھی جاتی ہے۔

... سیکنڈری ایجوکیشن (Secondary Education):

لوئر سیکنڈری سکول کی تین سال کی تعلیم بھی لازمی ہے۔ یہ سکول ... سال کی تعلیم دیتی ہے جسے اپر سیکنڈری ایجوکیشن کہتے ہیں۔ اس ... ہائی سکول داخلہ ٹیسٹ میں کامیابی کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔

iv- ہائر ایجوکیشن (Higher Education):

اپر سیکنڈری ایجوکیشن کے بعد طلبہ امتحان کے ذریعے یونیورسٹی کو ... یونیورسٹی (Diagaku U...) یا ٹاؤکی ڈائیگاکو (Tauki Daigaku) یعنی ... کالج میں داخلہ لیتے ہیں۔ یونیورسٹی کے کورسز 4 سال ... 3 سالہ دورانیہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔

3- نصاب (Curriculum):

جاپان میں نصاب تجویز کرنا اور ... ترتیب کرنا وزارت تعلیم کی ذمہ داری ہے البتہ وزارت تعلیم کی طرف سے فراہم کردہ رہنما اصولوں کی بنیاد پر تفصیلی تدریسی پروگرامز تشکیل دینا سکولوں کا کام ہوتا ہے۔ ہر ایک کورس پر 10 ... بعد نظر ثانی بھی کی جاتی ہے۔ جبکہ ہر گریڈ اور مضمون کے حوالے سے ٹیچرز گائیڈ بکس (Teachers Guide Books) لکھے گئے ہیں جو موجود ماہرین تعلیم اساتذہ کی معاونت سے تیار کرتے ہیں۔

مختلف سطحوں پر نصاب کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

-i کنڈرگارٹن اور نرسری(Kindergarten and Nursery):

کنڈرگارٹن اور نرسری دونوں قسم کے سکولوں میں ایک جیسی ہی سرگرمیاں اور رجحانات تجویز کئے گئے ہیں جو کہ "کھیل کے ذریعے تعلیم" کے اصول پر مشتمل ہوتے ہیں۔

-ii ایلیمنٹری(Elementary):

ایلیمنٹری سکولوں میں جو مضامین پڑھائے جاتے ہیں ان میں جاپانی زبان معاشرتی علوم، ریاضی، سائنس، موسیقی، آرٹ، دستکاری اور جسمانی تعلیم بھی شامل ہوتی ہے۔ جبکہ اخلاقی تعلیم کو بھی لازمی سرانجام دیا گیا ہے۔ بعض نجی تعلیمی ادارے اخلاقی تعلیم کی جگہ مذہبی تعلیم کا مضمون بھی پڑھاتے ہیں، جبکہ پہلے گریڈ سے اگلے گریڈ میں منتقلی کامیابی کے انداز میں ہوتی ہے۔

-iii لوئر سیکنڈری(Lower Secondary):

لوئر سیکنڈری سکولوں میں ایلیمنٹری سطح کے مضامین کے ساتھ پری ووکیشنل ایجوکیشن (Pre-vocational Education) یعنی پیشہ ورانہ تعلیم کے مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ جبکہ کوئی ایک غیر ملکی زبان اختیاری مضمون کے طور پر پڑھنا لازمی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قریباً سبھی سکولوں میں انگریزی زبان ہی پڑھائی جاتی ہے۔

-iv اپر سیکنڈری(Upper Secondary):

اپر سیکنڈری سکولوں میں جنرل ایجوکیشن کورسز کے علاوہ ٹیکنیکل اور ووکیشنل ایجوکیشن کے کورسز جیسا کہ بزنس، ایجوکیشن اور انڈسٹریل ایجوکیشن کے مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں۔

ہر درجے کی تعلیم میں یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا طالبعلم کو اگلے گریڈ میں بھیجا جائے یا نہیں، مختلف اقسام کے ٹیسٹ لئے جاتے ہیں، ایلیمنٹری سطح پر یہ امتحان داخلی انتظامیہ کے ماتحت ہوتا ہے۔ ایسے طلبہ جو کل تدریسی ایام کے نصف سے زیادہ سکول نہیں آتے یا نفس مضمون میں ان کی کامیابی غیر تسلی بخش ہوتی ہے اور یا پھر وہ نا شائستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو انہیں اگلے گریڈ میں پروموٹ (Promot) نہیں کیا جاتا۔ یعنی ان کو اگلے درجے میں ترقی نہیں دی جاتی۔

-4 جاپان کے تعلیمی نظام سے حاصل ہونے والا سبق:

جاپان ایک ایسا ملک ہے جس نے تعلیم کی بنیاد پر ٹیکنالوجی کے میدان میں اور معاشی طور پر بہت ترقی کی ہے۔ جاپان کی آج دنیا میں جو حیثیت ہے اس میں تعلیم کا انتہائی اہم کردار ہے۔ جاپان کے تعلیمی نظام کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ اس میں طالبعلم کی شخصیت کی مکمل نشوونما کو تعلیم کا تحقیقی مقصد قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم کو افراد کے لئے مفید اور منافع بخش بھی بنایا گیا ہے، عام تعلیم کے ساتھ ٹیکنیکل تعلیم کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کو بے روزگاری کے مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وہاں تعلیم کا ایک اور مقصد ایسے افراد تیار کرنا بھی ہوتا ہے جو کہ انصاف اور ایمانداری سے محبت کرتے ہوئے، انفرادی اقدار کے جذبے سے سرشار ہوں، محنت کی قدر کرتے ہوں، ذمہ داری کا ان میں مکمل احساس پایا جاتا ہو تاکہ وہ پرامن ریاست اور سماج کے معمار بن سکیں۔ اس کے علاوہ وہاں پر طالبعلم کی کامیابی کا معیار صرف نمبر

حاصل کر لینا نہیں ہوتا بلکہ ایسے طلبہ جو کہ کل تدریسی ایام کے نصف سے زیادہ دن سکول نہیں آتے یا نفس مضمون میں ان کی کامیابی غیر تسلی بخش ہوتی ہے اور یا پھر وہ نا شائستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو انہیں بھی فیل کر دیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال6۔ چین کے تعلیمی نظام اور نصاب سازی کی اہم خصوصیات پر اظہار خیال کریں؟

جواب: عوامی جمہوریہ چین میں نصاب سازی:

(Curriculum Development in the Peoples Republic of China):

-1 تعارف(Introduction):

چین دنیا میں سب سے زیادہ گنجان آبادی رکھنے والا ملک ہے۔ یہاں کی آبادی ایک ارب سے بھی زائد ہے۔ ان میں 20 کروڑ افراد شہروں میں جبکہ باقی افراد دیہات میں رہتے ہیں۔ چین کا رقبہ 9 کروڑ 60 لاکھ مربع کلومیٹر ہے جس میں دور دراز کے پہاڑی علاقے، جنگلات اور چراگاہیں وغیرہ شامل ہیں۔

-2 تعلیمی نظام(Educational System):

1949 میں عوامی جمہوریہ چین کے قیام کے تھوڑے عرصے بعد ہی یہ فیصلہ کیا گیا کہ تعلیم کو معاشی تعمیر نو کے لئے استعمال [illegible] سکولوں میں سکولز کا منگار اور کارگر فراہم کرنے کیلئے کام کریں گے۔ تعلیم کے حوالے سے اختیار کی جانے والی پالیسی کا حصہ تعلیم کے ذریعے فرد کی اخلاقی، عقلی اور جسمانی طور پر بھرپور نشوونما کو یقینی بنانا ہوتا ہے اور بحیثیت کارکن اسے سماجی وثقافتی شعور فراہم کرنا ہے۔ چین میں مختلف اقسام کے سکولز ہیں ان میں بعض کل وقتی سکول ہیں اور [illegible] میں جز وقتی تعلیم دی جاتی [illegible] جبکہ بعض سکول ایسے بھی ہیں جہاں صرف فرصت کے لمحات میں [illegible] دی جاتی ہے۔

پرائمری سکول میں سات سال کے بچوں کو [illegible] جاتا ہے۔ پرائمری سکولوں میں عموماً پانچ سال تک تعلیم دی جاتی ہے تاہم بڑے شہروں کے سکولوں میں چھ سال تک پرائمری تعلیم [illegible] رائج ہے۔ جبکہ عام سیکنڈری سکولوں کو جونیئر اور سینئر درجات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پہلا مرحلہ تین سال کا [illegible] دوسرا تین سال پر محیط ہے۔ سیکنڈری سپیشلائزڈ سکولز (Secondary Specialized Schools) میں جونیئر سکول گریجویٹس کو [illegible] دیا جاتا ہے جہاں پر چار سال تک تعلیم دی جاتی ہے۔ جبکہ پیشہ ورانہ سکول اور ٹیکنیکس میں جونیئر گریجویٹس میں [illegible] تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کالجز اور یونیورسٹیوں میں رائج انڈر گریجوایٹ پروگرامز کے لئے عام طور پر چار سے پانچ سال درکار ہوتے ہیں۔ میڈیکل کالجز میں چھ سال تک تعلیم دی جاتی ہے۔ مختصر مدت کے پروگرامز پیش کرنے والے تربیتی ورکرز میں سے تین سال کے کورسز کرائے جاتے ہیں، پوسٹ گریجویٹ تعلیم دو درجات پر مشتمل ہوتی ہے۔ ماسٹرز ڈگری 2 سے 3 سال کی تعلیم کے بعد ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی جاتی ہے۔ 15 سال سے زائد عمر کے کارگیروں، کاشتکاروں اور فوجیوں کے لئے تعلیم بالغاں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے جس کے لئے نوجوانوں اور اوسط عمر کے افراد کو ترجیح دی جاتی ہے۔

Usmannotes.com

3- نصاب(Curriculum):

جہاں میں تعلیم کیونٹ پارٹی کے بتائے گئے رہنما اصولوں کے مطابق دی جاتی ہے جبکہ مختلف سطح پر انتظامی امور حکومت چلاتی ہے۔ تدریس کے مختلف پروگرامز مشمول نصاب اور پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کے لئے تدریسی اوقات کار کا تعین اور نفاذ وزارت تعلیم کرتی ہے۔ جبکہ اعلیٰ تعلیمی اداروں کے لئے وزارت ہی تدریسی پروگرامز کے لئے رہنما اصول مرتب کرتی ہے۔ پرائمری اور سیکنڈری سکولز کے لئے وزارت تعلیم یکساں معیار کی [illegible] ہے جبکہ متنی اور مقامی تدریسی مواد صوبے، میونسپلٹی اور سکولز [illegible] فراہم کرتی ہے جبکہ [illegible] تعلیم مشترک بنیادوں پر [illegible] (Common Core Courses) کے لئے یکساں درسی کتب فراہم کرتی ہے جبکہ سپیشلائزڈ فاؤنڈیشن کورسز (Specialized Foundation Courses) کے لئے یونیورسٹیاں اپنے کورسز خود تیار کر سکتی ہیں۔

مارکسی نظریات میں تدریسی اور نظریاتی اور اخلاقی تعلیم کو بھی کورسز میں شامل کیا گیا ہے۔ ہر سطح پر مربوط نظریہ عمل کے اصول کو ترجیح دی گئی ہے۔ یہاں پر اختیار کئے جانے والے تدریسی طریقہ کار میں لیکچرز، گروہی مباحث، لیبارٹری کے تجربات اور فیلڈ میں کئے جانے والے تجربات شامل ہوتے ہیں۔ جبکہ عملی کام ہر تدریسی پروگرام کا لازمی حصہ ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال7۔ تھائی لینڈ کے نظام تعلیم میں نصاب سازی پر مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب: تھائی لینڈ میں نصاب سازی(Curriculum Development in Thailand):

1- تعارف(Introduction):

تھائی لینڈ منطقہ حارہ کے جنوب مشرق ایشیائی ممالک میں سے ایک ہے، یہ ان چند ترقی پذیر ممالک میں سے ایک ہے جو کہ کبھی بھی کسی کی کالونی نہیں بنا۔ اس لئے تھائی لینڈ ہر طرح کے بیرونی تسلط سے محفوظ رہا ہے یہاں ہر سطح کی تعلیم کے لئے تھائی زبان کو ہی ذریعہ تعلیم بنایا گیا ہے۔

تھائی لینڈ میں سماجی اور پیشہ ورانہ طبقہ دار ڈھانچہ پایا جاتا ہے۔ روایتی طور پر سرکاری ملازمتوں سے منسلک طبقات کو اعلیٰ سماجی رتبہ حاصل ہوتا ہے۔

2- تعلیمی نظام اور نصاب(Educational System and Curriculum):

تھائی لینڈ میں 1978ء میں چھ سال، تین سال اور پھر تین سال کی تعلیم کا نیا ڈھانچہ متعارف کرایا گیا تھا۔ یہاں پر کنڈرگارٹن (Kindergarten) اور ابتدائی بچپن کی تعلیم کے مراکز (Early Childhood Centers) کے قیام کیلئے نجی شعبے اور مقامی سماجی گروہوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی رہی ہے۔ تھائی لینڈ میں صرف 1.7 فیصد پری سکول سنٹرز (Pre School Centers) وزارت تعلیم کے تحت چل رہے ہیں، جنہیں عملی مظاہرے اور تجرباتی مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

پرائمری تعلیم حکومت کی جانب سے ہر بچے کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہے۔ اس سطح پر نصاب کی تیاری وزارت تعلیم کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ پرائمری ایجوکیشن کا نصاب بڑے مربوط انداز کا ہوتا ہے جس میں تعلم کے چار شعبوں کی بنیادی مہارتیں شامل کی گئی ہیں، ان مہارتوں میں خواندگی، اعداد و شمار، ابلاغ اور مستقبل کے پیشہ ورانہ کردار سے متعلق

صلاحیتیں شامل ہوتی ہیں اس کے علاوہ اس سطح پر بچے کی کردار سازی پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

سیکنڈری ایجوکیشن کے نصاب میں پانچ وسیع شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جن میں سائنس، ریاضی، سماجی علوم، کردار سازی، اور عملی کام کی تعلیم یعنی ورک ایجوکیشن شامل ہوتی ہے۔ جبکہ مختلف پیشوں کے حوالے سے ابتدائی نوعیت کے تعارفی مضامین کی بھی بڑی تعداد نصاب میں شامل کی گئی ہے۔ ایجوکیشن ٹیکنیک ڈیپارٹمنٹ دیگر اداروں کے ساتھ مل کر تعلیمی مواد جیسا کہ سمعی منصوبہ، درسی کتب، فنی مطالعاتی مواد، اور ٹیچرز گائیڈز کی تیاری اور فراہمی کی ذمہ داری ادا کرتا ہے۔ تدریسی طریقہ کار عام طور پر نصاب میں ہی تجویز کر دیئے جاتے ہیں جبکہ نئے طریقوں کے حوالے سے اساتذہ کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے تاکہ وہ مجوزہ طریقہ کار کو خوش اسلوبی کے ساتھ قبول کر سکیں۔ تھائی لینڈ میں سالانہ امتحان کی بنیاد پر اگلے درجے میں منتقلی کی مضبوط روایت قائم رہی ہے۔ ان میں 4، 7، 10 اور 12 ویں درجے کا امتحان سکول انتظامیہ کی جانب سے نہیں ہوتا بلکہ اس کا اہتمام بیرونی طور پر اضلاع، صوبے، خطے اور وزارت تعلیم کی طرف سے کیا جاتا رہا ہے۔ [illegible] ہویں درجے میں داخلے او جوائنٹ یونیورسٹی کے امتحانات انتہائی اہمیت کے حامل تھے۔ تاہم نصابی اصلاحات کے تحت امتحانی نظام میں بھی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ جبکہ 1975-76 اور 1976-77ء میں گیارہویں اور بارہویں کے سالانہ امتحان کو ختم کر دیا گیا ہے۔ نئے سسٹم میں سکول میں لئے جانے والے امتحان پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ پرائمری سکول میں روزانہ کی بنیاد پر مختلف [illegible] کی تکمیل کو خاص اہمیت دی جاری ہے۔ اس سے اگلے درجے میں منتقل ہونے والوں کے تناسب میں مزید بہتری آئی ہے جبکہ تعلیمی نظام بھی پہلے سے زیادہ مؤثر ثابت ہوا۔ اپر سیکنڈری سکولز اور یونیورسٹیوں میں داخلے کے امتحانات کے حوالے سے روایتی نیشنوں میں کامیابی کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔ جبکہ علاقے سے طلبہ کی شرکت کو یقینی بنانے کے [illegible] جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال8۔ کسی بھی ملک کا تعلیمی نظام اور نصاب اس [illegible] حال اور عوامی امنگوں کا ترجمان ہوتا ہے، ملائشیا کے حوالے سے اس کی وضاحت کریں۔

جواب: قومی خواہشات حال اور عوامی امنگوں کا ترجمان تعلیم [illegible]:

عموماً کسی بھی ملک کا تعلیمی نظام عوامی خواہشات اور ضروریات کے مطابق ترقی پاتا ہے۔ متحدہ ملائشیا پر مشتمل ہے۔ ملائشیا کے باسیوں اپنا تعلیمی نظام تھوپنے کی کوشش کی [illegible] تاہم اس سلسلے میں انہیں مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ملائشیا ایک ایسا ملک ہے جس پر پرتگالیوں، ولندیزیوں اور برطانیوں نے اپنا تسلط قائم کرنے کی کوشش کی لیکن ملائشیا کے عوام نے اپنے تشخص کو ختم نہیں ہونے دیا، آیئے اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔

ملائشیا میں نصاب سازی(Curriculum Development in Malaysia):

1- تعارف(Introduction):

ملائشیا دو اہم ترین جغرافیائی علاقوں پر مشتمل ملک ہے۔ ان میں ایک جزیرہ نما ملائشیا (Peninsular Malaysia) ہے جو کہ "Isthmus of Kra" کے جنوب میں جزیرہ ملایا "Malaya Peninsula" پر مشتمل ہے،

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8603 Helping Key Book (Curriculum Development (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

اسے مغربی ملائشیا بھی کہتے ہیں جبکہ دوسرا حصہ مشرقی ملائشیا کا ہے اس میں "Sabah" اور "Sarawak" کی ریاستیں پائی جاتی ہیں۔ یہ "Borneo" جزیرہ ہے کے جنوب مشرقی علاقوں پر مشتمل ہے۔ ملائشیا کے دونوں حصے ایک دوسرے سے جدا ہیں اور ان کے درمیان 644 کلومیٹر تک بحیرہ جنوبی چین بہتا ہے۔ ملائشیا کا کل ارضی رقبہ 3 لاکھ 36 ہزار 7 سو مربع کلو میٹر ہے۔ جن میں جزیرہ نما ملائشیا ایک لاکھ 36 ہزار 6 سو 80 مربع کلومیٹر اور مشرقی ملائشیا 2 لاکھ 2 [illegible] مربع کلومیٹر پر مشتمل ہے۔

1511ء میں پرتگالیوں اور 1642ء میں ولندیزیوں کے قبضے کی وجہ سے یہ [illegible] مغربی اثرات دیکھنے ملتے ہیں۔ جبکہ 1786ء میں پینانگ (Penang)، 1819ء میں سنگاپور (Singapore) اور 1824ء میں ملاکا (Malacca) میں تجارتی نوآبادیوں کے قیام کے ذریعے جزیرہ نما ملائشیا پر برطانیہ کا قبضہ ہو گیا۔

1955ء میں ملایا (Malaya) نے اپنی حکومت قائم کر لی جبکہ 1957ء میں مکمل آزادی حاصل [illegible] ہوئے منتخب حکومت کے ساتھ آئینی بادشاہت کے نظام کو اپنایا، 1963ء میں ملائشیا (Malaysia)، صباح (Sabah) اور سراواک (Sarawak) پر مشتمل مرکزیت قائم ہو گئی۔ ٹن انڈسٹری (Tin Industry) کے فروغ کی وجہ سے بڑی تعداد میں چینی یہاں پہنچے، جبکہ ربڑ انڈسٹری کی وجہ سے بھارتیوں نے بھی اس طرف رجوع کیا۔ اس وجہ سے ملائشیا میں 3 بڑے نسلی گروہ نظر آتے ہیں، جن میں ملائشین، چینی اور بھارتی شامل ہیں۔ 1980ء میں ملائشیا کی آبادی ایک کروڑ 43 لاکھ تھی جس میں سالانہ 2.8 فیصد اضافہ ہو رہا تھا۔ یہاں کی زیادہ تر آبادی زراعت کے پیشے کے ساتھ منسلک ہے۔

ملائشیا میں ایک منتخب آئینی بادشاہت ہے، وفاقی حکومت کو خارجہ، دفاع، داخلی سیکورٹی، عدلیہ، وفاقی شہریت، خزانہ، صنعت، ابلاغ، تعلیم اور دیگر متعلقہ شعبوں کے امور کا مکمل اختیار حاصل ہو چکا ہے۔

2- تعلیمی نظام اور نصاب (Educational System and Curriculum):

ملائشیا میں روایتی تعلیم کا آغاز پرائمری سکول میں 6 سال کی عمر سے ہوتا ہے۔ یہاں پر پرائمری، سیکنڈری (لوئر اینڈ اپر) اور پوسٹ سیکنڈری سسٹم رائج ہے جو کہ 2+2+2+3+6 سال پر مشتمل ہوتا ہے۔

پرائمری درجے میں تین زبانوں میں تعلیم رائج ہے ان میں ملائشیا، چینی اور تامل زبان شامل ہے۔ ہر سکول میں اور تعلیم کی ہر سطح پر انگریزی کو لازمی زبان کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ پرائمری اور لوئر سیکنڈری سطح پر اگلی کلاس میں ترقی خودکار سسٹم کے تحت ہوتی ہے۔ 1980ء میں 20 لاکھ 6 ہزار 7 سو 48 بچے پرائمری میں زیر تعلیم تھے۔ یہ تعداد 6 سے 11 سال کے کل بچوں کا تقریباً 93 فیصد بنتی ہے۔ توقع تھی کہ ان میں 90 فیصد لوئر سیکنڈری کی کلاس ون (Form one) تک پہنچے گی۔

ذریعہ تعلیم کوئی بھی ہو تمام پرائمری سکولوں میں سلیبس (Syllabus) مشترک ہی ہے تاکہ ملک کے تمام بچے ایک ملائشیا کے حوالے سے ایک ہی نقطہ نظر کا حامل کورس پڑھ سکیں۔ ہر مدرسہ اپنے طلبہ کا خود جائزہ لیتا ہے اور ٹیسٹ چاہے ہفتہ وار، ماہوار یا سالانہ ہوں ان کا انتظام باقاعدگی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ ہر سال پانچویں جماعت کے طلبہ کا قومی سطح کا امتحان (National Assessment (Centralizd Assessments) بھی ہوتا ہے۔ اس قومی امتحان میں طالبعلم کی کامیابی کی صلاحیت کا پتہ چلتا ہے اور سیکنڈری سکول میں داخلے سے قبل ضروری معالجاتی سرگرمیوں کا تعین بھی کیا جاتا ہے۔

لوئر سیکنڈری سطح (کلاس 7 تا 9) پر طلبہ کو اگلی جماعت میں جانے کے لئے کوئی ٹیسٹ پاس کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور تین سال تک ان کی اگلی جماعت میں ترقی خودکار انداز میں ہوتی رہتی ہے۔

اس طرح متعلم کی سکول کی تعلیم کم از کم 9 سال پر محیط ہوتی ہے۔ چینی اور تامل زبان کے سکولوں کے بچوں کو سیکنڈری سکول کی کلاس اول میں داخلے کے لئے "Remove Class" میں مزید ایک سال لگانا پڑتا ہے۔ اس کلاس سے توقع ہوتی ہے کہ طلبہ کی بھاشا میں ضروری مہارت حاصل کر لیں گے۔

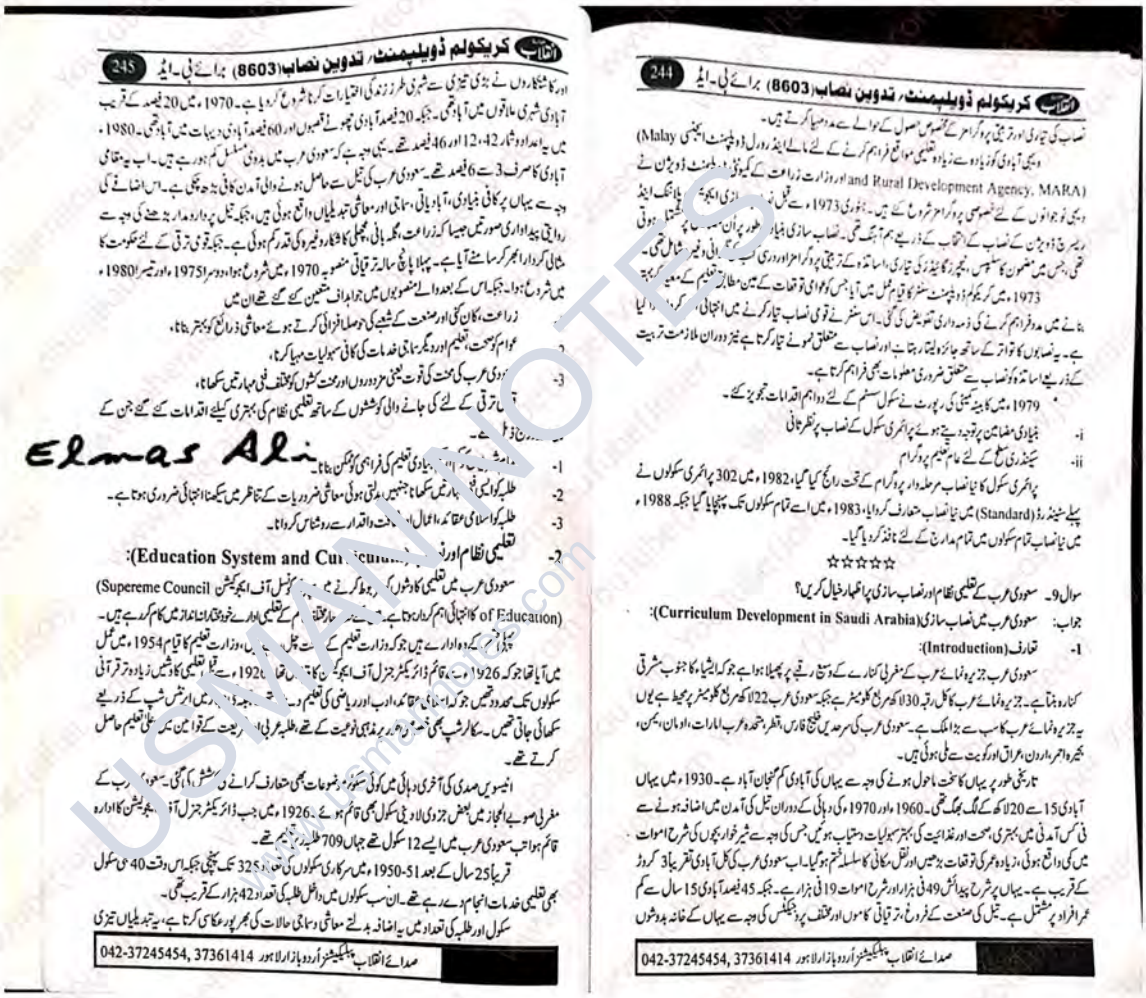
لوئر سیکنڈری سطح پر انتہائی جامع نوعیت کی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں علمی مضامین کے علاوہ پیشہ ورانہ نوعیت کی تعلیم بھی شامل ہوتی ہے اس سلسلے میں صنعتی فنون (Industrial Arts)، گھریلو علوم (Homes Sciences)، زرعی علوم (Agricultural Sciences) اور کمرشل سٹڈیز (Commercial Studies) جیسے مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ ہر طالبعلم کے لئے ان مضامین میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد طلبہ کو عملی فنون کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا ہوتا ہے۔ جماعت سوئم مکمل ہونے پر طلبہ لوئر سیکنڈری سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن (Lower Certificate of Education) کے امتحان میں شرکت کرتے ہیں۔ اس امتحان کے نتائج کی بنیاد پر طلبہ کا انتخاب اپر سیکنڈری تعلیم کیلئے کیا جاتا ہے اور انہیں مختلف شعبہ جات مثلاً آرٹس، سائنس، ٹیکنیکل اور ووکیشنل [illegible] ہے۔

[illegible] سال 4-5) پر آرٹس یا سائنس کی تعلیم یا پھر ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ تربیت دی جاتی ہے۔ دوسرے سال کے اختتام پر طلبہ ملائشین سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن (Malaysian Certificate of Education) اور یا پھر "Sijil [illegible] Malaysian" کے امتحان میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ اول الذکر امتحان انگریزی جبکہ ثانی الذکر ملائشین بھاشا میں [illegible] حاصل کرنے والے طلبہ ملائشین ووکیشنل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن (Malaysian Vocational Certificate of Education) میں شریک ہوتے ہیں۔ ان امتحانات کے نتائج کی بنیاد پر طلبہ کو سرکاری و نجی ملازمتوں کے مواقع [illegible] ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہی نتائج کی بنیاد پر پوسٹ سیکنڈری تعلیم کے لئے داخلے بھی ملتے ہیں۔

پری یونیورسٹی لیول (Pre-University Level) [illegible] 6 فارم لوئر اینڈ اپر کی تعلیم بھی سائنس اور آرٹس دو شعبوں کی حامل ہوتی ہے، طالبعلم نے کس شعبے کی تعلیم حاصل کرنی [illegible] ہوتا ہے۔ دوسرے سال کے اختتام پر ہائر سکول سرٹیفکیٹ (Higher School Certificate) "Sijil Tinggi [illegible]" کا امتحان دیتے ہیں۔ اول الذکر انگریزی جبکہ ثانی الذکر ملائشین بھاشا (Bhasa Malaysia) "Persekolahan" میں ہوتا ہے۔ اس امتحان کی بنیاد پر طلبہ کو مقامی اور بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں داخلہ [illegible] جاتا ہے۔ سرکاری [illegible] شعبوں میں بعض آسامیوں پر اس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر بھی تقرریاں کی جاتی ہیں۔

سکول کے باہر تعلیم و تربیت کی ذمہ داری مختلف [illegible] اداروں میں بورڈ آف ایجوکیشن، بورڈ آف پرائمری ایجوکیشن، ڈیپارٹمنٹ، ایگریکلچر اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈویژن، ویٹرنری اینڈ فزیریز ڈیپارٹمنٹ، مین پاور ڈیپارٹمنٹ [illegible] وغیرہ شامل ہیں۔ ان اداروں کی جانب سے پیش کردہ پروگرامز میں زیادہ تر ٹیکنیکل مہارتیں سکھائی جاتی ہیں، جبکہ محکمہ تعلیم کے افسران اور اساتذہ کو بھی ان پروگرامز میں شریک کرتے ہوئے محکمہ تعلیم کے ساتھ تعلق قائم کیا جاتا ہے۔ یہ افسران اور اساتذہ

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



نصاب کی تیاری اور ترجیحی پروگرامز کے مخصوص حصول کے حوالے سے معاونت کرتے ہیں۔

دیہی آبادی کو زیادہ سے زیادہ تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے لئے مالے ایشیا روورل ڈویلپمنٹ ایجنسی (Malay and Rural Development Agency, MARA) اور وزارت زراعت کے کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈویژن نے دیہی نوجوانوں کے لئے خصوصی پروگرامز شروع کئے ہیں۔ جنوری 1973ء سے قبل نیشنل ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ ریسرچ ڈویژن کے نصاب کے انتخاب کے ذریعے ہم آہنگ تھی۔ نصاب سازی بنیادی طور پر ان سب کا پتہ شامل ہوتی تھی، جس میں مضمون کا سلیبس، ٹیچرز گائیڈ کی تیاری، اساتذہ کے تربیتی پروگرامز اور درسی کتب کی فراہمی شامل تھی۔

1973ء میں کریکولم ڈویلپمنٹ سنٹر کا قیام عمل میں آیا جس کو عوامی توقعات کے تعین، مطالبۂ تعلیم کے معیار کو بڑھانے میں مدد فراہم کرنے کی ذمہ داری تفویض کی گئی۔ اس سنٹر نے قومی نصاب تیار کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ نصابوں کا تواتر کے ساتھ جائزہ لیتا رہتا ہے اور نصاب سے متعلق نمونے تیار کرتا ہے نیز دوران ملازمت تربیت کے ذریعے اساتذہ کو نصاب سے متعلق ضروری معلومات بھی فراہم کرتا ہے۔

- 1979ء میں کابینہ کمیٹی کی رپورٹ نے سکول سسٹم کے لئے دو اہم اقدامات تجویز کئے۔

i- بنیادی مضامین پر توجہ دیتے ہوئے پرائمری سکول کے نصاب پر نظر ثانی

ii- سیکنڈری سطح کے لئے عام تعلیم پروگرام

پرائمری سکول کا نیا نصاب مرحلہ وار پروگرام کے تحت رائج کیا گیا، 1982ء میں 302 پرائمری سکولوں نے پہلے سٹینڈرڈ (Standard) میں نیا نصاب متعارف کروایا، 1983ء میں اسے تمام سکولوں تک پہنچایا گیا جبکہ 1988ء میں نیا نصاب تمام سکولوں میں تمام مدارج کے لئے نافذ کر دیا گیا۔

☆☆☆☆☆

سوال9۔ سعودی عرب کے تعلیمی نظام اور نصاب سازی پر اظہار خیال کریں؟

جواب: سعودی عرب میں نصاب سازی(Curriculum Development in Saudi Arabia):

1- تعارف(Introduction):

سعودی عرب جزیرہ نمائے عرب کے مغربی کنارے کے وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے جو کہ ایشیا کا جنوب مشرقی کنارہ بناتا ہے۔ جزیرہ نمائے عرب کا کل رقبہ 30لاکھ مربع کلومیٹر ہے جبکہ سعودی عرب 22لاکھ مربع کلومیٹر پر محیط ہے یوں یہ جزیرہ نمائے عرب کا سب سے بڑا ملک ہے۔ سعودی عرب کی سرحدیں خلیج فارس، قطر، متحدہ عرب امارات، اومان، یمن، بحیرہ احمر، اردن، عراق اور کویت سے ملی ہوئی ہیں۔

تاریخی طور پر یہاں کا سخت ماحول ہونے کی وجہ سے یہاں کی آبادی کم گنجان آباد ہے۔ 1930ء میں یہاں آبادی 15 سے 20لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ 1960ء اور 1970ء کی دہائی کے دوران تیل کی آمدن میں اضافہ ہونے سے فی کس آمدنی میں بہتری، صحت اور غذائیت کی بہتر سہولیات دستیاب ہوئیں جس کی وجہ سے شیر خوار بچوں کی شرح اموات میں کمی واقع ہوئی، زیادہ عمر کی توقعات بڑھیں اور نقل مکانی کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اب سعودی عرب کی کل آبادی تقریباً 3 کروڑ کے قریب ہے۔ یہاں پر شرح پیدائش 49 فی ہزار اور شرح اموات 19 فی ہزار ہے۔ جبکہ 45 فیصد آبادی 15 سال سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے۔ تیل کی صنعت کے فروغ، ترقیاتی کاموں اور مختلف پروجیکٹس کی وجہ سے یہاں کے خانہ بدوشوں

اور کاشتکاروں نے بڑی تیزی سے شہری طرز زندگی اختیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ 1970ء میں 20 فیصد کے قریب آبادی شہری علاقوں میں آباد تھی۔ جبکہ 20 فیصد آبادی چھوٹے قصبوں اور 60 فیصد آبادی دیہات میں آباد تھی۔ 1980ء میں یہ اعداد و شمار 42، 12 اور 46 فیصد تھے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب میں بدوی مسلسل کم ہو رہے ہیں۔ اب یہ مقامی آبادی کا صرف 3 سے 6 فیصد تھے۔ سعودی عرب کی تیل سے حاصل ہونے والی آمدن کافی بڑھ چکی ہے۔ اس اضافے کی وجہ سے یہاں پر کافی بنیادی، آبادیاتی، سماجی اور معاشی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں، جبکہ تیل پر دارومدار بڑھنے کی وجہ سے روایتی پیداواری صورتیں جیسا کہ زراعت، مگہ، ماہی گیری کا شکار وغیرہ کی قدر کم ہوئی ہے۔ جبکہ قومی ترقی کے لئے حکومت کا مثالی کردار ابھر کر سامنے آیا ہے۔ پہلا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ 1970ء میں شروع ہوا، دوسرا 1975ء اور تیسرا 1980ء میں شروع ہوا۔ جبکہ اس کے بعد والے منصوبوں میں جو اہداف متعین کئے گئے تھے ان میں

زراعت، کان کنی اور صنعت کے شعبے کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے معاشی ذرائع کو بہتر بنانا،

عوام کو صحت، تعلیم اور دیگر سماجی خدمات کی کافی سہولیات مہیا کرنا،

-3 سعودی عرب کی محنت کی قوت یعنی مزدوروں اور محنت کشوں کو مختلف فنی مہارتیں سکھانا،

ترقی کے لئے دی جانے والی کوششوں کے ساتھ تعلیمی نظام کی بہتری کیلئے اقدامات کئے گئے جن کے

ارتقاء ذکر ہے۔

Elmas Ali

-1 مدارس ... بنیادی تعلیم کی فراہمی کو ممکن بنانا،

-2 طلبہ کو ایسی فنی مہارتیں سکھانا جنہیں، بدلتی ہوئی معاشی ضروریات کے تناظر میں سیکھنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔

-3 طلبہ کو اسلامی عقائد، اعمال، ... اقدار سے روشناس کروانا۔

-2 تعلیمی نظام اور ... (Education System and Cu...:

سعودی عرب میں تعلیمی کاوشوں کو مربوط کرنے میں سپریم کونسل آف ایجوکیشن (Supereme Council of Education) کا انتہائی اہم کردار ہوتا ہے۔ ... تعلیمی اداروں کے تعلیمی اور خود مختار انداز میں کام کر رہے ہیں۔ پہلا فرق یہ ہے کہ وہ ادارے ہیں جو کہ وزارت تعلیم کے تحت چل ... وزارت تعلیم کا قیام 1954ء میں عمل میں آیا تھا جو کہ 1926ء سے قائم ڈائریکٹر جنرل آف ایجوکیشن کا تبدیل شدہ ورژن تھا۔ 1926ء سے قبل تعلیمی کاوشیں زیادہ تر قرآنی سکولوں تک محدود تھیں جو کہ ابتدائی مذہبی، ادب اور ریاضی کی تعلیم دیتے تھے۔ ... میں ایرنس شپ کے ذریعے سکھائی جاتی تھیں۔ سکالرشپ بھی ... زیادہ تر مذہبی نوعیت کے تھے، طلبہ عربی ... شریعت کے قوانین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے تھے۔

انیسویں صدی کی آخری دہائی میں کوئی سیکولر مضامین بھی متعارف کرانے کی کوشش کی گئی۔ سعودی عرب کے مغربی صوبے الحجاز میں بعض جزوی لادینی سکول بھی قائم ہوئے۔ 1926ء میں جب ڈائریکٹر جنرل آف ایجوکیشن کا ادارہ قائم ہوا تب سعودی عرب میں ایسے 12 سکول تھے جہاں 709 طلبہ زیر تعلیم تھے۔

قریباً 25 سال کے بعد 51-1950ء میں سرکاری سکولوں کی تعداد 325 تک پہنچی جبکہ اس وقت 40 نجی سکول بھی تعلیمی خدمات انجام دے رہے تھے۔ ان سب سکولوں میں داخل طلبہ کی تعداد 42 ہزار کے قریب تھی۔

سکول اور طلبہ کی تعداد میں یہ اضافہ بدلتے معاشی و سماجی حالات کی بھرپور عکاسی کرتا ہے، یہ تبدیلیاں تیزی

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

کے ساتھ مسلسل جاری رہیں، یہی وجہ ہے کہ 79-1978ء میں یعنی وزارت تعلیم کے قیام سے قریباً 25 سال بعد وزارت تعلیم کے تحت 6 ہزار 5 سو 60 سکول چل رہے تھے اور وہاں لڑکیوں کی انرولمنٹ 7 لاکھ 58 ہزار 6 سو 14 تک پہنچ گئی تھی۔ جو کہ پورے ملک میں موجود طلبا کا 57 فیصد تھے۔

اس کے علاوہ ایک اور ادارہ جنرل ایڈمنسٹریشن آف گرلز ایجوکیشن کے نام سے 1960ء میں قائم کیا گیا۔ بچیوں کے حوالے سے فکر مند والدین اور علماء کی طرف سے اعتراض اٹھایا گیا تھا کہ جدید تعلیم لڑکیوں پر کیا اثرات مرتب کریں گے، اسی وجہ سے حکومت نے لڑکیوں کے سکولوں کا معاملہ تاخیر کے عمل ڈال دیا۔ [illegible] کار 1969ء میں لڑکیوں کے سکول علماء کی ذاتی نگرانی میں قائم کر دیئے گئے، وزارت تعلیم کو ان میں مداخلت کی کوئی حق نہیں تھا۔ پہلے سال جنرل ایڈمنسٹریشن آف گرلز ایجوکیشن (GAGE) نے 16 سکول قائم کئے۔ اور پھر 20 سال [illegible] بھی کم عرصہ میں یعنی 1979ء میں ان سکولوں کی تعداد 2 ہزار 6 سو 44 تک آ پہنچی۔ ان میں زیادہ تر انٹرمیڈیٹ، انٹرمیڈیٹ اور سیکنڈری سکول تھے جہاں 4 لاکھ 25 ہزار طالبات زیر تعلیم تھیں جو کہ ملک کے کل طلبا کا 32 فیصد بنتا ہے۔

سعودی عرب میں مندرجہ بالا کے علاوہ تیسری نوعیت کے بھی تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں۔ 80-1979ء میں 5 فیصد طلباء ایسے ہی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے تھے جو کہ وزارت تعلیم اور جنرل ایڈمنسٹریشن آف گرلز ایجوکیشن دونوں کے اختیار میں نہیں آتے تھے۔ ان اداروں کا کنٹرول وزارت اعلیٰ تعلیم (Ministry of Higher Education) یا دفاع، صحت، سماجی بہبود وغیرہ کی وزارتوں کے ذمہ تھا۔

پچھی نوعیت کے سکول سعودی عرب میں سب سے زیادہ پرانے ہیں، یہ وہ نجی سکول ہیں جو تب بھی قائم تھے جب سرکاری سکولوں کا وجود نہیں تھا، متمول خاندان اپنے بچوں کو اچھی تعلیم دلوانے کے لئے انہی سکولوں میں بھیجا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض سعودی عرب کے اندر اور بعض باہر یعنی ہمسایہ ممالک میں قائم تھے۔ 51-1950ء میں سعودی عرب میں 11 فیصد سکول پرائیویٹ تھے، یعنی 365 سکولوں کے مقابلے میں ان کی تعداد صرف 40 تھی۔ 80-1979ء میں نجی سرکاری سکول کل سکولوں کی تعداد کا 4.3 فیصد تھے یعنی 10 ہزار 18 سکولوں میں سے 433 سکول پرائیویٹ تھے تناسب میں کمی کی وجہ سکولوں کی تعداد میں بڑی تیزی سے ہونے والا اضافہ ہے۔ تاہم سرکاری کے علاوہ نجی شعبے میں بھی 393 سکولوں کا اضافہ سماجی و معاشی حالات میں تبدیلی کی واضح دلیل ہے۔ ایک طرف سعودی معاشرے میں کام کرنے والی خواتین کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے بچوں کو ذے کیئر سنٹرز یا کنڈرگارٹن بھیجتی ہیں جو کہ زیادہ تر نجی شعبے میں قائم ہیں۔ دوسری جانب بعض خاندان ایسے بھی ہیں جو کہ بہتر معیار تعلیم کی وجہ سے نجی سکولوں کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ 80-1979ء میں نجی سکولوں میں 65 ہزار 6 سو 35 افراد زیر تعلیم تھے۔ حالانکہ روایتی تعلیمی انتظام چلانے والے چاروں ادارے خود مختار حیثیت میں کام کر رہے ہیں تاہم ان سب کا بنیادی پلان ایک جیسا ہی ہے۔ یہاں پر ایلیمنٹری سکولوں میں 6 سال تک تعلیم دی جاتی ہے، جبکہ 6 سال کے بچوں کو ان سکولوں میں داخلہ ملتا ہے۔ پھر اس کے بعد انٹرمیڈیٹ یا مڈل کا درجہ شروع ہوتا ہے۔ جو کہ 3 سال کی تعلیم پر محیط ہوتا ہے۔ جبکہ تیسرا مرحلہ سیکنڈری ایجوکیشن کا ہوتا ہے۔ یہاں بھی تین سال تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے بعد جو طلبہ کالج جاتے ہیں انہیں سماجی علوم میں چار سال کی تعلیم کے بعد بیچلرز کی ڈگری ملتی ہے۔ جبکہ جو طلبہ علوم سائنس (Exact Science) کے کورسز میں داخلہ لیتے ہیں انہیں بیچلرز ڈگری حاصل کرنے کے لئے اوسطاً 5 سال لگانے پڑتے ہیں۔

3- نصاب تعلیم:

Elmas Ali

جدید تعلیم میں مہارت سے قبل سعودی عرب میں مصر سے مستعار لیا گیا نصاب رائج تھا، جس میں زیادہ ترجیح مذہبی مضامین کو دی گئی تھی۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے سکولوں کا نصاب بھی قریباً ایک جیسا تھا، البتہ لڑکیوں کے سکولوں میں خانہ داری کے امور کھانا پکانا، کپڑوں کی سلائی وغیرہ کی تعلیم بھی دی جاتی تھی جن سے لڑکوں کے سکولوں کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ لڑکوں کے سکولوں میں زیادہ زور جسمانی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جاتی تھی۔ نجی سکول کی نگرانی وزارت تعلیم یا جنرل ایڈمنسٹریشن آف گرلز ایجوکیشن کرتی ہے، یہاں پر بھی بنیادی نصاب سرکاری سکولوں جیسا ہی ہوتا ہے۔

وزارت تعلیم اور جنرل ایڈمنسٹریشن آف گرلز ایجوکیشن دونوں کے تعلیمی پروگرامز میں شروع سے ہی تھوڑا سا فرق پایا جاتا ہے، دونوں ہی ادارے درسی کتب کے لئے مصنفین کی خدمات مستعار لیتے ہیں، کتب چھپواتے اور تقسیم کرتے ہیں، لیکن پھر بھی پورے ملک میں قریباً ایک جیسا ہی نصاب رائج ہوتا ہے۔ نصاب کی عمومی ترکیب سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے گریڈ میں مذہبی مضامین کا نصاب میں حصہ زیادہ ہے، جوں جوں طلبا اگلی کلاسز میں جاتے ہیں مذہبی مضامین کا حجم آہستہ آہستہ کم ہوتا جاتا ہے [illegible] کے برعکس ابتدائی مدارج میں انگریزی نہیں پڑھائی جاتی البتہ بڑی کلاسز میں اس پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

مختلف طریقوں سے نصاب پر عملدرآمد جانچا جاتا ہے اس سلسلے میں پرنسپل کا انچائی اہم کردار ہوتا ہے، جبکہ [illegible] سے سکولوں کا دورہ کرتے ہیں، اس کے علاوہ سالانہ امتحان کا نظام رائج ہے جس کے لئے طے شدہ نصاب [illegible] وقت میں پڑھانا لازمی ہوتا ہے۔ مختلف مضامین کے حوالے سے تدریس کے مختلف طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔ مذہبی مضامین [illegible] ازبر کرایا جاتا ہے، اس سلسلے میں اساتذہ ماسوائے بلیک بورڈ کم ہی کوئی اعانت استعمال کرتے ہیں۔ سائنس [illegible] لیبارٹری دستیاب ہونے پر اس کا استعمال کرتے ہیں۔ بیشتر سکولوں کو لیبارٹریوں کے حوالے سے مسائل [illegible] دستیاب نہیں اور کہیں تربیت یافتہ عملہ موجود نہیں ہوتا۔ بعض ایلیمنٹری سکولوں میں انگریزی زبان سکھانے کے سلسلے میں لیبارٹریز بھی موجود ہوتی ہیں۔ ایلیمنٹری، انٹرمیڈیٹ، سیکنڈری ہر سطح پر تربیتی کورسز کا ذریعہ تعلیم عربی بتایا گیا ہے۔ البتہ کالج کی سطح پر آرٹس [illegible] بشریات اور سماجی علوم کو تدریس کے لئے عربی جبکہ انجینئرنگ اور میڈیسن [illegible] فطرت سے متعلق علوم کی تعلیم کے لئے [illegible] تیار کیا گیا ہے۔ اپنے کالجز انسٹرکٹرز جنہیں عربی استعمال کرنا پڑتی ہے وہ از خود نوٹس تیار کرتے ہیں۔

پہلی سے بارہویں تک [illegible] جماعت کے نصاب کو نصف کر کے 2 حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر سمسٹر کے اختتام پر امتحان لیا جاتا ہے، جبکہ جماعت کے سال کے اختتام پر طالبعلم کی کارکردگی کو ظاہر کرنے کے لئے دونوں امتحانات کے نمبرز اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ اگر یہ [illegible] فیصد سے کم ہوں تو طالبعلم کو اس مضمون میں فیل قرار دیا جاتا ہے۔ طالبعلم کے لئے عام طور پر 50 فیصد نمبر حاصل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اگر پہلے سمسٹر میں 50 فیصد نمبر حاصل نہ ہو سکیں تو طالبعلم کو دوبارہ امتحان دینا پڑتا ہے۔ لیکن اگر وہ دوبارہ ناکام ہو جاتا ہے تو اسے اگلی جماعت میں ترقی نہیں ملتی اور اسے مزید ایک سال اسی جماعت میں پڑھنا پڑتا ہے۔ یعنی امتحان میں کامیابی کے بغیر

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

کسی صورت اگلی جماعت منتقل ممکن نہیں ہوتی ہے۔ کالجز میں بھی سمسٹرز کا نظام رائج ہے لیکن کئی یونیورسٹیاں ایسی بھی ہیں جہاں کریڈٹ یونٹ سسٹم (Credit-Unit System) اختیار کیا گیا ہے۔ وہاں اگر طالبعلم کسی ایک مضمون میں ناکام ہو جاتا ہے تو اسے سال یا سمسٹر دہرانا نہیں پڑتا، بلکہ وہ صرف اسی مخصوص مضمون کا دوبارہ امتحان دے سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوال 10۔ پاکستان میں تعلیمی نظام اور نصاب سازی پر نوٹ لکھیں، اس میں بہتری پیدا کرنے کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات اور تجاویز کی بھی وضاحت کیجئے؟

جواب: پاکستان میں نصاب سازی (Curriculum Development in Pakistan)

1- تعارف (Introduction):

پاکستان کو ورثے میں وہ تعلیمی نظام ملا ہے جو کہ انگریز حکمرانوں نے برصغیر پر تسلط قائم رکھنے اور نچلی سطح پر حکومتی اور معاشی نظام چلانے کے لئے مددگار افرادی قوت کے حصول کی خاطر تشکیل دیا تھا۔ اس وقت تعلیم کی سہولت صرف انہی افراد اور طبقات کے لئے تھی جو کہ عوام کو سہولت دینے کی بجائے ان پر حکومت کرنے میں انگریز حکمرانوں کو مدد فراہم کر سکیں۔ اس لئے مؤثر انتظامی طبقہ تشکیل دینے کے لئے زیادہ ترجیح آرٹس کو دی گئی تھی جبکہ سائنس اور پیشہ ورانہ تعلیم کو محدود کر دیا گیا تھا۔

پاکستان جب معرض وجود میں آیا تو یہاں کی 90 فیصد آبادی ناخواندہ اور تعلیمی اداروں کی تعداد انتہائی کم تھی۔ برصغیر میں قائم 21 یونیورسٹیوں میں صرف 2 یونیورسٹیاں پاکستان کے علاقے میں موجود تھیں۔ 1947ء سے 1955ء تک پاکستان میں تعلیمی انتظام مقامی حکومتوں کے ذمے رہا، جب ون یونٹ سکیم متعارف کرائی گئی تب تعلیم صوبوں کی ذمہ داری بن گئی۔ جبکہ عمومی تعلیمی پالیسی کا تعین قومی حکومت کا اختیار رہا جس کے لئے وزارت تعلیم قائم کی گئی تھی۔ جنرل ایجوکیشن کے 16 جبکہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے 2 ڈائریکٹوریٹ بنائے گئے تھے۔ جبکہ انٹرمیڈیٹ اور سیکنڈری ایجوکیشن کو 4 بورڈ کنٹرول کرتے تھے۔ بڑے خاندان جو کہ بچوں کو مہنگی تعلیم دلانے کی استطاعت رکھتے تھے وہ معیاری تعلیم کے لئے بچوں کو نجی سکولوں میں بھیجتے تھے۔ ان نجی سکولوں میں کئی ایسے تھے جو کہ مشنری اداروں کے تحت چل رہے تھے جو کہ برطانوی تسلط کی یادگار تھے۔ پاکستان کی پہلی تعلیمی کانفرنس نومبر 1947ء میں ہوئی، جس میں پاکستان کے تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے، اور اسے نئی ضروریات اور عوامی خواہشات کے مطابق کرنے کیلئے کئی تجاویز پیش کی گئیں۔ ان تجاویز میں اردو کو سرکاری زبان بنانے، نصاب پر نظر ثانی کرنے، مختلف قسم کے کورسز کی فراہمی کو یقینی بنانے، مذہبی تعلیم کو لازمی قرار دینے اور انتظامی مشینری تشکیل دینے کا کہا گیا تھا۔ لیکن اس کے سماجی سیاسی اور معاشی حالات کی وجہ سے ان تجاویز پر بہت کم عمل درآمد دیکھنے میں آیا۔

1958ء تک تعلیمی نظام میں جامع اصلاح کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں ہوئی۔ البتہ اس دوران پرائمری اور لوئر سیکنڈری سطح پر نصابی مواد میں چند غیر مربوط تبدیلیاں ضرور متعارف کرائی گئی تھیں۔ جبکہ ہائر ایجوکیشن کو بہت ہی کم توجہ دی گئی تھی۔ چھٹی سے دسویں جماعت کے لئے بعض ٹیکنیکل کورسز متعارف کرائے گئے۔ جبکہ بعض پولی ٹیکنیک اور ہوم اکنامکس کورسز بھی تشکیل دیئے گئے تھے۔ چھپنے پانچ سالہ منصوبہ (52-1958) کی تیاری کے لئے وزارت تعلیم نے ملک میں رائج تعلیم کا تفصیلی اور جامع تجزیہ کیا۔ تاہم اس تجزیہ کی روشنی میں پیش کی گئی سفارشات پر وسائل کی کمی کے باعث

عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ حالانکہ پہلے پانچ سالہ منصوبے اور چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے مقاصد اور اہداف کو پوری طرح سے حاصل نہیں کیا جا سکا لیکن ان منصوبوں میں پیش کئے جانے والے اقدامات بعد کی اصلاحات کا حصہ ضرور بنے۔ 1959ء میں قومی تعلیم پر بننے والے کمیشن نے افرادی قوت کی ترقی اور قومی تشخص کو اجاگر کرنے کے لئے فلسفہ تعلیم کی از سر نو تشکیل کی۔ سفارش کی اس کے علاوہ مدرسی اداروں کی نئی اقسام، اور ٹیکنالوجسٹ ڈسٹرز بنانے کی بھی تجویز پیش کی گئی۔ کمیشن کے مطابق تعلیم کے درجات میں نصاب کو ایک معیاری اور جامع نصاب بنانے اور ٹیکنیکل ایجوکیشن اور تحقیق کو فروغ دینے کی ضرورت تھی۔ کمیشن نے پیشہ ورانہ کالجز کے انتظامی کنٹرول کو تبدیل کرنے، مینیجرز آف انسٹیٹیوشنز میں پیش کئے جانے والے کورسز کی مدت بڑھانے اور ذہین طلبہ کے لئے سائنس کے شعبوں میں خصوصی مراکز قائم کرنے کی بھی تجویز دی۔

دوسرے پانچ سالہ منصوبہ (65-1960ء) میں بھی نئی ہدایات دی گئی تھیں جن میں حقائق کو جمع کرنے اور تحقیق کے لئے بیورو آف ایجوکیشن، کیریئر اتھارٹی مضامین پر مشتمل نصاب کے ساتھ پائلٹ سیکنڈری سکولز، ایجوکیشنل ایکسٹینشن سنٹرز، ایگریکلچرل اینڈ انجینئرنگ یونیورسٹیاں، انسٹیٹیوشنز آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، ٹیکسٹ بک بورڈز اور بورڈز آف ٹیکنیکل ایجوکیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ پلان میں یہ کوشش بھی کی گئی کہ ہائر سیکنڈری بورڈ کے ذریعے یونیورسٹیوں کی ذمہ داریاں کم کی جائیں تاکہ وہ صرف ہائر ایجوکیشن پر توجہ مرکوز رکھ سکیں۔

1969ء کی نئی تعلیمی پالیسی اور 1972ء کی تعلیمی اصلاحات میں انتہائی بنیادی نوعیت کی تجاویز دی گئی تھیں۔ جن میں تعلیم [illegible] چلانے میں طالب علموں اور اساتذہ کی شرکت پر زور دیا گیا تھا۔ اس میں قومی اور مقامی زبانوں کی اہمیت کو بھی تسلیم کیا گیا جبکہ یونیورسٹی کمیشن کے قیام، یونیورسٹی آرڈیننس میں تبدیلی کی سفارش اور نجی اداروں کے قیام کے حوالے سے بھی تجاویز دی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ اسی پلان میں نیشنل لٹریسی کور (National Literacy Corps) کے قیام کا بھی فیصلہ کیا گیا تھا۔ 1972ء کی [illegible] پالیسی کا مقصد اوپر سے نیچے تک تعلیمی ڈھانچے کی از سر نو تشکیل تھی۔ تاہم کئی وجوہات کے سبب ان تجاویز پر مبنی طرز سے عملدرآمد نہ ہو سکا۔ سکولوں اور کالجوں کو نجی سے حکومت کا تعلیمی بجٹ بڑی تیزی سے بڑھا جبکہ ان ادا[illegible] میں تعلیم[illegible] تیزی سے گرنے لگا۔

نصاب سازی کے قومی ادارے کا قیام:

[illegible] کمیشنوں کی سفارشات پر فروری 1967ء [illegible] وزارت تعلیم کے تحت قومی ادارہ برائے سلیبس اور ٹیکسٹ بک بورڈ قائم کئے گئے تھے۔ ابتدائی طور پر نصابی بورڈ [illegible] تھے۔

1- تمام صوبوں میں یکساں تعلیمی نصاب کو یقینی بنانا کہ ہر صوبے میں گریجوایشن کرنے والے طالبعلم کی تعلیمی قابلیت ایک جیسی ہو۔ اس سے طلبہ کو حاصل [illegible] سے [illegible] لئے اداروں کی مسابقت پیدا کرنا۔
2- مشترکہ نصاب اور سلیبس کی تیاری کے لئے صوبوں کے درمیان مطابقت پیدا کرنا۔
3- نصاب کا تنقیدی جائزہ لینا۔
4- مسائل اور ایسے شعبوں کی نشاندہی کرنا جہاں تحقیق کی ضرورت ہو، اس کے لئے تحقیق کے ترجیحات کا تعین اور ریسرچ پروجیکٹ کو ترتیب دینا۔
5- نفس مضمون کے ماہرین، اساتذہ اور دیگر متعلقہ افراد کے ساتھ مشاورت کو یقینی بنانا۔
6- سیمینارز اور اجلاس کا اہتمام کرنا۔ 7- رپورٹس اور دیگر دستاویزات تیار کرنا۔

نیشنل ٹیکسٹ بک بورڈ کو درج ذیل ذمہ داریاں تفویض کی گئی تھیں۔

1- درسی کتب کی تیاری اور فراہمی کے لئے جامع قومی پالیسی تشکیل دینا۔
2- وقتاً فوقتاً درسی کتب پر نظر ثانی کرنا تا کہ پتہ چل سکے کہ کتابیں بدلتے حالات سے مطابقت رکھتی ہیں یا نہیں۔
3- اس بات کو یقینی بنانا کہ تعلیمی موضوعات ایک جیسے ہوں البتہ مختلف تعلیمی مدارج جیسا کہ پرائمری، سیکنڈری وغیرہ پر ان موضوعات کو بتدریج وسعت دی گئی ہو۔
4- پری یونیورسٹی درجے تک ماڈل ٹیکسٹ بک کی تیاری کو یقینی بنانا۔
5- منتخب کئے گئے مضامین جیسا کہ اسلامی نظریہ، معاشیات اور شہریت وغیرہ کے [illegible] کتب [illegible] کرنا۔

1973ء کے آئین کا اپنانے سے قبل نیشنل بیورو آف نصاب اینڈ ٹیکسٹ بک [illegible]ation Bureau) کے تحت (Curriculum and Textbooks) مکمل طور پر ایک صوبائی معاملہ تھا، جبکہ 1973ء کے آئین کے تحت، منصوبہ بندی، پالیسی، سینئر آف ایکسیلنس، تعلیم کا معیار اور اسلامی تعلیم جیسے معاملات کو قانون سازی کی کنکرنٹ لسٹ (Concurrent legislative list) میں شامل کر دیا گیا۔ بعد ازاں وفاق اور صوبوں کی باہمی رضامندی سے نیشنل بیورو آف نصاب اینڈ ٹیکسٹ بک (National Bureau of Curriculum and Textbooks) کے جو فرائض متعین کئے گئے وہ درج ذیل ہیں:۔

1- نصاب سازی و جائزہ اور درسی کتب کی تیاری کے حوالے سے قومی پالیسی تیار کرنے اور اس پر عملدرآمد کے لئے حکومت کو معاونت فراہم کرنا۔
2- نصاب اور درسی کتب کی تیاری میں ہم آہنگی پیدا کرنا، اور صوبائی بیورو اور بورڈ بنانا۔
3- نصاب اور درسی کتب کی تیاری کے لئے قیادت فراہم کرنا، اور ایسے صوبوں میں فعال کردار ادا کرنا جہاں اس سلسلے میں وسائل کی کمیابی ہے۔
4- نصاب سازی کے لئے پہلی جماعت سے بارہویں جماعت تک نصاب کی تجدید کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کا اہتمام کرنا۔ کریکولم بلیٹن (Curriculum Bulletin) اور بینڈ بکس شائع کرنا۔
5- نصاب سازی اور درسی کتب کی تیاری کے حوالے سے معلومات اور ڈیٹا اکٹھا کرنا، اعداد و شمار جمع کرنا، پھر تحقیق کی روشنی میں نصاب سازی اور کتب کی تیاری کا جائزہ لینے کے بعد اسے صوبائی اداروں تک پہنچانا۔
6- درسی کتب، ورک بک، ابتدائی قاعدے اور دیگر مطالعاتی کتب کی تیاری کے لئے نیشنل بک بورڈز اور مصنفین کو رہنمائی اور حوالہ جاتی مواد فراہم کرنا۔
7- تمام مدارج کی درسی کتب کا قومی اہداف اور مقاصد کے حوالے سے از سر نو جائزہ لینا۔
8- مخصوص تعلیمی ضروریات اور سماجی ترقی پروجیکٹ کے حوالے سے مشاورت فراہم کرنا۔
9- پاکستانی تعلیمی اداروں اور تعلیمی ماہرین، بین الاقوامی اداروں مثلاً یونیسکو (UNESCO)، آئی بی ای

(IBE)، یونیسف (UNICEF)، آئی ایل او (ILO) اور غیر ممالک کے نصابی اداروں کے ساتھ روابط رکھنا اور ان کے کام کرنا۔

Elmas Ali

3- **صوبائی ادارۂ نصاب سازی:**

پروونشل بیورو (Provencial Bureau) پر مندرجہ ذیل ذمہ داریاں عائد کی گئی تھیں۔

1- پروونشل بیورو آف کریکولم (Provincial Bureau of Curriculum) متعلقہ ٹیکسٹ کمیٹی کو پیش کرنے کے لئے دیئے گئے مضامین کے نصاب کا ابتدائی ڈرافٹ تیار کرے گا نیز نصاب کے حتمی ڈرافٹ کی مائیکرو ٹیسٹنگ (Micro Testing) بھی کرے گا۔
2- متفقہ قومی نصاب کی روشنی میں درسی کتب کے مسودے تیار کرنے میں پروونشل بیورو (Provincial Bureau) صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈز کے ساتھ تعاون کرے گا۔
3- متفقہ نصاب کو نافذ کرنے کیلئے پروونشل بیورو مختلف بورڈز، ایجوکیشن ایکسٹینشن سنٹرز، اساتذہ کے تربیتی اداروں، اور ایجوکیشن ایکوپمنٹ سنٹرز (Education Equipment Centers) کے ساتھ تعاون کرے گا۔

1979ء کی تعلیمی پالیسی میں مذہبی تعلیم اور مطالعہ پاکستان کو زیادہ ترجیح دی گئی تھی۔ نیز اس میں مذہبی اداروں کو [illegible] میں شامل کرنے کی بھی کوشش کی گئی تھی۔ ہر ایک کے لئے پرائمری تک کی لازمی تعلیم کی فراہمی کے لئے [illegible] ساتھ قائم مدارس اور مکاتب فکر کے احیاء کے لئے اقدامات کی سفارشات بھی پیش کی گئی تھیں۔ جبکہ خواتین کی تعلیم کو اہمیت دینے کے لئے ملک میں خواتین کی یونیورسٹی قائم کرنے کی تجویز بھی دی گئی تھی۔

4- **نصاب سازی و [illegible] اور اصلاحات:**

(Curriculum Development and Revis[illegible]d Reforms):

1959ء کے ایجوکیشنل کمیشن نے نصاب [illegible] کا جائزہ لینے کے بعد جو رپورٹ اور اصلاحات پیش کیں، اس کے اہم نکات درج ذیل تھے۔

1- تجاری سے ترقی کرتے ہوئے معاشرہ [illegible] گزارنے کے لئے ہر بچے کو ضروری مضامین میں خاطر خواہ علم فراہم کیا جائے گا۔ اور ان مضامین [illegible] نصاب میں [illegible] اور بنیادی حیثیت دی جائے گی۔ نیز نصاب میں کچھ ایسے اضافی مضامین بھی شامل کئے جائیں گے جو کہ مخصوص پیشے یا کیریئر کے حوالے سے طالبعلم کی پیشہ ورانہ تربیت کر سکیں۔
2- بدلتے ہوئے سماجی اور انفرادی رجحانات، رویوں اور ضروریات کی [illegible] میں نصاب سازی اور اس پر نظر ثانی کے عمل کو مسلسل جاری رکھا جائے گا۔
3- 5 سے 10 سال کی عمر کے بچوں کے لئے نصاب تیار کرتے ہوئے ایسی دس صلاحیتوں اہلیتوں اور استعداد پر زیادہ توجہ دی جائے گی جن کا روزمرہ کے معاملات کے ساتھ گہرا تعلق رہتا ہے۔ اس لئے طلبہ کی بنیادی مہارتوں جیسا کہ لکھنا، پڑھنا، حساب کتاب کرنا وغیرہ کو نصاب میں خصوصی اہمیت دی جائے گی نیز بچوں میں حب

USMAN NOTES | AIOU Code 8603 Helping Key Book (Curriculum Development (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

اوٹھنی کے جذبات کو ابھارا جائے۔ اس سطح پر تدریس کے لئے ایکٹیویٹی (Activity) یا پروجیکٹ (Project) طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ جبکہ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ تدریس میں مقامی آلات اور اعانات کے استعمال میں پہل کریں۔

4- مذہبی تعلیم کو پرائمری سطح کی تمام کلاسوں کے نصاب کا لازمی حصہ بنایا جائے۔

5- قومی زبانوں کی تدریس پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔

اس کے علاوہ درسی کتب کے حوالے سے کیشن کی رپورٹ کے مطابق وزارت تعلیم کے تحت نیشنل بک بورڈ قائم کیا گیا تھا، اس بورڈ کے لئے قرار پایا تھا کہ یہ چھوٹا اور خودمختار ہوگا جس میں تمام صوبوں کو نمائندگی دی جائے گی، یہ ادارہ مختلف نیکسٹ بک کمپنیوں کے ذریعے ذمہ داریاں انجام دے گا۔

نیکسٹ بک بورڈ کے مندرجہ ذیل فرائض متعین کئے گئے تھے۔

i- رپورٹ میں پیش کی جانے والی سفارشات کی روشنی میں سلیبس تشکیل دینا۔

ii- درسی کتب کی تیاری، اشاعت، اور تفہیم کے حوالے سے پالیسی متعین کرنا۔

5- نصاب سازی کا عمل (Process of Curriculum Development):

پاکستان میں نصاب سازی کے لئے عام طور پر جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل مراحل پر مشتمل ہے۔

i- تعلیم کے مقاصد اور اہداف کا تعین:

(Determining the Aims and Goals of Education):

نصاب سازی کے عمل کا پہلا مرحلہ تعلیمی مقاصد اور اہداف کے تعین کا ہے اس سلسلے میں نصاب سازوں کو متعلقہ تعلیمی پالیسی، کابینہ کے فیصلوں اور صدر وزیراعظم یا وفاقی وزیر تعلیم کے پالیسی بیان کے بارے میں رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

ii- کریکولم ونگ کی جانب سے مختلف کمیٹیوں کی تشکیل:

(Formulation of Various Committees by the Curriculum wing):

پالیسی بیان یا رہنما اصولوں کے تحت وزارت تعلیم کا کریکولم ونگ (Curriculum wing) قومی سطح پر دو قسم کی کمیٹیاں تشکیل دے گا۔ پہلی قسم میں پرائمری اور سیکنڈری ایجوکیشن کے لئے قائم قومی کمیٹیاں ہیں جبکہ دوسری قسم میں پرائمری اور سیکنڈری تعلیم کے لئے بنائی جانے والی سبجیکٹ کمیٹیاں ہیں۔ ان کمیٹیوں میں اساتذہ، ماہرین مضامین اور منتظمین کو نمائندگی دی جاتی ہے۔ یہ کمیٹیاں تعلیمی مقاصد کی مزید وضاحت بھی کرتی ہیں۔

مذکورہ بالا کمیٹیوں کی تشکیل کے علاوہ کریکولم ونگ تعلیم کے مقاصد و اہداف اور رہنما اصولوں پر صوبائی سطح پر قائم کریکولم ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سنٹرز (Curriculum Research and Development Centers) کے ساتھ بھی گفت وشنید کرتا ہے، تاکہ نصاب سازی کے حوالے سے موزوں ترین اقدامات کا تعین ہو سکے۔

iii- سی آر ڈی سی اور کریکولم بیورو کی سفارشات:

(Propsals by CRDC's and Curriculum Bureau):

صوبوں کی سطح پر قائم کریکولم ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سنٹرز (Curriculum Research and Development Centers, CRDC's) اور بیورو آف کریکولم نصاب سازی کی ابتدا کرتے ہیں، اس سلسلے میں وہ تعلیم کے مجموعی مقاصد اور اہداف اور مقامی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے سفارشات کو حتمی شکل دیتے ہیں، پھر انہیں نیشنل کمیٹی آن سیکنڈری اینڈ پرائمری ایجوکیشن کو بھیج دیا جاتا ہے۔ جس کے بعد نصاب سازی کا انگام مرحلہ شروع ہوتا ہے۔

iv- قومی کمیٹیوں میں نصاب سازی کا عمل:

(Processing in the National Committees):

صوبائی سی آر ڈی سیز (CRDC's) اور بی سیز (BC's) سے موصول ہونے والی سفارشات کا متعلقہ کمیٹی یعنی پرائمری یا سیکنڈری سطح کے لئے قائم قومی کمیٹی تجزیہ کرتی ہے۔ ان کمیٹیوں کی تمام تر توجہ مجوزہ نصاب اور تعلیمی مقاصد و اہداف کے درمیان موزونیت کو جانچنے پر ہوتی ہے۔ ابتدائیہ مکمل ہونے کے بعد سفارشات کو متعلقہ سبجیکٹ کمیٹی کو بھیج دیا جاتا ہے۔ سبجیکٹ کمیٹی موصول ہونے والی سفارشات کا انتہائی باریک بینی سے جائزہ لیتی ہے اور تمام جزئیات کے تجزیہ کے بعد پرائمری یا سیکنڈری سطح کی قومی کمیٹی کو بھیجتی ہے یہ کمیٹی ابتدائی سفارشات اور سبجیکٹ کمیٹی کی مجوزہ سفارشات کا دوبارہ جائزہ لیتی ہے اور موزوں ترین نصاب کی حتمی منظوری دے دیتی ہے۔

6- درسی کتب (Textbooks):

تعلیمی عمل میں درسی کتب جتنی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے 1974ء میں بیورو آف کریکولم میں درسی کتب کا شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں۔

1- چاروں صوبوں میں قائم نیشنل بورڈ کے درمیان تعاون اور ربط قائم کرنا۔

2- بورڈز کی جانب سے شائع کی جانے والی درسی کتب کے معیار پر نظر رکھنا۔

3- ان کتب کو یقینی بنانا کہ صوبوں کی جانب سے درسی کتب قومی مقاصد اور اہداف کو پورا کرتی ہوں۔

4- مواد اور معیار کے دونوں حوالوں سے درسی کتب کا جائزہ لینا۔

5- ماڈل نیکسٹ بکس کے ذریعے بورڈ کی رہنمائی کرنا۔

7- درسی کتب کی تیاری (Production of Textbooks):

پاکستان میں درسی کتب کی تیاری کا اصل صوبوں میں قائم نیکسٹ بک بورڈز کی ذمہ داری ہے۔ یہ بورڈز صوبائی محکمہ تعلیم کے تحت خودمختار انداز میں کام کرتے ہیں پہلے سے ہر صوبوں جماعت کی درسی کتب کی تیاری کا عمل وفاقی وزارت تعلیم سے شروع ہوتا ہے۔ وفاقی وزارت تعلیم اسکیم آف سٹڈیز تشکیل دیتی ہے اور سکیم (Scheme of Studies) تجویز کرتی ہے۔ یہاں سے فائنل ہونے والا نصاب سی آر ڈی سیز (CRDC's) اور بورڈز کو بھجوایا جاتا ہے تاکہ اس کے مطابق درسی کتب تیار کی جا سکیں۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

Elmas Ali

درسی کتب کے مسودے کی تیاری کے لئے 2 طریقے رائج ہیں۔بعض بورڈز درسی کتاب تیار کرنے کے لئے مصنفین کا ایک پینل تعینات کرتے ہیں اور پھر ہر مصنف کو مختلف ابواب تیار کرنے کو کہا جاتا ہے، جبکہ باقی بورڈز کھلے مقابلے کے تحت لکھے لکھائے مسودے طلب کر لیتے ہیں، پھر بورڈ کے ماہرین پر مشتمل کمیٹی ان مسودوں کا جائزہ لیتی ہے جو کہ سب سے بہترین مسودے کی اشاعت کی سفارش کرتی ہے۔لیکن جب کوئی بھی مسودہ مطلوبہ معیار پر پورا نہیں اترتا تو پھر مختلف مسودوں سے بہترین ابواب کا چناؤ کر کے بورڈ اپنے طور پر درسی کتاب تیار کرتا ہے۔حتمی طور پر منتخب یا اختیار کردہ مسودے منظوری کے لئے وفاقی وزارت تعلیم کو بھجوا دیے جاتے ہیں۔

وفاقی وزارت تعلیم صوبائی محکمہ تعلیم کی رضامندی سے مضامین کے حوالے سے نیشنل ریویو کمیٹی (National Review Committee) تشکیل دیتی ہے۔قومی کمیٹی کے ارکان کی نامزدگی صوبے کرتے ہیں، جو کہ ماہرین مضامین، نصابی منصوبہ ساز، اور اساتذہ وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔یہ کمیٹی مختلف مضامین کی درسی کتب کے مسودوں کا جائزہ لیتی ہے اور دیکھتی ہے کہ کیا ان میں قومی نصاب کی بھرپور عکاسی کی گئی ہے یا نہیں؟ نیز مختلف گریڈز کے حوالے سے اس بات کا بھی جائزہ لیتی ہے کہ آیا کتاب کا مواد طلبہ کی ذہنی قابلیت اور استعداد سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں؟ اور اس میں ضرورت سے زیادہ یا کم مواد تو نہیں؟ جو طلبہ کے لئے بوجھ بن جائے۔اس کے علاوہ کمیٹی کتاب کی قیمت بھی مناسب رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔کمیٹی میں مسودے کے جائزے کے بعد اسے اشاعت کے لئے دوبارہ بورڈ کو بھیج دیا جاتا ہے۔کتاب کی اشاعت کے لئے کنٹریکٹ کی بنیاد پر نجی پرنٹرز اور پبلشرز کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔جبکہ الاٹ کتب کی تقسیم کا کام بھی نجی اداروں سے لیا جاتا ہے۔پبلشرز کے ہیڈ آفس عام طور پر کراچی، لاہور، پشاور، حیدر آباد، کوئٹہ جیسے بڑے شہروں میں ہوتے ہیں جبکہ چھوٹے شہروں، قصبات میں کتب چھوٹے دکانداروں یعنی پرچون فروشوں (Retailers) کے ذریعے پہنچائی جاتی ہیں۔چونکہ درسی کتب کی قیمت انتہائی مناسب رکھنا مقصود ہوتا ہے اس لئے ان پر زیادہ منافع لینے کی اجازت نہیں ہوتی عموماً درسی کتب کی قیمت اور ریٹلرز کو دیئے جانے والے کمیشن کا تعین ٹیکسٹ بک بورڈ ہی کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆